

اے امام سید و الانسب
دودمانت فخر اشرف عرب
(اقبال)

اشراف عرب



سید نجم الحسن فضلی

ناشر

جانبیری الیڈمی

آستانہ سادات مسانحہ

۱۰۸ ای جہانگیر روڈ غربی کراچی ۷۴۸۰۰



جلا حقوق بچی مستف محضہ ہیں

اثر انب عرب	نام کتاب
رید محمد نجم الحسن	نام ترف
تذریکات اینڈ پریگ پائنٹ کراچی	کتابت
شفا عت لاسول بیتی	توین پریگ
بابینری کیڈمی	ناشر
۲۰	صفحات
۱۵۰ روپے	ہی
۲۱۹۹۳ ۵۱۲۱۳	اشاعت





میں اپنے کتاب "اشراف عرب" نامی مستند سیدہ سارہ
 خاتون مرور اور ممتاز سیدہ عبدالحق ٹیگر دی اہم کے نام
 منسوب کرتا ہوں جنہوں نے کمال شفقت سے میری پرورش
 و پرداخت کی اور مجھے اسے قابل بنایا کہ میں آج یہ کتاب ضبط
 تحریر میں لاسکا۔

حقیر تقییر
 سید محمد نجم الحسن نجم ٹیگری
 ۷۰۸ ای جی ٹی روڈ مغربی کراچی ۷۴۸۰۰
 ۲۵ اپریل ۱۹۹۶ء



فہرست ایک نظریں

باب	مفہمیں	صفحہ	باب	مفہمیں	صفحہ
				<u>حصہ اول</u>	
۱	اسماء الحسنی	۳۹	۲۳	شائع انصاری	۵۲۷
۲	غلام راشدین	۵۵	۲۴	اولاد امام اعظم	۵۴۳
۳	اندرسات	۶۱	۲۵	اولاد اصحاب رسول	۵۴۶
۴	اگر اہلبیت	۷۲	۲۶	اولاد نوشیروان عادل	۵۴۷
۵	سادات حسنی	۸۱	۲۷	اولاد امیر حمزہ	۵۵۷
۶	سادات حسینی	۱۲۷	۲۸	تاقم خانی راہبیت	۵۶۱
۷	سادات باقری	۱۳۷	۲۹	شجرہ شاہیر عالم	۵۶۶
۸	سادات جعفری	۱۵۱	۳۰	پیشانی یا فائمان	۵۶۷
۹	سادات کاشی	۱۶۹		<u>حصہ دوم</u>	۵۹۲
۱۰	سادات رضوی	۲۰۱	۳۱	تبع تابعین	۵۹۵
۱۱	سادات تقری	۲۲۱	۳۲	چند اکابر مریدان	۵۹۹
۱۲	سادات نقوی	۲۳۵	۳۳	چند شاہیر پشمال	۶۰۹
۱۳	سادات عسکری	۲۷۰	۳۴	چند علماء اہل سنت	۶۱۷
۱۴	سادات زیدی و اسلمی و باغیبری	۲۷۷	۳۵	معلوم شجرہ	۶۲۲
۱۵	شائع ملکی	۳۱۰	۳۶	شعرا و تربیت	۶۲۹
۱۶	مشاریح عباسی	۳۱۷	۳۷	تقریم افغانستان	۶۵۲
۱۷	شائع زبیری کی ہاشمی	۳۲۰	۳۸	خٹکان	۶۵۹
۱۸	شائع جعفری زبیری	۳۳۸	۳۹	داوی بالان	۶۶۲
۱۹	شائع ہاشمی	۳۵۵	۴۰	متفرقات	۶۶۸
۲۰	مشاریح مدنی	۳۵۸		تمامی الاسامیہ	۶۸۳
۲۱	مشاریح نادانی	۳۸۷		اشاریہ مقامات	۶۹۹
۲۲	مشاریح عثمانی	۵۱۵			

فہرست

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱	اقساب	۲	۱	خالدہ خیراظم	۴۹
۲	فہرست	۵	۲	سیرت پاک امام الانبیاء	۵۱
۳	کتابیات	۱۸	۳	نعت شریف	۵۳
۴	مصنف ایک نظریں	۲۵	۴	انعام مطہرات وادارہ رسول	۵۴
۵	پچھو پچھو کتاب پاکستان کے احکام	۳۶	۵	خلفاء راشدین	۵۵
۶	ٹاکس کے گھیر دیئے گئے	۴۰	۶	حضرت ابو بکر صدیق	۵۵
۷	میدان میں میرنگی	۴۰	۷	حضرت عمر فاروق	۵۶
۸	سید عباسی بدایونی	۴۴	۸	حضرت عثمان ذوالنورین	۵۷
۹	فخار صادق	۴۸	۹	حضرت علی کریم اللہ صہ	۵۸
۱۰	میدان احمد (شرف آباد)	۴۹	۱۰	حضرت علی کے چودہ غلام	۶۰
۱۱	عزیز علی	۵۱	۱۱	آئمہ ساحات	۶۱
۱۲	تواضع از مساجد الہدیٰ و بسنری	۵۲	۱۲	حضرت امام حسن	۶۲
۱۳	تقریظ	۵۴	۱۳	حضرت امام حسین	۶۳
۱۴	مکرم سید شاہ برہان الدین قاضی	۵۵	۱۴	چھین کی منظم تاریخ و حالات	۶۳
۱۵	علامہ سید شاہ جمال الدین کاشی	۵۸	۱۵	حضرت امام زین العابدین	۶۴
۱۶	اسرار الحسنی	۵۹	۱۶	حضرت امام باقر	۶۶
۱۷	اسرار النبی کریم	۶۰	۱۷	حضرت امام جعفر صادق	۶۷
۱۸	شجرہ انبیاء کرام	۶۱	۱۸	حضرت امام موسیٰ کاظم	۶۸
۱۹	حضرت اسماعیل کے حضرت تکبشتیں	۶۲	۱۹	حضرت امام علی رضا	۶۹
۲۰	تہنہ	۶۵	۲۰	حضرت امام تقی البہار	۷۰
۲۱	ادارہ عدنان	۶۶	۲۱	حضرت امام آدی قزوینی	۷۱
۲۲	شجرہ ادوار قصبی بن کاتب	۶۷	۲۲	حضرت امام حسن عسکری	۷۲
۲۳	شجرہ ادوار اسماعیل بن عبدالمعز	۶۸			

باب	مفاهیم	صفحه	باب	مفاهیم	صفحه
۴	امیر ارجیه	۷۳	۱۰۵	سید برنی پاک شید و قتان	۱۰۵
	امام ابوحنیفه	۷۴	۱۰۶	سید شاه قمی قادی (ساجد و قلی)	۱۰۶
	امام ابوبکر	۷۵	۱۰۷	سید فضل الله عمر سائین و بیار	۱۰۷
	امام شافعی	۷۶	۱۰۸	شجره اولاد سید فضل الله گوجا نیر	۱۰۸
۵	امام احمد بن حنبل	۷۹	۱۰۹	سید علم الله تنکی حنی	۱۰۹
	ساعات حسنی	۸۱	"	سید احمد شید بالا کرش	"
	شجره ساعات حسنی	"	۱۱۰	روایات سید محمد علی مرعشی	۱۱۰
	محمد بن شاه قادی و شتر کشتن کراچی	۹۱	۱۱۱	سید احمد مدبری، امام و مرعشی	۱۱۱
	محمد بن شاه قادی کی شهادت	۹۲	۱۱۲	عاجی عبدالقادر شاه جیلانی قادری	۱۱۲
	سید ابو الحسن علی بحرینی (داهود)	۹۳	"	سید علی سران شاه، امام	"
	عزت پاک سید عبدالقادر جیلانی	۹۴	۱۱۳	امیر شریعت سید عبدالقادر شاه بنامه کراچی	۱۱۳
	مناجات طریقت پاک	۹۵	۱۱۴	سید حسن بدالدین و شیب	۱۱۴
	سید عبداللہ شاه اسماعیلی (دکن)	۹۶	"	سید احمد علی شاه و میر نور علی	"
	سید ابوالحسن ملک بیاد بهار	"	۱۱۵	سید احمد الله منیری و بیار	۱۱۵
	مزار پر کنه اشعار	۹۷		(مصنف مسلم شعراء بهار)	
	شجره اولاد شاه	۹۸	۱۱۶	السید عبدالقادر گیلانی شرح کمال الدین	۱۱۶
	جنزلی و دوازده	"		(سید عراق گلشن اقبال کراچی)	
	قاضی ملک صاحب الله بهاری	۹۹	۱۱۷	مرکب سید ابوالحسن ندوی دہلی	۱۱۷
	سید نصیر الدین محمد ریاض دہلی	۱۰۰	۱۱۸	ساعات حسینی	۱۱۸
	عاجی سید عبداللہ سیاح پیرلاری شیرکاتی	۱۰۱	"	شجره ساعات حسینی	"
	قدیم سید شاه حدیث شریف دیر گویا	۱۰۲	۱۱۹	سید ابو الفرج واسطی	۱۱۹
	شجره اولاد شاه و درویش ملک بیار	۱۰۳	۱۲۰	سید سید شاه کمال الدین ترمذی کشتی	۱۲۰

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۳۷	سید شرف جہانگیر سنائی	۱۳۷	مناجات کمالیہ	۱۳۷	
۱۳۸	کچھ چھترنے فیض آباد علی،	۱۳۸	سید محمد شریف جرجانی	۱۳۸	
۱۳۹	مرزا سید شاہ شہباز بن محمد بن سید شاہ	۱۳۹	سید امیر علی کبیر مدنی (کشمیر)	۱۳۹	
۱۴۰	شاہ شہباز مطاہر دانشمند نظامدار	۱۴۰	سید محمد بنہ فاضل کبیر و مادر دگرگوں	۱۴۰	
۱۴۱	شجرہ اولہ شاہ شہباز بن محمد بن سید شاہ	۱۴۱	محمد سید شاہ تہتم اللہ سفید آبادیہ	۱۴۱	
۱۴۲	سید شاہ فرزند علی مرئی مغیری دیہہ	۱۴۲	سید ابوالاعلا اکبر آبادی (دیہہ)	۱۴۲	
۱۴۳	سادات کاظمی	۱۴۳	سید شاہ دانش درویش آبادی (دیہہ)	۱۴۳	
۱۴۴	شجرہ سادات کاظمی	۱۴۴	شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی (دیہہ)	۱۴۴	
۱۴۵	سید شمس بابا کاظمی	۱۴۵	سید حبیب احمد سادات مولانا کبیر	۱۴۵	
۱۴۶	شجرہ اولہ سید شمس بابا کاظمی	۱۴۶	سادات باقری	۱۴۶	
۱۴۷	خواجہ حسین الدین چشتی (اجر شریف)	۱۴۷	شجرہ سادات باقری	۱۴۷	
۱۴۸	سید شاہ غلام علی شادری شہر پوری	۱۴۸	سید شاہ عطاء حسین ثانی عبدالغنی	۱۴۸	
۱۴۹	سید محمد الدین شاہ سندھ (سندھ)	۱۴۹	سادات جعفری	۱۴۹	
۱۵۰	سید شمس الدین شہر پوری (دیہہ)	۱۵۰	شجرہ سادات جعفری	۱۵۰	
۱۵۱	محمد سید احمد جہانگیر (دیہہ)	۱۵۱	سید شمس مہندی بن شہباز قلندر	۱۵۱	
۱۵۲	سید محمد جہانپوری	۱۵۲	سید شریف سندھ	۱۵۲	
۱۵۳	سید شاہ عبدالکرم بلوچی واکہ سندھ	۱۵۳	محمد سید غلام الدین اویسیہ کریم شریف	۱۵۳	
۱۵۴	سید شاہ عبداللطیف جٹانی سائیں	۱۵۴	(دیہہ)	۱۵۴	
۱۵۵	منقبت (فارسی)	۱۵۵	مناجات صابر کبری	۱۵۵	
۱۵۶	سید محمد بقا (سندھ)	۱۵۶	سید فرید الدین عطار	۱۵۶	
۱۵۷	سید محمد راشد و راشد و حسن و حسن	۱۵۷	سید شہاب الدین مہسودوی (دیہہ)	۱۵۷	

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
	سید احمد کبیر نقاشی	۱۹۲	۲۳۱	سید احمد یوسف (دیوبند)	
	ازلیہ سید احمد علی روسی (دیوبند)	۱۹۳	۲۳۲	سید احمد علی (دیوبند)	
	سید آدم خوری (دیوبند)	۲۰۰	۲۳۳	سید حکیم میر شاہ برہان الدین نقاشی (دیوبند)	
	سید اسعد خوری (دیوبند)	"		سادات نقوی	۲۳۵
۱۰	سادات نقوی	۲۰۱		شہرہ سادات نقوی	"
	شہرہ سادات خوری	"		حضرت سید نظام الدین (دیوبند)	۲۳۵
	غواجر نقیب الدین بنجیہ (دیوبند)	۲۰۸		نور محمد میر شاہ جمال الدین (دیوبند)	۲۳۶
	سید منہاج راستی جھلاد (دیوبند)	۲۰۹		جہاں گوشت (دیوبند)	
	سید شاہ شوق خوری (دیوبند)	۲۱۰		سید شاہ صدیق (دیوبند)	۲۴۰
	سید شہید علی خوری (دیوبند)	۲۱۱		آدم شریف (دیوبند)	
	سید حسام الدین (دیوبند)	"		سید محمد حسین شیری (دیوبند)	۲۴۱
	جسٹس سید میر علی (دیوبند)	۲۱۲		سید شاہ یحییٰ بن خوری (دیوبند)	۲۴۲
	سید فضل علی (دیوبند)	۲۱۵		شاہ جہاں لاپس (دیوبند)	۲۴۳
	سید محمد آجکوی (دیوبند)	۲۱۶		تواریخ	"
	علامہ سید سلیمان ندوی (دیوبند)	۲۱۷		جنرل انیس	۲۴۵
	پروفیسر سید محمد (دیوبند)	۲۱۸		آفات ساری	"
	سید حسن (دیوبند)	۲۲۰		آب و ہوا	"
۱۱	سادات نقوی	۲۲۱		پیداوار	"
	شہرہ سادات نقوی	"		تعلیم	"
	میران سید حسین (دیوبند)	۲۲۸		صنعت	"
	سید وحید الدین چکری (دیوبند)	۲۲۹		اولیاد مشائخ	۲۵۶
	سید شاہ محمد السالی (دیوبند)	۲۳۰			

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۲۷۵	مقتضات	۲۵۷	موتے مبارک		
۲۷۶	سید من افری محمد عظیم ریاضی (کرچی)	"	شاہیرو ملار		
۲۷۷	سادات زیدی واسطی جاجیری	۲۵۷	سید شاہ ملار الدین بڑی شکاری		
"	واسطی		دبڑی بیلا، مرگیر، بہار		
"	جاجیر	۲۵۸	سید شاہ بیچ الدین حسن بڑی		
۲۷۸	حضرت دید شہید		دبڑی بیلا، مرگیر، بہار		
۲۸۱	حضرت دید شہید کی شہید	۲۵۹	سید عاتق علی شاہ (دبڑی شریف، لپلی)		
"	سید محی الدین شہید	"	سید بن سرکار، دنگیر، بیتا، منو		
"	سید عیسیٰ لہری	۲۶۱	آداب عیسیٰ حسن خانی (دانی بھر، مال)		
۲۸۲	محمد بن عیسیٰ	۲۶۲	مولانا سید شاہ احمد جال دہلی، جلیان بڑی		
۲۸۳	سادات کاندھلے مادی تعلق		(راپور)		
۲۸۵	انتخابات	۲۶۳	سید ابوالاعلیٰ مسعودی (دہلی)		
۲۸۶	تحقیق و تفسیر	۲۶۵	شجرہ نسب		
"	تعلقات کاتھو	۲۶۶	مولانا عبدالسلام نیازی (دہلی)		
۲۸۷	شجرہ زیدی واسطی جاجیری	۲۶۷	ملار سید محمد ہاشم خاں شمس (بہار)		
۲۸۸	سادات زیدی، بہتر دہلی	۲۶۸	سید الدین بڑی شاہ بخاری (الہ آباد)		
۲۹۰	سید ابوالفضل	۲۷۰	سادات عسکری		
۲۹۱	دوقاریان جاجیر	"	شجرہ سادات عسکری		
۲۹۹	سید احمد جاجیری کاسرانی	۲۷۲	شجرہ اولاد سید علی کبیر بابا ترقی		
"	شجرہ سادات زیدی واسطی پٹنہ		دہلی		
۳۰۲	دی شجرہ مع تبصرے	۲۷۳	سید محمد الدین افغانی		
۳۰۵	ایک قطعی کا ازالہ	۲۷۴	بابا تاج الدین اولیاء (دہلی)		

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۳۶۹	پروفیسر شمس الحسنی، جامعہ کراچی		۳۲۰	شجرہ سادات نذیری لولہ پور پنجاب	
۳۷۱	علامہ حکیم محمد احمد بکائی		۳۱۳	سید محمد صفیری دامغانی، قاضی بگرام	
۳۷۳	سادات سامو		۳۱۴	مولانا سید غلام علی دامغانی بگرامی	
۳۷۴	شجرہ اولاد سید شاہ برہان الدین		۳۱۵	غزل، قادیان	
۳۷۵	سید سید شاہ جلال الدین غلام محمد میاں		۳۱۶	سید شاہ برکت اللہ، دامپور شریف، یوپی	
"	ملک شمس		۳۱۸	سید شاہ ابوالحسن احمد دہلی بکائی	
۳۷۶	پراگاہی کی تلاش		۳۱۹	شجرہ اولاد سید شاہ برکت اللہ	
"	عہد عثمان کے سادات			دامپور شریف	
"	سادات جاجیر		۳۲۰	شجرہ اولاد سید محمد جاجیری	
"	فیروز شاہ تغلق کی اہل بیت کے محبت		۳۲۱	سید مصباح احمد کاشمیری	
۳۸۲	سید شاہ حسین الدین، دامپور، بنگلہ		۳۲۷	شجرہ لولہ سید احمد جاجیری	
۳۸۳	مولانا سید محمد عیسیٰ ندوی دامپور بکائی		۳۵۰	مخدوم شیخ غریب الدین حسین دھکڑ پور	
۳۸۵	شجرہ اولاد سید شاہ حسین الدین سامو		۳۵۱	بی بی مصطفیٰ	
۳۹۲	شجرہ اولاد سید شاہ محمد الدین، دامپور بکائی		۳۵۲	مولانا حکیم سید ریاض احمد دہلی بکائی	
۳۹۷	شجرہ سادات ابو، بدلی		۳۵۳	علامہ سید غلام احمد گیلانی، بنگلہ	
۳۹۸	سید ذات حسین محمد دیکھو، بنگلہ		۳۵۹	شمس العلماء علامہ سید نذیر حسین دہلی	
۳۹۹	شجرہ اشرف بنگلہ			دامپور بنگلہ	
۴۰۰	سید محمد محمد بادی		۳۶۲	سر علی امام بیربر دہلی، بہار	
۴۰۸	پروفیسر آغا محمد الدین دھاکا، دھاکا		۳۶۳	شہری علامہ اتاب	
۴۱۰	مشائخ علوی	۱۵	۳۶۴	سر علی امام کے نسب نامہ پتھو	
"	شجرہ مشائخ علوی		۳۶۶	سر سلطان احمد بیربر دہلی	
۴۱۲	شاہ سالار محمد قادیان، بہار، یوپی		۳۶۷	سید شہاب الدین رحمت اللہ سید بیربر دہلی	

باب	منازین	صفحه	باب	منازین	صفحه
۱۶	شاه بهادر احمد مروتی بر بیهوشی و برپایی	۴۱۶	۱۸	علاء محمد القادسی باشی بهار	۴۳۸
	مشائخ عباسی	۴۱۷		مشائخ جعفری زینبی	۴۳۹
	شجره مشائخ عباسی	"		شجره اولاد حضرت جعفر طیار	۴۴۱
	شیخ اسمعیل و شیخ اندلی (بهار)	۴۱۸		شجره خرقیت چنوری شریف بهار	۴۴۳
	نواب فضل علی قریشی (مقانی)	۴۱۹		تذکره چلدار شریف	۴۴۵
	شجره خرقیت مرنلیلیب	"		سردار احمد الدین محمد چلدار	۴۴۷
	داگری بر بیهوشی			حضرت ابی بنی و بنی	۱۱
۱۷	مشائخ و سیرت بکی باشی	۴۲۰		شاه حبیب الدین و شمس الدین چلدار	۴۴۸
	شجره اولاد نام توح فقیه بهار	۴۲۱		شاه ایمان علی جعفری (بهار)	۴۴۹
	شیخ - سیرت منیری و بهار	۴۲۲		شاه میلان چلدار (بهار)	۴۵۰
	حبیب برده سی	"		مولانا شاه جعفر چلدار (بهار)	۴۵۱
	محمد الملک شیخ شرب الدین بکی سیری	۴۲۵		سلام سیدانی	۴۵۱
	و بهار			شاه قمر الدین چلدار	۴۵۲
	نور کلام	۴۲۷		شاه محمد الدین قناری	۴۵۳
	علاء اعلای علی (معلق پادشاه بهار)	۴۲۸	۱۹	مشائخ باشی	۴۵۵
	شاه اسمعیل و سیرت بهار	۴۲۹		حضرت شیخ بهار الدین زکریا مقانی	"
	شیخ ملا بگلانی	۴۳۱		حضرت شیخ مدد الدین یوسف	۴۵۷
	شیخ کاظم شطاری	"		حضرت شیخ زکریا الدین زکریا مقانی	"
	شیخ حمایت الله مرست	"		عقار پنجاب	"
	مولانا احمد الشکر خیری	۴۳۲	۲۰	مشائخ صدیقی	۴۵۸
	شاه عبد العزیز	۴۳۵		شجره اولاد حضرت ابوبکر و عبدی	"
	مقدم شیخ شعیب و شیخ و شیخ	۴۳۶		شیخ شهاب الدین سهروردی	۴۶۷

باب	مقارین	صفحہ	باب	مقارین	صفحہ
۳۹۵	شیخ عبدالقادر محدث دہلوی (دہلی)	۳۹۸	شیخ جلال الدین دہلی		
۳۹۶	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث	۳۹۹	سیرت مولانا ابوالحسن علی دہلوی (دہلی)		
۳۹۷	امام ربیع بن جعد بن شیبہ (مصر)	۴۰۰	مقدم آدم نقشبندی (دہلی)		
۳۹۸	کلام ربانی	۴۰۱	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث		
۳۹۹	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث	۴۰۲	مقدم آدم نقشبندی (دہلی)		
۴۰۰	کلام ربانی	۴۰۳	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث		
۴۰۱	کلام ربانی	۴۰۴	مقدم آدم نقشبندی (دہلی)		
۴۰۲	کلام ربانی	۴۰۵	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث		
۴۰۳	کلام ربانی	۴۰۶	مقدم آدم نقشبندی (دہلی)		
۴۰۴	کلام ربانی	۴۰۷	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث		
۴۰۵	کلام ربانی	۴۰۸	مقدم آدم نقشبندی (دہلی)		
۴۰۶	کلام ربانی	۴۰۹	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث		
۴۰۷	کلام ربانی	۴۱۰	مقدم آدم نقشبندی (دہلی)		
۴۰۸	کلام ربانی	۴۱۱	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث		
۴۰۹	کلام ربانی	۴۱۲	مقدم آدم نقشبندی (دہلی)		
۴۱۰	کلام ربانی	۴۱۳	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث		
۴۱۱	کلام ربانی	۴۱۴	مقدم آدم نقشبندی (دہلی)		
۴۱۲	کلام ربانی	۴۱۵	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث		
۴۱۳	کلام ربانی	۴۱۶	مقدم آدم نقشبندی (دہلی)		
۴۱۴	کلام ربانی	۴۱۷	شجرہ اہلاد شیخ عبدالقادر محدث		
۴۱۵	کلام ربانی	۴۱۸	مقدم آدم نقشبندی (دہلی)		

سور	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۵۴۲	ولاد امام عظیمؑ	۲۳	۵۱۵	شجرہ ولاد حضرت عثمانؑ	
#	حضرت شاہ برہنہ شاہ پانی پتیؑ		۵۲۰	شہد شاہ تقاسم الدینؑ ایسی شریف	
۵۴۵	شیخ سران الدین عربیؑ		۵۲۲	شیخ فرید الدین گوردیؑ دہلی، بہار	
۵۴۶	اولاد حضرت ابو ہریرہؓ	۲۵	۵۲۲	مفتی مسعود حسن خاں اتھن دہلی	
#	شیخ بلیغ الدین شاہ طبرستانؑ		۵۲۳	مولانا شبیر احمد عثمانی دہلی	
۵۴۷	اولاد شیر علی عادلؑ	۲۶	"	مولانا غفر احمد عثمانی دہلی	
#	شجرہ ولاد تیسواں عادلؑ		۵۲۵	لطیف مدنی فرشتی دہلی	
۵۴۸	سلطان محمد غزنویؑ		۵۲۶	شجرہ اولاد لطیف مدنی	
"	لیج ٹیگرٹ، تھریڈر کرندہ		۵۲۷	مشائخ انصاری	۲۳
۵۵۰	سلطنت بہمن دکن		#	شجرہ مشائخ انصاری	
۵۵۲	محمد شاہ بہمن		۵۲۲	حضرت ابو الیہ غلام انصاریؑ	
۵۵۳	غیر شاہ بہمن		#	حضرت کاغوب	
۵۵۵	محمد عادلؑ		۵۲۳	انتیاس از زبیر اخلاق	
۵۵۷	اعلا و امیر تیمور	۲۷	۵۲۶	بادشاہ بہمن کا غلط قصہ اکرم علیؑ	
#	شجرہ اولاد امیر تیمور		۵۲۷	حضرت بہمن خان بکریؑ بنیر شریف	
۵۵۸	ہباد شاہ غفر آدمیؑ، دہلی			دہلی	
۵۶۱	قائم خانی راجپوت	۲۸	۵۳۹	خا زاد فرنگی علی گڑھ، نظام الدین	
"	شجرہ قائم خاں راجپوت			سہارن	
۵۶۲	زباب قائم خانی شاہید		۵۴۱	مولانا عبد الباقی فرنگی علی گڑھ	
۵۶۳	سید عزیز خاں اور زباب قائم خانی		۵۴۲	مولانا رشید احمد گوردیؑ دہلی	
۵۶۶	شجرہ شاہ میر عالمؑ	۲۹	۵۴۳	مولانا امجد علی انصاریؑ مدائن شریف	
۵۶۷	پیشانی یا قاتمان	۳۰		و مصنف بہار شریعت، دہلی عظیم گڑھ	

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
	نسل طاہرات	۵۶۷		اقتباس از تنقید انگریزوں و لائقان	۵۸۴
	نشان کی وجہ تسمیہ	"		انگریزوں والا نشان	۵۸۵
	سین فی و جہر سید	۵۶۸		مذہب کے لئے اور مذہب کے لئے	۵۸۷
	مذہب	"		شجرہ نسب	"
	پشیمان کی وجہ تسمیہ	"		مذہب و ملت خاں	۵۸۸
	سورن کی اولاد	۵۶۹		شجرہ نسب خاندان مذہب	۵۹
	جمن کی اولاد	"		مولانا محمد رضا خان	۵۹
	حرفیت کی اولاد	۵۷۰		مولانا محمد تقی خان	"
	انسان کے دھن	"		مولانا احمد رضا خان بریلوی	"
	جنگش اور کاسرن	"		وصال	۵۹۲
	شجرہ نسب و جمن	۵۷۱		مذہب و خان	۵۹۳
	پروفیسر عبدالغنی کا تہو	"		مذہب و خان	"
	شجرہ انسانی پشیمان	۵۷۳		خلفاء	"
	مذہب از تہذیب و خان	۵۷۷		مشہور علماء و کتب و خان	"
	انتظام و تہذیب و خان	۵۷۸		مولانا کے لئے جہاں سے تہذیب و خان	"
	قدیم افغانستان	۵۷۹		حصہ دوم	۵۹۲
	امیر کوہ و سنی پہاڑوں	۵۸۱	۳۱	تہذیب و خان و دیگر مہواریاں	۵۹۵
	امیر کوہ کے تہذیب و خان	"		حضرت حاجی خاں و خان	"
	شیر شاہ مہدی	۵۸۲		حضرت عبدالرحمن ہاشمی و خان	"
	کاراجے نمایاں	"		شیخ ابوحنیفہ و خان	"
	شیر شاہ کے مہلات	"		مذہب و خان	"
	کار ہائے تہذیب و خان	۵۸۳		شیخ کبیر الرحمن و خان	۵۹۶

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
	حیرت باردی	۶۴۲		ادلاء	۶۲۵
۱	سافر باردی	۶۴۳		سید شاہ محبت اللہ علیہ السلام	۶۲۶
۲	قرینگی	۶۴۴	۳۵	شاہ نسبت اللہ کی شین گوئی	۶۲۷
۳	مافضی کی پدی	۶۴۵		منظوم شجرے	۶۲۸
۴	خسین بیک سرز	۶۴۶		علامہ عبد الجیس بگڑی	۶۲۹
۵	حسرت لانی	۶۴۷		سید مرزا علی حاکم	۶۳۰
۶	نور کلام	۶۴۸		منظوم شجرہ نسب و درخت	۶۳۱
۷	مقرر کالی	۶۴۹		سلاسل فریاد و کچھ پڑی لیرا	۶۳۲
۸	عاجز صدیق	۶۵۰		سید محمد نجم العین نجم زنگیری	۶۳۳
۹	نور کلام	۶۵۱		مولانا محمد امین صاحب علیہ السلام	۶۳۴
۱۰	دامی چمپری	۶۵۲		در بارہ عالمیہ مکتبہ	۶۳۵
۱۱	سید محمد حسن بادی بادی	۶۵۳	۳۶	شجرہ تربت	۶۳۶
۱۲	نور کلام	۶۵۴		شجرہ کھیتی	۶۳۷
۱۳	قدیم افغانستان	۶۵۵		بیس کھیتی	۶۳۸
۱۴	لاصیان	۶۵۶		پندرہ کھیتی	۶۳۹
۱۵	ہرمانہ سنگ	۶۵۷		سفر کھیتی	۶۴۰
۱۶	نور حیات اسلامی	۶۵۸		ناش و کھیتی	۶۴۱
۱۷	فتح قدس و جہاد	۶۵۹		شاہ مسیح	۶۴۲
۱۸	راجہ رائے سہاسی	۶۶۰		سید نجم العین نجم زنگیری	۶۴۳
۱۹	خوارزم و ترکستان	۶۶۱		نور کلام	۶۴۴
۲۰	مقامات	۶۶۲	۳۷	شجرہ بزرگ	۶۴۵
۲۱	تذکرہ ملتان	۶۶۳		عزیز بادی	۶۴۶

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۶۷۰	نور محمدی		۶۷۱	نظم	
۶۷۱	پھلور دی کی جنگ		۶۷۲	نوح خان	
۶۷۲	سراج الدولہ کو نصیحت		"	ایک دلچسپ قصہ	
"	دولتان کے معمرات		۶۷۳	سید شہ پرست گریزی	
۶۷۳	اجناس کی تہتیں		۶۷۴	مادی پالان	۲۹
"	عشق ترقی		"	پہا	
۶۷۴	سلات باجر کے ایک میرزا کا قصہ		"	بین ست	
"	سردار کے افسانہ کا جواب		"	گوتہ بدھ	
۶۷۵	علامہ سید سناغ حسن گیلانی اور فاکٹر		"	چامچیر کو تیر	
	سید صفدر حسین بلگرامی		۶۷۵	مسلم بہار	
۶۷۷	ماجرہ رام نرائن عورتوں		"	مونیگر	
۶۷۸	فہرست اولیاء بہار		"	مستقل (درجہ جنگ)	
۶۷۹	فہرست راضعات سادات چغتائی		"	علماء بہار	
			۶۷۷	دری بالان	
۶۸۳	تاکوی لاسما		"	دریئے گندک	
۶۹۱	اثر سے (مقامات)		"	دریئے آلتی	
			"	دریئے کرسی	
			۶۷۸	مفتخرات	۳۰
			"	نادر شاہ اور سید فہریت علی خاں کے	
				دریئے نکاح	
			۶۷۹	علی مدوی خاں	
			"	چکرا دی سے جنگ	



کتابخانه



فہرست کتب جن سے استفادہ کیا گیا

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف / مؤلف	تہذیب
۱	دکاتناج الدیار	فرید الدین شاہ، ابن کریم بابا	اردو
۲	ایک اینڈ لائف آب سید امیر علی	جی کے نیچے سرائیڈ کیس مداس	انگریزی
۳	ایب بن دین	حکیم سید شعیب پھلاردی	اردو
۴	امیر خسرو	امیر خسرو	فارسی
۵	اصولۃ	سلفی عین خاں بکاتی	"
۶	انقرش والافغان	رحیم علی خاں	"
۷	امیر نامہ	نواب سید امیر علی	فارسی
۸	الراہبہ نگ	مولانا شاہ محمد سراج حلقہ سلونی	اردو
۹	انگریزی دی کواری	سر ولیم ہنسن	انگریزی
۱۰	انور السادات	سید ظفر حسین ترمذی	اردو
۱۱	انوار الصفا	محمد خلیف حسین صابری	"
۱۲	ادب پارادری شریف	ڈاکٹر محمد نجمہ محمد گرجانی	سہمی
۱۳	کے کپڑے سید ہنسی آب بہار	ڈاکٹر سید حسن عسکری	انگریزی
۱۴	آب و ادب	ڈاکٹر ظہیر الرحمن صاحب	اردو
۱۵	آشاہ بریہ مشورہ	حمید اللہ علی انصاری	عربی
۱۶	آداب السالکین	سید شاہ آغا محمد چھ میاں ماسرہ دی	اردو
۱۷	آست و مان پور	حبیب الرحمن دانا پوری	"
۱۸	آئیے نرم " وکریخ العسرت	حشی بدی لان لہرت کیوں لہر دہشتہ ویکریخ لہرت	"
۱۹	ایم جاناں	صاحبزادہ بلال امیر محمد میر	"
۲۰	ایم شمال	شاہ داں خاندانی	"

ردیف	نام مصنف / مؤلف	نام کتاب	نمبر
۱	سید صابح الرحمن دبسنری	چشم صوفیه	۲۱
۲	سید حسین الدین احمد شمس البرهانکاه	بهارین البرهان فی بیان	۲۲ [۲۲]
۳	پرویز اختر ادبیری	بهارین اردو دیب کا رتقا	۲۳
۴	عبد الرشید ارشد	پیش قدمی مسلمان	۲۴
۵	نور محمد حسین الدین احمد شمس البرهانکاه	پند و	۲۵
۶	سید جمال الدین افغانی	تاریخ نشان	۲۶
۷	آقا سید محمد الحی حیدری	تاریخ معاشات	۲۷
۸	سید عبد الحمید رسا و دیگر کسری و اسرار	تاریخ الشرف	۲۸
۹	پرویز محمد حبیب الرحمن	تاریخ پنجاب	۲۹ [۲۹]
۱۰	سید محمد حسین گیلانی	تاریخ حسن	۳۰ [۳۰]
۱۱	محمد العزیز خاں رطری	تاریخ مدینه منوره	۳۱
۱۲	خاں بہادر سید مظفر علی خاں شاہکار	تاریخ مسلمانان ہندو	۳۲
۱۳	غلام محمد بہر	تاریخ سندھ	۳۳
۱۴	میرزا محمد نور الحسن شاہ	تاریخ صوفیہ و سحر	۳۴
۱۵	صیاد الدین بول	تاریخ فیروز شاہی	۳۵
۱۶	قمر الدین خاں شاعر شاہ محمد علی بیٹہ محروک	تاریخ فاطمہ بیبان (مراکز)	۳۶
۱۷	سید علی سرور	تاریخ نامری	۳۷
۱۸	مولانا محمد حسین انصاری مدنی و سید سید علی بیٹہ	تاریخ دہلی کامل	۳۸
۱۹	شیر علی شمس	تحفۃ اکرام	۳۹
۲۰	سید افضل حسین عمری شیرپوری	تحقیق الاقوام	۴۰
۲۱	عمری عثمان	تخلیق بیان	۴۱
۲۲	مولانا محمد اقبال نسیمی	شکوہ الادیار سندھ	۴۲

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف اثر	زبان
۴۳	تذکرہ اکابر اہل سنت	محمد عبد العظیم شریف قادری	اردو
۴۴	تذکرہ ادیبان کرام نقشبندیہ اہل اہل شریف	چوہدری شاد علی مدنی	"
۴۵	تذکرہ ادیبان لاہور	وارث کمال	"
۴۶	تذکرۃ الامامیہ	سید فرید الدین عطار	"
۴۷	تذکرہ جلال پور	حسین الدین احمد مصطفیٰ ابراہیم	"
۴۸	تذکرہ شہید	محمد خالد یوسف	"
۴۹	تذکرہ صوفیائے سندھ	احجاز الحق نقوی	"
۵۰	تذکرہ صوفیائے بلخ	احجاز الحق نقوی	"
۵۱	تذکرہ سید عطاء حسین متھی	فتیر سید حسین الدین احمد متھی بدایہ	"
۵۲	تذکرہ صادقہ	مولانا عبد الرحیم ماسوری دتھنہ از مولانا ابوالکلام آزاد	عربی
۵۲	تذکرۃ المحدثین	طارق قلام محمد سیدی	اردو
۵۳	تذکرہ مسلم شہزاد بہار	سید احمد اللہ ندوی	"
۵۵	تذکرہ مشائخ کرام	محمد قاسم فرشتہ	فارسی
۵۶	تذکرۃ السلفین مدنی کفای	پروفیسر اختر شاہی	اردو
۵۷	تذکرۃ السیاحۃ		عربی
۵۸	تغابہ علی اہل سنت	مولانا محمد مدین خاں ندوی	اردو
۵۹	جہان العلوم کنا عوامی	انیسار رحمن	"
۶۰	چہار انوار	سید شاہ بکت اللہ	"
۶۱	حالات نامہ سید علی الدین بن علی	محمد ہاشم نظامی	"
۶۲	حدیث الالہیہ	سید ولید اختر شاہ کبیر	"
۶۳	حیات بعد النیات	فضل حسین بہاری	"
۶۴	حیات ثبات	محمد یونس نعم الدین فریدی	فارسی

تبریز	نام کتاب	نام مصنف / مؤلف	ملاحظات
۶۵	حیات محمدی و احوال و حال و احوال	دکتر مسعود احمد	آرشد
۶۶	حواصی بر حیات	مروی محمد بنیر کنفری	"
۶۷	ریاض الانساب	سید منصور علی قنری	"
۶۸	ذریعہ اخلاق	کامل احمد جنگ آبادی	"
۶۹	سادات و دره کی تاریخ و حاکم	سید سلطان علی شاہ	"
۷۰	سادات فی ادرہ	سید رفیع حسین ندی	"
۷۱	سبع مسائل	میر سید عبدالوہید بکری	"
۷۲	سفیر الامید	دارا شکوہ	"
۷۳	سفیر الامید	دارا شکوہ	"
۷۴	سفیران پست	فقیر حسین الدین، محمد علی، نور علی	"
۷۵	سندھ کاتب	سندھ اہل ہند و حیدر آباد	سندھ
۷۶	سیلاب بادشاہ	مذہب غفر کار دی	آرشد
۷۷	سید سالار غازی	شیخ طغیو احمد مسعودی، حیدر آباد	"
۷۸	سید اقبال	سید اختر علی	"
۷۹	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ شبلی نعمانی	"
۸۰	شاہ یحییٰ	محمد علی حسین	"
۸۱	شجرہ سادات	سید ذریعہ حسن ندی	"
۸۲	شجرہ سادات بکرام	سادات بکرام	"
۸۳	شجرہ سندھ	سادات سندھ	"
۸۴	شجرہ سادات ہندو (پانی)	مولانا سید عبدالرشید ندی	"
۸۵	شواہد القوت	علامہ عبدالرحمن جانی	"
۸۶	صغیر بکری	پروفیسر ڈاکٹر طہار احمد کالوی	"

شماره	نام کتاب	نام مصنف / مترجم	زمان
۸۷	صوفیہ کے بار بار اور اردو	پروفیسر حسین دہلوی ایم ایس سی	اردو
۸۸	طبقات نامری	مہاتما سراج	فارسی
۸۹	حرول انسل مسلمان	برقاسم عبدالسلام عینی ہسری	اردو
۹۰	فرنگیاب آصفیہ	سید احمد ابدی دہلوی	"
۹۱	فہرست خریدی	سید افضل الدین احمد	"
۹۲	کتاب لاساب	عبدالرود شملی	فارسی
۹۳	کسر لاساب	سید عطاء حسین عبدالرزاق دانا پوری	"
۹۴	کوسن نامہ لاساب	اسادات جامینی	"
۹۵	کلیات نعمت	شہ نعمت اللہ مدنی	اردو
۹۶	گلزار ہمد	محمد عرفی شکاری ماہدی	"
۹۷	مطالب اشرف	حضرت سید شرف چانچری	فارسی
۹۸	مدد الف تانی	نظام الدین محمدی	اردو
۹۹	مدت سرق	خواجہ رفیع سید	"
۱۰۰	مدد علم الدین حیدر جلیلی جہان گشت	پروفیسر الہیہ قادری	"
۱۰۱	مخزن لاساب	سید کریم الدین احمد حسین عیسی میرزادی	فارسی
۱۰۲	مرقۃ لاساب	سید عبداللہ احمد مدنی	"
۱۰۳	مستطاب احمد حیدر حسن ملک	سید آئی حسین پیر تاجی برکاتی	اردو
۱۰۴	مساجین مردانگیانی	ڈاکٹر مظہر کلانی و اس چانسلر جامعہ روبرو	"
۱۰۵	معاریب مشکوٰۃ	مولا حکیم محمد اختر	"
۱۰۶	مقالات سعیدی	علامہ غلام وحی سعیدی	"
۱۰۷	مشقات فضیہ	مولانا سیدہ ارمینہ شاہ	"
۱۰۸	مکتوبات میلانی	عبداللہ جدیدی دہلی	"

مصنف ایک نظر میں

- ۱۔ م۔ ————— سید محمد عظیم الحسن
 ۲۔ جعفری ————— حکیم مرگیری
 ۳۔ ولایت ————— سید محمد جبار الحسن
 ۴۔ جاسکے پید کٹی ————— موضع سانہ پرگنہ بلیا موضع مرگیری
 ۵۔ پیشہ ————— سرکاری ملازمت
 ۶۔ موجودہ جہدہ ————— آؤٹ میسر حکمرانہ و حشر اسامہ آہو۔ دلی اہل کار نشانیہ کینیٹ ڈائری کراچی،
 ۷۔ متاثرہ استخوان ————— ایسا اسے ایسی کا استخوان ۱۹۴۷ء میں پاس کیا
 ۸۔ اپنی تربیت ————— پاکستان دہلیہ اکاؤنٹس آفیسری کوئٹہ سے اعلیٰ ٹریڈنگ حاصل کی۔
 ۹۔ سائنہ کورس ————— پانڈری اسکول احمد گنج، سید وقیم الدین، پنڈت نیر لال گرو جی۔
 ۱۰۔ شیعہ دین اسکول میں سنگھ، سید حسن، سید محمد عظیم، سہراب خاں اٹمی، پروفیسر سیکریٹری اومی
 ۱۱۔ ایکسٹرنل ڈیپارٹمنٹ ڈھاکہ، سید حفیظ الرحمن، سید سراج الدین دیو سہوی،
 ۱۲۔ ملا سید محمد عظمیٰ، محمد کلیم، سید حسن و شش دہائی اشرفی
 ۱۳۔ ڈاکٹر کالج، پروفیسر شاہ مجاہد حسن، پروفیسر سید اقبال عظیم، پروفیسر سید میر
 ۱۴۔ قائد عظمیٰ کالج، پروفیسر سید حقیل احمد، پروفیسر سید عبدالرؤف فاضل
 ۱۵۔ ڈاکٹر یونس دہشتی، ڈاکٹر سید عظیم عظیم، ڈاکٹر
 ۱۶۔ دہلی گریجویٹ ————— سابق جونیئر بیکٹری، دہلی ادب جہانگیر روڈ، کراچی
 ۱۷۔ تصانیف ————— پروفیسر آف پاکستان (انگریزی تعلیم کا مجموعہ) مطبعہ ۱۹۸۷ء
 ۱۸۔ (۱) اشارت عرب (سید بطر)
 ۱۹۔ (۲) حق و حقیقت (اردو و فارسی کا مجموعہ کلام) قیصر طبع
 ۲۰۔ (۳) بین الاقوامی پٹیہ آب انیسٹری قیصر طبع
 ۲۱۔ موجودہ جہدہ ————— ۱۰۸ ای جہانگیر روڈ ویسٹ، کراچی۔

کچھ پُر نر آف پاکستان اور گل و گلستانِ سجے میں

سید نجم الحسن

ڈاکٹر سید

آپ کی انگریزی نظموں کا حیرت کن اور دیدہ زیب مجموعہ کلام نظر فرمایا۔

بہت بہت شکریہ!

نیا زندگی

جسے گلستانِ ایم ایس پی ایچ ڈی

اسوی ایٹ پرنسپل آف بی ایچ ڈی ڈیپارٹمنٹ

یونیورسٹی آف ٹیکساس، ویسٹ سائڈ

بروسٹن، امریکہ (لیماں او)

پیشگی گلستان "کلمہ اعلیٰ و اشاعت میر" کے لیے دل سرت کا باعث ہے۔ صاحب "گلستان" میر کے نفع و فائدہ میں ہیں جن کا ذوق و شوق اور دورہ قابلِ تہنیت ہے۔ صرف لے سونے مقصد کے لیے جو کاوشیں کی ہیں وہ اہل علم کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی۔

میر کا سہ ماہی میں ملاحظہ شیخ عبدالرشاد المعروف پتلی مرست علیا حضرت / بان گزشتہ ہیں اور میری مدد میں اسی سہ ماہی میں سید نجم الحسن قلم شاعر سربازان کی حیثیت میں ابھر رہے ہیں۔ ابھی ان کا قلم اور ذہن جوان اور تازہ دم ہے۔ کارنامہ شہر و باب کو ان سے بے شمار توقعات ہیں اور انشاء اللہ العزیز یہ ان توقعات پر بے غلطی سے پورا کریں گے۔

"ایں دعاؤں میں فرماؤ چلے جہاں آمین باد"

سید الامین میرنگری۔ شرف آباد کراچی

یکم شعبان العظمیٰ ۱۳۸۵ھ

سید الزماں عباسی بدایونی

تصانیف

- ۱۔ اکبرنگ (مجموعہ غزلیات)
- ۲۔ حرفِ عجز (مجموعہ لغت)
- ۳۔ خوابِ رنگ، شعری مجموعہ
- پتہ: ۲، ای جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی ۷۵

عزیزی نجم امس نجم کی شاعری پر تبصرہ کہ جس سے قبل یہ ضرور دیکھنا اور
سوچنا پڑتا ہے کہ مصروف کار جہاں نہ صرف اردو غزل و نظم کی طرف ہے بلکہ انگریزی
شاعری بھی، یہی مدنی و برجستگی سے کہہ سکتے ہیں جس سے کہنے برسوں کی محنت کاوش
درکار ہوتی ہے۔ مختلف اصناف شاعری میں ان کا ذوق ان کے دیوان کا پتہ دیتا ہے اور
مجھے قوی امید ہے کہ اگر ان کا قلم اسی طرح نکری منانے لے کہ تاریخ تو یک دن پرغاہری
خوابوں اور دلالت کے تناظر میں نظر آتی ہیں خود بخود مقصود ہو جائیں گی اور ان کی شاعری
وقت کے ساتھ ساتھ نکلے اور سمجھتی جائے گی۔

سید عباسی

۲، جہادی سٹریٹ



نثار قادری

مصنف، لاہور

۲۔ آتش علم

۳۔ میل کر بلا

پتہ: جہانگیر ویسٹ، کراچی ۷۵

محترم جناب سید نجم الحسن صاحب کی تحفین پتہ نمبر آف پاکستان، پڑھ کر نوازہ ہو گا کہٹ سری
صرف اہل زمان کا ہی حق نہیں ہے اور زمان کسی کی بھی میسٹ نہیں۔ انہیں لے اتھائی مہارت
ہر ایک مسمیٰ اور کمال من سے اپنے تاثرات و جذبات قالب شعری میں ڈھال دیے ہیں نہ ان میں مدنی
اور سلاست ہے میں سے ان کی مشاق کا پتہ چلتا ہے۔

نثار قادری

ڈیڑ سید نجم الحسن

پہلے تو آپ میر کا دل مبارک ہوا تو میں کہہ دیتا کہ آپ نے اپنی خوبصورت انگریزی نظمیں کا مجموعہ
شائع کیا۔ میں نے آپ کی کتاب پتہ نمبر آف پاکستان کا مطالعہ کیا ہے آپ نے بڑی مہارت اور
چابکدستی سے حب الوطنی کے پیغامات سادہ اور سلیس زبان میں تازہ ترین کلام تک پہنچا کر ایک مستحسن
فرمان انعام دیا ہے جو قابل قدر و ستائش ہے۔
میری آرزو ہے کہ آپ مشق جاری رکھیں اور دعا گو ہوں کہ رب العزت آپ کی کاوشوں
کو بار آور کر دے۔ آمین!

نیا لہر

محمد اذنان اجمرت

۱۱۶ جہانگیر ویسٹ، کراچی ۷۵

۱۰ نومبر ۱۹۸۶ء

سید احمد

۲۹۳۸ شریف آباد کراچی قرن نمبر ۲۹۷۷

۲۹ نومبر ۱۹۸۹ء

پیارے سچے خیم اسلام دیکھیں

پچھلی شام کو میں نے اپنی میز پر ایک کتاب رکھی دیکھی جس کا عنوان تھا "پشتر آف پاکستان" میں نے مطالعہ کن شروع کیا اور جلدوں پڑھا گیا دلچسپی بڑھتی گئی۔ مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں کہ میں کوئی ارباب شاعر یا دانشور نہیں ہوں لیکن شاعر نے اس کتاب میں اپنے احساسات اور جذبات جس انداز میں اپنے قارئین تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے اس سے میں متاثر ہوئے بغیر رہ سکا۔ جہالت مستعار کے مختلف گروہوں پر غار رسائی کی گئی ہے اور انطا و خیالات کا ایک سمندر موجوں ہے جو تھکنے کا نام نہیں دیتا۔ مروجات کا انتخاب دلچسپ و گہرے ہٹ کر اچھوتے انداز میں کیا گیا ہے۔ معاشرتی، عمرانی، جنس فطرت، قری ترقی، آفاقی بہت سماجی کی یادیں اور پیشہ ورانہ موزونات پر غلطیاں لکھی گئی ہیں جس شاعر کو اسی خوبصورت کاوش پر بے امتیاز مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

• مگر قبول اقتدر ہے عز و شرف •

مجھے امید ہے کہ آپ سنی جہتوں کو بھی مدد ملے گی اور دور جدید کے تناظروں کے مطابق اپنے اس پاس کی سسکتی ہوں انسانیت کو بھی موزع قلم بتائیں گے۔

نیاز مند

سید احمد

داماد سید احمد ندوی

مصنف: "مسلم شرائع بہار"

شریف آباد کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا صاحبِ احوالِ یاسینِ البیتِ
 من فی حبک المذنبِ نورِ القبرِ
 لا یمکنُ البشُّ شُناکَ ما کان حقّه
 بعدُ حدِّ بزرگ تو فی قصّه مختصر



عرضِ حال

رہتا تھا ہے نام قیامت تک ہے فوق

اولاد سے تو سبھی دوست و دشمن

شہر میں اور دکن کے پشت و پشت نام درج ہوتے ہیں۔ ٹرانس اور حرن، نسائی کوہ کی تعمیر میں بہرہ دہن سر فیصلہ کن طور پر کار فرما ہوتے ہیں۔ شیخ سعدیؒ کے نو رشت کو ماحول پر زیادہ فروغ دی ہے۔ شہر کو نہایت آباد کر گئی، اس میں کہتے ہیں۔ اس کے مرتبہ کے کی رتبہ بہت پڑنی ہے۔ رتبہ عرب گھوڑوں اور اونٹوں تک کے شہرے تیار کر کے اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے تاکہ اس کی اس نسل کا سرشار لگانے میں آسانی ہو جبکہ اپنے قبیلوں اور خانہ دلوں کا بڑا تیار کارخانہ کے لیے اندیس ضروری تھی۔ عربوں کا شمار علم الانب کے بہترین ماہروں میں ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ روضہ کے والد بزرگوار عطاء اپنے وقت کے عرب کے مشہور طبیب تھے یہاں تک کہ عرب قبائل اپنے نسب ناموں پر مل کر ہر تعلیق ضروری خیال کرتے تھے اور یہ علاج بہت پختہ تھا۔

اگرچہ خاندانی اعزاز اور شہرت انسانی ایک طرف مہیا نہ ہے مگر غرض بات فرمایا ہے کہ سب سے پہلی غفلت کا معیار ترقی کی قدر پر ہے۔ حسب و نسب کی تاریخ ہماری تہذیب و ثقافت کا ایک اہم عنصر ہے۔ اپنا دلاؤ کہ چنے اسلاف کے شاندار کارناموں کا حامل بنانے کے لیے سرفراز ہو گئی ضروری ہے کہ یہ یہ فن زمانہ کے ساتھ ساتھ پیمانہ پر تھکا دے۔ حال طور پر عرب علم الانب کے ماہر تھے۔ شہر کا مرتب کرنا ایک نہایت کمشن کام ہے اس لیے کہ اس میں پشت و پشت کڑیاں ملانی پڑتی ہیں جو جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ اس قسم کے مصروفیات میں ازراہ بشریت ہر کام کا امکان ہے کہ جو تحقیق کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے اس لیے آئندہ اس کا نالہ ہو سکتا ہے۔ یہاں اس قسم کی جرأت اس لیے

کی گئی تاکہ آئے دلتھ نئے فقیرین کو دعوت نکروی جلائے اوردہ اس طرف متوجہ ہوں۔ مزید برآں انہیں کچھ آسائیں فراہم ہو جائیں۔

میرزا صاحب و سحرۃ الانساب کی تعریف و تالیف ایک نہایت دقیق اور مشکل کام ہے۔ در نظر کتاب "اشراق عرب" میں، جہاں کلام مختلف ہے، لاشعرا "امیر کرم" اصحاب دہلی، دکن، دہلی، صوفیائے کرام امداد لیائے، کلام کا شعرو مستب و شجر و طریقت مع مختصر حالات و زندگی ترتیب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ وہ غرقہ پڑی ہوا سیہ اور صحرانورد بزرگ ہیں جنہوں نے لافوں کی تقدیر یک ہل دی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ لڑیں صدی ہجری میں صوفیائے اصنام کے مدد حالی معجزات اور عقاید تصوف کو فروق ملا۔ صوفیاء و مشائخ کی تعلیمات نے شاہانِ وقت کو بھی متاثر کیا۔ تیسری فائین روشنائی کی تعلیمات سے اتنے متاثر تھے کہ کسی ہم پر نکلنے والی بزرگوں سے معصوم و خاموشیوں کہتے کسی شہر کو رنج کہنے کے بعد نصیحتہ ایف میں سے جی اللہ کی تلاش ہوتی اور مزارات اور خانات ہیں پر حاضر ہو کر سر تسلیم خم کرتے۔ رد مل ان فائقین کی شروعات میں اولیاء اللہ کی مدد حالی قرین ساتھ ہوتی تھیں۔

چونکہ یہ کتاب نزدیکی معلومات پر مبنی ہے اور اختصار سے لکھی گئی ہے اس لیے سوجرت و کشف و کرامات اوردہ دیگر تفصیلات کے کتاب کی مناسبت کے پیش نظر احتساب کیا گیا ہے۔

”مگر قرب خدا ہے عز و شرف“

ی کام کا آغاز "باریج حق" مصنف سید محمد حسین گدی سے ہر جس میں صوفیہ پر بچے مورث اعلیٰ سید شاہ برہان الدین ابن سید احمد جانیسری احمدیوں کو ملنے صاحب پر گئے ہیں تعلیم دیگر سرسٹے شعلہ و دیگر کا حوالہ ملا۔ یہ نایاب کتاب فارسی زبان میں ہے۔ مجھے یہ کتاب سید عبد تقیوم چیماروی صاحب نے نہ کہاب مہربانی عنایت فرما کر دست توفیق بٹھایا۔ اس کے بعد سید ویر حسن ندیدی واسطی مصنف شجرہ سادات اہل لے میری بڑی حوصلہ افزائی کی۔ بہت سارے شجرے اندک ہیں جنہاں مطلب فرما کر مجھے شک بہ کامرغ دیا۔ جناب سید عبد ہدی صاحب دیسوی میرے بزرگ استاد ہیں اور صحرانورد کے معروف اور اسکالہ

ہیں۔ نہیں نے نسبتاً مادیات و ملک و دینہ عنایت فرما کر مجھے سزا دلایا۔ مغفرت بزرگ شاہ
سید برہان الدین بقا فی ماحب شاہ حکیم صادق اور میر جاحکے راہ طریقت کے شہسوار
ہیں انہوں نے ہر قدم پر میری رہنمائی فرمائی اور اپنے بعینہٴ افروز شولہاں سے مجھے سزا فرماد
بلکہ مقدمہ تحریر کرنے کا وعدہ کر کے میرے جوش جنوں کو اور اگے بڑھایا۔

مخصوصاً سید محمد فیض الحسن صاحب سکونت شرف آباد، کراچی، انہاروچ بیدار لاٹیریری و
شرف آباد کلب سے مجھے بڑی مدد ملی جنہوں نے اندازہ کر دیا کہ میرا دھڑ دھڑکا کر آیا ہے اور قدیم
فیسے دہم کھٹے اور میرے کام میں بے حد دلچسپی لی۔ عظیم الحسن صاحب کہہ رہے تھے کہ دیکھو بھائی
گردانی اور تعینت و تالیف کے کاموں میں ہر قسم مصروف ہیں۔ جی سکتا ہوں اور رسالے لانا کر
بیدار لاٹیریری کو۔ لانا مال کہ ہے ہیں۔ قدیم نسخوں کا حاصل کرنا ان پر تحقیق کرنا اور انہیں منظر
عام پہلا لے کر شائقین کو جنوں کی حد تک ہے۔ اس قدر تانی ان کو اس کا اجر دے گا۔ صرف
مجھ سے بڑی شفقت سے پیش آتے ہیں اور میری مدد کے اہلیں ایک گونہ خوشی حاصل
پرتی ہے۔ پہچ تو یہ ہے کہ ان کی مدد کے بغیر میں اس کتاب کی تالیف کے بارے میں سوچ
سہی نہیں سکتا تھا۔ میں تمام معاویہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ بزرگ
ہر قسم کی نیک کام میں معاونت کے لیے انہیں اجر عاجز دعا فرمائے۔ آمین

سخن میں سید عاصم تبیر صاحب کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے
اس کتاب کی معاونت کا فرض سرانجام دے کر میری کامیابی کو ممکن بنایا۔

نام نیک و نیکاب شائع کن

کامیاب نام نیکیٹ برقرار

احقر العباد

سید نجم الحسن قہم

شاہد ام از مذہبی خوشی کہ کار کے کرم مختلف

تعارف

میدنم الحسن احمد علی کے باجوڑی حشرے میں سابق مشرقی پاکستان کے دارالحکومت ڈھاکہ کے ایک مشہور اسکول "رحمت اللہ ٹاؤنل ہائی سکول" میں طالب علم تھے۔ یہ سکول قاسم پاکستان کے حشرے ہی حشرے کے بعد ڈھاکہ کے پہلے ڈسٹرکٹ جبریل سید شاہاب الدین رحمت اللہ کے نام پر داران کی سرپرستی میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کے باقی میں وہ شعبہ تعلیم لکھیاں تھیں۔ ایک ڈپٹی معین برجرم بدوس کے یہ خطہ الزکی صاحبہ یہ مشرقی پاکستان کا پہلا اردو میڈیم اسکول تھا۔ اس اسکول سے کئی طلباء نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کی کامیابیوں کا نام ادا کیا۔ اس اسکول کے ہیڈ ماسٹر محمد کبیر تھے اساتذہ میں محمد شکر، ملا امین احمد مدنی، الطیر الحسن، ڈاکٹر کسمیری، جہانگیر صاحب، عبداللہ دود، سید حفیظ الرحمن، دم، فضل الرحمن، حبیب، سید صاحب، صوفی احمد اور داظم المعروف شامل تھے۔ اس کے کانٹنٹ میں نسرت، تعلیم، اہل اور ترقی انداز منظر تھا۔ اخبار پتہ اساتذہ کا ہارا، ادیب و حشر کے تھے اور اساتذہ و شیعریں جذبے سے دینی دیتے اور سب سے لیاوا تدریک داتا کی تعمیر پر دیا جاتا تھا۔ یہاں ہر سال اپریل کو لڑیم اقبال منایا جاتا ہے علامہ اقبال کے اقوال و اشعار پر مشتمل مکالمے اور ڈرامے اساتذہ کی نگرانی میں کرتے حشر میں اسی اسکول سے اپنا سر شاہین، شامل، ہرنا تھا جس کی تصدیق پر سب مشرقی پاکستان میں اپنی اساتذہ میں دو اہل دہر کے شاعر تھے ایک ڈاکٹر کسمیری اور دوسرے فردی اللہ صاحب سارے اساتذہ اردو ادب کے شہید تھے۔ طلباء جہت و صاحب کر، بے شے انگلش اور ڈاکٹر کسمیری کو بانیے اردو کہتے تھے۔ اس اسکول میں اس وقت کے گورنر ملک فیروز خان فون، اہلے اردو میں عبدالحق، شام کے سائز کار پر میرا جلا محمد اور کئی دیگر سربراہ تھے۔ سکول کی کارکردگی سے متاثر ہوئے۔

لحم الحسن نے اسی مائتاز اسکول میں تعلیم و تربیت پائی۔ شہر ادب کا ذوق بھی وہیں پیدا ہوا۔ اس اسکول سے فارغ ہونے کے بعد نجم الحسن نے گورنمنٹ کالج ڈھاکہ میں تعلیم حاصل کی۔ یہ ایشیائی کلاسٹرین کالج تھا بلکہ مشرقی بنگال کا سب سے پہلا کالج تھا جو ڈھاکہ ریونیویشن سے بھی پہلے قائم ہوا تھا۔

ماٹ رائڈ وہ اس وقت دفاع حکومت کے حکمرانوں کا دفتر، اسلام آباد میں ڈاٹ آنفیسر
ہو، حیات کی جا بجا پڑاؤ کے سلسلہ میں وہ شہر شہر اور قریہ قریہ گھومتے پھرتے اور مقامی زبان سمجھتے
صرف سیکھیں بلکہ ان میں شعر کہنے لگے۔ انگریزی، اردو اور فارسی ادب کا ذوق تو بہت پہلے ہی پیدا ہوا تھا
چنانچہ پہلے انگریزی، اردو اور فارسی تین زبانوں میں اشعار کہتے تھے۔ مرزا میر سعد کے مختلف مضمون
میں گھومتے پھرتے دو دو گوں سے قریبی تعلق پیدا کر کے کے اردو میں زبان میں بھی شعر کہنے لگے۔ مٹی
زبان سیکھے اردو پڑاؤ میں، اشعار کہنے میں ان کی کوشش ہدایت حاصل ہے۔ دنیا میں چہ ہی ایسے لوگ کہنے
ہیں جنہوں نے مرزا میر سعد کی زبان میں نکلے دوسری کوئی زبانوں میں شاعری کی کہ ان کے اشعار زبانِ اردو
حاصل و عام ہوئے۔ آج سے چند سال پہلے ان کی پہلی تصنیف انگریزی زبان میں "دی پرفارمنگ پاکستان"
کے نام سے منظرِ عام پر آئی۔ اس میں ان کی کئی انگریزی نظمیں ہیں جو تاریخی اہمیت کی حامل ہیں یہ کتاب
انگریزی ادب کے شائقین تک پہنچی اور وہ اس کا نظروں سے دوڑ گئی تھی۔ اردو اور فارسی زبان میں ان
کے شعری مجموعے اب حیات کے ہیے پہلے ہی سے تیار ہیں۔ مزید شاعر بھی کیا کچھ جا رہے ہیں۔

کو قہ کے لیے ترغیبے جا ہی اور یار و شاخ اور بزرگوں کا نمونہ کلام بھی روایا کیا ہے جس سے کتاب کی اہمیت دو بالا ہو گئی ہے۔ اس میں وحدت، سلامی کا ذکر بھی دیا گیا ہے جو مستحسن قدم ہے لیکن یہ کسی ایک شخص کے لسن کی بات نہیں بلکہ اس کے لیے تراکب امام یا انجمن رکھا ہے۔

شجرۂ نسب کی تفصیل کے اندے کے لیے بھی انہوں نے جا بہا اپنے مجموعہ درج کر کے اسی دل تصدیق صلاحیتوں کا ثبوت فرمایا ہے۔ روایاتے بہار اور مہربان کے اشراپ خاندانوں پر ایسی قریب مکرر کے دہا کے گم گوشتوں کی جاگہ کرنے کا فرض بھی سراغ نام دیا ہے۔ اب اس کتاب کے بارے میں کراچی کے چند مشاہیر کی آراء بھی ملاحظہ فرمائیے:

حکیم عازق پیر، امیر شاہ محمد بہت الدین بقا نظامی فرماتے ہیں:

”موقف کے ”عزب عرب“ تالیف کر کے مردوں کے دیکھ نہ کر دیا ہے“

جاسو کراچی کے پروفیسر اکبر بیہشتی فرماتی نظر رہیں:

”موقف کے (اسپیڈ ایک) کیسے اس سے پہلے اس مضمون پر کسی نے اتنی

محنت نہیں کی۔ یہ کتاب بہت جلد (ریفرس ہوگی) بن جائے گی اور جو بھی آئے گا اسی

کتاب کو (کوٹ) کرے گا“

اورنگی کے ”ایثار ملانا“ متنی ماحول فائق و پھول دی شریف کے تربیت یافتہ اور شاہ عبداللہ پھولانی

کے سر پر فرماتے ہیں:

”پانچ سو برس کے بعد لائے ہوئے ایسی شخصیت کو پیدا کر کے جس کا کام کو دیا ہے اسے ایک نیا

ہذا میں یہ توقع کر سکتا ہوں کہ عاشرہ اشراپ عرب، ”موقف کی معرکہ آلا تاریخ تصنیف ثابت ہوگی۔

مجھے اپنے اس شاگرد پر ”انازہ“ ہے وہ طاقتور ہیں کہ اسے اس کتاب کو عاشرہ کتاب میں

زیادہ سے زیادہ مقبول کرے“ آمین

سید مصباح الہدیٰ دیوبند

حیدری، کراچی، ۱۸ جولائی ۱۹۹۲ء

تقریظ

حکیم سید شاہ محمد برہان الدین بقا نظامی

۱۔ ذکر کردہ سید پروردہ خدایہ

۲۔ شکر ائمہ فقہ کہ اس غیر کہ عالمی حراست

اس از تقریر کے مدد میں جب کہ ہر شخص نفسی نفسی میں مبتلا ہے درہنگی قیامت مغری
کا کردہ غنی ہوئے ہے ایسے دیوانے بھی ہیں جن سے عرصہ اور بے لوث علمی خدمت اہمام دے رہے ہیں جنہاں
سید نجم الحسن حاج میری ایک علم دوست شخص ہیں۔ میری ان سے تقریباً دس پندرہ سال کی ملاقات ہے۔ فقیر
نے ان کی علم دوستی کا بیشم خود شہرہ کیا ہے۔ ان کی طبیعت تحقیق کے اتق محفل سے مل کر ہے۔
ان کی پہلی تصنیف "دی پر مقررہ پاکت" بڑا بڑا انگریزی ادبی علم میں وسیع نگاہوں سے دیکھی گئی ہے۔
لیکن ان کا سب سے وسیع کام ان کی حالیہ تصنیف "اشراف عرب" ہے جو تقریباً چھ سو صفحہ پر مشتمل ہے۔
ماہرین علم کلام لاساب ہیں ان کی کتاب کی عمدہ قیمت کو سمجھ سکیں گے۔ اس کتاب کی تصنیف کے لیے میں
سال بھی کہہ سکتے ہیں لیکن مختلف نے صرف ایک سال کے بعد اس کتاب کو مکمل کر کے اپنے والدینانہ جد و جات
اور خدمت علمی کا اظہار کیا ہے۔

اس کتاب میں سیکڑوں خاندانوں کا اہم اہل ذکر موجود ہے۔ نصف ہزار سے زائد شعروں کی
چھان پھان ان کی سمت اور مباح و مباح کے ساتھ ان کا انداز کوئی آسان کام نہیں جتنی کامان کو کشش
یہ کہ گئی ہے کہ مصنف بیان متاثر نہ ہو۔ علم سے بھی دامن نہیں پائیگی ہے۔ بہر حال میں اس کتاب کی تصنیف
پر جناب سید نجم الحسن حاج میری صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اور علم دوست حضرت سے اپیل کرتا ہوں
کہ اس کتاب سے استفادہ کریں اس لیے کہ یہ کتاب ماہرین علم کلام ب کے لیے گامدہنگ کی حیثیت
رکھتی ہے۔ اشراف عرب، جامع حاضر کی ایک مایہ ناز تصنیف ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب پہلو علم کو پسند
آئے گی۔ اعلان دین اس کی عمدہ قیمت بڑھتی جائے گی۔ اللہ کرے کہ دو قسم اور نزلہ،

حکیم سید شاہ محمد برہان الدین بقا نظامی، محرم الحرام ۱۳۱۳ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۹۵ء
مصنف ۱۔ نقی بقا ۲۔ جولائی ۱۹۹۵ء ۳۔ مکتوب بقا ۴۔ مکتوب القرب ۵۔ مکتوب ہنگ ۶۔ مکتوب درویش
۷۔ شمس جرنیل ۸۔ محرم ۱۹۹۵ء ۹۔ چشم واد

علامہ سید شاہ جمال الدین کا علمی سجادہ نشین

میرا بھی ارادہ تھا کہ میں اس طرح کا کچھ کام کروں مگر اللہ تعالیٰ نے مزین کو اس کام کے لیے چن لیا۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ خاص رنگ میں کچھ خاص صلاحیتیں ودیعت کنا ہے تاکہ خاص مصروف پر۔ خاص توجہ مرکوز ہو سکے۔ دنیا کے تمام خانوادوں کا سیر و سوانح اور شجرہ نسب کے اعتبار سے عاملہ کرنا نہایت دشوار کام ہے۔ مختلف نے اپنی محنت شاہراہوں کی رات کی گھن سے وہ کام کو کھایا جو دوسرے سوچ بھی نہیں سکتے۔ میں ان کی اس مسرت، کار و مایہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ سکا میں ان کی اس حیرت انگیز تالیف پر بیکارک باور پذیر کرنا ہوتا ہے یہ محض کہ کہ بھی حیرت ہوتی کہ۔ موصوف نے "اشتر حبیب" کا رد صرف جلد دوم کے لیے مواد تیار کر دکھا ہے مگر دوسری جلدوں کا ترجمہ بھی انگریزی زبان میں کر چکے ہیں۔ میری برائے اس کتاب میں "کتا بیات"، "تاجوس الامامہ"، "اور انشائیہ مقامات"، شامل کر کے مزین نے موصوف کے بعد جدید کے تصانیف کو بروا کیا ہے بلکہ اس کی نادریت بد جا پڑھا دی ہے۔

خدا کے ال کی تمام تالیفات زیورِ بلاغت سے آراستہ ہو کر جلد مضبوط مہرہ جا میں تاکہ علم و دوست حضرت کو اس سے مستفید ہونے کا موقع ملے۔ میں مزین کی دعاؤں اور عمر کی دعا کرتا ہوں۔ "ہی سعادت بندہ پر بازو نیست"

علامہ سید شاہ جمال الدین کا علمی سجادہ نشین

مصنف

۱۔ اسلام میں محنت کی حکمرانی

۲۔ مغربی پارلیمانی طریق انتخاب و ممانعت کی نظر میں۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



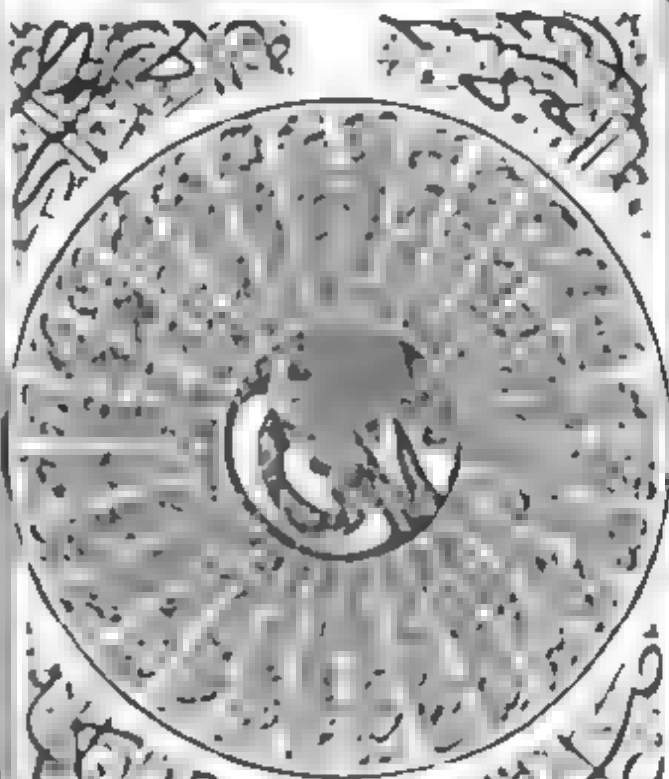
Alif Lam Mim

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المعلم الى الكرم



کتابخانه و موزه سینه

حضرت آدم و حضرت حواء

شماره ۴۳

- ۱- حضرت شبت
- ۲- حضرت انوش
- ۳- حضرت نین
- ۴- حضرت بلان
- ۵- حضرت بیاب
- ۶- اصوص (اختر) حضرت ادرش
- ۷- میتو شلیخ
- ۸- ملک

۱۰- حضرت بوش

آدم

۱۱- سام

عوض و قیصر (۱۲- ارغشت)

عاد و نمر - سام و ذوالطبع

خند - عابر (۱۳- عابر)

براج - قانع (۱۴- قانع)

عبدالله - ابرو (۱۵- ابرو)

حضرت بوش - شارب (۱۶- شارب)

حضرت بوش - نادر (۱۷- نادر)

۱۸- تارخ (نادر آذر)

۱۹- حضرت ابراهیم

حضرت بوش (صفت)

حضرت لقمان

کاش

نمرد

برادر

عبدل

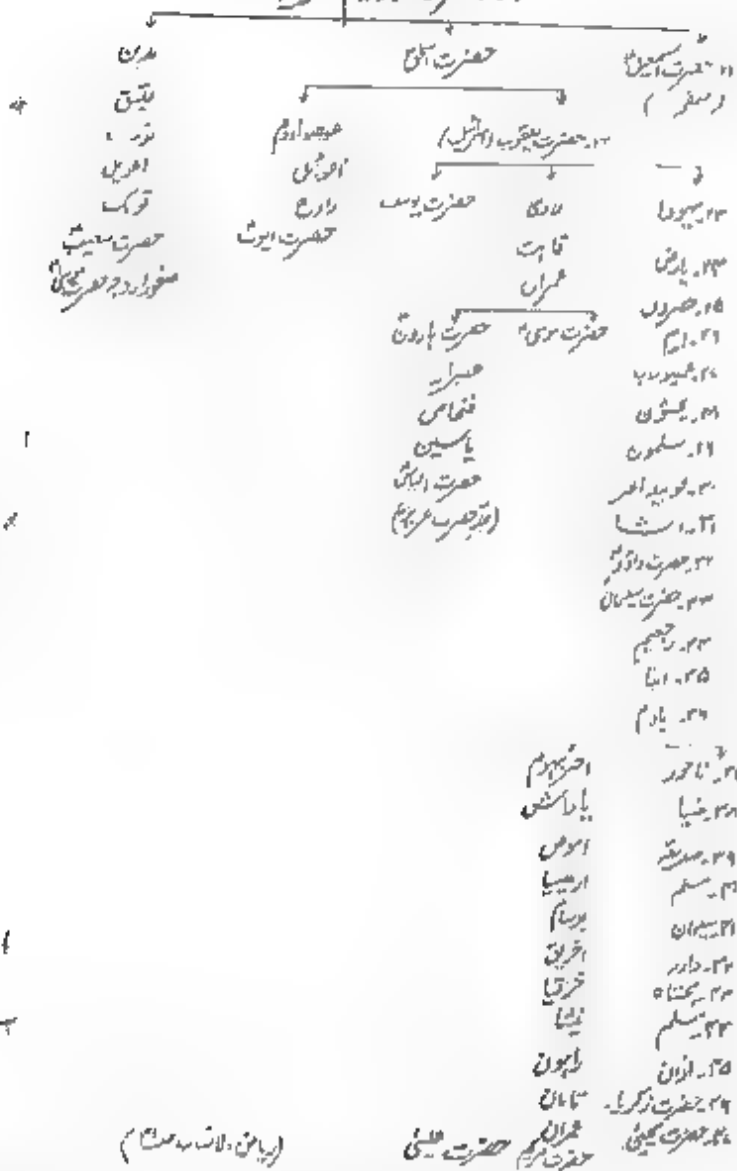
شارب

آصف

عبدل

حضرت سام

اولاد حضرت ابراهیم



حضرت اسماعیلؑ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کے بیست و ہشت

نمبر شمار	اساتے گرامی	نمبر شمار	اساتے گرامی
۱	حضرت اسماعیلؑ	۱۵	ارجو
۲	قید	۱۶	یلخی
۳	گرام	۱۷	سوی دھری
۴	عوم آوں	۱۸	بٹا دہری
۵	مرہ	۱۹	یلخی
۶	سادے	۲۰	حیرا
۷	مداح	۲۱	الدعا
۸	ناجیب	۲۲	عہید
۹	مصر	۲۳	عفت
۱۰	ایہام	۲۴	عسقی
۱۱	قشار	۲۵	ماہی
۱۲	میسلی	۲۶	ناحرہ
۱۳	حالہ	۲۷	ناجم دماجم
۱۴	عقنا	۲۸	کالج

نمبر شمار	اسماء گرامی	نمبر شمار	اسماء گرامی
۲۹	بالان	۵۰	معدوم
۳۰	یدام	۵۱	نراء
۳۱	حرا	۵۲	مضر
۳۲	ناسن	۵۳	ایاس
۳۳	ابی نراء	۵۴	مدک
۳۴	ہندویل، صاویل،	۵۵	خرمیر
۳۵	برد	۵۶	کنانہ
۳۶	عوی دوم	۵۷	نضر
۳۷	سدا، صا	۵۸	کک
۳۸	ہیج دوم	۵۹	نہر
۳۹	اوراد	۶۰	غاب، سیال
۴۰	عزنان، دستہ ق	۶۱	نوی
۴۱	سدا، دستہ ق	۶۲	کک
۴۲	عین	۶۳	برہ
۴۳	نایت	۶۴	کک
۴۴	سدا، دوم	۶۵	قصی، دیر
۴۵	ہیج دوم	۶۶	عزنان، مفر
۴۶	الیح	۶۷	اشم، دیر
۴۷	اور دوم	۶۸	عزنان، طیر
۴۸	آر	۶۹	عزنان
۴۹	عزنان دوم	۷۰	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (نہج، آخر زمان)

حضرت اسماعیل سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پشتوں پر پیرے

علامہ سیبوی مصنف "دعوى الاف" نے بہت سے تاریخی سرائی اور شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ مذاں سے حضرت اسماعیلؑ تک چالیس پشتوں کا نام ہے۔ (صفحہ ۱۵۵ میر المی جلد اول از شبلی نعمانی)

علامہ طبری نے تاریخ میں لکھا ہے کہ مجھ سے بعض نسب دانوں نے بیان کیا کہ میں نے عرب میں ایسے علماء دیکھے جو مدہ سے لے کر حضرت اسماعیل علیہ السلام تک چالیس پشتوں کے نام لیتے تھے اور اس شہادت میں عرب کے اشعار پیش کرتے تھے۔ اس شخص کا یہ بھی بیان تھا کہ اس مسئلہ کو اہل کتاب کی تحقیقات سے ملایا تو پشتوں کی تعداد برابر تھی البتہ کچھ ناموں میں فرق تھا۔ (سیرت النبی جلد اول صفحہ ۱۵۵، از شبلی نعمانی)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سند ولادت ۱۹۱۰ قمریہ قمریہ تاریخ ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۱۲۸ (ریاض الانساب صفحہ ۵۰ از سیبوی مقصور و نقوی)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سن ولادت ۵۷۰ھ (سیرت النبی جلد اول صفحہ ۱۲۸، از شبلی نعمانی)

دعوى الاف ۵۷۰ سال ہجریہ ۱۱۷۱-۱۱۷۲ سال اگر اس زمانہ میں ایک نسل کی عمر ۳۰ سال فرض کر لیا جائے تو درمیان میں (۳۶-۱۲۸۱) ۱۲۸۱-۱۲۹۰ یا ۱۲۹۰-۱۲۹۱ پشتیں بنتی ہیں۔ علم حرايات کی رو سے ایک پشت کا فرق نظراً ذکر کیا جاسکتا ہے۔ اس پر میں نے، پشتوں کو درست خیال کرتے ہوئے ریاض الانساب صفحہ ۵۰ پر درج اسماء گری بن و من منی کرنے کی جاسازگی ہے تاکہ آئے والے تحقیق کے لیے مزید تحقیق کچھ آسان ہو جائے۔

نوٹ:- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ میں کم نام درج ہے کہ سب عیسائی تھے جن کو اس روایت میں حرا بنی نے منہ کے نسب ناموں کو علالت کہنے کی کوشش کی جس میں وہ نام ۱۰۰۰ سے زائد تھے (سیرت النبی جلد اول صفحہ ۱۲۸)

خانوارہ بنو ہاشم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاں اگرچہ سرزد متاز تھا لیکن نصر بن کنانہ کو قریش کا لقب دیا گیا اس زمانہ میں حرم کے متعلق جلیل خزا می تھے۔ قس نے عیس کی دختر جتی سے حجتہ کبارہ حرم کے متعلق ہو گئے۔ قس نے ایک دار امشرہ قائم کیا جسے دارالاندہ کہا گیا۔ تمام اجتماعی تقریبات وہیں انہی سباق تھیں۔ قس نے اتنے مفید کام کیے کہ عربوں کی ایسی خدمات انجام دیں کہ انہیں قریش اول کا لقب دیا گیا۔ قس کے بعد قریش کی ریاست عہد مناف نے حاصل کی۔ عہد مناف کے چھ فرزندان میں ہاشم سب سے زیادہ ریاست مند اعلیٰ اور مامور تھے۔ اس لیے ہاشم ہی حرم کے متولی بنائے گئے۔ ہاشم نے بڑی ایک نالی کافی اوند بڑے بڑے کاناے انجام دیے ایک بار ہاشم تجارت کی غرض سے شام گئے۔ راستہ میں مدینہ میں ٹھہرے جہاں سالانہ بازار لگا ہوا تھا۔ ہاشم نے وہاں بڑبڑا کی شریف النفس حسین جمیل حرمت کو دیکھا جس کا نام سلی تھا۔ ہاشم نے نکاح کا پیغام دیا جو قبول کر لیا گیا نکاح ہو گیا۔ بعد ازاں ہاشم تجارت کی غرض سے شام چلے گئے جہاں عترہ بنی کا انتقال ہو گیا سلی کو ایک بڑے کی ولادت ہوئی جس کا نام شیبہ رکھا گیا۔ شیبہ نے آٹھ برس تک مدینہ میں پرورش پائی۔ ہاشم کے حقیقی بھائی مطلب کو جب بچپن کے بارے میں علم ہوا تو فوراً مدینہ روانہ ہو گئے۔ وہاں سچ کر بچپن کو تلاش کیا۔ سلی کو حسب حق کے آئے کا حال معلوم ہوا تو ان کو اپنے گھر پر بچھا۔ مطلب تین دن تک سلی کے جہان رسے چہرے وہ شیبہ کو سانچے کے مکہ منظر روانہ ہو گئے۔ مکہ منظر میں شیبہ کا نام اپنے چچا کے نام کی مناسبت سے عہد مطلب پڑ گیا۔ عہد مطلب کے دس یا اے بیٹھے تھے جمعہ میں ابو لہب، ابوطالب، عبداللہ حضرت عمرؓ اور حضرت عباسؓ مشہور ہو گئے۔ حضرت عبداللہ جب جوان ہو گئے تو حضرت عہد مطلب کو ان کی شادی کی فکر و انگیر ہوئی۔ وہ مدینہ پہنچے قبیلہ دہرہ میں وہب بن عہد مناف کی دختر کا نام

آمنہ تھا جو تریش کے تمام خاندانوں میں ممتاز تھیں۔ حضرت آمنہؓ اس وقت اپنے گھر چاہے رہیں
 بن عبداللہ کے پاس رہتی تھیں۔ حضرت عبدالطلب نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کے لیے حضرت آمنہؓ
 کا رشتہ مانگا جو منظر کر لیا گیا چنانچہ نکاح ہو گیا۔ حضرت عبدالطلب نے خود بھی درہمپ کی
 دخترالہ سے نکاح کیا جن کے بعد سے حضرت حمزہؓ کو لے کر حضرت آمنہؓ اور اہل آپس
 میں حقیقی چچا زاد بہنیں تھیں۔ شادی کے بعد حضرت عبداللہؓ تین دن تک سسرال میں رہے پھر
 گھر چلے آئے۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی۔ حضرت عبداللہؓ تہارت کی حوض سے شام
 گئے۔ واپس میں مدینہ میں ٹھہرے اور یہیں وہ بیمار ہو گئے۔ حضرت عبدالطلب کو جب بیٹے کی
 علالت کی اطلاع ملی تو اپنے بیٹے کے بیٹے عمارؓ کو خبر لانے کے لیے بھیجا۔ جب عمارؓ مدینہ پہنچے تو
 عبداللہؓ کا انتقال ہو چکا تھا۔ چونکہ حضرت عبداللہؓ خاندان میں سب سے نیا وہ محبوب تھے اس
 لیے تمام خدایاں کو سخت صدمہ پہنچا۔

اہم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت

مختصر احوال

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی سوا الزمان ششم مہر صلیوں ۲۰ اپریل ۵۷۰ء میں مالم قدس سے عالم امکان میں تشریف لائے۔

رضنا عمت سب سے پہلے آنحضرتؐ کو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ نے اور دوسرے روز کے بعد خیرہ لکھے دودھ پلایا جو ابو لہب کی لوندی تھی۔ خیرہ کے بعد حضرت حمیرہ صدیقہؓ نے آپ کو دودھ پلایا۔ اس زمانہ میں دستور تھا کہ شہر کے بڑے اور شرفاء شیر خوار بچوں کو تعصبات اور دیہات میں بیچ دیتے تھے تاکہ بچے بڑوں میں رہیں کہ نعمت کے جوہر پیدا کر سکیں۔

حضرت آمنہؓ کی وفات آنحضرتؐ کی عمر جب چھ برس کی ہوئی تو آپؐ کی والدہ آپؐ کو لے کر مدینہ گئیں۔ ایک ماہ تک قیام کیا واپس میں مقام ابواء پر ان کا انتقال ہو گیا اور یہیں مدفون ہوئیں۔ ام ایمنؓ آنحضرتؐ کو لے کر مکہ میں آئیں۔

عبد المطلب کی کفالت والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد آنحضرتؐ کے دادا حضرت عبد المطلب نے آنحضرتؐ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ عبد المطلب بے بیاسی برس کی عمر میں وفات پائی اور یتیم میں مدفون ہوئے۔ اس وقت حضورؐ کی عمر ساڑھے ۸ برس کی تھی۔ آپؐ اپنے دادا جان کے انتقال کے بعد اپنے گھر چھا حضرت ابو طالب کی کفالت میں چلے گئے۔

شغل تجارت آنحضرتؐ کے جد علیؓ کا شغل کے زمانہ ہی سے خانہ دانی پیشہ تجارت تھا حضرت ابو طالب خود جو تجارتی جگہ حضرتؐ کے لئے کئی ہزار روپے چھپا کے ساتھ تمام سفر بھی اعیانہ کیا تھا جو تجارت کی غرض سے تھا۔ اس لیے آپؐ بھی تجارت کرنے لگے۔ جب آپؐ پچیس برس لگے مگر کے مشہور ہیئت داس عالم محمود پاشا غلگی کے رب اللہ کے مطابق (سیرت صحیح)

جلد اول صفحہ ۱۶۳

لکھ ۵۷۰ء بروز جمعہ ۱۲ ربیع الثانی ۵۷۰ء میں ولادت باسعادت ۵۷۰ء بروز جمعہ ۱۲ ربیع الثانی ۵۷۰ء میں

کے ہوئے تو حضرت خدیجہؓ سے آپ کا رشتہ مناکحت ہوا۔

مکہ معظمہ سے تین دن پر ایک غار تھا جسے سزا کہتے ہیں آپ مہینوں وہاں جا کر قیام فرماتے اور عبادت و غزوہ لکڑی میں مشغول رہتے۔ جب بعض روز کی عمر سعد مکہ چالیس سال کی ہوئی تو آپ پر جو کافروں کا نڈول ہو اور حضورؐ کو منصب رسالت پر فائز ہوئے اشاعت اسلام میں وہ بڑا بڑا دشواریوں کا سامنا کر پڑا۔ پھر ان میں سب سے پہلے حضرت علیؓ نے اسلام قبول کیا، در بڑوں میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اسلام لائے۔ رفتہ رفتہ اعلانِ دعوت کا کام ہوئے لگاتار اہل قریش بہت دھوکے ہوئے اور مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جاسے لگے مجبور ہو کر حضورؐ نے اپنے کچھ بھروسہ مند بھائیوں کو بھرت کرنے کی اجازت دے دی۔ یہ واقعہ سنہ نبوی میں پیش آیا اہل مکہ کی اندر بانی طعن گئی یہاں تک کہ آپؐ کو مآب کے حاندان و اہل کو شعب نے طلب میں مصروف کر دیا گیا۔ روزانہ مدعی کر دی گئی تاکہ ان کو کھانے پینے کی کوئی چیز نہ مل سکے۔

ہام الحزن حضرت ابی طالب سے ملے ہی تھے وہ حضرت ابی طالب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو گیا جس سے آپؐ کو بہت درد پہنچا اس لیے حضورؐ نے کئی سال کو نام لکھ کر فرمایا ہجرت بے ثمرت جب ثمرت کا تیر حوالہ سا شروع ہوا اور اکثر مسلمان مدینہ پہنچ گئے تو وہی اہل کی مطالبات، محضت سے مدینہ کا سلام کیا اور حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا تم لوگ پر سودہ اور حبیبہ کے ساتھ آئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ مارٹور میں تیس دن گزار دیں۔ پرتھے دن آپؐ عادیثہ سے نکل کر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے۔ تشریف آوری کی خبر مدینہ پہنچ گئی تھی تمام شہر ہنس مچھاڑا تھا آپؐ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو قبا کے مقام پر مسجدی تعمیر کی نمایاں آپؐ کا داخلہ رجب الاول سنہ نبوی (مطابق ۱۲ ستمبر ۶۱۰ء) کو ہوا۔ چودہ دن قبا میں رہ کر بعد کو آپؐ مدینہ تشریف لے گئے مدینہ پہنچ کر آپؐ نے حضرت ابیہ انصاریؓ کے گھر میں قیام کیا۔

غزوہ بدر ۱۱ رمضان سنہ ۲ء کو آپؐ تقریباً تین سو سالانہ اول کے ساتھ شہر سے نکلے اور ۱۲ رمضان کو بدر کے مقام پہنچے۔ دونوں فریق آئینے سامنے مقابل ہوئے۔ اس

جنگ میں کفار مکہ کے دربارے رالار اور جہل اور امیہ کام آئے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی
کفار مکہ ہزیمت سے دوچار ہوئے۔

ذی الحجہ ۱۰۲ھ میں حضرت فاطمہ الزہراءؑ کا نکاح حضرت علیؑ سے ہوا۔
غزوہ اُحُد ۱۰۳ھ میں غزوہ تبوک پیش آیا۔ اس غزوہ میں حضرت صفیہؑ شہید ہو گئے
اس جنگ میں ستر مہاجرین شہید ہوئے۔

۱۰۴ھ میں شہدائے حبشہ سے حضرت امام حسینؑ کی ولادت ہوئی۔

۱۰۵ھ میں صلح حدیبیہ اور بیت ثمن کا واقعہ پیش آیا۔

۱۰۶ھ میں غزوہ خیبر کا واقعہ پیش آیا۔

۱۰۷ھ میں عہدِ مہد ہوا۔

رمضان ۱۰۸ھ مطابق جنوری ۱۰۸ھ میں مکہ فتح ہوا اور عام معافی کا اعلان ہوا۔

جب ۱۰۹ھ میں غزوہ تبوک پیش آیا۔

۱۱۰ھ ربیع الاول ۱۱۰ھ میں حضورؐ کا در سال ہوا۔ حضورؐ کا روضہ مبارک مسجد نبویؐ،

مدینہ منورہ میں ہے۔

نعت شریف

شیخ ابو خدیفہؒ	ایں درجی رسومات معجزات محمدؐ
نازی شود قتل کہ جبرئیلؑ برانید	آیاتِ خداوند کہ آیاتِ محمدؐ
یزیدؑ ضد امام حبیبؑ ہوا آید	ویدا بہشتؑ بود عداوت محمدؐ
چہ وہل خدا دود و دھواں جوت	وہم ہشت ہر روز ملاقات محمدؐ
نازی شود بچہ کہ بہ توفیق الہی	در صحت ی سراپا کہ نعت محمدؐ

ازواجِ مطہراتؑ اولادِ رسولؐ

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر شمار	اسمائے گرامی
۱	حضرت خدیجہؓ بکبریٰ بنت خویلد	۱	حضرت فاطمہؓ
۲	حضرت عائشہؓ بنت ابوبکرؓ	۲	حضرت عبداللہؓ
۳	حضرت رطلہ بنت ابوسفیانؓ	۳	حضرت زینبؓ
۴	حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ رضی اللہ عنہا	۴	حضرت رقیہؓ
۵	امّ الکھنیزہؓ بنت ربیعہؓ	۵	حضرت فاطمہؓ
۶	حضرت ہندہؓ امّ سلمیٰؓ	۶	حضرت امّ کلثومؓ
۷	حضرت زینبؓ دجویریہؓ نامہ حبشیہ	۷	حضرت ابراہیمؓ
۸	حضرت جویزہؓ	۸	اولادِ ماجہ حضرت ماریہ قبطیہؓ
۹	حضرت صفیہؓ بنت دارا		
۱۰	حضرت ماریہ قبطیہؓ		
۱۱	حضرت سہدہؓ بنت زعمہ		

اولادِ ماجہ حضرت خدیجہؓ بکبریٰؑ

حضرت امّ حبیبہؓ حضرت رطلہؓ بنت ابوسفیانؓ کی کنیت ہے۔ (متواتر)

حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ اولؓ

پشت نمبر	شجرہ نسب	مختصر حالات
۱	حضرت ابو بکرؓ	اسم گرامی عبداللہ کیت ابو بکر داد کی کنیت ابو قحاضہ اور نام عثمان بن عامر
۲	ابو قحاضہ عثمان	داد کی کنیت اُمّ الخیر تھی و نام سلمیٰ بنت حمر بن عامر آپ
۳	دوسرے	محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سال پہلے تھے۔ یعنی کن ولادت
۴	عمر	۵۷ء ہے۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے اسی تالیف صدیق اکبرؓ
۵	کعب	میں حضرت ابو ہریرہؓ کا روایت بیان کی ہے کہ شب سراج میں حضرت
۶	سعد	جبریلؑ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ زمین پر اس واقعہ
۷	نیم	کی تصدیق حضرت ابو بکرؓ کریں گے اس لیے کہ وہ صدیق ہیں۔
۸	حمرہ	مرض الموت کے وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت سلمان فارسیؓ
۹	کعب	سے فرمایا تھا کہ جس نے میری نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری
۱۰	لوی	میں لے گیا۔
۱۱	عالم	۱۱۔ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ مطابق ۲۲ اگست ۶۳۲ء پیر کر
۱۲	فہد	سورج غروب ہونے کے بعد آپ کا دعائے ہو گیا۔ اور اسی رات
۱۳	مالک	دفن کیے گئے۔ ۱۲ سال کے وقت آپ کی عمر مبارک ۶۲ سال تھی۔
۱۴	نضرہ قریش	اُنسی چار پائی پر حضرت کا جنازہ رکھا گیا جس پر حضور مقبول حضرت
۱۵	کمانہ	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد صالح جسم اُٹھ رکھا گیا تھا۔ نہ تو جنازہ
۱۶	خزیمہ	غنیضہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔
۱۷	مسدک	آپ کو شیعہ طور پر مدینہ میں مسجد نبوی کے اندر رسول اللہ کے
۱۸	ایاس	پہرے میں دفن کیا گیا۔ آپ کی مدت خلافت دو سال چار ماہ دس
۱۹	مصر	دن تک ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ دوم

پشت نمبر	اساتذہ گرامی	مختصر حالات
۱	حضرت عمر فاروقؓ	حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اول کے وصال کے بعد آپ میر امویہ بن جندبہؓ
۲	خطاب	اس طرح آپ دوسرے خلیفہ بن گئے۔ آپ ہدایت علیؓ اعظم
۳	نضیل	تھے آپ کے اوصاف عید میں شہادت تدریس اور کما
۴	عبد العزیز	وصف نمایاں تھا۔ آپ کے عہد خلافت میں ملک خالص فتح ہوا۔
۵	ریاح	آپ کے عہد خلافت میں بہت سارے ملک فتح ہوئے۔ دولت
۶	عبداللہ	اور مال غنیمت کا انبار دیکھ کر آپ زار زور دیتے تھے کہ
۷	فرط	کہیں دولت کی فراوانی سے عرب گمراہ نہ ہو جائیں آپ ہی
۸	ریاح	کے عہد میں مصر و اور کوئٹہ کے شہر آباد ہوئے۔ آپ نے پہلی بار
۹	عزیز	عرب میں حساب و کتاب کا حکم قائم کیا اور بیت المال قائم
۱۰	کعب	کیا۔ دنیا میں پہلی ۱۰ عدلۃ اسلامی قائم ہوا۔
۱۱	لوی	حسبہ و نسب حضرت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیز
۱۲	غالب	بن ریاح بن عبداللہ بن قریظ بن ندر بن عدی بن کعب بن
۱۳	فہر	لوی بن غالب بن عمرو بن مالک
۱۴	مالک	وفات ۲۹ ذی الحجہ ۳۳ھ مطابق ۶۴۴ء کو آپ کو
۱۵	نضر (قریب)	دیرانی غلام ابو ثعلبہ نے شہید کر دیا۔ آپ کی محلِ درت
۱۶	کفایت	خلافت ۱۰ برس ۶ ماہ ۴ دن ہے۔ حضرت عائشہؓ رضی
۱۷	نزیہ	رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جہازت سے آپ کو حرم نبوی میں
۱۸	مدد	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ میں دفن
۱۹	ایمان	کیا گیا۔

حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین خلیفہ سوم

پشت نمبر	اسماء گرامی	مختصر حالات
۱	حضرت عثمانؓ	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ دوم کی شہادت کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر خلافت پر فائز ہوئے۔ اہل المؤمنین حضرت عثمانؓ تیسرے خلیفہ راشد تھے۔ آپ کو لد الودین کہتے ہیں اس لیے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ماحزناؤں کیجے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔ عثمانؓ آپ کا اسم گرامی ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ اور ابوہریرہؓ کی کینت اور ذوالنورین آپ کا لقب تھا۔
۲	ابو العاص	آپ کا لقب تھا۔ آپ ۱۲ سال ترقی ہوئے۔ ۳۲ سال کی عمر میں سلطان ہوئے۔ اسلام لانے میں آپ کا غیر سنی سوال ہے۔ آپ صحابہ مشرودہ مشرودہ ہیں۔
۳	ابوہریرہ	غزوہ ہند اور اُحد میں آپ شریک ہیں۔ آپ صحابہ مشرودہ ہیں۔
۴	عبد الشمس	بیت الرضوان بھی ہیں آپ کا لقب دمی بھی تھے۔
۵	عبد مناف	آپ ۲۳ مطابقی ۶۴۳ء میں خلیفہ نامزد ہوئے۔
۶	قنصی (باسید)	۳۵ مطابقی ۶۵۵ء میں مفسدون نے آپ کو شہید کر دیا۔
۷	کلاب	آپ سے ۶۴۳ میں موی ہیں آپ شرم و حیا کے پتے تھے۔
۸	مرہ	
۹	کعب	
۱۰	لوی	
۱۱	عالم	
۱۲	فہر	
۱۳	مالک	
۱۴	نضر (قریش)	
۱۵	کنانہ	
۱۶	خزیمہ	

حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم

پشت نمبر	اسمائے گرامی	مختصر حالات
۱	حضرت علیؓ	ماما و رسول ہیں۔ خلیفہ چہارم ولادت ۱۳ ربیع الاول ۶۰۰ء
۲	حضرت ابوطالب	جد ام الفضل و سرور خانہ کعبہ مدت خلافت نبین ۵۰ کم یا ۶۰ سال ہے۔ ۶۰ رمضان شب یک شہرہ سن ۶۰۰ء بمقام کوفہ ابن
۳	حضرت عبدالغلب	بہم کے اہل بیت شہید ہوئے۔ مزار نجف اشرف میں ہے۔ عمر
۴	ہاشم	۶۳ یا ۶۵ سال آپ کثیرا ملا تھے۔
۵	عبدالمناف	اسمائے گرامی ازواج مطہرات
۶	تس	۱۔ حضرت ابی نافعہ الزہری و زہیرہ رسول ہیں۔ آپ کے بطن سے
۷	کلاب	تین پسران اعداد و خیرین ہوئے۔ ۱۰ امام حسنؓ ۱۱ امام حسینؓ
۸	مرو	۱۲ حضرت حسنؓ ۱۳ حضرت زینب کبریٰؓ مدجہ عبداللہ
۹	کعب	بن جعفر علیہ السلام ۱۴ امام کاظمؓ
۱۰	لوی	۱۵ امام انیس بنت حرام کلابیہ ان سے عباس جعفر عبداللہ اور عثمان
۱۱	قاب	پیدا ہوئے۔
۱۲	فہر	۱۶ بی بی بنت سحر بن خالد مشہور ان سے عبداللہ و ابوبکر و
۱۳	مالک	عاجز اسے قتل ہوئے۔ مسئلہ ولادت متعلق ہے۔
۱۴	انصر و قریش	۱۷ امام عروث حبش شعیبہ ان سے محمد اصغر اور یحییٰ پیدا ہوئے۔
۱۵	کفانہ	۱۸ سجاد بنت رضیہ تقیہ پیدا تم و تھیں۔ ان کے عمر اکبر اور
۱۶	خزیمہ	۱۹ رقیہ ہیں۔
۱۷	سدرکہ	

۶۳۴ھ

پشت نبر اسلئے گرامی	مختصر حیات
۱۸ ایاس	۷۔ امار بنت ابی، عامل بن ربیع ان کے بطن سے محمد اسل پیدا ہوا
۱۹ سطر	۸۔ خولہ بنت ایاس بن جعفر حنفیہ یہ ستم دلداری۔ خود دراصل حبشیہ
۲۰ نزار	سندیہ دستہ کی رہنے والی تھیں، وہ بھی حنفیہ کی کثیر تھیں۔
۲۱ سعد	ان کے بطن سے محمد اکبر و محمد حنفیس پیدا ہوئے جو بڑے پیار تھے۔
۲۲ مردان	مسلمہ میں طائف میں وفات پائی۔ آپ کی اولاد پاک دہنہ
	میں سادات طوی کہلاتے ہیں۔
	۸۔ اُمّ سیدہ بنت خدیجہ بنت محمد ثقی ان سے ستم الحسن، علیہ کبریٰ
	اور اُمّ کلثوم ہیں۔
	۹۔ حبیبہ بنت امری القیس بن عدی کلبیہ ان کے بطن سے ایک لڑکی
	خود سال فوت ہوئی



کتاب کی اولاد وراثت جو مختلف اصناف سے ہیں ممتد ہیں۔

ائمہ اثنی عشرہ زینب صفیہ، زکریا، علیہ السلام، ائمہ کثرت صفیہ، فاطمہ الامراء،
 خدیجہ ائمہ الکرام، ائمہ علیہ السلام، جعفر و محمد اہل بیت ہیں۔ محمد اولاد جناب
 علی مرتضیٰ چودہ فرزندان اولاد سترو دختران ہیں۔ ان میں سے سلسلہ نسل
 صرف پانچ صاحبزادوں سے ہے۔ حضرت حسینؑ، محمد بن حنفیہ، عباسؑ اور
 عمر اکبر نقیبہ۔ وقت شہادت تیرہ مردانہ دختر تیس ہزار وراثت ہوئے ان
 میں سے چھ زندہ ہوئے کہ ان میں شہید ہوئے۔

چودہ پانچ صاحب حضرت علیؑ کے فیصلہ یافتہ خلفاء تھے۔

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر شمار	اسمائے گرامی
۱	حضرت عبداللہ بن عباسؑ	۹	حضرت ابراہیم قرنیؑ
۲	حضرت عبداللہ بن عمرؑ	۱۰	حضرت امام حسنؑ
۳	حضرت عبداللہ بن مسعودؑ	۱۱	حضرت امام حسینؑ
۴	حضرت عبدالرحمن بن عرفؑ	۱۲	حضرت حسن بصریؑ
۵	حضرت جابر بن عبداللہؑ	۱۳	حضرت عیسیٰ بن زیادؑ
۶	حضرت انس بن مالکؑ	۱۴	تاجی عبدالقدامؑ
۷	حضرت ابو ہریرہؑ	۱۵	شریک بن ابیؑ بن فید الحارثی
۸	حضرت محمد بن ابی بکرؑ		

امام حسینؑ بن حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ

آپؑ شہید کربلا ہیں۔ ولادت ۵ شعبان سنہ ۴۰ ہجری۔ ۱۰ محرم الحرام سنہ ۶۰ میں میدان کربلا میں شہادت پائی۔ جسم اہر سیدین کربلا میں اور سر مبارک بنت البقیع میں دفن ہیں۔ آپؑ کے چار بیٹے ہیں، (۱) علی اکبرؑ، (۲) جعفرؑ، (۳) عبد اللہؑ، (۴) علیؑ، (۵) محمدؑ، (۶) زین العابدینؑ، (۷) اور ایک دختر مسکینہؑ سیدائی کربلا سے صرف حضرت زین العابدینؑ زندہ رہے۔ سلسلہٴ اہلاد حضرت زین العابدینؑ سے ہے۔ آپؑ کی اولاد وراثت میں پہلا ہے۔

حضرت امام حسینؑ کے چند جریہ شعار ہیں۔

أَمَّا ابْنُ مَرْثِي الطَّعْنِ إِلَى هَاشِمٍ	كَفَانِي بِهَذَا الْمَخْرَاجِينَ الْخُزْ
وَحَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ أَكْرَمَ نَسَائِي	وَقَدْ سَوَّجَ اللَّهُ فِي الْقَتْلِ بِيْرَافِي
وَقَدْ طَعَنَ ابْنِي سَلَاةً أَحْمَدُ	وَعَنِي سَيِّدِي دَوْلَتِ الْحَسَنِ حَقَّقُ
وَقَدْ نَالَ كِتَابُ اللَّهِ أَنْزَلَ صَادِقًا	وَقَدْ نَالَ لَهْدِي وَالْوَقْتُ وَالْخَيْرُ يَدْرِكُ

میں حضرت علیؑ کا پاکیزہ حورنہ بی ہاشم سے ہے۔ مجھے خزانہٴ وقت یہی نوز کافی ہے۔ اور میرے نانا پاک و سرور اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ کا ہر صوبہ ہے اکرم ہیں اور ہم خدا کی چراغ زمین میں روشن ہیں اور میری والدہ کو کثرتِ معرفت غافلہ نہ ہو چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ کی رحمت چمکے ہیں اور یہ چچا حضرت علیؑ کے لقب سے مشہور ہیں۔ ہم میں تو کتب و قرآن، اسلام گئی۔ اور ہم میں ہی دینیت اور دنیا و دنیا پر کار و کار کیا جاتا ہے۔

پنجتن پاک کی تاریخ وفات

رستم بیدخ فکریدم بہ ہومن

از ہر جسدین گل تاریخ نخستین

ہر خندہ را کشودم و بستم بہ ہر گل

تا کہ مدلتے طبعیں آمد مجھ شہرین

احمد دفاطہ دسین و علی حسن

تاریخ فوت شاہ ہوا لہ ریاس

اول مدح صرف بہر محمد دفاطہ

انی سہ حرف بہر حسین و علی حسن

نام محمد دفاطہ

یا حسین :

۱ : سنہ وفات حضرت پرور علی اللہ علیہ السلام

۱ : ۱ : سنہ وفات حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام

۴ : سنہ شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴ : ۴ : سنہ شہادت امام حقوت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵ : ۵ : سنہ شہادت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فوت، واقعہ کردہ سنہ میں وقوع پذیر ہوئے سنہ میں صرف دس دن گزرے تھے اس لیے سنہ براہ شہود ہوا۔

(۲) یہ تاریخ کے شروع شمار آئی کا کلام ہے جسے ایک انگریز مشرکین نے پڑھ کر نام سے شائع کر دیا

ہذا س قلعی کا انا لہ ہر جانا پویش (موت)

سنہ ۱۰۰۰ ہجری ۱۰۰۰ شمسی ۱۰۰۰

حضرت زین العابدینؑ بن امام حسینؑ

آپ کا نام علی نقی سجاد اور زین العابدین ہے۔ کنیت ابو محمد و ابو حسن ہے۔ بعض لوگوں پر ابو بکر بھی لکھا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت کا نام شہرناو تھا جو بیوہ حمہ شاہ بہتان کی دختر تھیں جن کا اصل نام سلاطہ تھا اور آپس و سندس، بیس سندس بھی کہتے تھے بقول امام زین العابدینؑ کی والدہ حضرت منہ کہ رہتے والی تھیں۔ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۳۳ھ میں ہوئی۔ بعضوں نے ۳۲ھ یا ۳۴ھ بھی لکھا ہے۔ ۳۵ھ حرور الحرام ۳۳ھ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کے دس فرزند ان اور چھ دختر تھیں۔ چھ فرزندوں کے سلسلہ نسب جاری ہو۔

فرزند (۱) سید عمر الاشرف (۲) سید حسین اکبر (۳) سید سیمان (۴) سید عبداللہ

(۵) سید حسن اصغر (۶) سید حسین اصغر (۷) سید زید شہید (۸) سید حسن اکبر (۹) سید محمد اصغر (۱۰) سید علی اصغر (۱۱) امام باقر۔

منقبت

هَذَا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ جَاهِلَهُ	أَلْبَيْتُ بَعْرِفَهُ وَالْحَوْلُ وَالْعَقْرَمُ
هَذَا ابْنُ نَاجِيَةِ نَسَبِ اللَّهِ وَبَيْتِهِ	يُحْيِيكُمْ أَنْبِيَاءُ اللَّهِ وَتَدَحُّصُوا
هَذَا رَجَاءُ الْعَرْشِ قَالِي يُلْقِيَهُ	بِلَا مَكَارِمِ هَذَا الْفَقْرِ يُلْقِيهِ الْكُرَمُ
رُبَّ عِدَّتِ أَهْلُ تَقْوَى لِقَمِ أَعْتَقَهُ	وَأَنْزَلِ مِنْ خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ قَبْلَ هَمِّ

شعر عربی میں حضرت زین العابدینؑ کی تعریف و تائید میں آواز بلند فرمایا ہے۔

شعر عربی میں

یہ علی زین العابدینؑ کی تعریف و تائید میں ہے۔ یہ شعر آپ کے فرزند ہیں ان کو بیت اللہ علیہ السلام میں پڑھیں گے
ہیں اگر تو ان کو نہیں پڑھا تو اب یہ بیان لے کر، یہ حضرت فاطمہ الزہراءؑ اور شہر مقدس کے فرزند ہیں۔ تاکہ

رہے صلیقتہ الاسباب جلد اول صلا

رہے صلیقتہ الاسباب صلا

شجرہ و تذکرہ حضرت ابو جعفر محمد باقرؑ

پشت نمبر	اسماء	
۱	حضرت ابو جعفر باقرؑ	آپ کا اسم گرامی محمد باقر اور کنیت ابو جعفر ہے۔ آپ کی تاریخ
۲	حضرت زین العابدینؑ	دواوت کا صفی روز جمعہ ۱۵ سب۔ آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ زہراؑ
۳	حضرت امام حسینؑ	امام حسینؑ ہیں آپ کی وفات ۶۰ھ یا ۶۱ھ میں ہوئی۔ آپ
۴	حضرت علیؑ	جنت البقیع میں مدفون ہیں۔
۵	ابو طالب	آپ کے چچا فرزند سوئے بنے
۶	عبد المطلب	۱۰۔ سید ابو تراب مل
۷	ہاشم	۱۲۔ سید محمد ابراہیم
۸	عبد المکاف	۱۳۔ سید جعفر صادقؑ
		۱۴۔ سید عداۃ کریم حسن
		۱۵۔ سید زید

رحمۃ اللہ علیہ کتاب جلد اول ص ۱۶

شجرہ و تذکرہ

حضرت حفصہ صادقؓ

پشت نمبر	اسماع	
	حضرت حفصہ صادقؓ	آپ کا اسم گرامی سید محمد حفصہ تھا اور لقب صادقؓ آپ کی کنیت
۲	حضرت ابو جعفر باقرؓ	ابو محمد اللہ اور اسمیں ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی آمنہ
۳	حضرت زین العابدینؓ	نرواحا جو قاسم کی بیٹی محمد کی پوتی اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی
۴	حضرت امام حسینؓ	پار پوتی تھیں۔ آپ مدینہ منورہ میں مسیحیہ یا مسیحیہ میں قتل ہوئے
۵	حضرت علیؓ	اور مدینہ ۱۵ رجب ۱۲۸ھ میں وفات پائی۔ آپ بیعتہ البقیع
۶	بروٹاب	میں مدفون ہیں۔
۷	عید المطلب	آپ کے سات فرزند تھے۔
۸	ہاشم	(۱) سید محمد تاج الملوک
۹	محمد مناف	(۲) سید محمد علی عربی
		(۳) سید ابو الحسن موسیٰ کاظمؓ
		(۴) سید محمد حمید اللہ
		(۵) سید محمد علی
		(۶) سید محمد عباس
		(۷) سید محمد اسحاق و سمن

شجرہ و تذکرہ حضرت علی رضاؑ

پشت نمبر	اسماء گرامی	آپ کا اسم گرامی سید محمد علی ہوگی تھا اہل لقبہ رضا۔ آپ لکھتے
۴	حضرت علی رضاؑ	ابو الحسن ہے۔ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۵۳ھ میں ہوئی۔
۶	حضرت رسول کاظمؑ	آپ کی ولادت طوس میں ۲۱ رمضان ۲۵۴ھ میں ہوئی۔
۵	حضرت جعفر صادقؑ	آپ کے چچے فخر زادہ ایک دختر تھے ہوئی۔
۴	حضرت باقرؑ	۱۔ سید ابوالحسن ۲۲۔ سید جعفر
۲	حضرت امام دین محمد کاظمؑ	۳۔ سید تقی مجتہد
۲	حضرت امام حسینؑ	۴۔ سید حسن ۵۔ سید علی
۱	حضرت علی کریمؑ	مرآۃ الانساب کے مطابق صاحبزادوں کے اسماء گرامی یہ ہیں :-
	ابو طالب	۱۱۔ سید یونس
	عبد مطلب	۱۲۔ سید محمد ابو جعفر
	ہاشم	۱۳۔ سید زیدی
	حیدر خان	۱۴۔ سید تقی البرکات

شجرہ و تذکرہ حضرت تقی الجوادؑ

پشت نمبر	اساتذہ کرام	آپ کا نام گرامی
۸	حضرت تقی الجوادؑ	آپ کا نام گرامی حضرت تقی الجوادؑ
۷	حضرت علیؑ	حضرت تقیؑ کے والدین
۶	حضرت زین العابدینؑ	آپ کے چچا زاد بھائی
۵	حضرت جعفر صادقؑ	(۱) سید جعفر (۲) امام تقیؑ
۴	حضرت باقرؑ	(۳) موسیٰ القاسمؑ (۴) سید ابی اسیم
۳	حضرت زین العابدینؑ	مرآۃ الانساب کے مطابق آپ کے چچا زاد بھائی
۲	حضرت امام حسینؑ	(۱) عبداللہ جعفرؑ (۲) امام علیؑ (۳) امام حسینؑ
۱	حضرت علیؑ	(۴) سید ابی الحسنؑ (۵) سید ابی طالبؑ (۶) سید زید
	ابو طالب	
	حمید المطلب	
	ابن شہر	
	عبد مناف	



وَأَمْرًا مَّعْرُوفًا نَذِيرًا

نیک کامی اور بُرائی سے منع کر۔ (القرآن)

شجرہ و تذکرہ حضرت علی ہادی نقیؑ

پیشہ نسب	اساتذہ گرامی	آپ کا اسم گرامی ملی تھا، لقب ادبی و نقی مدحیت ابو صفرتھی
۹	حضرت علی ہادی نقیؑ	آپ مدینہ منورہ میں بروز عید میلاد النبیؐ میں ولادت ہوئے۔ آپ کی وفات
۸	حضرت تقی البرادہؑ	مشرقیں راہ کے مقام پر ہوئی۔ "شرعی راہ" بغداد کے بازار میں واقع
۷	حضرت علی رضاؑ	تھے۔ سال وفات ۱۸۵۲ھ۔ اس وقت علیؑ مستقر باللہ تھا آپ کے
۶	حضرت موسیٰ کاظمؑ	۵۔ پسر تولد ہوئے
۵	حضرت جعفر صادقؑ	۴۔ عبداللہ جعفر
۴	حضرت باقر عاؑ	۳۔ امام حسن عسکری
۳	حضرت زین العابدینؑ	۲۔ سید حسن
۲	حضرت امام حسینؑ	۱۔ سید حسین
۱	حضرت ملی رحمہ	۱۵۱۔ سید ابو عبد اللہ موسیٰ

شجرہ و تذکرہ حضرت امام محمد سید حسن عسکریؑ

نمبر شمار	اساتذہ گرامی	سپ کا اسم گرامی حسن بن علی نقیب عسکری دہادی اور
۱	حضرت امام حسن عسکریؑ	کنیت ابو محمد ہے۔ آپ از بیچ النانی <small>۲۳۳ھ</small> بروز جمعہ و وقت
۲	حضرت امام علی ادرانیؑ	جمع مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت
۳	حضرت امام تقی ابراہیمؑ	خاتون تھ۔ آپ گیا رہیں امام ہیں۔ آپ کو علیہ وقت مستند
۴	حضرت امام علی رضاؑ	عسائی کے قیدی رہے کہ نہ ہر دے کر شہید کیا۔ آپ نے ۱۸
۵	حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	از بیچ الادل <small>۲۳۳ھ</small> کو رحلت فرمائی۔ آپ چنے پر بیٹنگا کے
۶	حضرت امام جعفر صادقؑ	پہلو میں سامعہ میں مدفون ہیں۔ آپ کی والدہ کے بارے میں
۷	حضرت امام باقرؑ	سنت خاندان پائے جلتے ہیں۔
۸	حضرت امام زین العابدینؑ	مرآۃ الانساب کے مطابق سید محمد باقر کا نام حسن
۹	حضرت امام حسینؑ	عسکری <small>۲۵۸ھ</small> میں کوہ پائے۔ کہتے ہیں کہ آپ اپنے
۱۰	حضرت علیؑ	گھر کے تہ خانے میں اپنے آپ کی والدہ ماجدہ یا رگس آپ کو

دیکھتی رہیں لیکن آپ واپس نہیں آئے۔ یہ واقعہ شکستہ کا ہے۔ آپ کی عمر اس وقت ۱۰ سال کی تھی۔ روایت ہے کہ وہ اس سے غائب ہو گئے یا قیدی کر لیا۔ ورنہ اہل علم بالعتراہ ہیں۔

باب ۱۰۰ (امام ابو حنیفہ (امام اعظم)

(شیخہ نسب ۴۹۵)

مشہور محدث ابن مندھج کے مطابق تقریباً ہر اشرق پریش جس ملک سے فسلک رہا ہے تمام متاثرہ ممالک شام معظم حضرت شیخ عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حرمین الدین جنت حنوت عبد اللہ ثانی مرانا، امار اللہ تھالی ہاجر کنگنا مشاء احمد علیہ السلام، دیونندہ جنت ۴، کبریا کا رتھے، امام اعظم ابو حنیفہ لہان بن ثابت علی ملاوت مشہور میں ہوں اور وفات ۱۵۰ھ جب ۸۰ھ میں ہوں کشف الحجب میں حضرت علی بن سادہ ماری کے حوالہ سے مرقم ہے کہ وہ ایک بار ملک شام میں حضرت جابر کے مزار کے سرے پر گئے تھے خرابہ میں آنحضرت کی زیارت ہونے پر یہی شیب سے تشریف لائے وہی احادیث سے مراد ہے کہ اپنے چہرہ پر دیکھے ہوئے ہیں۔ وہ سورج سے تھے کہ یہ جنگ کرن ہی کہ سنو کہ فرمایا کہ یہ توبہ سے شہر کے لوگوں کا نام ہے یعنی امام ابو حنیفہ امام ابو حنیفہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے مشہور اسلامیہ ۴۰۰ سال تک فسلک لڑی میں فسلک کر کے ملت کو انتشار سے بچایا۔

ایک ماہ حضرت حماد اپنے قابل فرشتہ شاکر گرویدہ ابو حنیفہ کے ہمراہ مجلس مناظرہ میں پہنچے جہاں ایک عیسائی پادری چند مشکل سوالوں کے جواب کا منتظر تھا اداں سوالوں کے جواب کس سے ہی بن نہیں پڑے تھے۔ پادری منبر پر بیٹھ کر اپنے اعتراضات پیش کرنے شروع کیے پہلا سوال تھا: اے سے پہلے کیا تھا؟ امام ابو حنیفہ نے پادری سے اوقات کیا ایک سے پہلے کیا دیکھا؟ پادری نے جواب دیا کہ میں نے کوئی مدہ نہیں ہے۔ امام نے ثابت کیا کہ جب واحد ہمارے سے پہلے کچھ نہیں ہے تو واحد حقیقی سے پہلے بھی کچھ نہیں تھا صرف خدا تھا۔ دوسرا سوال تھا کہ ہر شے کا کوئی نہ کوئی سمت ہے ہر شے کا سمت میں ہے؟ امام ابو حنیفہ نے ایک شیخ بلانی اور پادری سے کہا اس کا سمت متین کہ ۱۰۰ اس نے جواب دیا کہ اس کی روشنی ہر طرف ہے اس کا سمت متین نہیں کیا جاسکتا۔ امام ابو حنیفہ نے جواب دیا کہ جب نہ ہاڑی کا رخ متین نہیں کیا جاسکتا تو نہ حقیق کا رخ کیسے متین ہو سکتا ہے وہ ہر طرف ہے۔ اب پادری نے تیسرا سوال کیا کہ خدا اس وقت کہاں ہے؟ امام صاحب دودھ منگو کر پادری سے کہا نہ دھوین

مھی کہاں ہے؟ پادری سے جواب دیا کہ مگی تو دودھ کے ہر قطرہ میں ہے یہی ہر جگہ ہے۔ امام ابوحنیفہ نے
تیسرے سوال کا یہ جواب دیا کہ خدا ہی ہر جگہ ہے اور اس کی حاکمیت ہر جگہ پر محیط ہے۔ پادری نے چوتھا
درجہ سوال پر بھی کہ خدا اس وقت کیا کر رہا ہے؟ امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں اتنی دیر سے کھڑا ہوں
کہ سوال کا جواب دے رہا ہوں۔ حالانکہ اخلاقی طور پر میری جگہ سوال کرتے دیکھ کر ہونا چاہیے یہ
سن کر پادری منبر سے اتر آندا امام ابوحنیفہ کی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور
پادری کو سوال دہرے کہ پادری نے پھر وہی سوال کیا کہ خدا اس وقت کیا کر رہا ہے؟ امام نے فرمایا خدا
نے مجھے منبر پر آٹھا کہ جس غلطی اور تہمت پر میری جگہ پر کھڑا کہنے والوں کو تھما کر کیا یہ سن کر پادری نے اعتراض
نہیں کیا۔ یہ تھے امام ابوحنیفہ پہنے ہوئے سادہ ترین لباس جنہوں نے فقہاء مدظل کے دنیا میں
پہلے پہن دیے۔



وَاتَّعِذُوا بِاللَّهِ لَاحِضُوها

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو گن نہ کرو (تقریباً)



امام مالکؒ

امام مالک کا نام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن عاص بن عاصم بن مالک بن انس بن مالک بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلالہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام ہے۔ ان کے پردادا، پردادا بن عمرو بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلالہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام ہے۔ ان کے پردادا، پردادا بن عمرو بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلالہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام ہے۔

اساتذہ اربعہ تابعین میں ابن شہاب زہریؒ کیسے ہی بن سعید بخاریؒ، زہد بن اسلمؒ، ربیعہ اور ابو زناؤد وغیرہ کا زمانہ تھا جنہوں نے تابعین کی میراث کو نبھا لیا۔ اسی علمی ہدف میں امام مالک نے ہر شی نبھا لیا۔ یہی وجہ تھی کہ ہر علم کو تابعین ائمہ صحابہؓ کے مکتب سے سید بہ سید منتقل کرتے چلے آ رہے تھے۔ منہاجت و ترقی پر عمر غا کر لیا۔ امام مالک کے اساتذہ و در شاخ میں زیادہ تر زیدہ طیبہ کے بزرگان دین شامل تھے جن کی تعداد ملایم زائد تھی۔ ان کے مطابق زمرہ سے زیادہ تھی۔ بے شمار لوگوں کو آپ سے علم حدیث کے سماع کا موقع حاصل ہوا۔

شخصیت امام مالک کا قد دراز بدن نرم اور رنگ سفید زردی مائل تھا۔ آنکھیں بڑی و خوبصورت تھیں۔ ناک بلند اور سر پر بالے نام بال تھے۔ مونچھیں بلند و بالہ تھیں۔ آپ نے ستاسی سال کی عمر پائی مگر ماؤسی میں خضاب کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ بس اس سادہ خراسان کے بے ہونے میں قیمت و درمید کہاں زیب تن کیا کرتے تھے۔ جملہ لگاتے و سر پر عمامہ باندھتے تھے۔ چاندی کی انگشتری پہنتے تھے جس پر یہ گنگ لکھیہ ہوتا تھا جس پر مصباح بناد و قوم الکین لکھ دیا ہوا تھا۔ آپ کا عمامہ ملی زنج کا تھا اور درہ پہنتے زمانہ میں مصباح سے زیادہ قوی جانند رکھتے تھے۔

امام مالک کی زندگی بے حد سادہ تھی۔ وہ بے حد فقیہ اور تراویح تھے۔ امام زہریؒ نے بیان کرتے ہیں کہ امام مالک نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث تحریر کی ہیں۔ انہوں نے سو سوال کی عمر میں تعلیم دہائی کی ابتدا کی تھی۔ حدیث شریف پڑھانے سے بن غزل کرتے تھے اور حدیث پر قیمت دیا کرتے۔ ترک تہ و خرم لگاتے پھر ایک خوف پر نہایت مجز و اخلاقی سے بیٹھتے اور درس جاری رکھتے۔ ان کی طبیعت

میں عموماً وہاں ڈالتے رہتے اور درم کے دھن کبھی پھر نہیں ملتے۔

اوصاف امام ذہبیؒ کے مطابق، امام مالکؒ متعدد اوصاف کے حامل تھے :-

۱۔ کپڑے طویل عمر والی رو وسعت علم میں لاثان تھے رو، فتویٰ اور جامع سنت میں
نتہادر ہے کہ پیچھے ہٹے تھے رو، لغت اور فتویٰ میں سب سے مقدم تھے۔
آپ نے مذاق سے پہلے فرمایا کہ :-

کسی کو نماز کے مسائل تلامذہ نے زمین کی تمام دولت کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے رو دینی
مسائل کو مل کر ناسمجھ کہنے سے فضل ہے بلکہ کسی شخص کو دین مشورہ دینا سو غنمات میں چار کے لئے
سے بہتر ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد امام نے کوئی بات نہیں کی اور لا درجہ الاور سئلہ کو در تقرر
عمری سے پہلے ذکر کرتے۔

تصانیف امام مالکؒ نے عقیدہ مصر وہاس کی فرمائش پر ۳۳ رس کی صفت میں توطو، اکی، بیف کی۔
دیگر سورہ کے شریف سے اس کتاب کی معرفت کی۔



شجرہ و تذکرہ امام محمد بن ادریس شافعیؒ

امام ابو حنیفہؒ محدث اور ادریس شافعیؒ ایک عظیم امام اور مجتہد تھے۔ آپ کا نسب درستی حدیث
تبری سے یہ ہے آپ ۵۰ اصحاب ۷۷۷ ع میں پیدا ہوئے اس سے ہیں امام ابو حنیفہؒ سے دنا پانچ سوس
داروں کے اصحاب آپ کی جلنے پیدائش تصدیق غنہ ہے۔ لیکن ایسی ہی روایت ہے کہ آپ کی والدہ حضرت
میں ہوتی حضرت ابو غنہ و دہلی مقامات ملک شام میں واقع ہیں اس میں فاضلہ تقریباً تیس سال کا
ہے۔ امام شافعیؒ کی یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان کا مسلک نسب و مولیٰ کریم سے جاتا ہے۔ حاتم ابو نعیم
نے مسلک نسب اس طرح بیان کیا ہے۔

”ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبد بن عبد بن
عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف“

امام شافعیؒ کا زمانہ علم و عرفان کا زمانہ تھا سرور علم و حکمت کا دورہ تھا پہچن میں آپ کو
حصول علم کا شوق تھا چنانچہ پورا قرآن مجید آپ نے سات سال کی عمر میں ختم کر لیا۔ ابتدائی تعلیم علم
بن زبجلی سے حاصل کی۔ پہچن ہی سے تحصیل علم کے لیے مکر مقرر جانے لگے جہاں سے کامکان شعیب
نیف میں تھا۔ راجع ابن مسیمان لکھتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے پندرہ سال کی عمر میں فتویٰ دینا شروع
کر دیا تھا۔ اس وقت مالک بن انس مفتی امام تھے۔ عدنان مقامات ملک بن انس نے امام شافعیؒ
سے فرمایا کہ ان کے تہا سے دل میں ایک نور ڈالا ہے۔ اس کو مصیبت سے نکل کرنا۔ امام شافعیؒ
حصول علم کے لیے سرنہ میں پہنچے گئے۔ انہوں نے امام محمد بن حنفیہؒ سے بھی کئی حدیث اور فقہ
میں استفادہ کیا جو امام حنفیہؒ کے شاگرد تھے۔ امام شافعیؒ کو ان پر لڑنا اذیت تھا۔ اس طرح اتار بھی شاگرد
کی بہت مکریم کرتے تھے۔ امام شافعیؒ جباً بڑے فیاض و خیر و زود دار تھے۔ جس وقت امام مالک کا
انتقال ہوا وہ بہت ہی حسرت کی زندگی بسر کر رہے تھے لیکن انہوں نے کبھی غریب و طبع نہیں کیا۔ ہر
ایک کے ساتھ بڑے ملوک اور غریبوں سے چلے آتے تھے۔ تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں امام شافعیؒ کی

عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ رمضان کے اوقاف میں اسٹھ مرتبہ قرآن ختم کرنے کی روایت کے تین حصہ کرتے۔ پہلے حصہ میں تعصیف و تالیف فرماتے۔ دوسرے میں دروس پڑھتے اور تیسرے میں آٹام فرماتے۔ معر شافعی مذہب کا مرکز تھا۔ مدت دراز تک جامعہ الازہر کے شیخ کا منصب شافعی نظام کے لیے مخصوص رہا۔ امام شافعی کے متبعین کی تعداد تقریباً دس لاکھ ہے۔ وہ مولا علیؑ اور حدیث کے متحرک عالم تھے۔ بہت ہی فصیح البیان بھی تھے۔ آپ کا وہ حسن اور دلکشی کے بین میں تھا۔ آپ کتاب سنت و اجماع اور فرائض چاروں مذاہب سے استنباط و مسائل کرتے تھے۔ امام شافعیؒ علماء کے بارے میں فرماتے ہیں کہ علم کی طلب فعل نماز سے بہتر ہے۔ جو عجز و انکساری سے علم حاصل کرتا ہے وہ کاہل و ہوتا ہے۔ علماء کے بارے میں فرمایا۔ واضح انداز و نگاہ کی وسعت ہے اور نیکو خلق و گویا کا طریقہ ہے۔ اگر علماء اللہ کے دل نہیں تو کوئی شخص اللہ کا دل نہیں اس لیے کہ اللہ جاہلوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ۴۰ سال کی عمر میں ۴۰۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار ہانک مصر کے شہر قبراقہ میں ہے۔



وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَاللَّهُ لَا تَشْكُرُ أَشْيَا

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ

القرآن





مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
 عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
 وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمِ

صَلَّيْ عَلَى النَّبِيِّ وَالْآلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأَقْدَامِ

اولاد سید عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی

سید جمال الدین علی	سید محمدی	سید مبارک محمد	سید عبداللہ
سید وکو	سید شمسہ	سید گلزار خان	سید قائم قادری
سید حلال	سید حسین شاہ	سید مبارک شاہ	سید جعفر
سید عبداللہ محمد	سید محمد	سید مبارک شاہ	سید حسین
سید تاج الدین محمد	سید کریم	شیخ حسن محمد	سید حسین
سید روحیات	سید محمد علی محمد	شیخ محمد صالح	سید یوسف
سید فیض قادری (سید صاحبزادہ)	سید احمد علی اختر	شیخ علی الدین شاہ	سید احمد
سید صاحبزادہ (سید)	سید محمد علی	(سندھ)	سید قطب الدین
سید محسن	سید امیر علی		سید قائم الدین
سید مبارک	سید امیر علی	(کبیر آبادی)	سید رحیم الدین
سید مصطفیٰ شاہ	سید محمد علی		سید عبداللہ
سید نجم الدین	سید محمد علی		سید قیام الدین
سید نسیم ندیر	سید محمد علی		سید مبارک
سید وجہ الدین	سید محمد علی		سید علی قادری
سید نجم الدین	سید محمد علی		سید حسن قادری
سید شاہ احمد اللہ میری	سید محمد علی		سید ناصر الدین
(سید)	سید محمد علی		سید ناصر الدین

(سادات کچھوچھو شریف)

شجرہ نسب بنو العیین عبدالرزاق سجاده بھانجہ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمانی

اولاد سید نور العیین عبدالرزاق (کچھوچھو)

مخدوم سید شرف جہانگیر سمانی

۱۷ سید سید احمد جس بلانی

۱۸ سید ابو العباس احمد دوی جلالی

۱۹ سید عبدالعزیز جس ابو علی

۲۰ سید علاؤ الدین علی محمد

۲۱ سید شمس الدین حسین

۲۲ سید سیف الدین محی محمد

۲۳ سید ابو نصر محمد علی الدین احمد

۲۴ سید علی الدین ابو صالح نصر ماراٹ

۲۵ سید تاج الدین عبد رزاق

۲۶ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

(شجرہ نسب ۳۵ تا ۳۷)

۲۷ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

۲۸ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

۲۹ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

۳۰ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

۳۱ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

۳۲ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

۳۳ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

۳۴ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

۳۵ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

۳۶ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

۳۷ سید ناصر الدین جیلانی خوش نام

سید حسین قلی (سجده) سید شاہ حسن

مخدوم سید ابو سید جسرہ

سید شاہ گل شرف

سید شاہ محمد

سید محمد شمس الحق

سید شاہ راجو قلی (مجادد)

سید شاہ درویش سید شاہ محمد

سید شاہ محمد (مجتہد شریف) سید شاہ عزیز الرحمن

سید شاہ محمد (مجتہد شریف) سید شاہ عباس الدین

سید شاہ محمد غوث

سید شاہ نواز شرف

سید شاہ عرب شرف

سید شاہ قلندر

سید شاہ سعادت علی

سید شاہ عزیز الرحمن (مجادد)

سید شاہ عزیز الرحمن (مجادد)

سید شاہ عزیز الرحمن (مجادد)

سید شاہ عزیز الرحمن (مجادد)

سید شاہ عزیز الرحمن (مجادد)

سید شاہ عزیز الرحمن (مجادد)

سید شاہ عزیز الرحمن (مجادد)

سید شاہ عزیز الرحمن (مجادد)

(شجرہ نسب ۳۵ تا ۳۷)

(سید شاہ انوار شرف کچھوچھو شریف)

اولاد سید اعظم بن عالم بن شیخ عبدقادر جیلانی

سید محمد تاک	سید محمد عطاء
سید تقی الدین	سید ذکریا جودی
سید نور الدین	سید شاه سیاح
سید رب الدین	سید شاه محمد
سید روح الدین	سید محمد لطیف
سید روح الدین	سید شاه محمد قادری
سید حسین الدین	سید شاه حسن بخاری
سید محمد درویش	سید شاه علی بخاری
سید زین الدین	سید عبداللہ بیابانی
سید مصطفیٰ	سید عبد العزیز سلطانی
سید سلیمان	سید رکن الدین مدو بود
سید علی	سید شاه عبد الدن قادری
سید عبداللہ	(بہار)
سید عبدالقادر جیلانی	سید سلیمان
(گلشن اقبال گرامی)	سید مصطفیٰ
	سید صیف الدین
	سید برہیم بخاری



شجره سیدانور علی شاه (انگیزی)

پشت بر اسماء گرجی	پشت بر اسماء گرجی	اولاد مولانا سراج الدین (پشت ۲۳)
۱- حضرت علی ر	۲۳- سید محمد	سید محمد
۲- امام حسن ر	۲۴- سید تاج الدین	سید تاج الدین
۳- سید حسن شاهی	۲۵- سید عثمان الدین	سید عثمان الدین
۴- سید ابریم	۲۶- سید تاج الدین	سید تاج الدین (انگیزی)
۵- سید اکبر بیابان	۲۷- سید محمود	اولاد سید غلام حمید (پشت ۲۴)
۶- سید حسن شیخ	۲۸- سید احمد	سید احمد
۷- سید علی	۲۹- سید عبدالرشید	سید عبدالرشید
۸- سید حسین	۳۰- سید یحیی	سید یحیی
۹- سید علی	۳۱- سید حیدر	سید حیدر
۱۰- سید حسن	۳۲- سید محمد	سید محمد
۱۱- سید محمد	۳۳- سید تاج الدین	سید تاج الدین
۱۲- سید میرزا	۳۴- سید شاه محمد	سید شاه محمد
۱۳- سید حسن علی	۳۵- مولانا سید سراج الدین	مولانا سید سراج الدین
۱۴- سید محسن	۳۶- سید محمد عبدالکریم	سید محمد عبدالکریم
۱۵- سید احمد	۳۷- سید شاه الدار	سید شاه الدار
۱۶- سید حسن	۳۸- سید تاج محمد	سید تاج محمد
۱۷- سید علی	۳۹- سید شاه حسن	سید شاه حسن
۱۸- سید میرزا	۴۰- سید شاه غلام حیدر	سید شاه غلام حیدر
۱۹- سید تقی (امام)	۴۱- سید شاه غلام علی	سید شاه غلام علی
۲۰- سید ابریم	۴۲- سید شاه حیدر	سید شاه حیدر
۲۱- سید محمد	۴۳- سید شاه علی	سید شاه علی
۲۲- سید میرزا	۴۴- سید شاه محمد	سید شاه محمد

تحقیق و اقوام منظم (۱۶۶ تا ۱۷۰)

حضرت عبداللہ شاہ غازی الاشتر البہمان کلہان کوچی (شجرہ نسب)

حضرت سید عبداللہ شاہ غازی الاشتر تبع تابعین میں سے تھے اور آپ صوفی و عینی سید تھے۔ آپ کی ولادت با سعادت ۹۶ھ میں ہوئی۔

۱۱۶ھ مطابق ۷۳۵ھ کے لگ بھگ آپ تبلیغ کی غرض سے قازم سندھ ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ صغریٰ سیدنا امام حسینؑ کی بہن تھیں۔ آپ مادہ کریم کی پہلی شخصیت ہیں جو سندھ میں داخل ہوئی۔ آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد معظم سید محمدؑ دیکھ کر ہوئی۔ آپ علم مدیریت میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ کا شمار اکابر عرش میں کیا جاتا ہے۔

سید عبداللہ شاہ غازی الاشترؑ کی شہادت

خدیجہ منصور علیاؑ نے ایک عرب مرد و عمر بن حفص کو عقبہ بن مسلم کے ساتھ ۳۲ھ میں سندھ بھیجا۔ اسی رار میں سید عبداللہ الاشترؑ عباسیوں کے مقابلے میں مدینہ اُحلاقت تھے۔ بعد سے سندھ آئے۔ سندھ کے مقامی رہبر نے ہزار اعران کی مدد کے لیے پیش کیا۔ اسی دور میں سندھ میں شیعی تحریک کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ انہی دنوں سندھ کے حکمران کی طرف سے ایک ہزار دن افریقہ بھیجی تھی۔ یہی وقت تھا جب ہشام بن عمرو طلیس منصورہ آئے۔ یہ بھی عمر بن حفص کی طرح براخوہ بن دعو مارن جوی تھے۔ جس سے سید عبداللہ الاشترؑ مدینہ آئے۔ اس سال عقبہ بن مسلم نے اپنے بھائی کو مدینہ کے مقابلے کے لیے بھیجا۔ جس نے سید عبداللہؑ، الاشترؑ کو کڑی میں ساحل سندھ پر شکار گاہ میں گھیر لیا۔ سید عبداللہؑ کے ساتھ تھوڑے سے لوگ تھے جو شکار کے لیے ان کے ساتھ آئے تھے۔ ہر حال مقابلہ ہوا اور سید عبداللہؑ الاشترؑ جنگ کرتے

۳۵ھ ۱۰۸ھ تک اور ۳۶ھ ۱۰۹ھ تک ۳۳ عہد جاہانگیر جواں گشت اور پیر فیروز الہیاب قادری

ہوئے شہید میں شہید ہوئے۔ ان کا مزار آج بھی ساحل سمندر ککھن پر چھ غنائی ہے۔ امام
سید عبداللہ شاہ غازی الاشرف حضرت امام شمس الدین کے پوتے کے پوتے تھے۔

شجرہٴ نومتذکرہ

حضرت سید ابوالحسن علی ہجویری و اما گنج بخش لاہوی

پشت نمبر	اسماء گرامی
۱۱	سید ابوالحسن علی ہجویری
۱۰	سید عثمان
۹	سید علی
۸	سید عبدالرحمن
۷	سید شاہ شہاب
۶	سید ابوالحسن علی
۵	سید حسن و صفر
۴	سید زید شہید
۳	امام ربیع العابدین
۲	امام حسین
۱	حضرت علی

ابوالحسن کیت لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ہجویریہ راجہ میں قیام کیا جس سے ہجویری اور جلالی کہلاتے۔ آخر میں لاہور میں مقیم ہوئے۔ شیخ ابوالحسن احمد ہاشمیؒ ان کے بزرگ مآثر تھے۔ شیخ ابوجعفر محمد بن ابی طالب الصدیقؑ، شیخ ابوالقاسم محمد بن علیؑ، شیخ ابوزنن قفسریؑ اور شیخ ابوالقاسم بن علی بن عبد اللہ مکرانیؑ بھی مآثر گنج بخش کے استاد تھے۔

جدید یہ سلاسل کے خلیفہ ابوالفضل محمد بن الحسن خوارزمی تھے۔ تعلیم طریقت پائی۔ روحانی کسب کے لیے مارہ بالا و اسطامیس کی ریاضت کی مدت میں سو برس مآثر شائع سے فیض حاصل کیا۔ چالیس سال تک مسلسل سفر میں رہے۔ کچھ عرصے کی غار میں بھی مآثر نہیں کیا۔ شیخ حسین زہدیانؒ، مد شیخ علی ہجویریؒ ایک ہی پیر کے مرید تھے۔ اول الذکر ہجویری میں تھے کہ پیر نے لاہور جانے کا حکم دیا۔ حکم کی تعمیل میں جب لاہور پہنچے تو رات گئی۔ صبح کو شیخ حسین زہدیانؒ کا جنازہ لایا گیا۔ مآثر گنج بخش مآثر میں قلم اٹھائے اور شجرہ میں ریت فرمائی۔ ہجویری میں ملنے ہوئے۔ آپ کا حوالہ زیارت گاہ غلات ہے۔ حضرت حسین الدین چشتیؒ مریدانہ بھی ان کی قبر پر چڑھ کر کیا تعادلات حضرت ہونے پر شہر شہاں

گنج بخش فیض عالم مغیرہ لکھنؤ، انصاریہ پیراں کاٹاں دارہ فرائد تصانیف ۱، ۲، کشف الہرب ۲، نہاد الدین ۲، کتاب الفناونہا، ۱، کتاب الیاس والہما علیان ۵، بحر القلوب ۶، الرایۃ العتوق وکشف نعوش، تحقیق کی مدد سے مآثر گنج بخش، حسنی سید امین، دار الفکر

مکملہ جہاد صوفیہ، ص ۳۲، فرامہ لکھنؤ، صفر ۱۳۴۲ھ (۱۹۲۴ء) دار الفکر و غیرہ

مناجات از غوث پاک عبدالقادر جیلانیؒ

قادر با قدرت تو داری هر چه خواهیم آرد کنی
 سرور دجانی و دینی و رننده دلی جان کنی
 آسمان دلی مستور بیا تو کردی لعل حکیم
 اور بر بطلات بر زمین گسریں کنی
 صحرای دلی میرا سامان برویت
 کار و صلی چارو را از فضل خود آسان کنی
 گمشمار ملک غشی گمبه نشیر را چو گدا
 از بر لعل نیم جات تو در بند میرا کنی
 بر سر زکریا تو بنیادی آرد محکم تقنا
 از تن ارباب ما بر طمع کسراں کنی
 بملک عالم بر پیر جان نرسد در روز خشر
 در آسمان شای هر طایفه میراں کنی
 گمبه غمین اندر آتش بستان کنی
 گمبه غمین خورشید را از در تو بستان کنی
 بر پرتی سرور در سوسه یک سندی بگذشت
 بر کسکه برادر سازی بر کسکه بچاں کنی
 ز سر باقی هم جاتی آن حریف کردی نصیب
 بر حسین طایب علیؑ پیش از تو مراں کنی
 هست حق الدین بنده در گهت لعل شاد ما
 از تو زبید هر که را حاکم فسران کنی

عبداللہ شاہ املاک بنی ہندوستان

دستور نسب ۱۲

پیشو عبداللہ درویشی کی اولاد و املاک سے اس لیے آپ حسن اور حسینی مدنیہ (نیلو شری) سید محمد طرٹ پشاور کی لامہری کرانے ہیں کہ اس فقیر کے مدد سید عبداللہ حب بنڈا سے شمسہ شریہ لائے دوسری سید گھر لے میں شادی کی توفیق کے والد ہیں پیدا ہوئے۔ آپ کے تمام اجداد اپنے اپنے والد ہیں کے مرید ہوتے ہیں آئے سلسلہ بیعت معینہ سلسلہ نسب ہے حضرت سید عبداللہ شاہ اصل ۱۱ سال وفات عرق سید غلام صاحب شاہ ہے۔ غرض شریفی بکل پیر فتح حلائی ہے۔ آپ مرزا شاہ ارفان کے زمانہ میں اپنے دوست سید شہناشاہ سید کمال اور سید قاضی شکر اللہ کے ساتھ ملکی میں سکونت پذیر ہوئے۔ (تحفۃ العابدین ص ۷۷)

سید ابراہیم ملک بیاہار (شہزادہ)

آپ کے آقا و اجداد بغداد سے غری آئے۔ سید ابراہیم سلطان قنن کے عہد میں ہندوستان علیہ الدین محمد بن سید ابراہیم کے عہد میں آپ فتح کے سال ۱۰۷۷ء آپ کی سرکردگی میں صوبہ سارنگ پور۔ ۱۲ ذی الحجہ ۱۰۷۷ء کو فتح ہوئے۔ آپ کو شہید کر دیا۔ آپ شہر بہار شریہ سے ایک ہیں۔ وہ بہار پر مدعوں میں بادشاہ نے ایک عظیم الشان گنبد آپ کی قبر پر تعمیر کروا دیا جس تعمیر کا قیام کرتے ہیں۔ سید ابراہیم کے مغرب کا ملک میں حضرت عہد ام الکمل شرف الدین ہیں میرا بیارنی، شہزادہ سید محمد پرمیشور، اور عہد ام شاہ حدیسی ساری رکھا ہے۔ علاوہ حضرت شاہ ارشد جہد کی کے تھی سلطان گنج اور تندی و اسیخ رہے کہ سلطان قنن نے بہار کی فتح کے بعد سید ابراہیم سپہ سالار کو خوش ہو کر ملک بیاہار کا خطاب دیا تھا۔ آپ کے فرزندوں کی تعداد آٹھ ہیں۔ ملک دارو (۱۲) ملک محمد الیاس (۱۳) ملک جہانگیر (۱۴) ملک عبداللہ (۱۵) ملک محمد حسن (۱۶) ملک عثمان (۱۷) ملک سیدان۔

ملک تذکرہ ادیانے سنہ ۹۷۹ تا ۹۸۶ و تذکرہ صوفیہ و سندھ سفر ۱۲

ملک تاریخ بادشاہ لکھنؤ فیروز علی شاہ (۱۸ تا ۲۱)

مزار حضرت سید ابراہیم ملک بیاض کے مشرقی دروازہ کے کتبہ پر

درج ذیل چھ اشعار کندہ ہیں

ایں مقطعہ بہار ملک میف دولت است

کنز سہم تیغ ادب پر افکندہ آفتاب

بت راہی شکست چو بہنام خورشید تا

وہ عالم بقاش بود بت شکن خطاب

صفدار صف شکن چو صف آراستہ بحرب

مرسم بہتبت قنارے و بہمن شکست تاب

خورشید اگرچہ لشکر یارہ را شکست

استوز کوہ ساخت سرا پرودہ محباب

تاریخ آفتاب کہ یکشنبہ از جہاں

چوں لعل رفت در دل سنگ از بہر غرور

بود از مہ معظم ذی الحجہ سینزدہ

از سال بود رفت مدد پناہ سہ و چہا

(تاریخ ملک از عہد العلیم حواجہ پوری)

بشکر یہ ملک جد الحسن بدر میر اعلیٰ محلہ الملک سنہ ۱۱۹۰ھ

ملک بیا کے مقبرہ کے جنرل دروازہ کے سیاہ پتھر پر کندہ چھ اشعار

مدین گنبد کمر ہست از دروئے معنی بقدر از گنبد اہلک برتر
 نعت است شیر ہوئے گنبد چو بیتل نعتے شیر اندو بطن شیر
 دار ملک از احسبم ابوکر کر تاج از پیر حق میزد چو جید
 چنین لشکر کے کشد کشائے نہ غیر دہم اعدا ہفت کشور
 کمر چوں بدست افتادہ یارب خداو مطلق حق یکشت برادر
 بر ملک رحمت و کافر رحمت کئی دیوار خاکشس را مٹا دہ

مشرقی دروازہ کے سامنے کے دروازے کے کتبہ پر کندہ چھ اشعار

بہر بدست مشاہد ہا غیر کمر از در بہر ملک نور
 شہد شاہ جہاں سیرد سلطان کہ بر شاہ اپن گئی گشت فیروز
 ملک میرت ملک از احسبم ابوکر کہ در دروین پند از احسبم گئی نور
 بہادری الخیر یکشہد از او ہر بہر بدست چوں سیرد از سر و پر نور
 مدحت و محبت در یک ستر اندازا شاہ فرشت ملک از رحمت از او
 خداوند نہ نقبل خوشش ہوئے کئی آسں حساب آخرب لاف

قاضی ملک محبت اللہ بہاری

قاضی محبت اللہ بہاری بریلوی، بہار شریف کے چشم و چراغ تھے۔ ان کے والد کا نام ملک عبدالحق تھا۔ ابتدائی تعلیم ملا سید قطب الدین شمس آبادی اسٹری سے حاصل کی۔ تقسیم ہند کے زمانے میں قاضی اور محکمہ تعلیم کے شاہی ملازمت میں سے لیا۔ وہ گھنوا اور حیدر آباد میں قاضی مقرر ہوئے کچھ عرصہ شہزادہ درج القدر میں شہزادہ منظم کے آئین میں رہے۔ شاہ عالم کے عہد میں ۱۱۴۴ھ/۱۷۳۱ء میں قاضی انصاف کا عہدہ عطا ہوا اور قاضی خان کا خطاب ملا۔

۱۱۶۸ھ/۱۷۵۵ء میں انتقال ہوا۔ وہ گھنوا کے قریب بہار شریف میں مدفون ہوئے۔
علمی مقام قاضی ملک محبت اللہ بہاری کو بڑے شان شہرت نصیب ہوئی۔ بریلوی رحمان علی گاہ کی ذاتِ فطانت اور جلاست علی گاہ کو کہتے ہوئے فرماتے ہیں :-

”مجھ سے بلند از مقامِ علوم جدید سے بلند ہیں انجم“

اس کی کتابوں میں ”یاقی معلما میرا ترم دلا اور صدر الدین شیرازی کے زیر اثر اولیٰ و ثانی ہیں۔
تصنیفات (۱) انجم العلوم۔ یہ مسلک کی اوق در شکل ترین کتاب ہے جسے عالمی مقبولیت حاصل ہوئی۔
 یہ ایک مختصر اور جامع کتاب ہے جو آج تمام مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے اس کے بارے میں ملک محبت اللہ بہاری نے دیا چرم میں جو لکھا ہے۔

تیسری خواہش ہے کہ وہ ششم دہائی کی اس میں اس طرح چکے میسے سناہوں میں پڑا۔ اس پر بہت سی شرحیں لکھی گئیں مثلاً
 (۱) شرح قاضی مبارک، (۲) ہاشم حوالہ تفسیری (۳) شرح ملا محمد عبدالحق زنگی علی ۳۰ شرح جلالین (۵) شرح قاضی ماسافر۔

۴. مسلم الثبوت (فقہ) یہ اصول فقہ کی معروف حدیث کی سب سے بڑی شرح میں لکھی گئی۔

(۲) معجز الاثر، ۳۰، مذاہل حاضرہ احمدیہ

(تذکرہ مسنفین مدرسہ نجدی ص ۲۳۷، تاریخ پارہ گاہ ص ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱

خواجہ نصیر الدین چسپراغ دہلوی

آپ کا ہم گرامی محمد علی اور میر الدین محمد گنج اور چسپراغ دہلی انصاری تھے۔ آپ کے والد بزرگوار شیخ حمید اللطیف بزدی خراسانی سے لاہور آئے۔ آپ کے والد شیخ محمد یحییٰ لاہور میں پیدا ہوئے تھے مگر چھ برس ہو کر لاہور منتقل ہوئے۔ خواجہ نصیر الدین محمد چسپراغ دہلی کی ولادت دہلی میں ہوئی تھی جسے احمد صیdia بارہ بچی کہتے ہیں۔ آپ کے نام کے ساتھ اودھی بھی لکھا جاتا ہے۔ آپ صاحبِ حنفی تھے۔ آپ نے بزدی قاضی محی الدین کاشانی سے پڑھی تھی۔ مولانا عبد الکریم ٹبرانی سے ہایز پڑھا تھا۔ آپ نے ۴۴ سال کی عمر میں محبوب الہی سے بیعت کی۔ مولانا کی وفات کے بعد دہلی آ گئے۔ محبوب الہی کے دھال کے بدن کے حیدر ہوئے۔ شیخ کٹر سے آپ کو چراغ دہلی کا لقب ملا۔ ان پر قلندر تراب نے قاتلار ملکہ تین سال تک زعمہ رہا ہے پھر ۱۸۰۸ء رمضان شہرِ محوشہ میں دامنِ حق ہوئے۔ آپ تمام عمر مجاہد رہے۔

مسلک فہات (۱) سیر النور (۲) معارج المشائخ مرتبہ مولانا صاحب القلوب۔

مختار (۱) سید محمد بن سہروردی (۲) سید محمد گیسو دہلی

(۳) خواجہ کمال الدین (۴) احمد آبادیہ شیخ دانیال و مشرک

(۵) شیخ صدر الدین (۶) مولانا حاجی کالپی

(۷) شیخ حرثیہ سیہی (۸) شیخ محمد شریک کتوری (۹) دہراشی

(۱۰) شیخ قوس الدین (کھنڈ)

عاجی سید عبداللہ سیاح پھلواروی خیر آبادی

(مشہور کسب مکمل)

سید حاجی عبداللہ سیاح پھلواروی خیر آبادی، دکن قادریہ قبیضہ سلاسل کے معززین شریف تھے۔ حضرت خدو م بد عالم شہناز چندی اہل کے مرشد تھے۔ موضع شہناز پور پھلواروی شریف کے متعلق واقع ہے۔ حاجی سید عبداللہ سید کے دو شہد مظہر مولانا مسکت اللہ محمد شہناز آبادی اور حضرت میر محمد نصیری کے مدد پر آپ کا فیضان جاری ہوا۔ آپ کا اسم گرامی سید محمد ہے اور حاجی عبداللہ سیاح آپ کا لقب ہے۔ وطن پھلواروی شریف تھا مگر ساری عمر سیر و سفر میں گزار دی اس لیے سیاح لقب پڑ گیا۔ مسئلہ نسب سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہ السلام سے ہے۔ آخر میں اپنے مرید صاحب حاجی مسکت اللہ کے یہاں خیر آباد میں قیام فرمایا۔ آپ کی ولادت باسعادت خدو م شاہ مینا گھنٹی کے محل میں ہوئی۔ ۱۱۸۵ھ میں وفات پائی گئے۔ آپ کی عمر شریف مدد اکیس سال ہوئی۔ بعضوں نے عمر تین سو سال بتائی ہے یہ نعمات حشرۃ میں ہیں ولادت ۱۱۸۵ھ قمریہ ہے ۱۱۸۵ھ میں وفات متعلقہ ہے۔ سلاسل عریقت میں خدو م بد عالم شہناز چندی سے نسبت تھے۔ آپ بلند خلاق و دگر دار کے مالک تھے اور تصوف میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ تمام اہل عمر میں عاشق تھے۔ آپ نے ساری عمر عبادت و عبادت میں گزار دی۔ متا ۱۱۸۵ھ زندگ پسند فرماؤ اور نہ کسب مالا کی طرف توجہ دی۔ زندگی بحر متزلزل ہے آپ شیخ و خیال کے بھی مرید تھے۔

تبرکات: کراچی کے سدا اللہ کی تسبیح ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴

مخدوم سید شاہ درویش اشرفی بیتھو شریف گیا بہار

(شجرہ نسب ص ۸۳)

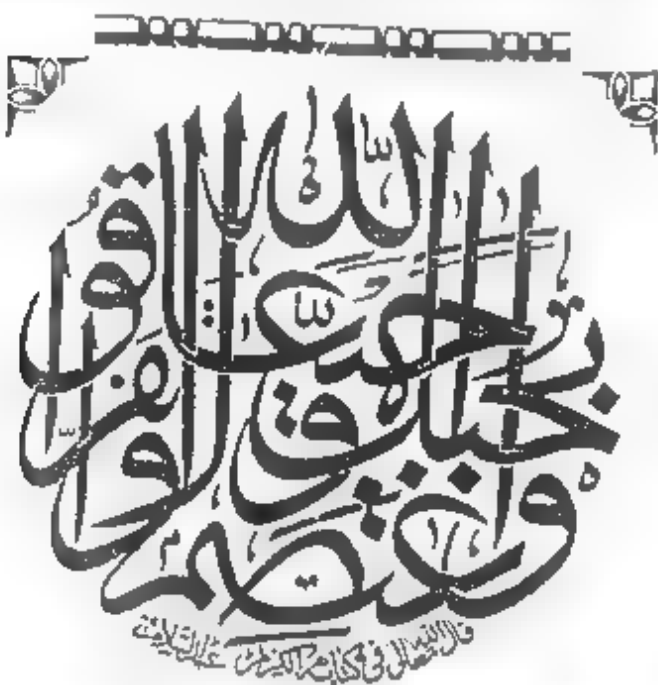
صوبہ بہار کے محلی نخل میں مشہور سے تقریباً تیس میل شمالی ساہی پور شریف کو
مخدوم سید شاہ ولدیش گئے۔ ۵۰ سال قبل اپنی زوجات کا مرکز بنایا جو سبزیں نگہیں اور کھجور کا
مسکن تھی۔ اس مندرجہ پر بعد ازاں بیعت سے علحدگی اور دلتہ کا نام طور رہا۔

آپ کے والد مخدوم سید شاہ مبارک مدظلہ کچھ شریف ہیں سکونت پذیر ہیں۔ یہ روایت
کے لیے بہار آئے اور درویش شیخ پورہ پورہ میں قیام فرمایا۔ آپ کی شادی بی بی حیات بنت شاہ
برہان اللہ قصبہ جرنپور سے ہوئی جن کے منہ بہ منہ سے والدیش تولد ہوئے جو بعد ازاں آپ کے
خلیفہ اور جانشین ہوئے۔ آپ کے والدہ برہان بنت شاہ آپ کو جنوب کی جانب جانے کا حکم دیا۔ آپ
سے حکم کی تعمیل کی اور منو بیتھو شریف پہنچ گئے۔ یہ دیوانہ اور کردہ ہوئے تھے آپ نے مغرب کی
جانب حضرت ایزید شہید کے مزار کے قریب میں قیام فرمایا۔ چند دنوں کے بعد آپ کی آمد کو محوم پر
گھنٹہ ہزاروں انسان آپ کی سمت اور تعمیم سے فیض یاب ہونے لگے۔ کئے ماحر، مہاراجہ جیسے آپ
کی تہ پرستی کا شرف حاصل کیا۔ وہاں پر ہم سے یہاں کوٹھار میں ترقوم، ہونٹھی اس سے قبل یہ مقام
لکھنؤ قریب کا سکھ تھا۔ وہ درویش بنے نفع حاصل کی۔ آپ نے یہاں تک پر شہر و مسجد کی
بنیاد رکھی اور مجروح و قیدیوں کو تیرہ رستے کے بعد اپنے اہل رعیتوں کے ساتھ سکونت اختیار کر لی۔
آپ کے وصیت مبارک پر لاکھوں بندہ گاہی خدا سے بیعت حاصل کی۔ آپ کے دست مبارک
پر موضع برہیم پور لڑاؤ بہار کے ناظم نے بھی بیعت کی جن کی کوشش شریف سے خاندان کے صرف
کے لیے بادشاہ وقت کی طرف سے بیتھو شریف کی جاگیر آپ کو عطا کی گئی۔

مخدوم ولدیش کی شادی بی بی جان عسک بنت شاہ سلطان علی (شاہ بہار) ساکن
میر شریف ضلع پٹنہ سے ہوئی جن کے بطن سے تین فرزند اور تین صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔

سہ نقشبندی اذینہ قریب شریف ص ۸۴

مخدوم شاہ دود میں آخر عمر تک یاد اچھی میں معروف رہے۔ آخر کار در شعبان سنہ ۹۰۶ھ کو اللہ
 کرپا سے ہوجئے۔ آپ کا مزار بیتہ شریف میں چنگیزی کے کنارے مرجع علاقہ ہے۔ آپ
 کے مرقہ پر آپ کے سجادگان نے ایک پر شکوہ روضہ تعمیر کرایا ہے جو عظمت روضہ کا مرقع ہے۔
 آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرقہ بزرگبر مخدوم شاہ محمد اشرف آپ کے خلیفہ اور جانشین ہوئے۔



اولاد مخدوم سید شاه درویش بیگم شریف (گیا بهار)

سید شاه محمد اشرف	(سجاده)	اولاد سید ابراهیم ملک بیگم
سید شاه اعلیٰ اشرف	(سجاده)	ملک ناصر
سید شاه گل اسماعیل	(سجاده)	علاء الملک
سید شاه عارف اشرف	(سجاده)	خطاب الملک
سید شاه عبد مہاشم	(سجاده)	ملک گنجی
سید شاه علام سرک	(سجاده)	الله وار سید باگم
سید شاه علام مصلح	(سجاده)	محمد مصطفیٰ
سید شاه نظام روضی	(سجاده)	پیار الدین
سید شاه نماز شمس روضی	(سجاده)	ملک تاجدار
سید شاه محمد راز اشرف	(سجاده)	احمد الله
سید شاه لاکھان اشرف	(سجاده)	حک سید
سید شاه نادر حسین اشرف	(سجاده)	ملک مصوم
سید شاه شمس الدین اشرف	(سجاده)	غلام شمس
		غلام شمس
		ملک نجف
		جمال الدین
		غلیل الله
		محمد علی
		ابو نصر
		سید الکلیم

(عقبتی درویش از سیر فرزند بیگم درویش ۱۳۱۱ هـ ۲۱ سید الکلیم ملک محمد نعیم درویشی دیہار)

سید موسیٰ پاک شہید ملتان

ملتان میں سادات حسنی قادری کی دیارِ شریف ۱۹۰۹ء میں محرم میں سید موسیٰ پاک گیلانی نے رکھی بزرگش پاک گیلانی، اسی سے تھو۔ آپ کے محدث، اعلیٰ درجہ محدث، جسکی صاحب سے بدستہ ایمان و مراسلات بہ فائدہ برائے اہل دیارِ شریف میں متروک ہوئے۔ آپ کی ولایت کا شہرہ بن کر سکندر لدھی (سنہ ۱۳۲۲ھ) آپ کا معتقد ہو گیا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند سید عبدالقادر شاہ مسعود مشہور ہوئے۔ آپ نے عام جانداروں یا مد جاگیر، دشاہ کو پیش کر دی، اور حاکم، ڈھنگ کر کے لگے۔ آپ کی وفات سنہ ۱۳۲۹ء میں ہوئی۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے غلام سید عبدالرزاق سے مسعود گیلانی، سید ہی جنگ تھے جن کے دست حق پرست پر حقان میں قائم اعظم محمد علی جناح کا خاندان شرف بہ اسلام ہو، تھاجو ملتان کے قدیم و باغی نامیت تھے اور بعد میں گجرات متعلق ملتان کی۔ سید عبدالرزاق کی وفات کے بعد ان کے فرزند غلام سید حامد جہاں بخش سید، رئیس جہٹے جو سید موسیٰ پاک شہید کے والد ماجد تھے۔ سید موسیٰ شہید ۱۹۰۹ء میں اپنی شریف میں ترقی ہوئے، ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی آپ نے علوم حدیث، فقہ، صرف و نحو میں دستاورد حاصل کی اور تحریری کا شوق بھی پیدا کیا۔ ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کے بعد والد صاحب سے آپ کو حق مسعود، تفسیر اور اخلاقی معرفت قربانی اور بیعت کی عام اجازت دے دی۔ آپ کچھ عرصہ تک اکی، فتح پور سیکری، اور، گہ میں روکر وہی تشریف لائے جہاں ۱۳۲۹ء میں پہلے والد کی یا بدعت شیخ عبدالحق صاحب دہلوی نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر ملتان لوٹ آئے جہاں آپ نے مستقل تعلیم کی۔ مرید کا مسلط علی، بنیاد، قرآن، اہلین، افغانستان اور ہندوستان تک پہنچا۔ آپ کا ارشاد گئی تھا کہ وہی پر صاحب علم لازم ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ بصورتِ ملتان پاک شہید کے چاند لڑے۔ ۱۵، سید صاحب علی، ملتان، سید حامد، ۲۱، سید موسیٰ، ۲۲، سید یحییٰ۔

سید شاہ قیسؒ

شجرہ نسب ص ۸۲

سید باجوہ، ندیم محمد سب سے پہلے بغداد سے ہندوستان پہنچے۔ آپ کو شہزادیت و تہذیب کے لئے نکال بھیجا۔ اس وقت سید حسین شاہ بنگال کا سکواں تھا۔ سید شاہ نے عقیدتاً ہی دھڑکا نکاح حضرت سے کرنے کی پیشکش کی لیکن آپ نے اپنے فرزند سید ابوالحیات کو بنگال سے ہوا کر بادشاہ کی دختر سے نکاح کر دیا جن سے سید شاہ قیسؒ تولد ہوئے۔ شاہ قیسؒ کی شادی اپنے اہل محل سید عیوب شاہ کی دختر سے ہوئی۔ آپ راج سے واپسی پر موضع سادھوہ مشرقی پنجاب پہنچے جہاں سید نصر اللہ واسطی کی دختر سے دوسرا نکاح کیا اور سادھوہ میں قیام پذیر ہوئے جہاں شیخ عبدالنفاق عرف شیخ بھول آپ کے مرید ہوئے۔ سادھوہ سے بنگال تشریف لے گئے جہاں ان کا انتقال ہو گیا۔ مدین سادھوہ میں بھول میت بہار شریف میں بھول گڑھ میں دفن ہوئے۔ قبر کے سپرد کی گئی تھی جہاں آج بھی قبر بنی ہوئی ہے۔ تاریخ وفات ۱۱۹۹ھ ہے۔ سید شاہ قیسؒ کی بی بی عائشہ بنت سید نصر اللہ واسطی سے تین فرزند تولد ہوئے ۱۵، سید شاہ محمد قیسؒ، ۱۶، شاہ احمد قیسؒ، ۱۷، سید شاہ ابوالکلام۔ آپ کے خلف حاکم محمد دوم بدایہ لم شہزادہ پری اور شیخ عبدالنفاق بھول بہت مشہر ہیں۔

آپ کے فرزند بکسر سید شاہ محمد قیسؒ کی ذریت گورکھ شریف، پانی اور سیر پر سہرہ شاہ ابیں کی اولاد میں ہیں۔ سید شاہ احمد قیسؒ عرف احمد حاجی کی اولاد شیر شریف، شینہ بہار، میرپس۔ سید شاہ احمد عرف شاہ میری ابیں کی اولاد میں۔ سید شاہ ابوالکلام کے پوتے شاہ محمد ناصر فیروزانہ سادھوہ میں ہیں ان کے فرزند شاہ مجا تلکدر ہیں جن کا سلسلہ ہندو واسطی سے عدم تعلق بنا ہے۔ جرنیدی تک پہنچا ہے۔

چلواری شریف شینہ بہار کے مشہور سنی بزرگ حضرت خواجہ محمد الدین چلواری سید شاہ قیسؒ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور خلفاء میں شمار کئے جاتے ہیں۔

فیضان اللہ گونا گویں قادری بہار

(مشہور المصنف)
سید فضل اللہ گوساٹیں ۸۵ سالہ بزرگ دینی عظیم، ہادی دین ہے۔ سید فضل اللہ گوساٹیں

کے دو فرزند تھے۔

(۱) سید احمد عرف سید بڑے۔ وہ بہار سے نقل مکان کر کے کوثر چلے گئے۔ مدائن کی اداکار

بھی اسی مقام پر آباد ہیں۔

(۲) سید منیر الدین محمود بہار شریف پٹنہ میں آ، دہرتے اور اپنے والد گرامی کے مسند

نشیں اور سجادہ ہوتے۔ ان کے بیٹے سید نصیر الدین تھے جنہوں نے دو شاہدیاں کیں محل اولیٰ سے
تین فرزند تولد ہوئے اور ایک دختر پیدا ہوئی۔ فرزندوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) سید تقی الدین سجادہ نشیں

(۲) سید صفی الدین

(۳) سید زین الدین

سید تقی الدین سجادہ نشیں موضع شیخوپورہ ضلع موگیل بہار میں آباد ہوئے۔ ان کے ایک فرزند

میر مظفر حسین تولد ہوئے۔ جن کے بیٹے میر سعید علی ہیں جن کے سیر سعادت علی واسطہ سید شاہ احمد علی
پہلوی تولد ہوئے۔

سید صفی الدین کے دو فرزند تھے۔

(۱) سید رکن الدین (۲) سید صابر علی

سید رکن الدین کے بھی دو فرزند تھے۔

(۱) سید تاج الدین

(۲) سید منہاج الدین

سالہ تاریخ حسن صفحہ ۱۰۹

سید علم اللہ قطبی حسنی و سید احمد شہید

بالاکوٹ رائے بریلی نصیر آباد بریلی

سید شاہ علم اللہ قطبی حسنی مدنی دارالحدیث اکناف مستندہ میں تصدیق فرمایا، بریلی میں قادیانہ۔
آپ کی کم سن ہی میں آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے ماموں سید ابو محمد نے آپ کی پرورش
پانے دے دی۔ سید ابو محمد اس وقت شاہجہان میں تھے۔ سید شاہ علم اللہ نے تعلیم اپنے چچا زاد بھائی یحییٰ
خاں احمد سے حاصل کی۔ دوسرا تک شکرگاہ میں محنت و مشقت کی بہد نال یہ شاہ آدم بنوری
نقشبندی سے بیعت ہو کر کمالات حاصل کیے اور غلات، دینار سے سرگز کے گئے۔ سید آدم بنوری
نے پناہ مراد حضرت بہد اف ثانی کی دستار حیات کی اور وطن مدینت کیا۔ سید شاہ علم اللہ قطبی
حسنی اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر جہان کے سفر کی نیت سے نصیر آباد سے نکل کر رائے بریلی پہنچے تو ایک
بزرگ شاہ جہاں شکر و عابد کے احرام پہنچے بریلی میں قیام فرمایا۔

۱۹۱۵ء میں عبدالحق گیلانی میں ۶۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

سید شاہ علم اللہ کے فرزند تھے۔

۱۱۔ سید آیت اللہ (۲) سید محمد چوٹی (۳) سید ابو حنیفہ (۴) سید سید (۵) سید محمد فضیل۔

سید علم اللہ کے چھٹے سید محمد عبد بن سید محمد بنوری کے چھٹے سید احمد شہید بالاکوٹ تھے۔

سید شاہ علم اللہ کے فرزند سید محمد فضیل کی گیارہویں پشت میں مولانا سید ابو الحسن

بنوری قادیانہ تھے۔

مولانا سید محمد علی مونگیریؒ

شجرہ نسب

دردست نہ تیرا دست خدا دست کمال است
ہیں ماری کی دوست کہ لعل وہ جاں است
دردست سارہ جنبش لعل تلخ حکایت
دردیکہ اند مستی چشم تر نشان است

مولانا سلسلہ نسب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ پہنچتا ہے۔ ان کے آداد جداد میں شاہ بہا الحق خدوم معین دہلوی دسویں صدی ہجری کے اکابر اولیاء میں ہیں جن کے تاسلسلہ شاہ ابوبکر چڑچڑپوش قندھار سے منتقل ہو کر مظفرنگر آئے اور مرض کتولی میں قیام پذیر ہوئے۔ انہوں نے لکھنؤ فریاد تھاکر میری نقل دلائی سے خیال نہیں رہے گی۔ آپ کا سر اور کتولی سے مظفرنگر میں سرحد خلافت ہے۔ اسی خانوادے میں شاہ کمال بزرگ تھے جن کے دو فرزند تھے، شاہ سالار شاہ و شاہ نواز اس خانوادے میں ایک بزرگ شاہ علی بھی تھے۔ فرخ میراد شاہ ان کے کلمات سے متاثر ہو کر ہاشم گیکہ دامن جاگیر میں حطاک تھے۔ جسے علی الدین نگر دہلی الدین پور کہتے ہیں۔ اس خاندان کی دوسری شاخ میں شاہ خدام معین آگے ہیں جو شاہ محمد نعیم بن شاہ محمد شمس کے ہوتے ہیں یہ لوگ وہاں سے کافر منتقل ہوئے۔ مولانا محمد علی مونگیری کے جد بجد سید شاہ محمد علی کی ولایت کی تصدیق مولانا فضل الرحمن گینگ مراد آبادی نے فرمائی ہے۔ سو سال قبل سید شاہ غوث علی مظفرنگر سے کافر منتقل ہوئے اور شاہ خدام معین آگے جا نہیں ہوئے۔ مولانا محمد علی مونگیری کے آئین اجداد ہمارے تھے وہاں سے قتل آئے۔ قتلان سے مظفرنگر آئے پھر یوپی اور بہار کو سفر کیا۔ مولانا محمد علی مونگیری کی ولادت ۲ شعبان ۱۲۶۷ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۸۵۲ء کو کافر میں ہوئی۔ مولانا نے چنے چھا سے قرآن پڑھا اور فارسی عبدالقادر دہلوی سے پڑھی۔ وہ بیات کی تکمیل مولانا عبدالقادر دہلوی اور مفتی حیات اللہ کاندھلوی سے کی۔ جب عمر ۳۷ سال ہوئی تو علی الدین پور میں آپ کا نکاح

ہرگز۔ حافظ محمد صاحب سے اہم ذات کی تعلیم حاصل کی پھر مولانا شاہ کوست قادری کا ماس پکڑا جو
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد تھے اور مولانا اسماعیل شہید کے ساتھ کیے تھے وہ کاپی میں
مدون ہیں۔ آخر میں مولانا فضل الرحمن گئے مراد آبادی کی مدد کی تربیت نے مرتبہ کمال تک پہنچا دیا
میں انھیں مراد آبادی سے صحت مستور مولانا ام کل اور جسٹس حسین کی اہانت حاصل کی
اور خرقہ خلافت پایا۔ ایک دفعہ مولانا آب محمد محدث پھلوا دی (مدون دینہ منورہ متوفی ۱۳۹۶ھ)
کا بزرگ شریف لائے اور مدافہ تک مولانا محمد علی موگیری کے یہاں رہے اور مولانا محمد علی کو حدیث کی منہ
حاکم دلت ہرگز مولانا آمل احمد محدث پھلوا دی نے شیخہ عابدہ صی سے حدیث کا درس لیا تھا۔
سنہ ۱۲۹۶ھ میں مدسہ فیض عام کانپور کا جلسہ رستارندی کے موقع پر
علا۔ ایک مجلس شادیت قائم ہوئی جس میں ملک بھر کے جید اور اکا بر علماء و شریک مجلس ہوئے
جس کے خیبر میں ۱۳۱۲ھ میں دارالعلوم مدوۃ السعادہ کا قیام جس میں آیا اور مولانا سید محمد علی موگیری
اس کے پہلے ہتھم مقرر ہوئے چند جید علماء کرام کے اسمائے گزلی درج ذیل ہیں :-

- ۱۔ مولانا محمد من در بندہ (۲) مولانا اشرف علی تھانی (۳) مولانا شاہ محمد حسین الازہادی
- (۴) مولانا سید محمد علی موگیری (۵) مولانا عطف اللہ علیگر محض (۶) مولانا تالند اسد سیدی (۷) مولانا
- نور محمد بخاری (۸) مولانا احمد حسن کانپوری (۹) مولانا شاہ میلان پھلوا دی (۱۰) مولانا شاہ تھیل
- حسین دیستری۔

سنہ ۱۳۱۲ھ میں مولانا حاجی بیت اللہ کے بیٹے روانہ ہوئے۔ جی کے بعد ۱۳۱۹ھ میں داہیں
موگیری کے ۱۳۱۲ھ مطابق سنہ ۱۲۹۶ھ میں مولانا تھیل کی وصیت کے سکندرش ہو گئے اور شہید
میں معروف ہو گئے۔ حاجی اسد اللہ بھارگی نے دوسرے حج کے موقع پر چاندل سلاسل کی
اجالت دی تھی۔

مولانا سید محمد علی موگیری مدظلہ نے موگیری کے پیغمبر اصرار پر اداس گراس شعر سے متاثر
ہرگز موگیری میں قیام پذیر ہونا منظر فرمایا جو موگیری سے خط میں لکھ کر بھجوا گیا تھا

ہمد وہاں گرفتار ہو جاہا خریدارت

ہمد مشتاق دیدارت کہ مدد سے جود فرما

لے نہت الماطر جلد صلا

کمالیت زمانی کے معنی کے مطابق مولانا سید محمد علی موگیری کے مریدوں کی تعداد سہاگہ تھی۔ آپ کا انتقال ۱۰ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۷۶ء میں ہوا۔ آپ کا مرقد محلہ دلاور پور / نعیمی پور شہر بریلی میں مروج خلائق ہے۔

معاصر اکابرین | خواجہ محمد سیاح تونسوی (متوفی ۱۳۱۲ھ) مولانا فضل الرحمن گنج مراد ہادی (متوفی ۱۳۹۵ھ) حاجی امداد اللہ بہا جرنل (متوفی ۱۳۱۵ھ) امد مولانا رشید محمد گنگوہی (متوفی ۱۳۲۳ھ)

معاصر روگنائے بہار | خان بہادر مولوی سید نصیر الدین، خاں بہادر مولوی سید سیر الدین۔
تعلیمات در توفیق دینیت | بعد آسمانی و شہادت آسمانی، چینی محمدیہ، سیاح وقت سیاح امیر، آئینہ کمالیت مرزا، نادر حقانی وغیرہ، مولانا کی کل تعلیمات پچاس ہیں۔

اولاد | مولانا نے تین حدیث کے پہلا عقد بھی الدین پور میں میراں علی کی دختر سے ہو جن کے بطن سے دو دختر اور تین فرزند توڑ ہوئے۔ سید احمد علی، سید محبوب علی اور سید مصمم علی دختر کے نام نامی تھے اور آٹھ کھٹم ای۔ آخری دو بیٹے کم سن میں فوت ہوئے۔ مولانا سید احمد علی، عالم و عابد و نادم تھے ۱۳۲۵ھ میں فوت ہوئے۔ ان کے فرزند مولانا فضل الدین، ہادی عثمانیہ یوپی و شری کے شعبہ ریاضیات کے صدر تھے۔ ان کی تعلیم عربی زبان میں مصر میں طبع ہوئی۔ مدد کراچ مولانا نے کا پور میں ایک بیرو سے کیا جو لاولہ متعلیٰ کرگتیں۔ قیصر کراچ سیکری و منظر نگار، میں ہما جن سے ایک دختر اور ۵ فرزند توڑ ہوئے۔ متعلیٰ اللہ کم سن میں فوت ہوئے۔ مولانا لطف اللہ سبب، شیش پور تھے علیہ اللہ کم سن میں فوت ہوئے۔ مولانا نور اللہ اور مولانا منت اللہ رحمانی، مولانا لطف اللہ کا انتقال ۱۳۲۷ھ میں ہوا۔ سب سے چھوٹے بیٹے مولانا منت اللہ رحمانی نے چار مدلی تک ندوہ میں تعلیم حاصل کی۔ مولانا محمد عارف ہر سنگپوری سے استعارہ یک، اور علی علیہ پر میاست میں بھی صدر یا اورامیری کی صفتیں جھیں۔ مولانا محمد علی موگیری کی پتی بی بی عائشہ کراچ مولانا سید محمد علی بن سید محمد عارف سے سویت سحر منج بریلی میں، راجہ عرف کے رشتہ میں بچاں ہیں۔

مولانا محمد علی کے خلفاء

مکملہ ۱۔ شیخ محمد جعفر مطوف، شیخ البرکات

مہارہ ۲۔ حاجی ابراہیم ان کے دست پر سات موغیر مسلم شرف بہ اسلام ہوئے۔ ان

کے مرزہ کا نام حاجی محمد ہے۔

مولانا قاضی شاہ رحمت اللہ مظفر پوری، مولانا شاہ حبیب اللہ، مولانا قاضی حبیب

مظفر پوری، مولانا عبدالرشید، دانی ساگر، مولانا محمد علی حسن موغیر، پٹنہ، نفع موغیر۔

مولانا محمد عارف ہر سنگھ پوری دست پر ہو گئے

مولانا موغیر کے خلفاء میں سب سے سنا تہہ مولانا گنج مراد آبادی سے بیٹ تھے

لیکن روحانی تربیت مولانا موغیر سے پائی اور فقہ خلافت بھی پایا۔ ۳۰ سال تک شب و روز

مولانا موغیر کی خدمت میں رہ کر فیض حاصل کیا۔ تہہ یہی خدمات بھی انجام دیں۔ مدد سہروردیہ

سورجوں انہیں کی یاد گار ہے۔ بہت سارہ امداد تو، فقہ اسلام تھے۔ بہار میں ان کی کاوشوں سے تہذیب واری

ختم ہوئی۔ ان کی کوششوں سے تربیت میں نکاح بیگانہ، رائج ہوا۔ امر العوف نہی منکر پرستی

سے عمل کیا۔ مولانا عارف ۹۰ سال کا عمر ۳۰ سال بعد زعم حاصل ہوئے۔ مولانا عبدالرحمن ان کے

فرزند تھے۔

مولانا عبدالرحیم گوگڑی موغیر | بہار، در موغیر کے ملازمین تو قادیانیت کی ترکیب میں تہہ چڑھ

کر چکا۔

مولانا شاہ رحمت اللہ مظفر پوری | مولانا کے والد کا اسم غرای مولانا محمد قاضی برید احمد شہید

مولانا اسلمیل شہید کے غلیظ تھے۔ در جگہ میں ان کے بہت سے مریدین تھے۔

مولانا محمد علی حسن پٹنہ یا موغیر | مولانا کے مصنف تھے جو مولانا محمد علی موغیر کی میر تھے

۱۰۰ صفحہ پر مشتمل ہے۔ یہ سب سے بڑا مخطوطہ ہے۔ مدد سہروردیہ مدد مولانا محمد علی کے ہاتھ

سید احمد دہلوی باری نوگیری

مصنف فرحنگ آصفیہ و سید عبداللہ بخاری

امام جاسع محمد قری

سید احمد دہلوی باری کے صاحبزادے علی علی سید شاہ
سیماں رئیس اند پگنہ حکم خلق ننگیر سید کے عتی مدین
سید تھے اند شیخ عبداللہ دجلانی کی اولاد میں سے تھے ان
کے بزرگ میں کثرت سے علماء گزرے ہیں جن کا تعلق
ساں تہ بنام سے تھا سید شاہ سیماں کی شہریت چیت
میں سید احمد دہلوی کو لے ہوئے۔ ان کے والد محترم سید
عبدالرحمن باندی صاحبزادہ ہیں اپنی جاہ سے بے شک
ہوئے۔ دین چھوڑا اور عاذم دہلی ہوئے۔ دہلی میں
عرب مدرسے کے سادات بخاری کے خاندان میں
شاری کی جوانی میں جعفر صادق کی اولاد میں تھے اور
مستحق رہی کے ہر سید سید احمد شہدہ دلاؤں اور
اسنیل شہید دہلوی کے ساتھ سادات و شیرینے اور
جنگ امیلا و سوات میں شرکت کی۔ دونوں بزرگوں
کی شہادت کے بعد ٹوٹ کر پرتگال پہنچے وہیں واپس
آئے۔ سید احمد دہلوی بلا قہر گیم کے کوچہ اور دہلی زمر
میں ۸ جنوری ۱۸۳۲ء کو تولد ہوئے۔ بعد ازاں ان
کے والد نے صاحبزادگی کے ایش واقع فیض بازار
میں ۱۸۳۹ء میں ذاتی مکان خرید کر نور الدین خان سید

فرحنگ آصفیہ و سید عبداللہ بخاری اور سید احمد دہلوی باری

فہرست
اسماء گرامی

فہرست
اسماء گرامی

فہرست

۳۵	امام سید عبداللہ بخاری	۳۵	امام سید عبداللہ بخاری
۳۴	امام سید عبداللہ بخاری	۳۴	امام سید عبداللہ بخاری
۳۳	امام سید احمد بخاری	۳۳	امام سید احمد بخاری
۳۲	سید احمد دہلوی باری	۳۲	سید احمد دہلوی باری
۳۱	سید عبداللہ بخاری	۳۱	سید عبداللہ بخاری
۳۰	سید عبداللہ بخاری	۳۰	سید عبداللہ بخاری
۲۹	سید عبداللہ بخاری	۲۹	سید عبداللہ بخاری
۲۸	سید عبداللہ بخاری	۲۸	سید عبداللہ بخاری
۲۷	سید عبداللہ بخاری	۲۷	سید عبداللہ بخاری
۲۶	سید عبداللہ بخاری	۲۶	سید عبداللہ بخاری
۲۵	سید عبداللہ بخاری	۲۵	سید عبداللہ بخاری
۲۴	سید عبداللہ بخاری	۲۴	سید عبداللہ بخاری
۲۳	سید عبداللہ بخاری	۲۳	سید عبداللہ بخاری
۲۲	سید عبداللہ بخاری	۲۲	سید عبداللہ بخاری
۲۱	سید عبداللہ بخاری	۲۱	سید عبداللہ بخاری
۲۰	سید عبداللہ بخاری	۲۰	سید عبداللہ بخاری
۱۹	سید عبداللہ بخاری	۱۹	سید عبداللہ بخاری
۱۸	سید عبداللہ بخاری	۱۸	سید عبداللہ بخاری
۱۷	سید عبداللہ بخاری	۱۷	سید عبداللہ بخاری
۱۶	سید عبداللہ بخاری	۱۶	سید عبداللہ بخاری
۱۵	سید عبداللہ بخاری	۱۵	سید عبداللہ بخاری

فرحنگ آصفیہ و سید عبداللہ بخاری اور سید احمد دہلوی باری

کے فرزند احمد سید عبدالحق کو ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء میں جامع مسجد دہلی کی مسجد ثانی، مت خطابت کا منصب عطا ہوا۔ جس سے اُس نے اس خال راہ کو ساشی طوہر پر غور و کفیل بنایا۔ ۵ دسمبر ۱۸۹۵ء میں سید احمد دہلوی دہلی کی بیٹی نرجس سید احمد بخاری نام جامع مسجد دہلی والدہ سیدہ عبدالحق کا انتقال ہو گیا۔ وفات سے تین ماہ پیشتر ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو ایک بڑے دروہیت نامہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر اپنے خاوند امام سید احمد سے دستخط کر کے والدہ کے پاس رکھی گئی تھیں۔ نانی نے اپنی بیٹی کی لاش کو چھاتی سے لگایا۔ مرنے پر بیٹی کا مدبر مردداشت کر کے اپنے نواسہ کو پال پوس کر بٹا کیا کبھی آنکھوں سے اور میل نہ ہونے دیا۔ اپنے بھی دل میلان کیا اور بیٹے کو شفقت کی نظر سے دیکھا۔ چھوٹی سی عمر میں قرآن حفظ کرنا شروع کیا۔ وقرأت سکھیں۔ آپ نے امامت کی قابلیت پیدا کرنے کے لیے عربی، فارسی، ریاضیات حدیث، فقہ، منطق اور فقہائے سیر طاق بن دیا۔ شہید کو بچپن کے بعد دستا ہوا امامت سے مستحضر کیا۔ مدظلہ امامت کا کام چلتے رہے جب جس صبح کو بڑا کاف پڑھا تو محمد ک مادر چھائے کا حکم دیا۔ اوقات کی تازہ بیٹی پڑھائی جس میں مدظلہ سے ہر نذر انفرادت کر کے کہتے تھے پھر عربی کی کاند میں اس کو امام بنایا اور خود مقتدی رہے لکھنؤ، امامت بھی اپنے سلسلے فرزند کو دوا یا۔ سید احمد کا یہ واسطہ تزاروح میں دوا لکھنؤ میں سے سامعین کو سروسر کرنا تھا سید احمد دہلوی دہلی کو حیدر ناز باکرمیری علی لے آیا ایک بخت ابھار پھوڑا۔ انہیں کے فرزند موجودہ امام جامع مسجد دہلی سید عبدالحق بخاری ہیں جو ہندوستانی کے مسلمانوں کے تائید ہیں۔ رہنے بزرگوں کا نام روشن کر رہے ہیں۔

مولوی سید احمد دہلوی کی ادبی سرگرمیاں

مولوی صاحب، پی شہید معروف اردو لغت "فرہنگ مصنفہ" کی تصنیف کے مصنف کافی شہرت کے مالک ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تسمیہ، ملک اسکول دہلی میں ہوئی تھی۔ آپ کو بچپن ہی سے تصنیف و تالیف کا شوق تھا۔ پی ملری طباعت کے تحت بچپن ہی میں ایک نظم "طفلی نامہ" اور ایک کتاب "تقویر اربعین" لکھ کر ۱۸۹۰ء میں ان کی ایک کتاب "مکتبہ افتادہ" طبع ہوئی جس پر سرکارِ برطانیہ سے العام ۱۸۹۵ء میں فرہنگ مصنفہ کی تصنیف شروع کی۔ ۱۸۹۵ء میں ان کی دوسری کتاب "دعائے روزہ" شائع ہوئی جس پر ڈیڑھ ہزار روپے العام میں طبعی سامی زمانہ میں ڈاکٹر علی انیسٹرڈ نے اس پر یہاں سے ان کو انگریزی کی محنت کی تیاری کے لیے دلا یہ کام جواہر انہوں نے دیا۔ انہوں نے ڈاکٹر است پرک میں

سید احمد دہلوی کا ترجمہ کلام

قطرہ

اے اڑیڑ کچھ تو دھڑکی کر بیٹھے ہیں
 کب سے وہاں تیرے کہ امید درہم
 جو کچھ سا کسی سے وہی چھوڑا بھروسہ
 اپنی لغات چھوڑ پھینے و دشکار ہم

اور اوستید عبداللہ ماحول احمد دہلوی ہاروی
 سید محمد سید عبدالغفور سید عبدالغنی سید عبدالغریز

سید احمد نقیہ نعت سید احمد اوی	سید محمود	سید حامد
امام سید عبدالحمید بخاری	سید سید احمد سید یحییٰ بخاری	
امام سید عبداللہ بخاری	سید شمیم احمد نقیہ	
دمعہ امام جامع سبزواری	جہانگیر دہلوی کراچی	

حاجی عبدالقادر شاہ جیلانی قادریؒ

(مشہور نسب و مشہور)

پیر حاجی شاہ کہلاتے تھے آپ سنگھ میں تودھجئے۔ آپ دانا کول اوسے شمال
 زہد کا دتھے۔ دواست و بلاغت اور حاضر و غائب میں آپ کا کون سا ثانی نہیں تھا۔ درود و تہ گولہ
 لڑائی چہرہ و لکھی وارسی آنکھوں سے نور پست تھا، سر پر جامہ باندھتے تھے، آپ نے کئی حج کئے اور وہ
 مرتبہ بند شاہ تہنشاہ شرف اور کہلاتے سنی کی زیارت کی، وہاں غوث پاک میں پید پر مسکالیا
 سجادہ نشین سے بیعت ہوئے۔ حاجی شاہ بڑے تہجد گزار تھے۔ رحلت کے وقت پامال پند کھڑے
 فیروز پڑھا اور ۳۴ سال کی عمر پاکر ۱۹ شوال ۱۱۳۶ھ میں دامن حق ہوئے۔

سید علی مرداں شاہؒ

حضرت سید علی مرداں شاہ جیلانی قادری بڑے عابد و زاہد بزرگ تھے اور جلال
 دالے و درخش تھے۔ شریعت کے خلاف کوئی بھی کام دیکھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ لوگوں کو بڑی برکتی
 پکڑ کر مسجد میں آتے اور نماز پڑھواتے مدغیر مشرک لوگ آپ سے بڑے مرعوب ہوتے تھے۔ جمعہ
 و عیدین کی نماز میں ایسا شاندار عقیدہ پڑھتے تھے کہ آپ کے شیعہ مخالفوں کو دہشت سے بھرتے
 تھے۔ آپ کی اولاد تئیں ہوئی ۲۱۰ دی الفجر بروز منگل ۱۱۳۶ھ مطابق ۱۷ نومبر ۱۷۲۳ء کو ۶۵ سال
 کی عمر میں رحلت فرمائی۔ حضرت مدیا پیر کے مومن ہیں اور ان کی شریعت میں آپ کا حرور و اہانت گوارہ
 خاص و عام ہے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری (شہرہ کثیرہ)

مشہور کثیرہ ہمدانی شمس الدین فوق اپنی تصنیف تاریخ کشمیر کے دوسرے حصہ میں رقم طراز ہیں کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ کی پڑوسی اور سید عطاء اللہ بخاری کی تیسویں پشت میں ایک بزرگ سید عطاء اللہ بخاری تاجی خانقاہی و قادری تھے والدہ سید محمد بخاری کے ہمراہ کثیرہ شریف آئے۔ یہ اسلامی حکومت کا زمانہ تھا جن دنوں دوسرا دہائی ہوئے۔ سری نگر میں بہت سی ایک کامزرا بٹھاتا تھا جس میں دیوار کے متصل شمال کی جانب موجود ہے سید عطاء اللہ بخاری کی اولاد کشمیر کے علاوہ پنجاب کے اضلاع گجرات اور سرسویں و سیل۔ وہ اب بھی موجود ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ کی والدہ عظیم آباد چڑھ سار کی رہنے والی تھیں ان کا نام سیدہ فاطمہ اندرانی بہت مرانا ملکیم جہاں سید احمد اندرانی تھا۔ ان کا شجرہ نسب حضرت باقی اللہ چوٹی سے لے کر ہے۔ حضرت خواجہ باقی اللہ کو دعائی دنیا میں بلند مقام حاصل ہے۔ ان کی نواسی سیدہ عطاء اللہ شاہ بخاری کی تھی۔ سید عطاء اللہ شاہ کے والد سید ضیاء الدین اکثر پیشیہ کی تہارت کے لیے میر بہار کے شہر چنڈ جیا گئے تھے۔ یہیں سید گھر لے کر آئے سید ضیاء الدین کی شاہی پوری جن سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری قتل ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم پٹنہ بہار میں اپنی ماں بہال میں ہوئی سید عطاء اللہ شاہ بخاری نہ صرف میر شریعت تھے بلکہ ترکیب اور اسلام کے قلع کے سوار تھے۔ انہوں نے ترقی و تادیب کی تحریک میں اپنی زندگی وقف کر دی اور اپنی شعلہ بار تقریروں سے مسلمانوں کے دلوں کو گروا دیا۔ ۹۰ ہجری قمری ۱۲۱۰ھ مطابق ۱۸۹۶ء کو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا وصال ہوا۔

سید احمد علی شاہ و سید حسن بدرالدین

اعلیٰ حضرت غیب علیہ السلام

سید احمد علی شاہ گورداسپور میں تولد ہوئے۔ پیری و مرید کے سلسلے میں متعدد میں ان کا آنا جانا تھا۔ تاہم یہ فراموشی ان کا سر نہ تھا۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند و قیام پاکستان کے نتیجے میں گورداسپور سے ہجرت فرما کر سرسورگوٹھ، سرسورڈ میں منسلک قریلوں کے سکونت پذیر ہوئے۔ چونکہ خاندانی سجادہ نشین تھے۔ اس لیے یہاں ہی منسلک چنتا رہا۔ رشتہ داری میں مصروف رہا۔ یہاں رہا وہ ان کا شمار تھا۔ اس معاشرے کے آرائیں برادری اور لاشاکی طرحی اور پیشی راجپوتوں میں کافی رنگ اس کے سر پر ہیں۔ طبیب بھی ان کی وابستگی رہی۔ تاہم بعد میں انہیں دل سے ۳۰ راضی اور ایک بھگت پیش کیا گیا۔ انہوں نے قبیلہ کرنا گوروہ نہ کیا۔ سرسورگوٹھ سے نکل نکال کر کے جہ سنگھ محلہ گورداسپور میں مستقل آباد ہو گئے۔ یہاں بھی ان کے رشتہ داریت کا مسلسل جاری رہا اور ان کے آتہ سے لوگ فیض بہہ رہتے رہے۔ ان کے دست مبارک پر ہندوؤں کے قصود گھرائے شرف پر اسلام ہوئے۔ رشتہ داری و وفات پائی۔ محقق شاہ کے سر سے مشعل ان کا مزار مزاج خلافت ہے۔

سید حسن بدرالدینؒ اس خاندان کے سب اعلیٰ تھے۔ ہندو لہو بہام خوش پاک کے ارشاد کے مطابق سمر ہند، میانہ کیا۔ آپ کے حکم سے مسلمان گڑھ عرف مسلمان شریف، گورداسپور میں سکونت پذیر ہوئے ایک فرزند سید حامد علی اپنے وطن لہوا میں رہ گئے۔ سید حسن بدرالدین ہند کر موضع شہر گورداسپور میں آباد ہو گئے۔ وہیں آپ کا قہر سید شہاب الدین کی وصیت سے ہوا۔ حاجی کا اسم گرامی "سرمج" تھا۔ جن کے بطن سے چار فرزند تولد ہوئے۔ (۱) سید علی شاہ ماہر (۲) سید محمد لطیف (۳) سید محمد صادق (۴) سید علی باب اللہ۔

سید احمد اللہ مصنف مسلم شعرائے بہار دشمبر ۱۳۵۲ھ

سید احمد اللہ کی ناہمال ادبی حائز بہار سے وابستہ ہے۔ ان کا نام سید شاد حسین تھا۔ یہ چار بھائی تھے۔ سید سعادت حسین، سید بیات حسین، سید ہدایت حسین، سید ہدایت حسین کے واسطے ڈاکٹر سید حفیظ کریم پوری سرکاری یونیورسٹی ہیں۔ سید احمد اللہ عرف مسلم شاعر نے بہار کے پرنسپل اور امیر صاحب علی کھر بٹ کے رہنے والے تھے۔ آنگل میں واسطے سید سعادت حسین کی پیشہ سے فائدہ ہوا۔ اس لیے آجکل ہی میں آباد ہو گئے۔ سید احمد اللہ کے والد سید اللہ بخش کا عقد سید سعادت حسین کی دختر بی بی محبت اللہ عرف بہارن سے ہے۔ سید احمد اللہ جب ۹ برس کے ہوئے والد کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ میں مدہ سے فارغ التحصیل ہونے کا پورا اور ترقی پزیر مدارس میں مدرس بن گئے۔ ۱۹۲۵ء میں عید آباد میں مدرسہ المعارف سے وکالت ہوئے۔ ۱۹۲۶ء میں سقوط حیدر آباد کے بعد کراچی منتقل ہوئے۔ ۱۹۲۷ء میں جامعہ طہریہ شرقیہ کراچی میں درس پر مقرر ہوئے۔ ان کی دختر مسطانت بیگم کا عقد ان کے مانوس سسر کے فرزند سید احمد سے ہوا۔ پرنسپل آف کراچی میں اکاؤنٹنٹ کے عہدہ سے سکندرشہ ہوئے مدہ شہر آباد میں قیام پزیر ہیں۔ لکھنؤ اور لاہور میں۔

اولاد سید احمد اللہ شرف آباد کراچی

پروفیسر شہزاد احمد (مرتبہ)	طائف احمد	ظاہر احمد	حارث حسین	دشمن	تفہیم	آفتاب خان	آسمان
			مفتی نواز حسین		طیغ	تدبیر	حارث
					مدح	تفہیم	
					محمد تقی اللہ (دوسری)	محمد تقی	
					احمد مدح	محمد تقی	
					عید کریم	محمد تقی	
					محمد تقی	محمد تقی	
					محمد تقی	محمد تقی	
					محمد تقی	محمد تقی	
					محمد تقی	محمد تقی	

مسلم شعرائے بہار ۳۰ جلد اول صفحہ ص ۱۲۶ بہار اور لاہور

مولانا سید ابوالحسن ندوی

(طہذیب ص ۸۹)

مولانا سید ابوالحسن ندوی مدظلہ العالی کا گھر انیسویں صدی کے علم اعلیٰ تھے ان کا گھر انیسویں صدی کے علم اعلیٰ تھے
حق امد سید احمد شہید بالا کوٹ کا گھر اس ہے جس کے کہ کات کا پورا عالم اسلام معترف ہے آپ نے
اردو دنیا کی تعلیم و تہذیب کا مہر سے حاصل کی اساتذہ میں فیض عرب تقی الدین، ہلالی، مرزا اسد حسن
حق لوگ سے حدیث پر علمی۔ مولانا حسین احمد مدنی سے دیر بند میں ایک ماہ تک فیض حاصل کی۔
مرزا احمد علی امروہوی مفتی اعظم دیوبند سے عربی ادب کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا احمد علی لاہوری
سے تفسیر پر علمی۔ دس سال تک ندوہ میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے آپ کی پہلی تعریف تہذیب
سید احمد شہید ہے مولانا ایسا کاتہ صوری سے بڑے تعلقات تھے۔ ان کے ساتھ بہت سے علمی مسائل
میں شریک رہے۔ مولانا کی عربی تعلیمات میں اچھی خاصی تعلق مرصود ہے۔ دمشق یونیورسٹی کی دعوت
پر آپ نے جامعہ میں عربی میں کئی کچھ رہے۔ آپ بہت سی دینی انجمنوں میں شریک کار رہے۔

صدر مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، رکن مجلس شہداء جامعہ اسلامیہ دیوبند، رکن
مجلس تاسیسی دایۃ عالم اسلام، رکن مجلس عاملہ مرتضیٰ عالم اسلام بیروت، رکن مجلس انتظام اسلامک
سوسائٹی، رکن مجلس شہداء دارالعلوم دیوبند، رکن مجلس عاملہ دارالافتاء، اعظم گڑھ، آپ کا نزدیک
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مکتب سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولانا احمد علی لاہوری اور مولانا عبدالقادر شاہ لڑکی
سے جانتے و شناخت حاصل کی پہلے حد سادہ خزانہ دیوبند۔ آپ ۲۲ شہرہ کئی ماہ کے مصنف ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شاهنشاهی رضوانی سما بلع العالی بکماله

صفتی رخ او واهی کشف الدی بکماله

قرآن با خدای گنجست معضله

صدقاً یقیناً را سخا عسلویه وآله



اولاد سید حسین فاضل توحید

اولاد شاه تیم الله

سید حسن حس و دم	سید سیف مدین علی	سید محمد الله	شاه نعیم الدین
سید احمد نگر دره	افرد سیح	سید کریم الله	سید کریم الله حکم
سید شاه عاتق	سید شاه احمد	سید و احد علی	سید محمد جمیل
سید شاه جیون	سید محمد ملال	سید مصطفی	شاه اسماعیل
سید شاه قمر علی	سید دیوان شاه	سید محمد بن حسن	سید قسیم الله
دیوان سید شاه دولت	دیوان سید یحیی	سید حسن مت الله	سید رحیم الله
سید شاه نور محمد	دیوان شایع ابرین	سید احمد الله نوری	سید محمد زید
سید شاه علی مدین علی	بنی بی آصف	(مصطفی)	سید محمد زکریا
سید شاه برهان الدین	زوجه سید غلام محروق	(مستم شریف بهار)	سید عبدالصام
سید غلام محروق	(کهر قبا پنه بهار)		سید عبدالصمد
سید شاه تقی			سید احمدی
سید شاه عظیم مدین			سید قطب عالم
سید غلام مظفر			سید محمد عام
شیر غلام شرف الدین بی			سید عبدالرحیم الدین
			سید شاه علی شریف
			(بهار)

(تایخ اشرفاوار سید حسین بهار، رز کمری)

(سیدان اسرار، بهار - استاد مؤلف)

میر سید شاہ کمال الدین ترمذی کستیخی قادریؒ

دشبرہ نسبؒ

میر سید کمال الدین ترمذی اپنے چند ملقاہ کے ساتھ ۷۸۵ھ میں ترمذ سے دعوت و تبلیغ دین کے لیے ہندو قسریں لائے اور قصبہ کیتل کے نزدیک موضع بہاؤ میں قیام کیا کچھ عرصہ بعد بعض مجہدوں کی بنا پر واپس وطن ہوا، پڑا اس لیے اپنی جگہ اپنے فرزند سید برہم کو سلطان شہاب الدین غوری کی قریب میں شریک کر دیا۔ سلطان نے لڑکے کا علم سکھایا۔ لشکر کا سپہ سالار بنا کر قلعہ ہالسی کی طرف کوچ کا حکم دیا۔ سید شاہ برہم نے کئی جرأت کا مظاہرہ کر کے حال و حال کے بعد قلعہ پر قبضہ کر لیا لیکن خود شہادت کے درجہ پر فائز ہو گئے۔ قلعہ کے نزدیک ہی آپ کا سر مرجع خلافت چادر نش بھی کے لقب سے مشہور ہے۔ سید کمال الدین ترمذی سے دوبارہ فارم ہوا ہے۔ سلطان بہت خوش ہوا اور ان کو کئی عہد میں آباد کیا یہاں آپ کے دست پر ہزاروں آدمی شرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ نے یہاں چار بیٹے اور بیٹیاں بھی جن میں صاحب مغلالتہ میں چار شہادت نوش کیا۔ آپ کے چچا رہ گئے تھے جن کی اولاد ہند کے چچہ چوپہ پر آباد ہیں۔

۱) ملک سید قطب الدین (۲) میر حسام الدین (۳) سید منیر الدین (۴) سید جلال الدین غازی (۵) سید نظام الدین (۶) سید ابراہیم شاہ (۷) سید عید جان (۸) سید مکی الدین (۹) سید غلام الدین (۱۰) میر سید فیض الدین (۱۱) سید جلال الدین۔

۱۲) میر قطب الدین کا خزانہ کتب میں ہے انسان کی اولاد و موضع کیتل اور فیض آباد میں آباد ہیں۔
۱۳) میر حسام الدین کی اولاد کیتل، احمد آباد اور دلی آباد ہیں ان کی قرابت داری قادری خانانہ کیتل سے بھی ہے۔

۱۴) سید منیر الدین خاندان خورشید خاں سے ہے۔

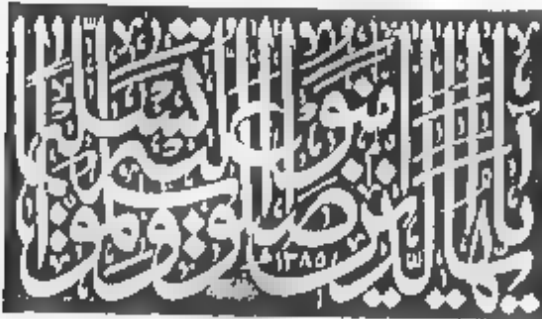
۱۵) سید جلال الدین غازی نامری سادات ٹھٹھورہ دیکھ لکھو اسکے موصوفہ اعلیٰ میں۔

۱۶) تاریخ نامری، تحفۃ الانساب، تاریخ سادات، تجرود سادات ٹھٹھورہ زمو لا ناسیب جبار شہید دہلی

(۵) میر سید سعید جان موضع چٹن صوبہ مدراس تشریف لے گئے اور وہاں سکونت پذیر ہوئے۔
 (۶) میر سید ذکین الدین نے احمد آباد و گجرات کو سکون بنا یا ان کی اولاد وہاں رہ رہی ہے۔
 (۷) میر سید سلیم الدین قزوچی میں ارشاد وہلی کی طرف سے جہدہ علیہ پر نازل ہوئے۔ اس کی گھر والے
 میں سید شہاب الدین قزوچی مشہور تھے۔ سید عبداللہ بن سکندر دہلی کے دیواری تھے۔ ان کے فراموش
 سید صدر جہاں بادشاہ اکبر و جہانگیر کے وزیر سلطنت تھے۔ ان کے بیٹے سید نظام الدین کو شاہجہاں
 نے مرتضیٰ خانی کا خطاب و محنت فرمایا تھا۔

(۸) میر سید نصیر الدین شمالی بہار و تربت میں شیعہ پر نہیں میں کلکڑہ میں سکونت پذیر ہوئے۔
 سمری اختیار پور میں بھی ان کی اولاد موجود ہے۔ میر جعفر اور نواب میر قاسم قلندار جو گجرات کے رہا
 ہوئے تھے میر سید ناصر الدین کی دشمنی اولاد میں تھی۔

(۹) میر سید عز الدین درم گاہ منجمل میں درجہ شہادت پر نازل ہوئے۔ آپ کا سزا بہشت میں ہے
 مادیات صرافوں اور مادیات سامانہ بھی سید کار الدین کی نسل سے ہیں۔



مناجات کمالیہ

خداوند اکبر سبباً بصیراً بقدرت علیٰ کل شیء قدير
وہی مومنان را از آفرام وافر بہ حنفت بیاور کما مہمید
دور ملک باشد برائے حق خوش وہ یست شوقاً و لاز مہرید
نہدیکہ قرطہ وینیس بدای کلاہ تر او سر اہا مینرا
بہر تہس آں امر کردہ موسیٰ کہ کہ کم بگویند و کرا کیشرا
مثل کلامت کہ گفتن تواند و کلاں بعضاً بلعین طہیرا
غضب برست فن مجھے وہ در آید بہر جہنم و سادت میرا
کسے را کہ ہشتن دہی بکشتن بطبع تمام سبب چسا یا میرا
کسے را کہ بر پشت ہاش رسانی فی دہی سپردا و یعلیٰ سیرا
کسے را کہی صدق لود و تو شعرو امین از کثرہ شطیرا
برہذیکہ از قبر میرد شود آں ہر مشہر چو خیبرند اکثر غیرا
دور مدنی یاد پیرد من رسی ہاشم چو مومنا مسل قطیرا
چہرہ داند کسے جان در مانگا رہ تو را فی کربستی علیٰ بصیر

کام حسینی رسا جہنم دارد

قرنی حقو کون یا بعداً خبیرا

و در پیر شاہ کام الدین ترقی مستحق تارنگ

سید شریف جرجانی

سید شریف جرجانی صوبہ جرجان یا گرگان کے مریخ خانہ میں ۲۲ شعبان ۳۰۶ھ / فروری ۱۳۳۱ء میں ترمذ کے والد کا نام علی اور کنیت ابو الحسن تھا اور لقب سید شریف تھا۔ والد کا نام محمد تھا۔
شہر و نسب ہے :

”علی بن محمد بن علی السید بن ابی الحسن المہینی“

نیر جرجی پشت میں سلسلہ نسب محمد بن زید الداعی بن امام زین العابدینؑ سے ملتا ہے۔
آپ نے ابتدائی تعلیم وطن میں پائی۔ مفتاح العلوم و مذاہب سے پڑھی۔ جارا تہ تفسیری کاشان کا مطالعہ بھی کیا۔ ”شرح سلاطین“ قطب الدین کے شاگرد مبارک شاہ سے مصر میں پڑھی۔ یکے
اس پر حاشیہ بھی لکھا ملاقہ بھی پڑھی اور اس پر شرح بھی لکھی۔ وہ مصر میں محمد البرکاتی سے
”جوابہ“ کا درس لیا۔ تعلیم سے فخر نہ ہرگز شیراز میں درس و تدریس کا شغل اختیار کیا۔ ۴۰ برس تک مدرسہ
دارالافتاء میں درس دیتے رہے۔ شیراز کا حکمران شاہ شجاع کا قدردان تھا۔ سلطان تیمور نے ۸۹۹ھ
میں شیراز کو تاراج کیا مگر سید شریف جرجانی کو امان دی بلکہ ساتھ سمیرند لے گیا جہاں وہ درس و تدریس بھی
شغل رہے۔ ۹۱۰ھ میں تیمور کی وفات کے بعد وہ شیراز چلے آگئے۔ جہاں ۹۱۶ھ / ۱۵۱۰ء
۹۱۶ھ کو لائی شہادت پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

تالیفات : (۱) قرآن کا فارسی میں ترجمہ کیا جو فقط طبرستان میں ہی شیرازی و ترمذی مشائخ سے منسوب
ہو گیا۔ (۲) حاشیہ تفسیر بیضاوی (۳) حاشیہ تفسیر کشف (۴) حاشیہ الشکوۃ یا ملامتہ الطیبیہ (۵) تذکرہ
فی اصول الحدیث (۶) حاشیہ شرح مختصر ابن حاجب (۷) شرح سراجیہ (۸) شرح ہیا غفری (۹) صرف کتب
(۱۰) شرح تعلیم (۱۱) حاشیہ شرح سلاطین (۱۲) صرف میر و سہل نویر (۱۳) شرح کافیر (۱۴) شرح واقیہ۔
(۱۵) حاشیہ طہل و دعا (۱۶) آداب شریف (۱۷) حاشیہ شرح مکتب اللعین (۱۸) شرح ملاقہ (۱۹) جلد ۲۔
(۲۰) حاشیہ شرح تفسیر تفسیر (۲۱) شریفیہ (۲۲) شرح تذکرہ طوسی (۲۳) التفرجات۔

تذکرہ مصنفین (دہلی نظامی از پروفیسر اختر داعی ص ۱۳۱)

امیر علی کبیر بہدانی رحمہ اللہ

دشہرہ قسب ۱۳۱۸ھ

سید امیر علی بہدانی ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۳۱۳ء میں بہدائی میں فوت ہوئے آپ کی والدہ کا نام
 لیلی نام تھا۔ آپ نے آپہن میں قرآن حفظ کر لیا تھا اپنے ماموں سید ملا علی الدین سنائی سے تصوف کی تربیت
 حاصل کی۔ آپ کا زمانہ ۱۲۸۳ھ میں ہر۔ کوہستان پرانے کے نزدیک شگلان میں وقف ہوا ہے جو وہی
 ترکستان میں ہے۔ نو مسلم راجہ سلطان شاہاب الدین کے عہد میں سیدنا علی کبیر بہدانی اپنے ۱۰۰ اصحابوں کے
 ساتھ کشمیر میں زندگی گزار فرمایا جن میں آپ کے مرید خاص سید محمد غادر کی بھی تھے۔ آپ نے کشمیری
 زبان سیکھی اور اپنے اصحابوں کو کشمیر میں رشد ہدایت کے لیے چھوڑا کہ کتاب سیر میں درج ہے کہ سید
 صاحب نے اپنی کلام سلطان عبدالقدوس الدین بن شاہاب الدین شاہ کشمیر کو عنایت فرمائی تھی وہ تو اپنی اس
 خاندان کے آخری نمکدان بن گئے۔ ان کی وصیت کے مطابق قبر میں رکھ دی گئی مگر آج ان کے مطابق لوگ
 اس تبرک کے فیض سے محروم ہو گئے۔ امیر علی کبیر بہدانی کی وفات کے بعد ان کے مرید سید محمد بہدانی
 بارہ سال تک کشمیر میں رشد ہدایت میں مصروف رہے۔ میر سید محمد بہدانی کے مرید سید غلام الدین بہادر
 چنے گئے جہاں وہ سجدہ خاک ہیں اور ان کی اور دہلی و ہریانہ و ہندوستان میں سید ولایت علی بہت
 مشہور ہیں جو سید غلام الدین کے فرزند میر شمس الدین سید پورٹ کی اولاد ہیں۔ سید علی علیہ السلام کو دیکھ کر
 اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہر کشمیری برج کے وقت اور اذیت خیز خوش الحالی سے پڑھتا ہے جس
 کی بشارت حضرت امیر کبیر سید علی بہدانی کو بشارت نبوت پر درجت علیہ السلام کی اپنی پڑھائی تھی۔ سید
 علی بہدانی شاعر بھی تھے۔ بعض مقامی اور علاقائی کہتے تھے۔ غلامانی اپنے استاد اور غلام سید غلام الدین
 کی ثابت سے لکھتے تھے۔ کہ آں دانی غلامانی۔ میر سید علی بہدانی کشمیر،

سید ماہنامہ دہلیہ ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۳۱۳ء۔ سید حمید الدین، راجہ بہادر۔

فرشتہ، دیکھ کر ان دنیا بھی جہان کے سب سے والے تھے۔

سید محمد بندہ نواز گیسو دراز گکبرگہ شریف دکن (شعبہ نسب شاہ)

اسم گری سید محمد کنیت ابو الفتح ابو القلب سید الدینی ولی الاکبر العاقل تھا۔ عام طرد پر خواجہ
مذہب نواز گیسو دراز ہو گیا۔ آقا محمد جواد ہزارت سے دہلی آئے۔ ۱۱۸۵ھ میں آپ کی ولادت ہوئی آپ
کے والد سید برصفت میمنہ راجو نواز تھے جن کو خواجہ نظام الدین اولیاء سے بڑی محبت تھی۔ ان
کے ناموں سید ابراہیم سترنی دولت آباد کے محبیدار تھے ۱۱۸۵ھ میں آپ کے والد محترم کا انتقال
ہوا۔ ان کا مزار اربع جی موضع خلان ہے۔ ۱۱۸۵ھ میں اپنے بڑے برادر سید چمن کے ساتھ حضرت
خواجه میر الدین پیرافہ دہلی کے دست مبارک پر معیت کی۔ حضرت چرخ دہلی کے وصال کے بعد
سہ ماہ ولایت پر متمکن ہوئے۔ دہلی میں ۴۲ سال کے قیام کے بعد ۱۱۸۵ھ میں غازی گکبرگہ دکن
ہوئے۔ پچیس سال کی عمر میں سید محمد بن مولانا جمال الدین مغرب کی صاحبزادی بی بی صفاتون سے
عقد کیا جن کے بطن سے دو صاحبزادے آمدتیں صاحبزادیاں آئندہ ہوئیں۔ صاحبزادوں کے اسمائے گزالی
یہ ہیں ۱) سید محمد اکبر حسینی ۲) سید محمد اصغر حسینی ۱۱۸۵ھ میں بڑے صاحبزادے نے اپنے والد
بزرگ سے خلافت پائی لیکن سات ماہ بعد ہی رحلت فرم گئے۔ سید محمد اکبر حسینی کی تیغفات ۱۱۸۵ھ
۴) شرح مطلقہ ۵) عقیدہ و ناری ۶) احسن مساجد ۷) مقامات صوفیاء ۸) قصص اہل
۹) شرح سوانح ۱۰) رسالہ مشرکہ ۱۱) رسالہ علم

خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی تیغفات کی کل تعداد ۳۱ ہے۔ گکبرگہ شریف میں ۲۲ سال
تک دیکھنا عام رہا سفر ۶ روزی قند ۸۲۵ھ میں ۴ سال کی عمر میں دعوت پان گکبرگہ شریف
میں سلطان احمد شاہ جہنی نے ان کے مزار پر نہایت عایشان گنبد تعمیر کرایا۔

مخدوم سید شاہ تیمم اللہ سفید باز

دشمنوں کا لب و لہجہ

مخدوم سید شاہ تیمم اللہ سفید باز کے والد اچھندم سید شاہ حمید الدین انگریزی سادات گھرانے کے تعلق رکھتے تھے۔ مخدوم شاہ تیمم اللہ کے ناایض شہاب الدین سہروردی پیر چنگرٹ کاشغر کے بار شاہ تھے۔ بار شاہی کو چھوڑ کر دیکری، حیدر کی۔ پٹہ شہر کے قریب جیوشی شریف میں مقیم ہوئے۔ آپ کا سزا ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی بابی محل تھا ان کا مراد بھی جیوشی میں اپنے والد پر محبت کے نزدیک واقع ہے۔ مخدوم شاہ تیمم اللہ سفید باز رحمۃ اللہ علیہ میں وفات پائی۔

خوش۔ (۱) سید احمد اللہ معنف شہر نے بہار حضرت علیؑ کی پینیا میسر میں پشت میں تو دلہے ہوئے لیکن صرف ۳۶ واسطے درج کیے گئے ہیں اس طرح وہ مخدوم سفید باز کی چھبیس برس پشت میں تولد ہوئے لیکن صرف ۷ واسطے درج ہوئے ہیں۔ (۲) سید احمد اللہ کے لپٹے شجرہ میں محد حضرت لید شہید کی اولاد لکھا ہے۔ جسکو وہ حضرت امام زکیاؑ کی اولاد ہی کے فرزند سید علیؑ کا مہر کی اولاد ہیں۔ (دعوت)

سید کنز الاوقاف ص ۱۵۱، ۱۵۲ کے تاریخ باغ کیاں ص ۱۵۱

سہ احبابی دکن ص ۱۶۹ مسلم شہر کے بہار جلد آٹھ ص ۱

نور طبع۔ مخدوم شمس الدین شمس، عدل دستوفی ص ۸۵ تیمم اللہ سفید باز کے مرید فیضیہ تھے۔

سید ابوالعلاء (مشہور نسب ۱۳)

سیدنا ابوالعلاء خواجہ معنی کے نواسہ تھے اور آپ کے والد جد سید ابوالوفاء عابد ابوالفضل کے نو سہ اور ان کے داماد امیر عبد السلام خواجہ عبد اللہ بن بٹاک کے نواسہ تھے۔ سید ابوالعلاء چار صاحب تھے۔ سید ابوالخیر سید ابوالعلاء، سید محمد انداد سید ابوالوفاء، سید محمد فہد سید ابوالعلاء کے پیرو شدہ اور غرض تھے۔ سید ابوالعلاء کی ولادت تحصیل نرلا میں ہوئی جو وہی اندامہ کے دھیاں واقع ہے۔ سید ابوالعلاء سن ۹۹۰ھ میں فوت ہوئے اور یہ منشا ارشاد اکبر کا دور تھا۔ آپ کے داماد اسلام اسی زمانہ میں فتح پور سیکری پہنچے۔ وہاں سے فتح کے لیے روانہ ہوئے اور مکہ منکر میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ سید ابوالعلاء کے والد سید ابوالوفاء کا انتقال فتح پور سیکری میں ہوا اور وہ دہلی میں دفن ہیں۔ آپ کے داماد خواجہ معنی سہ ہزاری منصب اور سہ ہزار سوار پر مامور ہو کر ہمدان دیکھاں کے ناظم مقرر ہوئے۔ سید ابوالعلاء بھی ناٹک کے ساتھ وہ کسی عہد پر فائز ہوئے۔ راجہ مان گچھ صاحب دار آپ کی کارگزاریوں سے بہت خوش تھا اور آپ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اسی دوران میں اندامہ صاحب پور کے درمیان چناؤ کے مقام پر بادشاہی فرج احمد باغیوں کے درمیان سرکرہ آئی ہوئی جس میں آپ سپہ سالار کی حیثیت سے غیاب ہو کر ہمدان لوٹے۔ اسی دوران بادشاہ اکبر فوت ہو گیا اور بادشاہ جہانگیر دہلی کے تخت پر متمکن ہوا۔ اس کے تمام امراء مملکت کو حال و بار میں طلب کیا۔ آپ بھی اس تقریب میں ہمدان سے لکر آہوا پہلے۔ اٹھارے ماہ میں سپہ سالار میں شاہ دولت میرٹھ کے یہاں قیام فرمایا۔ شاہ دولت میرٹھ نے بڑی قدر معززت کی اور دسترخوان پر مقرر چنے مبارک اٹھلے سے کھلایا اس کا اثر یہ ہوا کہ آپ کے دل و دماغ میں انقلاب پیدا ہو گیا اور آپ بدلتی ہوئے ہوئے۔ اکبر آباد پہنچ کر اپنے منصب سے مستعفی ہو گئے اور جناب دوستی میں غرق ہو گئے بادشاہ کے ہر چند کوشش کی کہ ان کو واپس دیا جائے مگر ناکام ہوئے۔ اس کے بعد حضرت ناظم الدین

اولیٰ رُکے مزار پر چل کر کسی کی در خواہ غریب نواز کے دربار سے ولایت و تقییت پر غائر ہوئے اپنے
 پچا امیر سید عبداللہ سے بیعت ہو کر نقشبندی سلسلہ میں داخل ہوئے۔ خواجہ غریب نواز سے، وسیع
 لغت ایسی ملی کہ جس پر نظر آتے وہی بن جاتا۔ آپ اہمال کی عمر میں ۹۰ سال کی عمر میں وفات
 پائی اور اکبر آباد میں مدفون ہوئے۔ خلفاء میں شاہ فرماہ جشم پاک سے الہیاتی سلسلہ بہار
 میں پھیلا۔

ہمدردی نسبتاً نادر۔ سید ابوالعلا بن لی لی نا طرست خواجہ محمد فیضی بن خواجہ ابوالفیض بن
 خواجہ عبداللہ خواجہ بنگا بن خواجہ ناصر الدین عبداللہ مراد۔



سید شاہ وارث رسولنما بنارس

دشہرہ نسب

پشت نمبر	شجرہ طریقت
۱	سید شاہ دہشت
۲	شاہ ربیع الدین
۳	سید سلیم
۴	سید شاہ معصوم
۵	شیخ تاتار
۶	شیخ محمد تقی
۷	سید اکرم
۸	سید سلیم
۹	سید پائیے
۱۰	شیخ محمد رحمت اللہ
۱۱	سید تقی
۱۲	سید الہامیت قادری
۱۳	سید تاج الدین
۱۴	سید بہار الدین
۱۵	سید جلال الدین
۱۶	سید دائر
۱۷	سید علی محمد قادری
۱۸	سید ابوبکر نصر
۱۹	سید عبداللہ
۲۰	سید شیخ محمد عبداللہ

سید شاہ وارث رسولنما سادات اپ سوانہ سے نقل رکھتے تھے۔ اصل میں
 وہ پڑھ پاڑھ خاندانی پر روای تھا آپ کے والد قاضی سید عیسیٰ اللہ ہدایت علیہ
 میں بنارس کے قاضی تھے تحصیل علم کی غرض سے بنارس آئے اور سکونت اختیار
 کی۔ وہ شمس الدین تھے، وہ شمس الدین میں بنارس کے بیرونی قاضی تھے۔
 میں لڑائی کا اثر، ایک سنگی چپترہ پر آپ کا سر ادریات گھاہ عام
 ہے۔ تاج العارین شاہ حبیب اللہ بنارس تھے اور حضرت قطبہ الاقطاب
 صاحب نسبت لویہ شہر مولانا سید وارث رسولنما بناری کی خدمت
 میں راتوں کے ادب تہذیب اور بقیہ روایات کی تکمیل کے کے نامور تھے
 ہوئے۔ حضرت رسول ماسٹر تہذیب بنارس میں درجہ قطبہ الاقطاب پر فائز
 تھے۔ اس کے ساتھ صاحب رسول بناری بھی بارگاہ نبویہ سے عطا ہوا
 سلوک کا حامی طریقہ درود اور طریقہ تفسیر کے سلوک کی بھی تکمیل
 کی۔ حضرت رسول تھے وقتہ بھیج سوسن کا تحریری ۱۴۲۲ھ
 میں ہر دو مستند سے موزن فرمایا اور حکاکی۔ ان کے صاحبزادے کا نام
 شمس قلام نقشبندی ہے۔

منہ، حیان وطن ۱۳۳۰ھ، ۱۳۳۱ھ، حیان وطن ۱۳۳۱ھ

فوت: حضرت رسولنما چار کتابوں کے مصنف تھے (مؤلف)

شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی

شجرۂ نسب

شیخ الاسلام سید شاہ حسین احمد مدنی کا دعویٰ سادات کاظمیہ، عیسیٰ مہدی، یحییٰ بن ہند و رسالت
 ترمذی کی شریعت ہے۔ جس کے تحت اسی سید شاہ احمد قاضی لاہوری تھے۔ انہوں نے ایک عرصہ دارالحکومت
 مسجد نبوی میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ عرب و عجم کے شیعہ میں آپ کا شمار چوتھے لگا آپ
 کی جہان طرازی سے مثل تھی۔ ان کی شخصیت پر قد قار، باریک و درجہ دار، ماسکوں کو گورنے، پس کے
 درجے حدیث سے، صنف رکھتے تھے۔ حضرت شیخ الہند محمد امین امیر دہلی کے ساتھ سید حسین احمد مدنی جو امیر
 دہلی ۱۹۵۷ء میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی ولادت ۱۲۴۵ھ مطابق ۱۸۳۰ء میں ہوئی تھی۔
 آپ کے گھر بدایوں کے شمار میں آتے تھے نہ گھر پر شاہد بیت کی شمع جلائے رکھی۔ آپ کے طائفے چار
 کی تعداد ۱۲۵۵ء سے متاثر ہے۔ آپ کے دادا سید شاہ حبیب اللہ کے مولانا شاہ فضل الرحمن گجرات آبادی
 کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ سید حبیب اللہ اپنے شیخ مدنی پر مرشد شاہ فضل الرحمن گجرات آبادی
 کے بڑے عاشق نامہ تھے۔

مذہب عربی ائمہ مسلمان ۲۵

فقہ، مذہب و مذہب، لاہوری وراثت کی سے شاہ احمد قاضی کے شجرۂ نسب میں پختہ عذر پر علی مصر
 لکھا ہے کہ عربی ائمہ مسلمان کے متفقہ نے حسین الاسلام کو ہے جو تحقیق طلب ہے (ملاحظہ)

سید حبیب احمد دفرودی بگیم سادات سوانہ فیض آباد گوگھڑپور قازی پور (مشہور نسب و شجرہ)

مذکور سید حبیب احمد بن سید نواز حسین مرثیہ شائہ ضلع فیض آباد ریلوے کا حقدار سید بگیم بنت
سید شہاب الدین سے ہوا۔ سید شہاب الدین کا نکاح دفرودی بگیم بنت سید رباب محمد علی لہرقان سے ہوا جن
کے بنوں سے قد سید بگیم کو لد ہوئی۔ سید شہاب الدین کے والد ماجد کا اسم گرامی سید شاہ نیر الدین ہوا ہے
جو میر سید محمد علی خاں کے قریبی تھے۔ دوسری مدت کے مطابق نواب سید محمد علی لہرقان کے والد کا نام
نواب نادر سید محمد علی کبیر (گوگھڑپور) تھا ان کا حقدار تھ بگیم بنت شاہ نیر احمد سے ہوا تھا۔

سادات مراد مرثیہ شائہ ضلع فیض آباد گوگھڑپور اور لہرقان پور قازی پور کے علاقہ میں پھیلے
ہمے لگے ہیں۔

شجرہ ۱۔ دفرودی بگیم بنت نواب سید محمد علی نصیر خاں بن سید محمد علی خاں بن سید ذوالفقار علی خاں
بن میر سید تہاب علی خاں۔

(اچھا رآستانہ دہلی ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۴ء)



والا منسرتین حاکما

زمین میں اگر کرمت چل (القرآن)



اولاد امام باقرین امام زین العابدین

سادات باقری

۵- سید محمد الله انکرم حس

۱- سید حبیب الله	۲۵- سید محمد باقر	سید باقر اسود سید اسود	سید شهاب
۲- سید بركات الله	۲۶- سید محمد داود	سید باقر (مر)	سید بسیم
۳- سید سید بن احمد	۲۷- سید محمد علی	سید محمد	سید محمد
۴- سید محمد بن علی	۲۸- سید محمد بن علی	سید محمد	سید محمد
۵- مولی سید محمد صلی	۲۹- سید محمد علی	سید محمد	سید محمد
۶- سید شهاب بن علی	۳۰- سید محمد	سید محمد	سید محمد
۷- سید محمد بن علی	۳۱- سید محمد	سید محمد	سید محمد
۸- سید محمد بن علی	۳۲- سید محمد بن علی	سید محمد	سید محمد
۹- سید محمد بن علی	۳۳- سید محمد بن علی	سید محمد	سید محمد
۱۰- سید محمد بن علی	(خسرو پور، ده پشته)	سید محمد	سید محمد
۱۱- سید محمد بن علی	سادات سرافراز اول	سید محمد	سید محمد
۱۲- سید محمد بن علی	(کنز العمال، ص ۶۵)	سید محمد	سید محمد
۱۳- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۱۴- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۱۵- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۱۶- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۱۷- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۱۸- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۱۹- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۲۰- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۲۱- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۲۲- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۲۳- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۲۴- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۲۵- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۲۶- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۲۷- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۲۸- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۲۹- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۳۰- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۳۱- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۳۲- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۳۳- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۳۴- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۳۵- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۳۶- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۳۷- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۳۸- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۳۹- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۴۰- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۴۱- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۴۲- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۴۳- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۴۴- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۴۵- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۴۶- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۴۷- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۴۸- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۴۹- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد
۵۰- سید محمد بن علی		سید محمد	سید محمد

(سادات باقری، ص ۶۵)

اولاد سید صدر جهان بن سید قطب الدین

سید ادریس علی	سید نجم الدین
سید حسین	سید محمد علی
سید ناصر	سید محمد اعظم
سید محمد ظفر	سید عبد القدوس
سید محمد حسین	سید محمد حسن
سید شاه ولی اللہ	سید محمد وریف
سید قلام حسین	سید محمد اسحاق
سید سلطان احمد	سید کرم علی
سید عطاء حسین عبدالرزاق	سید فیض علی
(حاجی پور)	سید ناصر علی
سید شاہ نظام الدین	سید تبارک حسین
سید شاہ حسین احمد	قاسمی سید نور الحسن
(حاجی پور بہار)	(بہار)
(کثر الانساب ص ۶۵)	(کثر الانساب ص ۵۳)



سید شاہ عطاء حسین قاتی عبدالرزاق ابو العلانی منہی دانا پوری (شعبہ نسب)

سید عطاء حسین قاتی منہی ابو العلانی کی ولادت ۱۲۳۳ھ میں ہوئی۔ سید شاہ قمر الدین حسین آپ کے حقیقی، مرنے والے، عطاء حسین کی والدہ اور ان کی نانی دونوں ۱۲۴۲ھ میں رحلت پا گئیں۔ شاہ عطاء حسین کران کی نانی سے بڑا گھانا تھا۔ وہ آخر وقت میں اپنی پھر لڑ بھئی کے سر پر دی گئی۔ اس کا عقد شاہ شمس الدین سے ہوا اور شاہ قمر الدین اہلسر کے بطن سے قائم ہوئے جو خیر خاندان کہلاتے۔ اس طرح ان کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی۔ آپ کے والد سلطان محمد کی شہادت ۱۲۴۲ھ میں ہوئی۔ آپ اپنے والد کے خلیفہ بنے۔ آپ کی تعلیم پر آپ کے چچا شاہ مراد غلام نے قریب دی۔ آپ نے فن طب حکیم محمد دیلمی سے سیکھا۔ مراد خاں عزیز الدین جید کھوری سے عربی سیکھی۔ ہیبت پتہ دادا شاہ غلام حسین منہی سے رہے۔ غرض کہ فریب کو ان سے روغانی طور پر اسم ذات سیکھا۔ غلام شاہ بدیع الدین تغلب دار سے اور کاروا شغال بطریقہ ادیب سے ملا۔ آپ کے دادا اور مرشد شاہ غلام حسین ۱۲۵۳ھ میں ۶۰ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ وہوم الملک شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کی ملاو سید شاہ امیر علی کی رحلت سے آپ کا عقد ہوا۔ اس کے بعد شاہ قمر الدین سے بھی وقت لیا۔ ۱۲۵۵ھ میں آپ کے مرشد شاہ محمد الدین کا وصال ہو گیا۔ ۱۲۵۶ھ میں آپ سے راجی سعادت حاصل کی۔ بارس والا آباد ہوتے ہی آپ کو پہلے پچھلے پھر اکبر آباد پہنچ کر ابو العباس کے مزار پر چلو گئے۔

امام جعفر صادق علیه السلام امام باقر

۱. سید علی اکبر	سید محمد	سید محمد نضر بن علی
۲. سید محمد	سید علی نالی	سید قاسم العزیزی
۳. سید علی	سید محمد	سید برحق بن العزیزی
۴. سید حسین و حسن	سید محمد کمال الدین کوفی	سید فرید
۵. سید علی	سید عبداللہ	سید محمد
۶. ابوالحسن حسن	سید غلام الاسلام	سید اسحق
۷. سید محمد	سید یوسف	سید یعقوب
۸. سید حمزہ	سید مالک	سید محمد
۹. سید حسن	سید محمد بخش	سید نصیر بن حسن الدین
۱۰. سید حسن و ثانی	سید محمد بن یحییٰ	سید عبد رباب
۱۱. سید اسحاق	سید سعید	سید عبدالکافی
۱۲. سید محمد و حسن	سید محمود	سید محمود
۱۳. سید حسین الدین	سید یعقوب	سید احمد
۱۴. سید نصیر الدین	سید محمدی	سید قطب الدین میر حسن
۱۵. سید محمد حسن	سید اسحاق	سید صادق سالار
۱۶. سید محمد و حسن	سید نصیر	سید قطب اللہ
۱۷. سید محمد اسحق	سید علی اکبر	سید حسن
۱۸. سید اللہ ورد	سید علی جعفر	سید احمد حسن
۱۹. سید قطب الدین	مولانا حاجی میرزا حسن	
۲۰. سید عبدالعزیز	مولانا سید محمد بن یحییٰ	
۲۱. سید برهان الدین (میرزا)	مولانا شہزادہ علی بن یحییٰ	

اولاد امام جعفر صادق

سید یحیی

سید علی ضیاء الدین

سید تاج الدین

سید ذوق

سید سجاد الدین

سید عباس الدین

سید احمد

سید نور محمد

سید روح الله

سید عبد الله

سید ملا الدین صائغ

(کنز الانساب ص ۶۴)

سید یحیی دومین

سید محمد

سید محمد رفیع الدین

سید محمد

سید محمد مطهر

سید محمد طاهر

سید اسم الله

سید عبد الله

سید حبیب الله

سید فضل الله

سید رشید الدین

سید نجم الدین عبد الواحد

سید شهاب الدین سرور دکن

(میر جمیعت) بنام

اکبر الانساب ص ۶۴



اولاد سید علم الدین گیسو دراز (بربار)

(شجره نسب منه)

مقدم شاه محمد زین العابدین

شاه محمود

مقدم شاه جهانگیر

سید شاه علی

سید شاه احمد

دین شهاب الدین

سید محمد الدین

سید محمد

سید صدر جهان جهانگیر

سید ملا محمد تقی

سید محمد علی

میر محمد علی

سید شاه محمد علی

سید علی میرزا

سید شاه محمد علی

سید شاه محمد علی

سید شاه محمد علی

سید شاه محمد علی

سید شاه محمد علی

سید شاه محمد علی

سید شاه محمد علی

سید شاه محمد علی

سید شاه محمد علی

سید شاه محمد علی

سید داود شوق

سید ملا آقاسی

سید ملا محمد تقی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید ملا محمد علی

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

سید تاج الدین حسین

(مقدم شجره بار صومعه ۱۴)
جلد چهارم

اولاد سید احمد حبیب بن سید حسن
(شجره نسب صفحہ ۱۵۱)



سید عثمان مومذی المعروف لال شہباز قلندر

مشہور نسب ۵۰

سنہ کے مزاج حقائق عظیم مولیٰ بزرگ عثمان مومذی المعروف لال شہباز قلندر ۵۳۸ھ
 میں عالم دہمید میں آئے آپ کے والد سید ابراہیم کبیر الدین آمد عثمان کے دارالسلطنت تبریز سے
 ۵۰ میل دور مغرب میں روضہ موند میں سکونت پذیر تھے۔ حاکم موند کو آپ سے بڑی حقیت تھی۔ سلطان
 شاہ نے اسی حقیت کی بنا پر آپ کی سید ابراہیم کے کہہ دی کہ حق میں ہے دیا۔ جن کے بطن سے لال شہباز
 قلندر نور ہوئے۔ سن ۵۷۰ھ میں پندرہ کر حضرت بابا ابراہیم ولی کر لال سے شرف بیت حاصل کیا۔ آپ نے
 متعدد صوفیائے کرام سے بھی کسب کیا جن میں مہر فرست حضرت فرید الدین گنج شکر حضرت بہار الدین
 ذکر یا لال حضرت جلال الدین حیدر بہانیاں جہاں گشت اور شیخ نور علی قلندر ہیں۔ آپ سے شرف
 لاکھ پہن شریف، دادی سکونت پذیر ہوئے امد اسلام کامل ہا لاکھ شعور سخن سے شفقت رکھتے تھے
 ان کا تخلص عثمان تھا کلام فارسی ان میں ہے۔ آپ اور عثمان ۵۳۸ھ مطابق ۱۱۴۲ھ میں واصل
 بحق ہوئے۔ یہاں شریف ہیں آپ کا مزار ہے۔

۱۔ یہاں کتاب مرشد و تذکرہ اولیاء شہرہ ۵۳۸ھ

۲۔ یہاں کتاب مرشد و تذکرہ اولیاء شہرہ ۵۳۸ھ

مخدوم سید علاء الدین احمد صاحب کبیر شریف

(مشہور نسب)

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید عبدالحکیم ہے اور والدہ ماجدہ کا نام اجڑا ہے جو عید
خاتون کے لقب سے مشہور ہیں۔ حضرت کی ولادت ۹۰۰ھ بمطابق ۱۵۰۰ء کو ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی علی
محمد ہے۔ مخدوم اور صاحب کے القاب سے مشہور ہیں۔ آپ جب پانچ سال کے ہوتے تو دار کا
مادر سے اٹھ گئے۔ والدہ نے آپ کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا اور مرتبہ تربیت کے لیے اپنے بھائی باغی
کو شکر کے پاس اجڑا دین بھیج دیا۔ باپ صاحب سے پہلے بھانجہ کی تعلیم و تربیت پر فاسد ہو دی۔
تین سال کے عرصہ میں عربی و فارسی، فقہ، حدیث، تفسیر و منطق و معانی میں دستگاہ حاصل کر لی۔ آپ کی
والدہ بہت دایم چلی گئیں۔ باپ صاحب نے آپ کو شکر تقسیم کرنے پر لگا دیا۔ آپ شکر تقسیم کرتے
تھے خود کچھ نہ کھاتے اس طرح آپ نے ۱۰ سال گزار دیئے۔ حضرت باپ خیرہ شکر کو شکر کے لیے آپ کو
مصابرہ کا لقب دیا اور اپنے مطلقہ ارادت میں داخل کر کے خلافت و جازت سے سرفراز فرمایا حضرت
باپ صاحب نے اپنی صاحبزادی خدیجہ بیگم (شریفہ) کا نکاح اپنی بیٹہ کی خواہش کے مطابق آپ
سے کر دیا۔ آپ کبیر شریف میں رہتے تھے اور وہاں کی خلافت دہلائے۔ آپ کے پیرو تھی آپ میں
شارب جمالی و ہر اتم موجود تھی۔ استغراق الہی تھا کہ اپنی پیروی تھی۔ آپ شادی تھے فارسی
کلام میں احمد تخلص کرتے اور صاحب "علاء الدین" ہندی میں تخلص تھا۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی آپ کے خلیفہ اور سب سے بڑے تھے۔ آپ نے ۱۰۰۰ھ میں لاٹوالہ
۶۹۰ھ کو ہجر رحمت میں تدمر دیکھا۔ آپ کا مزار پرانی کبیر شریف میں فیض و برکات کا شہر ہے۔

—

مناجات علامہ الدین صابر کلیمی

در شب و قسب

خدا یا ہمہ ترا الہی نہ دارم
 بجز دست یکتا پاسہ نہ دارم
 ہم پاک و مالک و مالک ہو پیشت
 بجز لطف تو عجز و غرہ نہ دارم
 گناہ تو دارم بکن ہر چیز خواہی
 و لیکن کہے داد خواہی نہ دارم
 بگیر از کرم و دست حق تا ہر شے
 بجز قدرت من سپید نہ دارم
 تو حق و قاطع از حالت من خدایا
 کہ درو بر من دست بکشد نہ دارم
 ز دور و وقت من بہاں شرم نہ دارم
 کہ در سبب عویش پاسہ نہ دارم
 شرم تو شرم تو شرم تو شرم تو
 بجز نام تو نہ دعا ہے نہ دارم

شجرہ و تذکرہ

سید فرید الدین عطار

پشت نمبر	اسماء	میں
۱۵	سید فرید الدین عطار	سید فرید الدین عطار دہلی کے رہنے والے تھے۔ مرانا
۱۶	سید اسماعیل	جلال الدین رومی کے ان کے متعلق فرمایا کہ متعدد عطار کا نور
۱۷	خواجہ محمد باقی	۱۵۰۰ جل جلالہ پرستوں پر۔ جلال الدین رومی طرح جاتے ہوئے
۱۸	سید محمد الدین دکنی	فرید الدین عطار سے ملے تھے۔ یہ ملاقات نیشاپور میں ہوئی
۱۹	سید نصیر الدین	تھی۔ سید فرید الدین عطار ۱۲۳۰ء میں ۶۲۹ھ میں سلطان
۲۰	سید نور الدین	۱۲۳۹ء میں گرفتار کیا گیا۔ اس کے بعد ۶۲۹ھ میں سلطان
۲۱	سید ابو بکر علی	دہلی میں شاہ رخ میں دفن ہیں۔
۲۲	سید محمد الدین	
۲۳	سید محمد الدین	
۲۴	سید اسماعیل اعرج	
۲۵	امام جعفر صادق	

تصانیف

- (۱) مصیبت نامہ (۲) الہی نامہ
- (۳) خسرو نامہ (۴) پر نامہ
- (۵) اسماء نامہ (۶) جواہر نامہ
- (۷) شریعہ الکلیب (۸) غار نامہ
- (۹) دیوان (۱۰) شفق الطیر
- (۱۱) تذکرۃ الاولیاء

ملک لغات الاثر ص ۵۴۱

مکتبہ صوفیہ پٹنہ

سید اشرف جہانگیر سمنانی

(شہر و نسب)

سید محمد اشرف اسم گرامی جہانگیر لقب تھا۔ آپ کی ولادت سمنان میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار آپ سمنان کے مشہور سلطان تھے۔ والدہ غدیہ بیگم خواجہ احمد سیسی کی دختر تھیں وہ تہجد گزار اور صاحبِ الہام تھیں۔ کسی میں فرما ہے غلط کیا اور چودہ سال کا عمر میں عقل و اذیت اور عقلات کا رکھ دیا۔ والدہ کی ولادت کے بعد سمنان کے سلطان ہوئے۔ بشارت کے مطابق آپ نے ترک مسننٹ کیا اور فارم ہند ہوئے جناب حکومت اپنے جہانی سلطان محمد کے سپرد کر دی۔ سرگزند خوار ہوئے ہوئے سید جہان الدین حیدر مخدوم جہانگیر جو گشت کی حدیث میں ادب شریف (خان) پہنچے۔ ان سے فیضیاب ہو کر میر شریف بنے۔ پہنچے جہاں مخدوم شرف الدین کبلی میری کی مار خانہ پڑھائی جس کے بیٹے شریف تھے کہ امام نجیب الطرفین سید ہوتا کہ مسننٹ جہاں رسالت قرآن کا قائل ہو۔ سید اشرف جہانگیر سمنانی ہی ان شرانہ پر پورے اثر سے اور عاز جہان پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں تیغ عباد الہی علامہ الحق پندوی، سالار، جنگل کی قدرت میں حاضری دی و تمام مدد فی فیضانی سے فیضیاب ہو کر مرشد کے حکم پر چونچہ پہنچے۔ راستہ میں میر سہری بنیاد پرورد اشرف چک (میر محمد یاد گوہر) واقعہ گرلو، درغلز آباد میں ٹھہرے جہاں گوہر کو مرید کیا۔ جو نوید سے نصرت ہو کر مدد آباد میں سکونت پذیر ہوئے جہاں آپ کے لیے حجر تعمیر ہوا جو آج کل کچھ چھ شریف، میر آباد یہاں سے موسوم ہے۔ ان کی عمر ہی تھا کہ وہ مختلف مقامات پر جا کر رشاد و بیت فرماتے، اسی دور میں ردولی، مسود آسٹری، اور قصہ جائس میں ہزاروں آدمی مرید ہوئے شیخ بدیع الدین مدار کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت کی، ردول کے دیگر بلاد صلا مہر و مقامات مقدسہ کی سیاحت کی۔ ۸۰۰ محرم ۸۰۰ھ کو وصال ہوا۔ کچھ چھ شریف میں مدفون ہوئے ہیں کہ میں ان سے مشوب احمد، ملافت دہلی، دہلی، بکتریات، اشرفی، دہلی، شام، مصر، یمن وہ سال کے بعد ان کے ہمیشہ زادہ اور خاص حضرت لور العین عبدالرزاق سہادہ نہیں ہوئے

ڈاکٹر عبدالغفار انصاری کے مطابق

عنایت مہد شاہ شہباز رحمہ اللہ بکھری، لاہور کے نسب پر جو پست میں مہد شاہ جلال الدین سے جاتا ہے اور پچیسویں پشت میں حضرت امام حسینؑ تک پہنچتا ہے آپ معصوم سید تھے۔ آپ کے جد جہد صاحب خیر المذبح اپنے مہود مہد شاہ خطاب کے ہمراہ موضع دیوہ نعلی گئی، بہار تشریف لائے۔ مہد شاہ بکھری کی ولادت باسعادت مقام دیوہ نعلی، دہلہ ہارون کے بعد میں ہوئی۔ آپ تین سال تک دیوہ ہی میں رہے بعد ازاں ۹۵۰ھ میں بکھری منتقل ہوئے۔ آپ کا انتقال معصوم بکھری مرید نعیم کے لیے فرج تشریف لے گئے۔ علم حدیث میں آپ نے حضرت شیخ ابن حجر المکیؒ سے سیکھا۔ آپ عینی رسولؐ میں کامل تھے اور سبب اتباع شریعت کرتے تھے۔ آپ نے پوری دینی زندگی دوسرے میں اور رشد و ہدایت میں گزاری۔ آپ کا میں سیاحت کثرت، اٹھارہ ہشتاد سو نوادہ و پورے انیس گھرا، پٹنہ ودا نوبک ہوا۔ آپ نے بنے گئے نچاک میں ایک دینی درسہ بھی قائم کیا جہاں آپ خود درس دیا کرتے۔ یہ درسہ اسی زمانہ میں بہت مشہور تھا۔ سدری الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گیری نے اسی درسہ سے کتاب علم کیا تھا۔

آپ خدمت شاہ بران الدین دیوہی سے بیعت تھے شیخ پر سے خلافت دیوہ گئی تھی جس کی تصدیق دیوہ کی خلفاء کا میر برانہ فریدی کے سہ ماہ شیشہ شاہ گھوڑا بیس نے بھی کی ہے۔ ان کے ان کے مخالف مولانا شہباز رحمہ اللہ بکھری کے سلاسل فرود سیرت سے مراد تھے۔ دیوہ کی راجہ میں ایک قیام کریم خود قلم نسخہ مرقوم شیخ شعیبؒ کا میں رہا جس میں مذکور ہے جس کے مطابق مہد شاہ شعیب جلال میری کے خلاف میں ایک بزرگ عظیم شاہ اسمن تھے جس کے والد خواجہ دہ پانی پست سے مل گئی کہ جس کے بعد میں محمد یحییٰ آباد میں سکونت پذیر ہوئے تھے۔ شاہ اسمن کے نذر خواجہ شاہ نور دہا کے ایک مرید عظیم شاہ بران الدین عرف بنگل احمد میں ان دیوہ تھے ان کے ہم پیر دیوہ کا آستانہ و نصاب کمال برانہ ہے۔ آپ بالکل جنگ تھے اور قتالی النصب تھے۔ مشہور ہے، ایک سلسلے سے زیادہ عمر کر

ادلایه قطب الدین (شجره نسب)	ادلایه سید کعبین شاه (شجره نسب)	شجره ادلایه سید احمد حرم پسر (شجره نسب)
سید مانی	سید عثمان شاه	سید تاج الدین
سید نصیر الدین	سید شکر الله	سید سراج الدین
سید محمود	سید فتح محمد	سید علی حسن
سید عطاء الدین	سید محمد امام	(سایه سید سها)
سید حسن	سید محمد بقا	سید علی الدین
سید جعفر میرزا	سید میرزا محمد علی	سید شاه محمود علی
سید جمال	سید حزب الله	سید نصیر الدین
سید محمد	سید شاه مرزا میرزا	سید شاه حبیب الله
سید حامد	سید صیفت الله	سید شاه محبوب الله
سید سلیم	سید شاه مرزا میرزا	سید شاه محمود علی
سید احمد الله	(کنگاری خبر)	سید شاه محمد
بزرگ شاه بکت الله	(میرزا کوچه شده)	سید شاه مرزا علی
(بها)		سید کریم علی
(ص ۱۵۲)		(روح بیسمی: روح)
محمد زکریا		سید کریم علی
		سید محمد عظیم
		سید محمد الله داد
		سید محمد کریم
		سید محمد کریم
		سید محمد کریم

حضرت شمس العارفین سید شمس بابا کاظمیؒ

در شجرۂ نسب

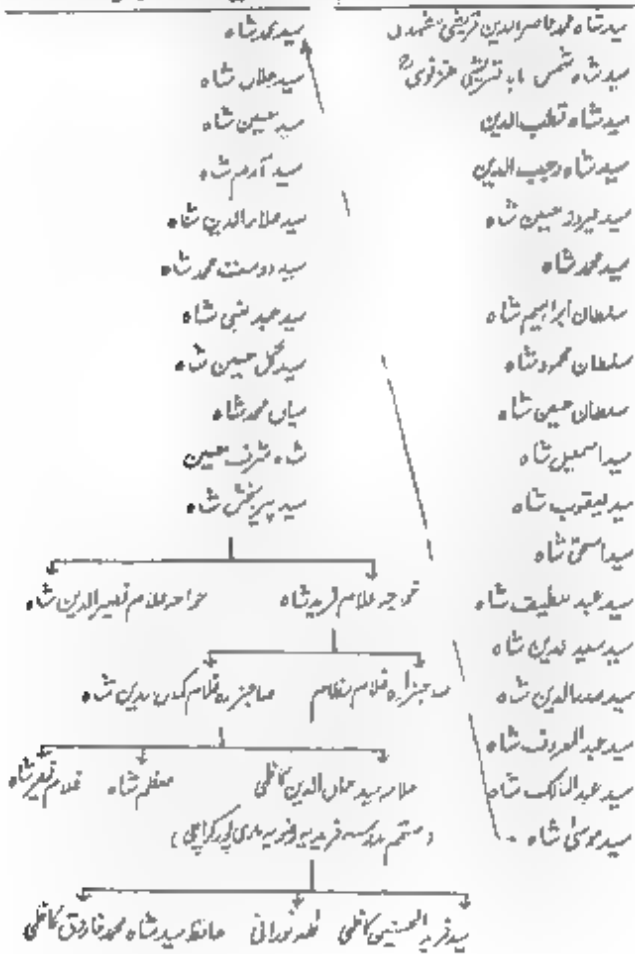
حضرت شمس امام موسی کاظمؑ کے پوتا تھے۔ آپ کا مختصر ذکر حضرت سید علی الدین کیاہار
کاکی اوشیہ کی کتاب میں مذکور ہے۔ شمس امام کا سر و رخا میں مریض نداشت ہے۔ آپ
کا پورا نام سید عبداللہ اور لقب شمس العارفین تھا۔ خواجہ حسین الدین ہشتی اجمیری حضرت نولہ خان
بارہی سے خرقہ معلک حاصل کئے کے بعد ترکہ کے مرادیت پر مبنی دی اور رخا قسریہ آئے
جہاں وہ شمس بابا کے یہاں رہے۔ دایہ ہرگز حراسہ میری آشاہد لکیر لاکہ ہزار شہ کرٹ
صلی شہرہ اور حضرت موسیٰ امام طبع لہ پور نشان ہیں امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد ہیں۔ شمس بابا کی
اولاد میں علی بن شاہ سلطان حسین بن شاہ سلطان محمد بن شاہ ہرگز حراسہ ہیں کا سر بھی
الہاستان میں واقع ہے۔ آپ کی اولاد میں سید شاہ عبداللہ بابہ ہندو دودھٹے ہیں کا سر لکیر لاکہ
کالا باغ میں مریض نداشت ہے۔ مدد پختہ بنا ہوا ہے۔ فراب آف کا و باغ ملک امیر محمد خان ان کا
مقتدر اور مرید ہے۔

سید شاہ عبداللہ بابا کاظمیؒ کے درویش محمد سے قتل بیان کے لوگ پہاڑوں کے فارمن
احمد دہل میں رہتے تھے لیکن شاہ صاحب کے کہنے پر یہ لوگ کھٹے میدان میں آباد ہوئے اس سے
میں یہاں مولانا احمد چلوان کے دریاں ملتا تھا جس میں شاہ صاحب کی برکت سے
اعوان کا یہ آب بہتے تھے۔ بعد ازاں بہت قلیل بڑھی تو اس غلامدادہ کے لوگ قلعہ موچر کو اپنا
مکان بنایا۔ پھر یہ لوگ جیم و نشان کی طرف بڑھے۔ جہاں مولانا شمس الان نے اپنا آستانہ الیہ
قائم کیا۔ سید محمد امین دوست محمد نے غار میں سے ۲۰ جو خیل کی رفاقت کو پسند کیا نیازیوں
لے پچاس ہزار کمان راہی پتہ کی جہاں حضرت دوست محمد نے اپنی عاتقہ تعمیر کی۔ نیازی
تبدیل بھی غریب سے بیان اگر آباد ہوئے تھے دسایات کی رو سے اس خانہ کن کو سید کا بھٹے

سہ نگرہ سادات دوست محمد بن علیؒ ۲۲۔

اولاد سید ابراهیم بن امام موسی کاظم

اولاد سید محمد الوهاب شاه گزادر کلاهدی



خواجہ حسین الدین چشتی سنوریؒ

د شمس و نسب ۱۱۱

ہند میں سلسلہ چشتیہ کے بانی خواجہ حسین الدین چشتی ہندوستان میں تولد ہوئے۔ باہر مل
کی عمر میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ طلبِ خدایں سرفراز پیچھے۔ کلام پاک مفتوح کیا اور علومِ فلسفہ اور
و، علمی ماسل کی سرفراز سے نکل کر عراق کے قصبہ اعلان پہنچے اور پچھٹان امدادی کے شرفِ بیعت
حاصل کیا۔ ڈھائی سال تک مرشد کی خدمت میں رہے اور اس سال تک مرشد کے ساتھ بیعت کی
بارگاہِ رسول سے ہدایت کی بشارت ہوئی جس وقت امیر آئے۔ لے لاہور میں ٹھہرے تو حضرت
علی ہجویریؒ کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ نے مزار پر جا کر کیا۔ لاہور سے خواجہ صاحب مکان آئے مکان
سے واپس گئے۔ پھر امیر شریف، اعظم لکھنؤ میں تزلزل ہوا حال آخر دم تک قیام فرمایا۔

امیر کے قیام کے دوران دو شاہیاں کیں جن میں سے ایک قریب و جبر الدین شہنشاہِ عالم
امیر، اک دھرتی کی صحت تھیں دوسری کسی ہندو راجہ کی شکل لی لی مت تھیں جو شرفِ اسلام ہوئیں۔
حضرت خواجہ حسین الدین چشتیؒ کی اولاد میں تین فرزند حضرت سید غفر الدین حضرت سید
میرا الدین امیر سید امیر حسام الدین تھے۔ ایک دھرتی کی حافظہ حال تھیں۔ حضرت خواجہ صاحب
نے سید غفر الدین اور لال حافظہ حال کو خلافت بھی دی۔ لال حافظہ حال عورت کو شرعی اور
مدحانی تعلیم دیا کرتے تھیں۔ پہلے نکاح کے ستائیس سال بعد، وجہ ۱۳۲۰ھ میں ۷۰ سال کی
عمر میں دامنِ حق ہوئے۔ سلیمتہ الاولیاء میں عمر ۱۱۰ بنائی گئی ہے۔ امیر شریفیہ میں دفن
ہیں جہاں مزار مبارک مرجعِ خلافت ہے۔

ماہِ بہار، کرتے تھے۔ رات کو کم سوتے، عشاء کے وقت فجر کی نماز ادا کرتے تھے
کلام پاک دن رات میں دوبار غنم کرتے تھے۔ خانہ کعبہ میں دعا کی تھی کہ قیامت تک ظالموں

مکہ مکرمہ انساب ص ۱۰۵، بزمِ حریفہ ص ۲۱، مکہ مکرمہ انساب ص ۱۰۵

مکہ مکرمہ انساب ص ۱۰۵، بزمِ حریفہ ص ۲۱

چشتیہ کا مسئلہ قائم رہے چنانچہ یہ مسئلہ آج تک قائم ہے بغیر وہ لباس میں رہتے اور صاحب اسد ہر
 بزرگ تھے۔ چنانکہ مرتبہ سے کہ میں خواجہ صاحب کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ رسول اکرمؐ کی
 طرف سے تعظیم ان تینوں کے لقب کی بشارت ملی۔ سماج کا فتنہ تھا۔ ان کی عقل سماج میں
 سماج پریشان کن کی ہڈی کڑی ہوتی تھی نہ

خواجہ صاحب نے کوئی متعین تعین نہیں چھوڑی ہے مگر کئی تعینات ان کے نام سے
 منسوب ہیں مثلاً

۱) رسالہ تذکب نفس (۲) رسالہ دھرم دیہ (۲) حدیثہ العارف (۴) گنج الاسرار (۵) ادیان حسین
 (۶) انیس سالہ دہ، دلیل الہامیہ۔

دلیل الہامیہ میں مقامات مسک کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہر مقام ایک ایک پیغمبر
 سے منسوب ہے مثلاً قرہ حضرت آدمؑ سے، عبادت حضرت ابراہیمؑ سے، ادب حضرت عیسیٰؑ سے، وناصرت
 ابراہیمؑ، قناعت حضرت یعقوبؑ، ہماہ حضرت یونسؑ، صدق حضرت یوسفؑ، انکار حضرت شعیبؑ، استردو
 حضرت شعیبؑ، اسرار حضرت داؤدؑ، افلاک حضرت ارحمؑ، معرفت حضرت خضرؑ، شکر حضرت ابراہیمؑ
 اور محبت حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مشہور مشافار

علامہ اختیار کاکیؒ، خواجہ فخر الدین دفرزندؒ، شیخ عبد الدین ناگوریؒ، شیخ جمیل الدین خواجہ
 برہان الدینؒ، شیخ محمد ترک ناہیؒ، خواجہ عبداللہ بیابانیؒ، شیخ مسعود غازیؒ، جمیلؒ

حضرت سید شاہ طالب علی شطاری مٹلپوری

شجرہ نسب

سید شاہ دارشد علی شطاری

۱۸۔ قادری بردارشد علی حسین شطاری

۱۷۔ رید احمد علی حسین شطاری

۱۶۔ سید علی احمد حسین شطاری

۱۵۔ سید طالب علی حسین شطاری

۱۴۔ سید محمد لایس شطاری

۱۳۔ سید محمد حسین شطاری

۱۲۔ سید علی شطاری

۱۱۔ سید عین الدین عبد ربی احمد شطاری

۱۰۔ سید محمد الہیوس محمد علی لوی شطاری

۹۔ سید محمد انوار شطاری

۸۔ سید علی

۷۔ سید ابراہیم

۶۔ امام موسیٰ کاظم

حضرت سید شاہ طالب علی شطاری مٹلپوری شطاریہ
سلسلہ طریقت کے بزرگ تھے۔ وہ آپ مفسر حسین سید
سے آپ کی خانہ دہن پروردگار میں ہے جہاں آپ
کی ابدی آرام گاہ بھی ہے اور دوسری خانہ دارالدین
پیر (مدبر اور سپہر) میں ہے۔ آپ کے صاحبزادے
سجادہ نشین حضرت سید شاہ علی احمد کا انتقال بمیم یازہاں
پاکستان میں ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد چاشینی اور
سبکوگی آپ کے تین فرزند علامہ سید شاہ احمد علی حسینی
شطاری کو تفویض ہوئی۔ آپ عالم دین و مولیٰ اور مجسم
حادث ہونے کے علاوہ بین الاقوامی شہرت کے عربی
زمان کے دربار و صحافی اور شاعر بھی تھے۔ آپ کو عربی
نستعلیق میں بڑی شہرت ہوئی۔

سید صدر الدین شاہ صدر

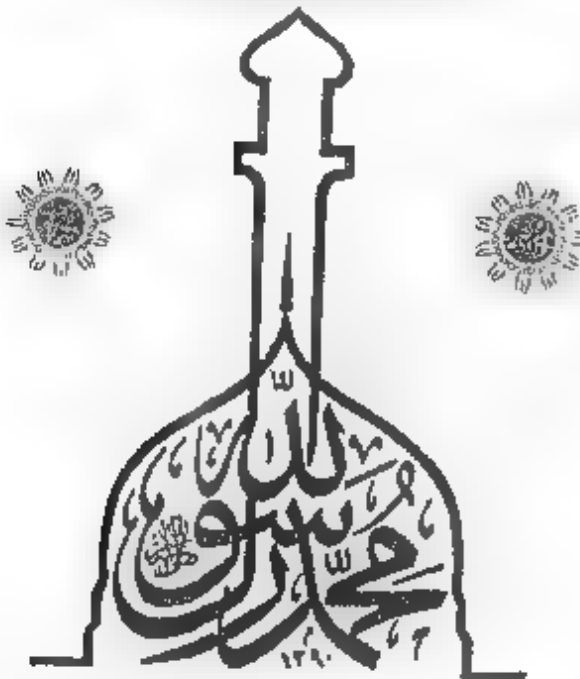
(مشہور نسبت)

اسم گرامی سید صدر الدین اور لقب شاہ صدر تھا۔ والد کا نام سید محمد اور والدہ کا نام سید
 فلی کل تھا۔ آپ کا تعلق کاظمی سادات سے ہے۔ چوتھی صدی ہجری میں شاہ صدر کے مہر علی
 سید علی کئی جہز کا بر شیوخ اور ولی رکھا رہیں تھے اپنے ایک سونہارا اور ہزاروں کے ساتھ ساتھ
 سے ہجرت کر کے تیلیف کے لیے مدینہ تشریف لائے۔ اور ہر گز سیدستان میں داخلہ نہ ہوئے تھے کہ تھیں تھی
 پہاڑ کے دامن میں دیا کے کنارے ایک پھنسا اور فاشوش سق میں سکرنت پذیر ہوئے۔ یہ گاہیں آگے چل کر
 سید علی کے نام پر ملک عسوی مشہور ہوا اور ان کی اولاد نکلیا دی سادات کہلائی، یہ سادات کا پہلا خزانہ
 تھا جو رزم سندھ ہوا لکھی دی سادات کی شرافت و مہابت کے قباب سے پڑے تھے وہیں عزت و
 احترام سے دیکھے جاتے ہیں۔ گیارہویں صدی ہجری کا ایک سنی مورخ میرک نے صف پہنی کتاب
 "مطرب شاہ چہانی" میں سادات کا ذکر کیا ہے کہ ان کے ہوتے تھے کہ ہے "سادت کالہوی سید
 مجمع السبب اندازہ اپنی لڑکیوں کا رشتہ دوسرے سادات میں نہیں کہتے۔ میر علی شیر خان شصتری
 نے سید علی کی منہ میں آندک وہ یہ ہیں کی سچ کہ اندک کے ماجدہ اورائے کا بھائی سوانہ
 اسلام قبول کیا اور منصورہ میں جا کر قرآن کی تعلیم حاصل کی بعد ازاں قرآن بن کر واپس آئے تو گھر
 والد پر شاہی پر عید کی انہوں نے نکاح کیا تو کسی نے حلیہ دیا کہ یہ تو عرب لڑکی سے شادی کرے
 کا بہت دل میں بٹھ گئے وہ فوج کے لیے روانہ ہوا وہاں اس کے ایک عرب لڑکی صاحب سے
 شادی کی اور سندھ میں رہنے لگا ایک دن کسی نے وکروا تے سے خالہ کے من و حال کی تعریف
 کی وہ دیکھ کر مارا ہوا آسرن بدقت پہنچا اور برہنہ تباہ سے فوراً نکل گیا۔ شہر کے چبے اس نے
 بدعا کی وہ سید صاحب پہنچا اور حلیہ کے دربار میں فریاد کی خلیفہ نے سامع سے سید علی کو احباب
 بھائیوں کے دستہ کے ساتھ دفر سے باہر کی گونٹیاں کے لیے سندھ بھیجی لیکن دستہ کے چنبچے سے

ملک تذکرہ صوفیہ مشہورہ ۱۱۵۱ھ

قبل ہی برہمن آبدیوہ کے غضب سے تباہ ہو چکا تھا جس کے کشمکشات اب بھی موجود ہیں۔ سید علی
جب سندھ پہنچے تو راہ پریشانی ہو کر تائب ہوا۔ ادراپانی لڑکی کی شادی سید علی سے کر دی جس سے
چار صاحبزادے کو لائے ہوئے۔

۱) سید محمد (۱۲) سید مراد (۲) سید علی (۴) سید چنگو۔ شاہ عبدالعزیز علی کے بڑے صاحبزادے
سید محمد کے فرزند ہیں۔ گھوٹاری مہاراجہ سندھ میں ہر جگہ موجود ہیں۔ دوسرا شاہ عبدالعزیز علی کا صاحبزادہ
ہے۔ سید محمد شاہ عبدالعزیز کے فرزند ہیں جو دی گئے۔ سید محمد شجاع بھی شاہ عبدالعزیز کے فرزند تھے
جو نقشبندیہ سلاسل کے نامور بزرگ اور عرفی تھے۔



سید شمس الدین مشہدیؒ

(مشہور نسبؒ)

بزرگ شاہ برکت اللہ کے مرثیہ علی سید شمس الدین مشہدی سے ہندو تشریف لائے۔ اور شیخ شرف الدین یحییٰ میرؒ سے بیعت ہوئے۔ محمد امین الکبیر کے برادر خدام حسین الدین بہری کی دستبرد سے نکاح کیا جن کے بھائی سے سید شاہ منعم کو لد ہوئے جن کی اولاد میں شاہ واجد علی تھے جو سید رستم بن سید شاہ حیدر انگریز کے داماد تھے۔ اس کی اولاد کھنٹ پرگنہ سلسلے میں گئی۔ بڑے ہیں۔ سید شمس الدین مشہدیؒ کے برادر کا اسم گرامی سید صلاح الدین رشید تھا اور ان کے چھوٹے بیٹے بھالچندر میں سکونت پذیر ہوئے۔

مخدم سید احمد چرمپوشؒ

ذکر نسب

مخدم سید احمد چرمپوشؒ تیغ برہنہ کے نام سے مشہور تھے۔ یہ بہار کے اکابر شائقین میں سے تھے۔ یہ سلاسل سہروردیہ کے بزرگ گروہ سے ہیں۔ یہ مخدم شرف الدین بکین میریؒ و مخدم قیسم الدین سفید بازؒ کے حقیقی خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ کی ولادت بہار میں ۱۵۵۵ء میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار شہر بہار کے سلطان تھے مصلحت چھوڑ کر فقیری اختیار کی۔ کچھ دن مخدم چرمپوش سلطان رسیہ پھر یہ بھی تحت و تاج چھوڑ کر شہر قن پٹن آئے، مولانا ملا اللہ علی علار حق پٹنویؒ کے پیرو تھے ان کے شاگرد پیر ہاسمہ دتت، تشریف لے گئے آپ کے کلمات و کرامات سے متاثر ہو کر وہاں کا راجہ سلطان ہو گیا۔

امیر و گاہ بہادر شریف ہیں و داد و والدہ کے ساتھ ہی ان کا مزار ہے ۱۸۰ سال کی عمر میں ۲۶ صفر ۱۱۷۵ء میں آپ کا وفات ہوا۔
مخدم سید احمد چرمپوشؒ کے دو فرزند تھے۔

(۱) سید شاہ سراج الدین احمد

(۲) سید شاہ تاج الدین احمد

شاہ سراج کے ایک فرزند کا نام سید عبدالرحمن تھا۔

سید محمد جوینی

پیش نام	اسماء	سید محمد جوینی
۷	سید محمد جوینی	سید محمد جوینی شیخ دہلی کے تلامذہ تھے۔ ان کی ولادت
۱۶	سید حمد اللہ	۸۶۵ھ میں گوجرانولہ میں ہوئی، ۸۸۵ھ میں جوہڑ سے ہجرت کے
۱۵	سید خٹاں	عظیم گار آئے پھر چند ہجری تشریف لے گئے وہ اس سے ماڈلہ
۳	سید موسیٰ	دہلی، آگئے۔ ارشد غیاث الدین جلی (سنہ ۹۱۹ھ) آپ کا
۱۳	سید قاسم	مستند تھا۔ ۸۸۵ھ میں جالندھر گجرات میں ڈیرہ ساں سے۔
۱۲	سید نجم الدین	۸۹۹ھ میں گجرات سے برہان پور آئے پھر مدینہ گئے۔ بعد سے
۱۱	سید حمد اللہ	گجرات گئے۔ ۹۱۹ھ میں ہندوستان کا دعویٰ کیا۔ ۹۱۹ھ میں آگے
۱	سید يوسف	ہوتے آئے جیسیر نصر پور، سندھ گئے۔ ۹۱۹ھ میں قندھار
۹	سید یحییٰ	سے فرار ہوئے۔ ۹۱۹ھ میں ۱۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔
۸	سید نعمت اللہ	آپ کے صاحبزادے میرزا سید محمد نے ہمازہ کی ماز پڑھائی
۷	سید اسماعیل	وہ موضع راج اور رام کے درمیان مدفون ہوئے۔
۶	امام موسیٰ کاظم	خوش، شہر کے مشہور شہری سادات کے قبائلی سید
۵	امام جعفر صادق	محمد یوسف چکری اند سید مبارک شاہ، شیخ رامیاں کے مرید
۴	امام باقر	ہو کر سید محمد جوینی کے مسلک و روت میں داخل ہوئے۔
۳	امام زین العابدین	مدینہ کے مشہور مکران قائدانہ کھڑے، جہاں، کا شجرہ طریقت
۲	حضرت امام حسین	بھی سید محمد جوینی سے ملے۔
۱	حضرت علی	

شجرہ و تذکرہ

سید شاہ عبدالکریم بلزی والےؒ

سید شاہ عبدالکریم ستلوی ۱۲ شعبان ۱۲۴۴ھ میں متولد ہوئے۔
 ۱۲۵۲ھ کو کشمیر میں وفات پائی۔ ان کے قبو، محل سید مل نے ستلوی
 شہر آباد کیا تھا جو آج کل شیاری شریف کہلاتا ہے۔ چچن ہی
 میں وہ صاحب کمال ہوئے۔ آپ کی پودش آپ
 کی والدہ اور آپ کے چچے جہاں سید جلال نے کی۔ سید شاہ
 عبدالکریم نے مخدوم نورا بلالی سے فیضان حاصل کیا۔ اپنے
 پیر مخدوم نورا بلالی کے ارشاد کے مطابق شیاری شریف سے
 ہجرت فرما کر بلزی شریف میں سکونت پذیر ہوئے۔ مخدوم سید
 سمیعہ اور سید یوسف جہاں بھکری سے بھی بیعت کی اور اپنی
 پوری زندگی ریاضت و جاہد میں گزار دی۔ ساری زندگی حق
 و قدر اور نیکوئی میں بسر کی۔

آپ ۸۸ سال کی عمر میں ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۳۸ھ میں واصل
 ہوئے۔ آپ کے آٹھ فرزند تھے۔

- ۱) سید غلام احمد (۲) سید محمد الرحیم شاہ
- ۳) سید جلال شاہ ۴) سید نیران شاہ
- ۵) سید غلام ثانی شاہ ۶) سید دین محمد شاہ
- ۷) سید حسین شاہ ۸) سید عبدالقدوس شاہ

پشت نمبر	اسماء
۲۵	شاہ عبدالکریم بلزی والے
۲۴	سید مل محمد
۲۳	سید محمد امین حسن شاہ
۲۲	سید اشتم
۲۱	سید حامد شاہ
۲۰	سید جلال الدین جبار
۱۹	سید شمس الدین
۱۸	سید کبیر علی ثانی
۱۷	سید محمد ہادی
۱۶	سید میر علی ہراتی
۱۵	سید محمد
۱۴	سید حسین ثالث
۱۳	سید علی ثانی
۱۲	سید یوسف
۱۱	سید حسین ثانی
۱۰	سید ابوالکریم
۹	سید مل
۸	سید حسین
۷	سید محمد
۶	امام موسیٰ کاظمؑ

سید عبداللطیف بھٹائی سائیں بھٹ شاہ دائرہ حید آباد

(شہر و نسب و نسب)

اس خاندان کے ایک بزرگ سید سید بہت سے راجہ میں شہر اشرف لائے اور قندہار میں سکونت اختیار کی اس خاندان کے کچھ افراد بڑی میں آباد ہوئے۔ اس شاخ میں سید عبدالکریم بڑی دائرہ منگولی شاہ کے پردادا بڑے واسے کہلائے۔ شاہ صاحب کے والد سید حبیب شاہ بہت ہی ہندو بزرگ تھے وہ صاحب و ہمد حال ہیں تھے اور ہمیشہ استغراق میں رہتے تھے۔ شاہ عبد لطیف کی ولادت ادرہ میں ۱۲۹۸ھ میں ہوئی۔ سید صاحب کے والد سید حبیب شاہ بہت ہی ہندو بزرگ تھے۔ شاہ عبد لطیف بھی والد کے ساتھ کڑی میں رہے۔ اور بزرگ سید عالمگیر کا جب انتقال ہوا شاہ عبد لطیف اس وقت ۱۸ برس کے تھے ان کے وطن میں اس وقت کلہوڑوں کی حکومت تھی۔ انہوں نے وہ وقت بھی دیکھا جب نادر شاہ ہندوستان پر آمد سے آکر سندھ کو دھماکا دیا۔ نادر شاہ ۱۷۳۹ء کے آخر میں سندھ آیا اور ۱۱ محرم ۱۱۴۲ھ کو لاٹکانہ سے ایران روانہ ہوا۔ ۱۲۳۳ھ میں قتل ہوا۔ ان کے بچے ایک وقت ایسا بھی آیا جب احمد شاہ ابدالی دھماکا ہرا دیا اور اس نے سندھ کو کابل کے تخت بنایا۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شہرہ تعریف شاہ عبدالحمید کے چچے میں نہایت حقیقت و اعلا میں کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ ان کی بہت سی کرامات مشہور ہیں ایک مشہور حدیث کے مطابق شاہ کی بدولت شاہ بندہ تمکین میں شہرہ و زبان ہو گیا جو ان دنوں اور شاہ کے پیچھے کی جگہ ہے۔

مقامات الشہداء کے حنف نے آپ کے محاورہ و فضائل کا اعتراف کیا ہے۔

”ہر نیناب اگرچہ آتی بد نما علم عالم تمام بر لوح محفوظ دل شان شہادت لہو، الحق یہاں

تاہرہ لائق شان شاہ استہ

چرخ حقیقہ ہادیہ دبستان

پہر کسی پادشاہ و حسیں

نکاح تزکرہ سرب شہرہ و مقامات الشہداء و شہرہ و مقامات الشہداء و شہرہ و مقامات الشہداء

آپ کا یہی گفتار سادہ انتہا کاظمی ہے۔ آپ کی داد و تحسین محض مہربانی و یاری کی وجہ سے
 تھیں۔ آپ ۶۴ سال کی عمر میں ۱۹۵۵ء/ ۱۳۷۴ھ میں بمبئی شاہ میں داخل ہونے پر گئے اور وہیں وفات
 پائی۔ آپ کا مزار بمبئی شاہ میں درجہ خاتون ہے۔



منقبت (فارسی)

شاه اعیان پشای سائیں شاعر و قلمبر
 ماستقال را دوست ماند و اقبال بدست
 است مدعی عطف پیدا و دل نشان کرد
 وزیر شش رخ کرده آنگهی ایام را
 معطر در پیدای بردند و شش اسرار شش
 بهشت خصال آن شاعر سنگی ز بار نغمه مند
 شاعر بیگ در باب و دیبا و مولی صحت
 مدح نام تا آخر در دست سحرانیت

بزرگوار شاه آید اوصیا و ادبی فقیر
 باب علم مغت چه را کند و دیب ذیر
 ترک گرد و دوال دس صفت سلطان فقیر
 افشا گرد و از داسے شیفقت اسرار پیر
 شش پرانه میر و پر شمع حق حر و فقیر
 و برین عقل ترین شیرین سخن مثل و سیر
 نزد آمد بر سر اشش و دیبا هم جهم فقیر
 با صفات سحر کمالی مادر و بد شش فقیر

شاعر و پیشانی بزرگ پیوسته شاعر
 چنین با کجما را یک جبار بسته امیر و شرف



پیر سید محمد راشد رضی دہنی و سید شاہ مڑاں پیر گیارہ

دشہرہ نسب ۱۹۱۴ء

پیر سید محمد راشد دہنی دہن کی ولایت کلکتہ میں ہوئے۔ علوم و فہم احمی اور شاہ فیروز
 مری سے حاصل کیے اور اپنے والد سید محمد بقا کے دست پر سیت ہرگز دعائی تربت اور فیض حاصل کیا۔ پیر سید
 میں پیر سید محمد راشد نے ۱۲ سال کی عمر میں جام تہذیب لڑ کر کیا آپ کی تعلیمات میں۔ شروع اسامہ
 اللہ العالی ۱۲، جمیع الامور مع مشہد ہیں۔ آپ کے دھماکے لہذا آپ کے فرزند پر صحت اللہ شاہ اولیٰ منو
 خلافت پر بیٹھے۔ اس خاندان میں یہ پہلے پیر ہیں جو پیر گیارہ میں صاحب رتہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔
 آپ کے دوسرے بھائی پیر محمد بن محمد والے دوسری جگہ چلے گئے جو پیر محمد اہلئے۔ پیر محمد
 کا کتب خانہ آج بھی ملی دنیا میں غیر معمولی شہرت و عظمت رکھتا ہے۔ ان کے جد میں مسافت مسافر
 کا چراغ جھلکا رہا تھا۔ پنجاب پر سکھ چڑھے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سکھ سواروں پر اٹھائے
 نظروں سے دیکھ رہے ہیں تو چاؤ کا عزم معلوم کر یا شہید صحت اللہ شاہ کا سلسلہ نسب ۱۲ روپی پشت
 میں حضرت سید علی گنگوڑی عرف گیارہ سے جاتے ہیں۔ سندھ کے طرف میں آپ کے لاکھوں مرید پیچھے
 آتے ہیں اور حرکت کرتے ہیں آپ کی ولادت ۱۲۲۷ء میں پیر محمد گوگڑی غیر پور میں ہوئی ۱۲۲۷ء میں ۱۲
 سال کی عمر میں سجاد مشیر ہوئے ۱۲۳۷ء میں فریڈنگ ادا کیا اور غیر تحریک قاسم کی آمد اگر نہیں کی
 فلامی سے آباد ہونے کے لیے دشمنوں سے ہر روز مارا کرتے اور جہاد کا اعلان کر دیا سرور تھا جس کو
 تحریک کا مرکز مانگتے تھے۔ پیر صاحب کو مسلح سا گھمڑے گرفتار کر لیا گیا اور ان پر غصہ ہوا۔ چلا آگیا
 اور آپ کو چالسی کی مزار میں گھنٹے۔ انگریزوں نے کوشش کی کہ اگر پیر صاحب مسافر ناگ میں تو
 انہیں رہا کر دیا جائے گا لیکن پیر صاحب کا ایک ہی جواب تھا۔ میں سبھی سید ہوں اور میری رت
 سے نہیں ڈرتا۔ ۲۰ مارچ ۱۹۴۴ء کو فر کے وقت سید صحت اللہ شاہ مال پیر گیارہ کو چالسی صدمہ
 دی گئی ان کے سر پر شرم چاہوں کو بہت ہی دردناک اور ذہناک سزا تھیں دی گئیں۔ ان کی بیٹی

مذکورہ سبھی کے مندرجہ

سید احمد کبیر رفاعی

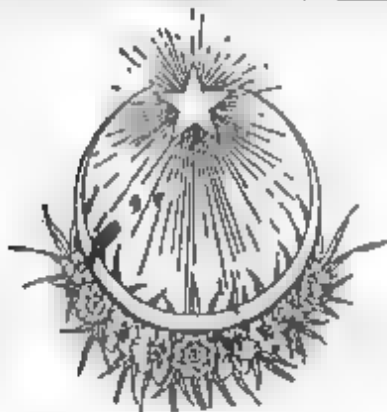
(شہر ذی قعدہ ۱۲۸۰ھ)

سلاسل عافیہ کے سلسلہ علی سید احمد کبیر رفاعی تھے۔ آپ کا اسم گرامی احمد تھا۔ بچتے ہوئے سید احمد رفاعی
حسن اصغر سارہ کے سبب رفاعی مشہور ہوئے۔ آپ شافعی کے مسلک کے پابند تھے۔ آپ نہایت شہید کیا
اور ہم کوئی کاظم کی اولاد ہیں اس لیے ہم کوئی کہلائے۔

سید عبد الرحیم رفاعی کا تعلق لواب سید صالح اللہ خاں نے شہنشاہ اورنگ زیب سے کیا آپ
کے کشف کمال سے اورنگ زیب بھی آپ کا معتقد ہو گیا۔ سید صاحب نے دکن میں ملازم اور کنوڑا کمال
کشت کا سفر اختیار کیا اور سلاسل رفاعیہ کو فروغ دیا سفر میں آپ کے فرزند سید یوسف رفاعی ملک
دہلی (نیشاپور) گئے۔ اس آرائش میں آپ کو ملگ سے گزرنا پڑا یہ دیکھ کر سلطان بہت متعجب ہو گیا اور
اپنی بیٹی اللہ کے عقد میں دے دی۔ آپ نے حکم کا دورہ کیا اور بہت سے غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام
کیا۔ سید عبد الرحیم کا انتقال ۱۲۸۰ھ میں مسقط میں ہوا۔ عاتقاہ بریا جہاں میں آپ مدفون ہیں۔ بنیادی
حالات کے بہت سے بزرگ ہندو شریعہ لاپتہ تھے انہیں میں سے سید نجم الدین رفاعی کے مدخل
کے سید احمد رفاعی مسقط ۱۳۱۶ھ میں برآمدہ کے سجادہ نشین تھے آپ نے اپنی دختر کا عقد بیکہ الدین
سید احمد رفاعی سے کر دیا اور ان کو سجادہ بنایا ان کے وفات کے بعد سید عبد الدین محمد رفاعی
میں برآمدہ کے سجادہ نشین بنے۔ آپ کے چار صاحبزادے تھے، سید حسام الدین رفاعی
(۱۳۰۷ھ) سید زین العابدین رفاعی (۱۳۰۸ھ) سید رضی الدین رفاعی (۱۳۰۹ھ) سید نواز الدین رفاعی اور دختر بھی تھیں۔
سید بدیع الدین رفاعی کا وفات ۱۳۶۷ھ میں ہوا۔ آپ کے بعد آپ کے بیٹے فرزند سید حسام الدین
رفاعی گوری نشین ہوئے۔ فی الحال ان کے بیٹے صاحبزادہ سید کمال الدین رفاعی عاتقاہ رفاعیہ تھے
کی سہانگی پر عزم افزا تھیں۔

جب ہندوستان تقسیم ہوا تو سید رضی الدین (دارمیاں) رفاعی اپنے چھوٹے بھائی سید
نواز الدین کے ہمراہ کوئٹہ تشریف لائے آپ سے تہافت شریعت کی اور ساتھ ساتھ سلاسل مذہب کو

ہیں طرز دیا۔ آپ کو پتے جہاد سید محمد کبیر دماغی سے حدود و ملت تھی۔ آپ سنیہ پانچ مرتبہ سید اکبر
 دماغی کے مددگار تھے اور قاضی ام شہید کی زیر دست سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کے تین صاحبزادے نور محمد صاحبزادہ
 ہیں (۱) سید جلال الدین دماغی (۲) بادشاہ بیاب (۳) سید عزیز المل دماغی (۴) سید جلال الدین دماغی (۵) سید
 محمد حکیم (۶) سید شاہ بیگم۔ آپ کا خجروں سے ہے ام سید علی الدین بن سید بدر الدین بن سید علی الدین
 سید بن سید علی بن سید بدر الدین بن سید زین العابدین بن سید علی الدین بن سید علی الدین
 بن سید محمد رحیم دماغی



نواب سید امیر علی موسوی

(داری شہر و نسب)

نواب سید امیر علی خان بیاد میں ہارے نواب کرٹھی چند کا خاندان موسوی، داری، نقوی اور
 رمدی النسب ہے۔ قاضی سید زرع موسوی اس خاندان کے سبب المی تھے وہ بیاد میں مصیبت قضا
 پر فائز تھے۔ جب غلیب میں بیاد سے ہندو اور گئے۔ آپ کی زوجہ کا اسم گرامی بی بی زینب تھا اور فرزند
 کا نام سید ابوبکر شہنشاہ علی نے ان کی زندگی کی شایان شکر شیخ المصباح کا لقب دیا جب سے بیاد وہ
 شیخ کہلائے گا۔ بادشاہ کی طرف سے ۱۲۰۰ھ میں خانقاہ کے لیے چک زمین اور چک اباکری کاگیر عطا ہوئی
 جس میں سات ہزار مربع پٹنہ میں ہیں۔ سید ابوبکر کے فرزند ملا سید شاہ ولد محمد سکھ جن کے بیٹے سید شیخ
 اسمتھے۔ سید شیخ اسمتھے۔ سید شیخ احمد کے وہ صاحبزادے قتلہ ہوئے۔ (۱) شیخ غلام علی الدین
 (۲) شیخ غلام علی الدین، شیخ غلام علی الدین کے فرزند کا نام شیخ محمد فریح تھا جن کی زوجہ بی بی فہیدہ بنت
 قاضی سید محمدہ تھیں۔ قاضی سید محمدہ قاضی حسین الدین کے پوتے تھے جن کو شاہجہاں بادشاہ نے
 سداغ کے لیے ہارے پٹنہ میں ایک موقوفہ قاضی حسین الدین چک کاگیر میں عطا کیا تھا جو دریا اب تک
 مشہور ہے۔ مسعود سید کی والدہ کا نام مسعودہ علیہ تھا جو سید مسعود الدخان خانان کی دختر تھیں۔
 خانی خانان دیوان محمد منظم کے فرزند تھے۔ دیوان منظم شاہجہاد کامگار کے وزیر مقرر ہوئے تھے۔ شاہجہاد
 کامگار شاہجہاد اول کا بیٹا اور شاہ اورنگ زیب عالمگیر کا پوتا تھا۔ دیوان منظم کو چنگیز لاکھو شیخ
 مرگبیر میں ایک کوٹ دے کر چلے کر جاگیر عطا کی گئی تھی۔ دیوان منظم کے بھائی کا نام سید عابدی مرگبیر شاہجہاں
 سے امیر ناصر داری، ان نواب میرا میر علی مسلمانا اور ۱۷۰۰ھ میں حقیقت میں کہانی میں زید علی علی احمد بیاد کی پڑوسی

شاہجہاد چھ مہینے ملا

روٹ ملے سید علی مسلم جاگیر اورنگ زیب بادشاہ کے حیدر آباد چلے ہندوستان کے قاضی مقرر ہوئے تھے۔

فوت ملے سید علی قاضی چھو اکبری جس کو راج کے سپہ سالار تھے۔ انہوں نے نمایاں خدمات انجام دی تھیں۔

روٹ ملے سید ابوبکر مرگبیر کی کنارہ شیخ المصباح کا لقب دیا گیا جس کے سبب یہ خاندان شیخ کہلاوا۔ (مرگبیر)

ادشہ کے بیٹے شاہ شہناش کے آئین مقرب ہوئے تھے بعد میں شاہ سلطان کھنیز شاہ شہناش کے آئین مقرب ہوئے تھے۔ دیوانِ معظم کے والد کا نام صوفی سید ہلال کرمان کے مشہور بزرگ تھے۔ شیخ محمد درجہ کے وہ بیٹے تھے ۱۰ شیخ وراثت علی ۱۲ شیخ حبیب علی دلاورد، مسعود و جید شیخ وراثت علی کی صاحبزادی تھیں جو لڑ بیدایر علی کی دوسری تھیں۔ مسعود و جید سید غلام محمد نقوی کی دختر تھیں جو سید طالب الدینی بخاری جاپان جہاں گشت کے دارا وہ سہ تھے۔ شیخ وراثت علی کے بیٹے کا نام سید دین احمد عرف شیخ احمد علی تھیں کے نام بیٹے لڑ بیدایر علی تھے شیخ احمد علی کی نندہ کا نام مسعود رحانی تھا جو سید محمد علی بن بیٹ تھیں۔ سید محمد علی بگل بندہ کے قاضی سید محمد اسلم زیدی اوسلی جابجیری کے بیٹے تھے جن کا تعلق چارہ سادات میں سے تھا اور جید محمد جابجیریؒ کی اولاد میں سے تھے واضح ہو کہ سید محمد جابجیریؒ جابجی سادات ہاں گاہوں کے محدث علی گڑھے ہیں لڑاب بیدایر علی کے پڑاوا شیخ محمد درجہ کے خسر سید محمد باہ دھنی کی دلاورد میں پور ترقیت میں آہا ہے تمام اراکی و مداک لڑاب بیدایر علی کے دادا شیخ وراثت علی کے نام منتقل ہوئی۔ اگر نیول کے دور میں بھی جاگیر مانی رکھی گئی اند تاحیات دہانہ زلیخہ مقربہ۔ داروغہ شہنشاہ میں شیخ وراثت علی کے بیٹے شیخ احمد علی کے نام سے زیندہ علی کی سند جاری ہوئی۔ شیخ احمد علی صاحب امراتہ دیوبند میں تحصیلہ مقرب ہوئے اور خدمت بطور حنفی انجم دین کے سبب ان کو سرشتہ دار مقرب کیا گیا۔

سید امیر علی کی دلاورد نصیر احمد قاضی حسین الدین چنگ حظیم آباد میں ۱۲۲۵ھ مطابق ۱۸۱۰ء میں ہوئی۔ بہت ہی کم عمری میں غزوئی عزم کی تکبیل کی۔ اپنی بائی جاتہ پر اہل سے لکھ نہیں کیا بلکہ معاش کی جستجو میں رات دن کرشن و سپہ سالار کے میں پٹنہ میں دیوانی دالت میں وکالت شروع کر دی اور بہت جلد مروج حاصل کیا۔ ۱۲۳۵ھ میں ہند کے دار الحکومت کلکتہ پہنچے۔ تعمیر میں جید لڑاب اوہ کے اور گین دولت میں شامل کیے گئے۔ بعد ازاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ حکمران مقرب ہوئے ۱۲۳۳ھ میں دیوبند نہایت کلکتہ میں شامل ہوتے ۱۲۳۵ھ میں انگریزوں کے خلاف جنگ آرمی ٹریڈی گئی۔ اسی وقت سٹر سیرکل پٹنہ لاکھنؤ تھا ان سید امیر علی جبرٹ ٹریڈ تھے۔ اس کے بعد کلکتہ میں سیرری جبرٹ معرفت کیے گئے بعد ازاں حکومت بنگال کی کوسل کے رکن کے منصب پر فائز ہوئے۔ لارڈ دارن سے ۱۲۳۸ھ میں آپ کو خانہ بہادر کا خطاب عطا کیا تھا۔ پھر دکن آپ جیو سید ٹریڈ کوسل کے رکن بھی رہے ۱۲۳۹ھ میں جو میں

پرگنہ کے سرکاری محکمہ متقرر ہوئے۔ ۱۸۶۷ء میں وائسرائے ہند نے غفور بیار میں دارالحکومت بنایا جس میں
حکومت کے محکمہ ایک لاکھ روپے خرچہ کیا گیا۔ یہاں سے بیاب خراج کے لیے وغیرہ متفرک گیا۔ لڑاکا دھڑا
ی کا خطاب بھی مرحمت فرمایا گیا۔ آپ اپنے زمانہ کے ہر علم و فن سے ۱۸۶۷ء کی جنگ آزادی کے
بعد بنگال میں دکن کو سول پر چلا گیا۔ اسی وقت آپ کو کٹر متفرک کیا گیا جس سے بنگال میں بنگال
کی جان بچ گئی۔ ان بچے جیسے والوں میں لڑاکا سید عارف علی خاں بھی تھے۔ بعد ازاں سید میر علی کو
مرد مرسلط کا خطاب مرحمت فرمایا کہ مرسلط لڑاکا و امجد علی شاہ کا منیر متفرک دیا گیا۔ سید میر علی نے
اپنی کڑائی کی بناؤ کر گوری رکھ کر لڑاکا و امجد علی شاہ کے اختراعات پسند کیے۔ جب لڑاکا
سید امیر علی کا انتقال ہوا تو مراد علی باوند متفرک ہونے کے پاس گری تھی اس طرح آپ کی کل مراد متفرک
قرض میں تلف ہو گئی۔

لڑاکا سید امیر علی کے تین فرزند تھے (۱) لڑاکا و امجد علی شاہ سید اشرف الدین امجد علی ۱۸۸۵ء
پارہ کے متفرک تھے۔ وہ جب باوند آئے تو انہیں سی آئی اے سے لڑا گیا۔ ۱۹۰۲ء لڑاکا و امجد علی شاہ سید اشرف الدین
امجد علی شاہ سید اشرف الدین کے منصف تھے۔ آپ انکے طرف رجسٹریشن کے حصہ پر تفرک ہے۔ (۲) لڑاکا و امجد علی شاہ
سید امجد علی الدین، مراد علی شاہ و امجد علی شاہ کے حصہ پر تفرک تھے۔ بعد ازاں انکے متفرک آف رجسٹریشن
ہوئے۔ (۳) لڑاکا و امجد علی شاہ سید امجد علی شاہ کی رکنیت کا چارٹا یہ ہے واسے تھے کہ مرکت قلعہ بہ
ہوئی۔ لکھنؤ میں سید امجد علی الدین، لڑاکا و امجد علی شاہ اس وقت آپ کھٹا کے ٹوپی کٹر تھے۔ کھٹا شہر کی ایک
شاہراہ آپ کھٹا نام پر موسوم ہے۔

سید امجد علی الدین امجد علی شاہ کے بالکل متفرک تھے۔ وہ ۱۸۵۵ء میں تولد ہوئے۔ لکھنؤ میں ان
کی داد فارسی اور عربی کی تعلیم اچھے۔ حوال میں ہوئے۔ وہ انہیں قابل اساتذہ کرام سے مستفید ہونے
کا موقع ملا۔ ان کی انگریزی تعلیم کے لیے انگریز معلم دیکھے گئے تھے۔ لکھنؤ میں وقت مشرق و مغرب تہذیب
تہذیب کا گہوارہ تھا۔ سید امجد علی الدین امجد علی شاہ کا آجانا لڑاکا و امجد علی شاہ کے معاملات میں بھی تھا۔ شہر
مسلمانان کے خاندان کے ساتھ بھی نہ کا اٹھنا دیکھتا تھا۔ ان کی طبیعت میں عجیب مزاج تھی۔ دوست کی
فرزانی تھی اور آپ لڑاکا و امجد علی شاہ بھی تھے۔ "فساد و غور تہذیب" میں انہوں نے لکھنؤ کے مسلم اسرار
لڑاکا و امجد علی الدین کی حیثیت کی مشرقی اصول کی بڑی ہمارت اور پاکدستی سے حکایت کی ہے۔ یہ کتاب

شجرہ اولاد سید نجم الدین احمد باغیچہ



سید آدم بنوری و سید یوسف بنوری (منسبہ نسب مشہور)

سید محمد یوسف بنوری کا سہی تعلق سید آدم بنوری سے ہے جو امام ربانی مجدد الف ثانی کے صوبے سے بڑے غلیصے تھے ان کی حالت بد آئش خور بھی تھی یہاں پر سید آدم بنوری کے قریب ایک ہتھوڑا قصبہ ہے سکون کے واسطے یہ لوگ ہجرت کر کے موجود ہیں، اور جو سب جہاں ایمان نبی نے بڑی حریت و تحریم کے ساتھ پھیل لی کی ماست در کے بی ناس خود آپ کے حلقہ رسالت میں شامل تھے جنہیں دوسرے تھاق نے پناہ مراد صوبہ کربلا میں بعد اس آپ کے فہاں کے کچھ لوگ گڑھاٹ در پشاور میں اقامت پذیر ہوئے مولانا یوسف کے پردادا میر احمد شاہ بڑے قوی وجاہت بزرگ تھے انہوں نے پشاور میں ایک محلہ آباد کیا جو گڑھی میر احمد شاہ کہلاتا ہے سید یوسف کے والد سید نوکر یا سنے بعد دستان کے شہداء تھے جس کی ریافت کی بیش جہاں تھا و جہاں کے سر پر چاک کشی کے میرزا اللہ علی کاہن کے دود میں جہاں کے کاہن ہیں ان کا بڑا بی نعمان ہوا۔ مولانا یوسف کی ولادت ۹ ربیع ثانی ۱۲۳۹ھ کو ہوئی والدہ کے انتقال کے بعد ان کی پرورش بی بی مریم سے ان کی پرورش کی جو اکر مت حبیب تھیں۔ حضرت مریم کی طرز ان کے پاس بہ عزم کے میرے آئے تھے۔ سہو شین پڑھتے ہوئے دارو حروف کات کر پناگن مبارکی تھائیں صوری میں اسی سوت سے مولانا یوسف بنوری کا جہاں گڑھاٹ ہوا یا تھا مولانا احمدی کے والد ایک جید عالم تھے انہوں نے مختلف دینی مسائل پر مختصر و مفید کتابیں تصنیف کیں مثلاً دیباہ معجزات علیا، تفسیر دیباہ در علم صوبہ و غیرہ مولانا احمدی کا سلسلہ امارات مولانا جہاں گڑھی کے حیدر علی شیعہ احمد گھمیری مولانا سید حسین احمد علی اور مولانا اشرف علی تھانوی سے تھا مولانا کو پانچ اولاد ہے جس میں تین تھے۔ جن میں محمد باب احمدی کے پوتے مولانا ابن ابا ذر و مولانا سید محبت سیدی عرب سے بھی تعلق تھا۔ مولانا فیصل ان کے بڑے قدر دان تھے۔

سید آدم بنوری کے بی بی سیدہ شہیدہ کے جہاں گڑھاٹ مولانا جہاں گڑھی کی بی بی کے نام سے ہیں

شعبہ عربی اشرف سال ۱۳۵۴ھ

نوٹ۔ اصحاب الب کی ۲۷ سے ۱۰۶۱ھ اسناد کم درج پر گئے ہیں مولف،

ناب سا دوت و نومی شجره اولاد امام علی رضاه

سید هادی	سید سلطان علی	سید جعفر تائی	سید رحمان
سید یزیدی	سید مرتضی	سید رشید الدین	سید حسن
سید محمد عیون	سید بر خمدار	سید حسن	سید محمود
سید علی	سید اسماعیل	سید علی الدین	سید محمود
سید حسین	سید عبد الله	سید محمد حسین	سید علی
سید بن الدین	سید محارم	سید معروف	سید مرتضی
سید باقر	سید محمد جنگسوار	سید حسن الحق	سید برهان الحق
قاسمی ناخر قاسمی	سید محمد	سید اسحق	سید سراج الحق
قاسمی جمال الدین	سید احمد	سید احمد	سید کمال الدین
قاسمی قائم	سید بن خردار	سید محمد	سید بلال الدین
قاسمی سبوح	سید تنجمن	سید کمال الدین	سید ماه
قاسمی برهان	سید بن الدین	سید محمد رفیع	سید سلیمان شری
قاسمی معین الدین	سید حسن	خواجہ کمال الدین اوشی	سید ابراهیم
قاسمی محمد یازری	سید حسین	خواجہ عبد الدین سمبکائی	
قاسمی یار محمد	سید جمال	(دلی)	
قاسمی اکرام	سید بن العابدین		
قاسمی محمد و مع	سید عبد الرحمن		
(نکند و به)	سید معین اسکرندری		
	سید نظام یحیی		
	سید عالم اشرف		
	سید ناصر بخش		
	سید واد حسین		
	سید شاد حسین		

شجره نسب پدری خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

مطابق کسر النساب مصر ۸۰۰	(مطابق کسر النساب) مصر ۸۰۰	(مطابق کسر النساب) مصر ۸۰۰	(مطابق کسر النساب) مصر ۸۰۰
۱۹. خواجہ قطب بختیار کاکیؒ	خواجہ کمال الدین بختیار کاکیؒ	خواجہ بختیار کاکیؒ	خواجہ بختیار کاکیؒ
۲۰. خواجہ کمال الدین بختیار کاکیؒ	سید مرئی ادشی	سید مرئی ادشی	سید مرئی ادشی
۲۱. خواجہ مرئی بختیار کاکیؒ	سید احمد ادشی	سید احمد ادشی	سید احمد ادشی
۲۲. سید احمد ادشی	سید محمد	سید محمد	سید محمد
۲۳. سید حسین الدین	سید احمد	سید احمد	سید احمد
۲۴. سید رشید الدین	سید احمد	سید احمد	سید احمد
۲۵. سید مرئی الدین	سید معروف	سید معروف	سید معروف
۲۶. سید حسن معروف	سید احمد	سید احمد	سید احمد
۲۷. سید محمد اسحاق	سید رشید الدین	سید رشید الدین	سید رشید الدین
۲۸. سید محمد جواد	سید حسین الدین	سید حسین الدین	سید حسین الدین
۲۹. سید علی سجاد	سید رشید الدین	سید رشید الدین	سید رشید الدین
۳۰. سید جعفر ثانی	سید جعفر ثانی	سید جعفر ثانی	سید جعفر ثانی
۳۱. امام علی رضاؑ	امام علی رضاؑ	امام علی رضاؑ	امام علی رضاؑ



شجره نسب مادری خواجہ قطب الدین کاکی

(بمطابق کمر الساب)

خواجہ قطب الدین بکتیار کاکی

بی بی رصیہ

سید محمود

سید علی

سید احمد

سید بزرگم

سید آدم

سید عامر

سید صدیق

سید عبد الحمید

سید عبد الحمید

سید عبد الرشید

سید حسن

امام علی رضا

(مطابق
شجرہ سیدہ)

خواجہ بکتیار کاکی

بی بی رصیہ

سید محمود

سید علی

سید احمد

سید بزرگم

سید آدم

سید عامر

سید صدیق

سید عبد الحمید

سید عبد الرشید

سید حسن

امام علی رضا



تذکرہ خواجه قطب الدین بختیار کاکیؒ

(شعبہ نسب ص ۲۶، ۳۰)

خواجه قطب الدین بختیار کاکیؒ ایشی قصبہ ادھر، اراکینہ ہزین تولد ہوئے۔ بختیار الدین اسم لکھی اور قطب الدین لقب تھا۔ آپ عرب، فارس میں غور، کاک کے نام سے مشہور ہوئے۔ ڈیڑھ سال کی عمر میں والد کا انتقال ہو گیا۔ وہ سارے تعلیم و تربیت ہوئی۔ ۵ برس کی عمر میں موغانا اور قنص سے ملاہی علوم کے علاوہ، اسی علوم کی تعلیم پڑھ مشور سال کی عمر میں سواہر میں چشتی نامک دست مبارک پر بیعت کی وہ خرقہ خلافت پایا۔ دن رات میں ۵ رکعت نماز اور کھتے اور ہر رات تین ہزار دہ شریف کا ذکر کرتے تھے۔ آپ سب صحت کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ جن کو قدر اور ہند آگئے۔ وہیں چلیج شہاب الدین عمر سہروردی سے بیعتا پ ہوئے۔ اسی عمر میں خواجه ناصر الدین ابو جعفر چشتی سے بھی شوب ملاقات حاصل ہوا۔ وہ ایک مسافر میں قتل ہو کر شہید ہوئے۔ دین نگار، قاتل سے ملاقات کی۔ آپ کی بیعت و ملاقات کا یہ عالم تھا کہ جعفر عمر میں بالکل نہ سوتے تھے۔ ہر وقت استغراق و مراقبہ میں ہوتے۔ نماز کے وقت آنکھ کھولتے تھے۔ ہر دو سو کے نماز اور کھتے تھے۔ ہر روز دوبارہ کلام پاک ختم کرتے تھے۔ سواہر و کاف کی برکت سے انہوں نے قرآن پاک حفظ کیا تھا۔ عقلی، فصاحت میں اسی شہر میں جان جان کر مر گئے۔

معہ تہذیب و اخلاق و غیر احصا

آپ کا سبب وفات گشت ہے۔ اہل علم و عہد کی تھی کہ ان کے جہانہ کی نماز ایسا شخص چھٹے گامحس نے کسی مرام کا رہی۔ کہ ہر، حکم کی سنتی نافذ کی ہوں اور بیٹہ نماز یا جماعت بخیر ان کے ساتھ ملا کی ہو۔ یہ شرطیں صرف سلطان المشرک کی ذات میں پوری ہوتی تھیں اس لیے اسی نے جہاد کی نماز چھائی۔ آپ کی تعریف میں ایک کتبہ ہے۔ قاتل سب کا لیکن آپ سے سب سے جو مفرقات پر مشتمل ہے جن میں ابو جعفر اور محمد کے شوئے ہے کیا ہے۔ مشائخ چشتیہ سلوک میں پندہ و سب سے شاکر تھے۔ جن میں ایک کشف و کرات کا ہے۔ اس درجہ کے حاصل ہونے پر سلوک حق و کرات کا بڑا سے درجہ اختیار و جات ہے۔ مرام وہ جات ہے۔ مال کے نزدیک مسعودی کاں نے تھا۔ اسی لیے کہ اسی نے اس زمانہ پر کر دیا ہے۔ آپ کے خلفاء میں بابا جگر گچ، شیخ محمود بہاؤی، سید محمد جابر بنی و سلطان ناصر الدین، شمس، محمد الدین، اگر بنی، شیخ سوار قمر بنی، نظام الدین و سب مشہور رہے۔

شجرہ و تذکرہ سید منہاج راسٹی

پشت نمبر	اسماء و گرامی	سید منہاج راسٹی
۱۳	سید منہاج راسٹی	سید منہاج راسٹی
۱۴	سید تاج الدین جلیانی	سید تاج الدین جلیانی
۱۵	سید محمد حسن جلیانی	سید محمد حسن جلیانی
۱۶	سید عبد الحکیم شہیدی	سید عبد الحکیم شہیدی
۱۷	سید اسماعیل شہیدی	سید اسماعیل شہیدی
۱۸	سید مصطفیٰ شہیدی	سید مصطفیٰ شہیدی
۱۹	سید منعم	سید منعم
۲۰	نام علم و فن	نام علم و فن

سید منہاج راسٹی ۱۲۶۲ ہجری میں پھلوری شریف ضلع کوئٹہ لائے اور یہیں مستقل قیام پزیر ہوئے اور ۱۲۸۵ ہجری میں آپ کے وفات فرمائی۔

سید منہاج راسٹی علی دوسری اہل سہ ماہی بی آمدت شاد آئیں کہ بری کے بطن سے حواہ لاد پیدا ہوئی وہ بعد چار دن رہا لی میں پید ہوئی۔

۱۲۶۲ ہجری (۱۸۴۵ء) میں پیدا ہوئے (۱۲۷۰ ہجری) میں آپ کے چھ بچے ہوئے۔

پہلے کے ختم سادات گھرانوں سے ان عروضات میں ان کی جرئت پہنچی۔

۱۲۷۰ ہجری (۱۸۵۳ء) کو لائے پر مرے (۱۲۷۰ ہجری) میں پیدا ہوئے۔

۱۲۷۰ ہجری (۱۸۵۳ء) کو لائے پر مرے (۱۲۷۰ ہجری) میں پیدا ہوئے۔

آپ کی اولاد دایم و میں سید علی اکبر اندیس شریف العزیز و عروضات بہت ہی شہرہ ہوتے۔ عروضات نے سید پادیں کو کب پکتان میں مسلم لیگ کے پیٹ نام سے اہم خدمات انجام دیں۔

نوٹ ۱۔ علم الانساب کی مدد سے شجرہ میں کم از کم دس واسطے کم درج ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

علامہ سید شاہ شفیق رضوی عماد لہری

منزل مراد سے ۴۰ برس کے حامل پر دیوبند میں رجسٹریشن واقع ہے اس کے قریب ۴۰
 عماد لہری ایک مردم خیز روح ہے۔ جو علامہ سید شاہ حسن مرتضیٰ کے ایک داماد کا مولد و مکن ہے آپ کا
 اسم گرامی سید حسن مرتضیٰ ہے اور تخلص شفیق، آپ بہار کے سادات رضوی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی
 ولادت ۱۳۸۹ھ میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید شاہ حسن مرتضیٰ تھا، آپ کے دادا جان غلام
 بہادر سید کریمت علی لاٹا، آپ کے منہج اعلیٰ تھے۔ آپ کے والد سید حسن رشک وفات ۱۳۹۲ھ میں ہوئے۔
 اس وقت علامہ شفیق سو چار سال کے تھے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم سید سہا حسین سے ہوئی۔ طب کی
 نکتہ سیکھ کر عہد ملی کو ڈیڑھ آدھ سے پڑھیں۔ تصنیف و تالیف اور شعر گوئی کا شوق آپ کو شروع ہی
 سے تھا۔ ۱۳۹۵ھ میں آپ نے حضرت امیر سیوانی مکتبہ کی شاگردی اختیار کی۔ پھر سیوانی مکتبہ کی وفات
 ۱۳۹۹ھ میں ہوئی۔

علامہ شفیق کے کلامہ میں علامہ سید عباس سرکار کی بہت مشہور ہیں۔

تصانیف :-

مشکوٰۃ حقیقت (۲) آمیزہ پینر (۱۲) تحفہ نیاز و رحم (۳) غنیۃ قریب اور دیاجات (۱۵) انجیل
 الاوراق (۶) منتخب العروض (۷) تفسیر سنن (۸) محبوب سخن (۹) اصناف سنن (۱۰) رکن حرم رضی
 (۱۱) انجیلہ کا بیخ :-

علامہ شفیق رضوی عماد لہری کا وصال ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۹۷۳ء میں ہوا۔

بیر شہر عبدالعزیز (عزیریت)

(شہرہ نسب منقہ)

والد ماجد کا اسم گرامی سید حسام الدین تھا بزرگوارے حکیم کے نام سے مشہور تھے۔ وہ شہرہ
 حکیم تھے۔ ماجد ہمارا چچا بھی علاج سالہ کے لیے رجوع ہوتے تھے۔ ایام طفلی ہی میں عبدالعزیز کے
 والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ انہیں چیش شریف، مدینہ کلکتہ والی گورنمنٹ کی ہسپتالی حاصل تھیں ان سے
 انہوں نے کسبِ علم و دانش کیا۔ سیدلہ امام احمد سید منہام اسی خاندان میں پیدا ہوئے۔ پٹنہ لاہورٹ انکس
 میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ سیٹ کوئٹس کالج ہراٹھ باغ میں پانچویں میں داخل ہوئے۔ گورنمنٹ کے
 بعد ان کے بیٹھائی صاحب نے انہیں برسرِ شری کے لیے لندن بھیجے کا بندوبست کیا۔ سٹرچرینڈن میں
 سات سال تعلیم رہے۔ معقول فیس کا بڑا شوق تھا۔ فیصلہ لینے اگر کسی کتے اور ہوتے تھے ۱۹۳۵ء میں
 آن ڈیٹا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کی قیاد رکھی جس کی صدارت قاضی اعظم نے کی۔ ۱۹۳۶ء میں لندن سے
 واپس ہو کر کلکتہ میں پریکٹس شروع کی اور بہت جلد مشہور ہو گئے ۱۹۳۵ء میں اسمبلی میں چنے ہوئے ۱۹۳۷ء میں
 قلم حیدر آباد اسٹیٹ میں صدر ایہام رہے۔ سب کے جھگڑا نامہ درخون تھا۔ قاضی اعظم پٹنہ میں اسی مکان
 میں قیام فرمایا کرتے تھے۔

سید رحیم الدین استھانوی ایڈیٹر البیخ پٹنہ

(شہرہ نسب منقہ)

استھانوی سید رحیم الدین استھانوی کے مشاہیر میں سے تھے وہ البیخ پٹنہ کے ایڈیٹر تھے
 اور اپنے زمانہ کی مشہور شخصیت تھے۔ ان کے ماجد و دہلا نائید احمد ندوی راقم کے دست الشاؤں
 ہمارا اکبر دھاکہ میں آئے وہ کے استاد تھے۔ جن کے معزز و سید ابوالخیر علی احمد کاؤٹس آفیسر نے بی بی
 آہنہ راجی راقم کے مشفق کرم فرماؤں میں سے ہیں سید احمد ندوی صاحب کاراچی میں تھیں ۱۹۸۱ میں انتقال ہوئے۔

مکہ احیائی وطن مدنا

جیش سید امیر علی و انیس الرحمن ایڈروکیٹ، شرف آباد، کراچی

پشت نمبر ۱ سلسلے گزری سید صادق علی خاں امام علی رضا شہید کی اکیسویں پشت میں
۴ امام علی رضا شہیدؑ شہید میں تولد ہوئے۔ یہی جیش سید امیر علی کے خاوارہ کے موصوف علی تھے۔
۵ کی اکیسویں پشت سید صادق علی خاں کا دور جاس و ہم شاہ امیر کا دور تھا۔ ۱۲۸۵ء میں حبیب
۶ میں تولد ہوئے۔ سلفیت منلیہ امرتسری کا شکار ہوئے اور شاہ گنگویشی حضرت میں پڑ گیا کہ
۲۸ دور شاہ اور شاہ ایمان مرقع سے ساتھ آٹھ گزہ ہل پر حملہ آور ہوا اور وہی کایا
۲۹ سید احمد ناصر سید یث بہادری، نادر شاہ کی عروج میں سید صادق علی خاں کے پوتے سید احمد ناصر
۳۰ سید احمد ناصر سید ایک ایہم جہد پر جان دے گئے۔ اور شاہ تو اپنے ایران چلا گیا مگر سید احمد ناصر
۳۱ سید سعادت علی نے ملی میں ہرودہ اوش اختیار کر لی۔ جب اہلی میں حالات ناموافق ہوئے تو ان
۳۲ جیش سید امیر علی کے زبرد سید سعادت علی نے اور وہ کے فریب و زور میں کہ وہ ہاں میں پناہ لی پھر
ایک وقت آگاہ کہ وہ اور وہ کے جنگ کا منتظر ہوئے۔

۳۲ سید صادق علی کے پانچ فرزند تھے۔ سید سعادت علی ۲۷، سید احمد علی ۲۸، سید احمد علی ۲۹،
۳۳ سید امیر علی ۳۰، سید شہب علی ۳۱، سید جاس علی۔

۳۴ سید احمد علی کی دوسریہ ترکانہ کا حقیقہ شہید رحم علی میں شیخ کریم علی سے
۳۵ ہوا جو پسرہ، بہادر شریف پڑ کے پہنچے دے تھے۔ سید، رشتہ علی کی مدد کا نام
نسب دیکھ کر ان کے آواز کی نیگم تھا جو علی علی دہشتہ والی تھیں۔ سید میر علی شہید علی علی کہتے

۳۵ انیس الرحمن کے نیکو حسیہ میں پیدا ہوئے اور آپ کا سال وفات ۱۲۸۵ء ہے۔ سید
۳۶ امیر علی ایک شہید شہزاد کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ انہوں نے

۳۷ شیخ رحم علی اسلامی تاریخ پر مشہور دکن میں تھیں جس میں ان کی ایک کتاب تاریخ مرشد
۳۸ بہت شہر ہوئی۔ سید امیر علی نے مسلمانوں کی بہت سی خطیں کو مستحکم کیا اور

۱۲۸۵ء کے پھر ایڈروکیٹ سید امیر علی ان کی اکیسویں پشت میں جاس علی

ان کے درجہ درجہ سے وہ بریفیر کے شہر و معروف قانون دان کی حیثیت سے تسلیم کیے جاتے ہیں۔
جس کے عہد پر بھی قانون ہے۔

انیس الرحمن وکیل | انیس الرحمن درمی مسئلہ کو مرتبہ ہی میں پیدا ہوئے وہاں سے ریڑک کیا۔ جامعہ
حنانہ سے انٹرکال اور مولانا مظاہر حسن گیلانی کے شاگرد بھی رہے۔ دیگر درجہ پر ریڑک سے منسٹین ہوئے۔
پھر سے اہلک ای ای ای کیا۔ مسلم نیشنل گائڈز کمیٹی کے سالار ہے اور مسلم نیشنل فڈیشن کے
مدیر ترکیب پاکستان کے سرگرم کارکن ہے۔ وہ مدنی، مترجم، شاعر، مفسر نگار ہیں۔ کے علاوہ شہر کی
جی ای ای وقت شرف آوارہ کرچی میں امامت پڑھ رہے ہیں۔ صرف بلکے ذہین اطباء شخصیت کے ایک
ہیں۔ قلم کا وہ دن کے دن میں مدد، قلم جو ہے۔ یہ سلسلہ مدنی قانون فڈیشن کے مدد دہاں ہیں۔ ان کی
میں یہ سلسلہ مدنی جو میل انکل بھی چلا رہے ہیں۔ حریت، اسکی اندلی میں انہیں کا قائم کردہ ہے
آپ پاس کا جلد کے مصنف ہیں۔



وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا

اور یہ سیرتِ نبویہ (وہی اسلام ہی) تمہارے پروردگار کا سیدراستہ

(الفرقان)



نور محمد کام

اے سرزمین بہار

آبشاروں، بڑیاڈوں، کھساروں کی زمیں سبز و سفید، مغز افلاک، لالہ رمل کی زمیں
 فستقی رنگس کی سوس کے کچھ دس کی زمیں عریا کی انڈیل کی ہسب دس کی زمیں
 اے نواری اور جہزی کے خامدوں کی زمیں خوشنما چپا کی خوشبوں کے اہوں کی زمیں
 رات کی ران کی اور گل کے زھاڈوں کی زمیں کوٹوں کی اور پیپوں کی ہزاروں کی زمیں
 فاختہ کے ٹھڈوں کے دس کے نال کی زمیں اور طید بھڑوں کے گلفا دس کی زمیں
 بھلیر کی بادشہ کی اور شرادوں کی زمیں وہ مسلسل رنگ کی شہکاروں کی زمیں
 آسم کی بھیج کی جاس کی اہوں کی زمیں پہلانی گیتیں کی تو بہا دس کی زمیں
 معان کی گپیوں کی پٹ بن کو پائل کی زمیں لہجہ کی کٹلے کی ابرق اور پاؤں کی زمیں
 لے لکھا لوں کی رہیں لکھ شوں کی سرزمین جیسی جیسی خوشبوں، گجروں کی اہوں کی زمیں
 اے برہند تاراے دس مشرق کا شہاب تہن ہر سکے جہاں آن مایہ راندوں کی زمیں
 جہوز اسلام پرست حدے والوں کی زمیں اور جہاں کی زمیں، لالہ سوس دس کی زمیں

ان کے عروں سے سرزمین پاک کی تخلیق ہے

جہاں شادوں، جہاں پاؤں، گجروں کی زمیں

و عیس الرحمن ایدہ کیست



شجرہ و تذکرہ سید فضل علی رہوی، بہار شریف

یہ علی علی مرصع رہی بہار شریف، پھر کے کہ ہر دور ہر دور
عمری بزرگ گزرے ہیں، آپ کے مددگار کا اسم گرامی سید کریم
علی تھا۔

آپ کے چار حقیقی برادر تھے۔

(۱) سید شاہ افشن علی

(۲) سید شاہ جمعیت علی

(۳) سید شاہ معصوم علی

یہ چار بھائی سواۓ بی بی خاطر کے معین سے اولاد ہوئے جو سید کریم
علی کی اولاد چاروں انھیں۔ سید صبل علی کی شادی سواۓ بی بی خاطر
سے ہوئی جن سے سید ابوالقاسم پیدا ہوئے۔ سید فضل علی حضرت
منعم اکبرؒ سے بیعت تھے۔

سید فضل علی ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے۔ انھوں نے شری
ہیر، انجھا، ارد میں تحریر کی ہے جس میں چار سو پانچویں اشعار ہیں۔

شمار گرامی	پشت نمبر
سید فضل علی	۳۳
سید کریم علی	۳۲
سید سیف الدین	۳۱
سید محمد مین	۳۰
سید محمد معصوم شریف	۲۹
سید منصور علی	۲۸
سید عیاض	۲۷
سید زینب	۲۶
سید چاند	۲۵
سید انور میر	۲۴
سید بڑے	۲۳
سید مسعود	۲۲
سید عطر الدین	۲۱
سید مبارک	۲۰
سید علی شیر	۱۹
سید علی اکبر	۱۸
سید علی اصغر	۱۷
سید عبداللہ	۱۶
سید علی الدین	۱۵
سید محمد شہید	۱۴
سید نورج	۱۳
سید بڑا بیگم	۱۲
سید عبداللہ	۱۱
سید عبداللطیف	۱۰
سید محمد رفیع	۹
سید امام حسن	۸
سید علی رضا	۷

شجرہ محمد طہ کمال آبگلوئی

پشت نمبر	اساتے گرامی	کمال آبگلوئی کی ولادت سن ۱۱۸۵ھ میں آبگلہ میں ہوئی۔ وہ حضرت
۲۵	میر محمد طہ کمال آبگلوئی	میرا شہدی کی اولاد وہاں سے تھی۔ چنانچہ فتویٰ شہدی ایران کے
۲۴	ڈاکٹر سید شاہ عبد الباقی	شہر زلی۔ وہ بہتے اہل بیت ہی جہاں سید زلی کے داماد و حلیب مقرب
۲۳	سید ناصر حسین شہدی	ہوئے۔ ان سے سید کمال تک کم از کم ۲۰ پشتیں گزری ہیں۔ لیکن صرف
۲۲	سید شاہ و عنایت حسین	۱۱۹۰ھ کے گرامی درج ہوئے ہیں حضرت علیؑ سے میرا شہدی تک۔
۲۱	سید شاہ کرامت حسین	۱۲۲۰ھ کے پشتیں گزری ہیں۔ قاضی سید شاہ رفیع اللہ نیز سید شاہ
۲۰	شاہ برہان الدین خری بچی	میرا شہدی کو پرگنہ گیا صوبہ بہار کا جہاد قضا پیش کیا گیا اور ۱۵۰۰ھ
۱۹	قاضی رفیع اللہ	بیکھار میں جاگیریں حاکم گئی۔
۱۸	مخدوم سید شاہ محمود	
۱۷	مولانا سید شاہ محمد سید خوی شہر کلا	

نوٹ:- قدیم ہستی آبگلہ موجودہ آبادی سے چند گز کے فاصلے پر جانب شمال و برہان میں کوہ آباد تھی۔
آبادی قدیم میں سید کا پستھن ملگی چہرہ اور قبرستان آبگلہ کی پہاڑی کے دامن میں اب بھی موجود ہے۔
قاضی سید رفیع اللہ سے قاضی رفیع اللہ کے نو سوتھے وہ آبگلہ ہی آسودہ خاک ہیں جو دوسری جہت سے
میرا شہدی کے پوتے کے پوتے تھے۔ سید احمد اللہ و مصعب المسلم شعراء بہار کے پردادا میر صاحب علی
کھر بیجا، مبلغ پشتر کے بہتے و سوتھے۔ آبگلہ میں ان کی شادی ہوئی تھی اس لیے آبگلہ ہی میں آباد
ہو گئے تھے۔ حضرت میرا شہدی خری کے پوتے قدیم آبگلہ ہی میں آباد ہوئے تھے۔ گویا قدیم آبگلہ ۱۵۰۰ھ
سال تک آباد رہا۔ آخر کار گردشِ یاسمن نے اسے ویران کر دیا۔

میر صاحب علی حضرت آدمؑ میں کی اولاد میں سے تھے۔

لے مسلم شعرائے بہار جلد چہارم ص ۱۱۷

علامہ سید سلیمان ندوی دہلوی

(شجرۂ نسب صفحہ ۲۱۲)

ابو حنیفہ اسم گرامی اور عرف سید سلیمان ندوی ہے ۱۸۸۹ء میں دہلی میں ولد ہوئے اور ۱۹۵۵ء میں انھوں نے ہجرت کی۔ ابتدائی تعلیم اپنے گھر سے ہوئی، حکیم ابوالرحیب صاحب سے دہلی میں حاصل کی۔ چند ماہ تک مدرسہ امدادیہ مدرسہ دارالعلوم دیوبند میں پڑھا۔ ۱۹۱۵ء میں دہلی میں مدرسہ اسلامیہ کے ساتھ دارالعلوم دیوبند گئے۔ اس وقت دہلی کے ایک مہتمم ملا محمد علی گزنی، شاہ عبدالغلام دیوبند اور ملا شبلی نے ۱۹۱۵ء میں جب شہر نواحی اس کے ناظم ہوئے تو سید سلیمان ندوی کو اپنی تربیت کے لیے لے گئے۔

۱۹۰۷ء میں کھنویں دستار بندی کی تقریب تھی حاضرین مجلس فقہ علامہ کلا، ستان اپنے کی عرض سے عربی میں فی البدیہہ تفسیر کرنے کی گزارش کی۔ خواجہ غلام الفطین نے موضوع تحریر کیا۔ ہند میں اشاعت اسلام، سید سلیمان ندوی نے ایسی دلکش اور جامع تفسیر کی کہ راجہ علی علی بخش نے لکھا کہ ملا شبلی اس قدر خوش ہوئے کہ اپنا تمام بھرے مجمع میں مانگے کہ سر پر لکھ دیا۔ ۱۹۱۵ء میں آپ دہلی میں آئے اور مقبرہ ہشتادہ سالہ ہجرت اہل ہلال کے پیش پر ہوئے۔ ۱۹۱۶ء میں دکن میں کانپور کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۱۷ء میں علامہ شبلی نواحی کی وفات کے بعد میرٹھ انجمن کی تشکیل میں لگ گئے۔ جوچہ خیرمیلوں پر مشتمل ہے۔ ۱۹۲۳ء میں سرور مسعود ڈاکٹر اقل کے ساتھ ساتھ انقلاب کی دعوت پر کابل گئے۔ ۱۹۲۵ء میں مولانا محمد علی کی قیادت میں دہلی کے ساتھ رہنے لگے۔ ۱۹۲۹ء میں دہلی گیا۔ ۱۹۳۵ء میں ڈاکٹر نابھلی کانفرنس کی صدارت کی۔

ڈاکٹر پروفیسر سید محمد مجتبیٰ رضوی

سید محمد ہادی
اساتذہ تحریری
ڈاکٹر سید محمد مجتبیٰ رضوی

سید عبدالغفار
سید رحیم حسن
میر احمد علی
میر فائز احمد
سید محمد نامیہ
سید محمد کیم
سید محمد شہباز
نسب نامہ
پروفیسر مجتبیٰ رضوی
سید منیر خاتون
سید محمد کاظم
سید محمد عبداللطیف
میر محمد عبداللطیف
میر محمد
میر فائز احمد
سید محمد نامیہ
سید محمد کیم
اولاد

ڈاکٹر پروفیسر مجتبیٰ رضوی کا تعلق موضع آجنگہ کے مشہور رضوی خاندان سے ہے جو حیدرآباد شہید رضوی کی اولاد ہیں۔ آپ کے والد کا نام سید عبدالغفار ہے جو آجنگہ کے رہنے والے تھے۔ والدین کے دارا جان کا اسم گرامی سید محمد رحیم حسن ہے جو سید آباد پر سائنس (کام) سے تعلق رکھتے تھے۔ پروفیسر مجتبیٰ رضوی کے نانا مولوی سید محمد کاظم دکن موضع حسن پورہ لہ پورہ رضوی شریف آباد میں پڑھے لکھے تھے جن کے پردادا میر محمد تھے۔ علاوہ ان کے نانا کا ایک معروف حکیم ازاد پورہ نامہ امیر راستہ ہے۔

پروفیسر صاحب نے ۱۹۳۳ء میں موسس پیلا وار میں تولد ہوئے۔ پرائمری اسکول پروفیسر مجتبیٰ رضوی نے این این کا بیٹھنے سے انٹر ونگریموٹو میں کیا۔ ۱۹۴۳ء میں ایان ایل بی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۴۴ء میں میٹریک انٹرنس میں ملازم ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد شرق پاکستانی ہجرت کی۔ چانگام میں سکول انٹرنشیاں تمام جتنے رجبہ ۱۹۴۵ء میں شروع ہو کر پوری جہان کے کالج کے لیے طالب علم آئے۔ ۱۹۴۶ء میں شروع ہو کر کراچی اسکول ٹیچر بنے۔ آپ نے سندھ یونیورسٹی سے ایم اے درجہ اولیٰ میں کیا اور اعلیٰ کالج کراچی سے فلک ہو گئے جہاں دس سال تک آپ تدریس و سیاست کے ساتھ شہید رہے۔ ۱۹۶۶ء میں آپ مگر حکومت کی اندر وزیر اسکالر شپ پر اعلیٰ تعلیم کے لیے لندن گئے جہاں سے آپ نے فزکس میں پی ایچ ڈی کیا۔ آپ نے پاکستان میں اس عنوان پر تولد کیا۔ پچھلے جی ایس ایف آپ کو ہائیڈرو پکس کے خطاب سے نوازا گیا۔

سید شہید رضوی ۱۲ مئی ۱۹۵۵ء کو آپ کو درجن پروفیسر کراچی میں شہید کیا گیا۔ ان کی تدفین کراچی میں ہوئی۔ آپ کے والدین سے آپ بھی ان کی

آفتابِ دامن کے شمع میں دریں و تدریس میں مصروف ہیں۔ اور ہمارے کراچی سے احمدی طور پر شک
ہیں۔ یہ صاحبِ تصنیف بزرگ ہیں۔ آپ کی کئی کتابیں شہرِ آفاق ہیں۔ فریڈرک پاکستان ایکسچینج
میں نا اور تحقیقی مقالہ ہے جس کا بڑا چرچا ہوا اور اس کو غیر معمولی تصنیف قرار دیا گیا۔



XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

مَوْلَاے صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْقَلْبَيْنِ
وَالْفَرِیقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ



سید صبح محسن دہلوی

کھڑو برہم پستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن، کراچی

سید صبح محسن ۱۹۰۷ء زمرہ برہمنہ مذکور حکیم زاد بہادر ہیں ولد برہمن۔ پ
لہ فی ایس سی کرنے کے بعد صافیت میں ایم اے کیا۔ سچ کل ڈیپری پاکستان
میں کھڑو برہم کے عہدہ پر نہ ہوئے۔ آپ کے کسی ڈرامہ میر نے پاکستان ٹیلیوژن
کے ٹیل کاسٹ ہونے سے آپ کے مصنفت میں بڑا نام پیدا کیا۔ آپ دعا گوئی
کے متعدد قوی رد و ناسن درد سالو میں کام تو ہیں اور مصنفین کا درجہ ہے۔
ڈیپری پاکستان کے رسالہ، چنگ، ان کے مدیر علی بھی رہے۔

سید صبح محسن کی طرز نگارش پر سرف کا فخر تھوڑا

صبح محسن صاحب اردو ادب کے مطلب اول کے مزاج نگار ہیں
سائنسنگ اور سائنسنگ کی زبان کا طرہ امتیاز ہے۔ وہ خوبصورت انداز
میں معاشرہ کی سناٹا محققوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ صبح محسن جیسے دستم
ہیں ظاہر میں صبیحہ نظر آتے ہیں لیکن باطن میں ہیبت شگفتہ سزاخ و شغ
ہوتے ہیں ان کے قلم کی کاٹ سے کوئی باہر نہیں وہ تو شہرے اور
سب ناموں کے جھوٹ کے پور بھی کھڑے نظر آتے ہیں یہ نفقت اور
الاعالیوں سے انہیں چھپے فتنہ کرتے ہوئے بھی وہ اشد ان اور شرف

کا دامن تھمتے نظر آتے ہیں ان کے قلم کی کاٹ کی کرب نشاط انگیزی نہیں بلکہ طعنائی تاثیر رکھتا ہے
انہوں نے مزاج نگاری میں بہت جلد ایک باہوت مقام حاصل کر لیا ہے۔ ان کے قلم اور بات آہنی۔

سے نسب نامہ دہلوی، سید نجم ہنسکی دہلوی ۱۹۱۷ء سے نسب نامہ دہلوی ۱۹۱۷ء

نوٹ: سید عہد محسن کی سید محمد شمس کے حبیبی برائے تھے جن کی اولاد میں چنپل میں الحق
استاد ہی اور سید محمد احسن وکیل آئے ہیں۔ و نسب نامہ دہلوی ۱۹۱۷ء

پرستار	سید محسن
۲۷	سید صبح محسن
۲۸	سید محمد محسن
۲۹	سید محمد حسین
۳۰	سید محمد حسین
۳۱	سید محمد حسین
۳۲	سید محمد حسین
۳۳	سید محمد حسین
۳۴	سید محمد حسین
۳۵	سید محمد حسین
۳۶	سید محمد حسین
۳۷	سید محمد حسین
۳۸	سید محمد حسین
۳۹	سید محمد حسین
۴۰	سید محمد حسین
۴۱	سید محمد حسین
۴۲	سید محمد حسین
۴۳	سید محمد حسین
۴۴	سید محمد حسین
۴۵	سید محمد حسین
۴۶	سید محمد حسین
۴۷	سید محمد حسین
۴۸	سید محمد حسین
۴۹	سید محمد حسین
۵۰	سید محمد حسین
۵۱	سید محمد حسین
۵۲	سید محمد حسین
۵۳	سید محمد حسین
۵۴	سید محمد حسین
۵۵	سید محمد حسین
۵۶	سید محمد حسین
۵۷	سید محمد حسین
۵۸	سید محمد حسین
۵۹	سید محمد حسین
۶۰	سید محمد حسین
۶۱	سید محمد حسین
۶۲	سید محمد حسین
۶۳	سید محمد حسین
۶۴	سید محمد حسین
۶۵	سید محمد حسین
۶۶	سید محمد حسین
۶۷	سید محمد حسین
۶۸	سید محمد حسین
۶۹	سید محمد حسین
۷۰	سید محمد حسین
۷۱	سید محمد حسین
۷۲	سید محمد حسین
۷۳	سید محمد حسین
۷۴	سید محمد حسین
۷۵	سید محمد حسین
۷۶	سید محمد حسین
۷۷	سید محمد حسین
۷۸	سید محمد حسین
۷۹	سید محمد حسین
۸۰	سید محمد حسین
۸۱	سید محمد حسین
۸۲	سید محمد حسین
۸۳	سید محمد حسین
۸۴	سید محمد حسین
۸۵	سید محمد حسین
۸۶	سید محمد حسین
۸۷	سید محمد حسین
۸۸	سید محمد حسین
۸۹	سید محمد حسین
۹۰	سید محمد حسین
۹۱	سید محمد حسین
۹۲	سید محمد حسین
۹۳	سید محمد حسین
۹۴	سید محمد حسین
۹۵	سید محمد حسین
۹۶	سید محمد حسین
۹۷	سید محمد حسین
۹۸	سید محمد حسین
۹۹	سید محمد حسین
۱۰۰	سید محمد حسین

تجربہ شیب اولاد سید ابی اسیم بن امام تقی الخواری

سید عبدالعزیز

سید یحییٰ بن النبی

سید حسین بن علی

سید عبدالعزیز

سید عبدالرحمن

سید عبدالرزاق

سید شهاب الدین

سید محمد

سید ضیاء الدین

سید محمد

سید اکبر

سید محمد پیار

سید حامد پیار

سید صلاب الدین

سید محمد شرف

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید ابی القاسم

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

اولاد سید حامد (چاند)

د شهر و منور ۱۲۲۲ھ

سید شمس البراهیم زین العابدین

سید عباس دانشمند

(اکابر، دشمنی شمس)

سید محمد باقی

سید مبارز

سید ابوالحسن

سید سید محمد

سید سید اسلم جعفری

سید غلام جعفر

سید سید علی ابراهیم پیر میان (سید سید محمد)

سید عزت کریم

سید جعفر علی

سید سجاد علی

سید شاه حسین علی (پانسی بنگلہ)

سید محمد سجاد

فضل سجاد

شاه سجاد

سید سجاد

حکیم حسن سجاد

شاه سجاد

سید طغر سجاد

سید حسین

سید سجاد احمد

شجره نسب اولاد سید احمد نقیب بن سید محمد اعرج



جزيرة نسيب واللاوي شرق الدين
(٢٢٨٥)

ارالکچپ سعید و اشمنده
 ر. ش. و. س. ب. ۱۲۵۰

سید شرف الدین محمد

سید کاظم

سید محمد علی

میں نے

عليه السلام

عبدالله بن محمد بن علي

میرزا محمد علی

عالمی

14

الفرز

رہنما قلم

برجیہ

مکتبہ اسلامیہ

الرحمہ اللہ

پیشہ

میر حنیف احمد

میں نے اسے

سید محمد رفیع ہمدانی

سیکس پوزیشن

سيد المرعبي

مجلس الشورى
البحرين

۴۰۰

۱۰۰۰

[illegible]

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

وَلَا يَخْشَى الْيَسَّاءَ الْيَهُودَ

لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دو۔ حق

شجره نسب اولاد سید آدم مخاری

(شجره نسب ص ۲۲)

سید بابا نقیص

سید مبارک

سید فتح محمد

سید حبیب الله

سید ابو العالی (لاهور)

اولاد سید میر علی عبدالغفور

سید ملا محمد (کھرچیا، چنه)

سید عزیز محمد چنه

سید محمد مشوق

سید ملا محمد دم

سید علام ممطانی

سید علی

سید فضل حسین

سید محمد حسین

سید عبدالرحمن

سید عبدالغلام

سید ناصر

سید قیام الدین (کرچی)

اولاد سید فانی

(شجره نسب ص ۲۲)

سید علین رحمن

سید علی مصطفی

سید فضل علی

سید انصاری

سید محمد علی

سید عبدالقادر

(گیاه بهار)

اولاد سید فرید

(شجره نسب ص ۲۲)

سید احمد

سید محمد طلحه

سید عبداللہ

سید محمد انیس

سید اسحاق

سید محمد عارف

سید حمید الدین

سید محمد وارث

سید محمد ابرار

سید ملا احمد

سید فضل علی شہید

سید وارث علی

سید عارف علی

سید ذوالعس

سید شریعت

(دوسرے بچے)

سید علین حسین

(شجره نسب ص ۲۲)

سید ملا حبیب شاہ

سید علی مرشدی

سید شاہ حسین رضوی

سید حامد حسین

سید حسین علی

سید حسن علی

سید آل رضا

سید محمد حسین

سید باقر حسین

سید فی سادات حسین

سید احمد حسین

سید ملا شاہ محمد علی

سید محمد علی

سید علی

سید علی

سید علی



شجرہ و تذکرہ میراں سید حسین جنگسوار شہید و شیخ سید خلیل شیخپوری

علاء الدین میراں سید حسین جنگسوار شہید ایک عرصہ سے بہار میں آباد ہے۔ اس خاندان میں سید خلیل شیخپوری شہید گھر سے ہیں۔ میراں سید حسین جنگسوار سید ابو الفرج واسطی مروت علی سادات بادکھ کے امیر زادہ تھے یہ سلطان شہاب الدین غوری کے بہرہ مندوں کے تشریف لائے۔ سلطان نے ان کو مفتوحہ ملائکہ امیر کا عامل مقرر کیا لیکن مقصدوں نے ان کو شہید کر دیا۔ ان کی تہمتیں حضرت خواجہ حسین الدین چشتی نے کی۔ ان کا اعزاز ملائے کہ تارہ گزٹہ نذر امیر شریف مرغنم خلائق سے مشہور روایت ہے کہ وہاں اب بھی شعب کے وقت ناظرین کی تحریک آواز مٹاؤتی ہے جسے شہادت میں میراں سید جنگسوار کی عداوت ہوئی تھی اور ۱۳ سال کی عمر میں ۷۹۹ھ میں آپ شہادت کے درجہ پر حاضر ہوئے۔ آپ کی اولاد شیخپورہ ضلع منٹھریہ کے اطراف بھونڈ میں آباد ہیں۔

نمبر	سید خلیل شیخپوری
۲۸	سید خلیل شیخپوری
۲۷	دوران ابو سعید
۲۶	دوران ابو سعید
۲۵	سید ابو اللہ بن علی
۲۴	سید سید نور الدین
۲۳	سید سید نور الدین
۲۲	سید سید نور الدین
۲۱	سید سید نور الدین
۲۰	سید اکبر
۱۹	سید محمد
۱۸	سید ضیاء الدین
۱۷	سید احمد
۱۶	سید شہاب الدین
۱۵	سید عبدالق
۱۴	سید عبدالرحمن
۱۳	سید عبدالعزیز
۱۲	میراں سید حسین جنگسوار
۱۱	سید برہان الدین
۱۰	سید ابو اللہ
۹	سید عبدالعزیز
۸	اسحاق الجواد

ملہ حضرت الانسب ۳۵۵، کسر الانسب ۳۵۵، تحقیق، لا ترام ۴، محو ارا ارادہ ۱۲

شاہ ابوالمعالی لاہوری

پشت	اساتذہ کرام
۸	امام تقیؑ
۹	سید سرور البرقع
۱۰	سید محمد
۱۱	سید سلیمان
۱۲	سید داؤد
۱۳	سید محمود
۱۴	سید مسعود
۱۵	سید شاہ شیر
۱۶	سید محمد باہ
۱۷	سید محمد
۱۸	سید ابو الحیات
۱۹	سید ابوالوہاب
۲۰	سید ابوالمعالی
۲۱	سید عبدالقادر
۲۲	سید ابو الفضل
۲۳	سید ابو الطیب
۲۴	سید ابو الفاسر
۲۵	سید ابو الکلام
۲۶	سید ابو القاسم
۲۷	سید عبد الرشید
۲۸	سید عبد الحمید
۲۹	سید عبد الحمید
۳۰	سید تقی الدین
۳۱	سید آدم صلی الدین
۳۲	سید ابو الشیخ
۳۳	سید مبارک
۳۴	سید فتح محمد
۳۵	سید حبیب اللہ
۳۶	سید ابوالکمال

سید ابو الفاسر، سید ابو القاسم، سید ابو الکلام، سید ابو الفضل، سید ابو الطیب، سید ابو الحیات، سید داؤد، سید محمود، سید مسعود، سید محمد باہ، سید محمد، سید سلیمان، سید سرور البرقع، سید تقیؑ

سید شاہ ابوالمعالی کی ولادت گجرات کے شہر میر میں ہوئی۔
 ۱۶۸۸ء میں ہوئی۔ آپ کا پندلی شہر کا نسب ۱۶۸۸ء میں ہوئی البرقع
 میں امام تقیؑ سے ملتا ہے۔ آپ کے والد ماجد سید رحمت اللہ یا سید حبیب اللہ کا
 اصل نام سید اسد الدین اور شاہ خیر الدین تھا۔ وہ ۱۶۸۸ء میں دہلی واپس ہوئے
 تھے۔ سید شاہ ابوالمعالی نے اپنے والد ماجد سے کسب علم کیا۔ علوم کی تکمیل کے
 بعد لاہور میں میاں میر سے فیضیاب ہوئے۔ آپ ۱۶۸۸ء میں حاصل حق ہوئے۔
 آپ کا سفر لاہور میں ابوالمعالی روڈ پر موجود تھا۔ آپ ایک اچھے
 شاعر تھے۔ فارسی اور عربی زبان میں آپ نے شاعری کی ہے۔ آپ کا

تصنیفات

- ۱۔ تحفۃ القادریہ
- ۲۔ لطائف راوی
- ۳۔ مونس جلی
- ۴۔ گلستانہ باغ ارم
- ۵۔ دھنن ناز
- ۶۔ ہشت مثل (قلمی نسخہ)

سید ابراہیم و سید محبوب رضوی دیوبند یونی ہند

(شہر قسب منہ)

میاں بہری مدنی بہری کے اہل میں جاہ و وسعت کے ایک بڑے بڑے تھے اور ابراہیم نے اہل اللہ کے مشورہ سے دیوبند کا انتخاب کیا۔ وہاں کی مرکزی حرکت کی طرف سے وہ بہری قیام کے لیے سید اور سید خاتونہ تعمیر کرائی گئی اور مدد و معاش کے لیے زمینیں دی گئیں۔ ہندوستان میں مسابقت و رشوت کا زمانہ گھڑا نہیں ہوا۔ وہ دیوبند میں مسیح و جہاں۔ سید ابراہیم نے اسی غنا سے تعلق رکھتے ہیں۔ ساتویں صدی ہجری میں سید ابراہیم کے اجداد میں سید حسین جس سے تنگ و مل کے کہے، وراثت کے اور وہاں سے ہندوستان لائے۔ شیخ بہار الدین دکنی نے اس سے بیعت کی اور مدد میں جگہ میں اقامت گزری۔ بہری نے وہاں بیعت میں وراثت پائی۔ تقریباً۔ پورے سال کے بعد شہاب الدین کی ساتویں پشت میں سید محمد قادیانہ جس سے بہری آئے۔ شیخ محمد کھنڈیہ جو پڑھ لکھتے تھے۔ قطب الدین کے دور سے خلافت حاصل کی۔ ۶۸۰ھ میں انھوں نے بیعت حاصل کی۔ سید محمد بن ابراہیم نے داؤد سید محمد قادیانہ کے سلسلہ قادریہ شہادہ میں بیعت کی۔ اور وہاں سے کابل میں شہر کیے جاتے تھے۔ آپ ۷۰۰ھ میں حرمین شریفین میں مقیم ہو گئے۔ دنیا بھر سے شہری بہری سید محمد بن ابراہیم شیخ قادیانہ کی چشم کے مشورہ کے مطابق دیوبند میں قیام فرمایا تھا۔ جہاں سید اور خاتونہ تعمیر کرائی اور محلہ خدا کی خدمت میں مشہور ہو گئے۔ سید محمد ابراہیم نے ۷۰۰ھ میں کائنات پائی۔ آپ کے دو فرزند تھے۔ سید محمد اسلمی اور شاہ محمد امین و سید محمد شہید۔ لاکھ شاہ شہیدانہ میں جب دیوبند شریف لائے تو فرمایا۔ یہاں سے مسکن کی تلاش ہے۔ وہاں سے کاشمیر اور چین گئے۔ کہا گیا کہ اس جگہ کے جوہر اور علوم دیوبند کا قیام مل میں آیا۔ اس حافزہ کے شاہید میں حکیم سید بکت علی، حاجی آں حسن، امیر محمد میاں اور مولانا سید حامد میاں قابل ذکر ہیں۔

سرسید احمد خاں

سرسید احمد خاں کی تاریخ ولادت ۵ ذی القعدہ ۱۲۲۲ھ مطابق ۷ اکتوبر ۱۸۰۵ء ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد شہنشاہ اکبر کے دور میں عرب سے ہجرت کرتے ہوئے ہندوستان پہنچے۔ آپ کے دادا چراو الدور مالگیر نالی کے محلہ میں ایک بڑا پیدل اور ۵۰ روپے درجہ کے صاحب دکان تھے۔ آپ کے والد سید محمد تقی خاں بہادر کا بھی شاہ عالم ثانی کے دور میں یہاں منصب ملا۔ آپ ۱۸۳۶ء میں دہلی کے صدر امین کے سرپرست بن کر رہے۔ وہ ۱۸۵۹ء میں بنگالہ کے سب ڈیپٹی مغربیہ سٹیشن پر آپ کو حکومت برطانیہ سے خطبات بھیجے اور آپ دائرہ کے کس کے ممبر بھی بن گئے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ ملی گزشتہ مسلم یونیورسٹی کا قیام ہے۔ آپ کا خاندان سادہ نسب دہلی میں ہمیشہ سے رہا۔ آپ کے نانا خواجہ فرید الدین احمد خاں بہادر حکومت برطانیہ کے خاص مستند و درشاہ دہلی کے وزیر تھے۔ وہ علوم اسلامی اور ہندوستان کے عالم بھی تھے۔ سرسید احمد خاں کی تاریخ وفات ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء مطابق ۱۵ مئی ۱۳۱۵ھ ہے۔ آپ ملی گزشتہ مسلم یونیورسٹی کے بانی ہیں۔

(۱) رسالہ اصحابِ اہل بیت

(۲) آثار الفائد

اولاد سید محمد اور سید محمود بیٹے تھے۔ سید محمد کے بیٹے کا نام سید داس محمد تھا جو ملی گزشتہ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی تھے۔

نمبر	نام
۳۷	سرسید احمد خاں
۳۸	سید محمد شفیق
۳۹	سید محمد بادی
۴۰	سید محمد عیاد
۴۱	سید بریل
۴۲	سید محمد دوست
۴۳	سید عزیز
۴۴	سید محمد عیاد
۴۵	سید ابرہیم
۴۶	سید شرف الدین
۴۷	سید موسیٰ
۴۸	سید بقر
۴۹	سید جعفر
۵۰	سید کاظم حسین
۵۱	سید رحیم
۵۲	سید علی
۵۳	سید ابو سعید
۵۴	سید عیسیٰ
۵۵	سید محمد
۵۶	سید جعفر
۵۷	سید علی
۵۸	سید محمد
۵۹	سید محمد
۶۰	سید محمد عیاد
۶۱	سید محمد عیاد
۶۲	سید محمد عیاد
۶۳	سید محمد عیاد
۶۴	سید محمد عیاد
۶۵	سید محمد عیاد
۶۶	سید محمد عیاد
۶۷	سید محمد عیاد
۶۸	سید محمد عیاد
۶۹	سید محمد عیاد
۷۰	سید محمد عیاد

ہوئے۔ اور پانی پت کرنال میں مستقل سکونت پذیر ہوئے۔ یہ نعل بادشاہ فرخ سیر کا دور حکومت تھا۔ قیصر علی دہلوی بدشا کیرا پانی پت گنج سیدان کرنال میں آسودۂ خاک ہیں۔ ان کے نام فرزند سید شاہ زاد معین دہلوی پنجوب سے نعل مکانی کو کے مرید بہار بنے جہاں وہ شریک ٹی ضلع گیا میر پور ہوئے اور یہیں مولوی ہوئے۔ یہ قافلہ خان کوٹہ قلعہ عظیم آباد میں رہا۔ سید شاہ زاد معین کی نظریں پشت میں علاء سید شاہ احمد معین دہلوی تو گدہ ہوئے مگر کا شمار عظیم آباد کے سید معین داد و مقبرہ فرخاد میں ہوتا ہے۔ علامہ کے ایک فرزند حکیم مولانا سید شاہ محمد معین دہلوی پیدا ہوئے جو عظیم آباد کے ذی علم بزرگ اور ماہر طبیب تھے۔ یہی بزرگ بقا نظامی کے والد ماجد تھے۔ بقا صاحب کی سگی بہن رابعہ خاتون پر لہجہ جہاد جہاد گرازا کا لکھنؤ اور رابعہ چٹنا کا۔

۱۷۴۳ء میں جہاد بقا صاحب کی ہیشیرہ دی کا نام نقیہ میگہ ہے جو امام رضا ماسک منگل تالاب چٹنا کی زہرہ بیہ۔ بقا صاحب کے بیٹی سید ذکر حسین رکنا کا انتقال شیاباد میں ۱۷۶۸ء میں ہوا۔ نقیہ بقا ان کا بیٹا بچہ کلام تھا۔ دوسرا بچہ صاحب تھا بقا پروفیسر تار شاہی نے ترتیب دی اور ایک کتاب مکتوب بقا کے نام سے لکھی۔ بقا نظامی سلاسل تصوف میں چاروں سلسلوں سے مستفیض ہیں انہیں نظامی پیش قادی سہروردی اور نقشبندی سلاسل طریقت سے اجازت و خلافت حاصل ہے۔ وہ جو سیر کے ایک مقررہ مرقی شاعر، اویب، طیب، طیب اور جہاد کالات شہنشاہ کے مالک ہیں۔

تہنیت بقا

۱، نقیہ بقا ۲، جہاد ۳، مکتوب بقا ۴، مطلب القلوب ۵، سرگاہ ہنگ ۶، انشہاد و ان
یاد و معروف ۷، مجربات دہلی ۸، راجات بقا ۹، کوئے حمد ۱۰، التراب ہنگ ۱۱، غازی سے ترمیم

شہر جہاد
موسم راز
چشمہ ما
دعوت شریف
مجموعہ عزیزیات
مجموعہ مقالات



اولاد سيد موسى

(شجره نسب ۲۳)

سيد عبدالرحمن

سيد عبداللہ

نور ابراهيم

خواجہ عمر

سيد کمال الدين

سيد عبدالرشيد

محمد دم سيد احمد

مولانا سيد دولت

سيد فضل اللہ

سيد حسن

سيد محمد السميع

سيد محمود

سيد محبت اللہ

سيد شير اللہ

سيد محمد اللہ

سيد حسين قمری

سيد ملاک میر

سيد کمال الدين

عالم سيد الدين

(سيد زادگيا سهار)

اولاد سيد ابو محمد الحسين

(شجره نسب ۲۴)

سيد محمد

سيد ابو جعفر ابراهيم

سيد ابوالنعمان

سيد ابوالحسن محمد

سيد ابوالفضل محمد

سيد قطب الدين محمد

سيد غفر جعفر

سيد عثمان نالي

سيد محمد حسان

سيد محمد الرحمن

سيد ربانہ الدين

نور احمد اللہ محمد

سيد عبداللہ جوشي

سيد قطب الدين

سيد محمد محمد

سيد محمد محمد

سيد محمد محمد

سيد محمد محمد

سيد محمد محمد

سيد محمد محمد

سيد جمال حيدر

(شجره نسب ۲۵)

۲۳- سنان بن جمال حيدر

۲۴- سيد محمد كبير

۲۵- سيد محمد سرخ بخاري

۲۶- سيد محمد ابوالفضل سرداري

۲۷- سيد محمد مير

۲۸- سيد محمد ناست

۲۹- سيد محمد ابوالفتح

۳۰- سيد محمد

۳۱- سيد محمود

۳۲- سيد محمد

۳۳- سيد احمد ابوبکر

۳۴- سيد محمد اللہ علی اکبر

۳۵- سيد محمد اصغر دانشگر

۳۶- سيد محمد نالي

۳۷- سيد محمد



اولاد سید عبدالحی
(شجرہ سب ۲۴۸)

اولاد سید تاج محمد حقانی
(شجرہ سب ۲۴۷)

سید عبد الصمد	سید عبد بنقوی	سیدتہ فطیمہ اللہ
سید عبد معی	سید عبد اللہ	سید محمد علی
سید عبد الشکور	سید عبد اللہ	سید حسن حسین
سید عبد الوہاب دی	سید عبد الدین	سید ابو الدین چککھری
سید اسکندر الہیانی	سید سیر علی	سید شہادت حسین
سید عبد الولی	سید محمد علی	سید و جد حسین
سید جواد عبد العزیز	سید علی شہ	سید محمد قاسم
سید تقی داری علی	سید محمد علی	سید محمد اسماعیل شمس
سید زاہد حسین	سید آصف علی	فتح پور، مونگیر
سید احمد حسین	سید علی شاہ مری	(مولانا سید تاج محمد)
سید بدیع علی مٹووی	سید حسرت	
(لاہور)	(آٹا ڈولٹ)	



إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلِ الْقَدْرِ

بلاشبہم نے آمارا اس قرآن کو شب میں (قرآن)



سادات بخاری و بازاری بکراچیا (شجره سید جماعت علی شاه دینپناه)

۱- سید محمد قاسم علی	۹- داس نئی	محمد امین بایان جهان گشت
۲- سید محمد شاه	۱۰- بهمن نائی	سید ناصر محمد
۳- حاجی شاه	۱۱- امیر علی	سید فضل الله
۴- لیسیم نائی	۱۲- سید اسماعیل	سید عبدالحمید بزماری
۵- القادری شاه	۱۳- سید یحیی	سید محمد عبدالقادر داتون شریف
۶- قنات شاه	۱۴- سید احمد	سید محمود
۷- ابراهیم شاه	۱۵- سید عزیز	سید فتح
۸- پهلوان شاه	۱۶- ابراهیم زید	سید جمال
۹- جمال شاه	۱۷- سید اشرف	سید احمد
۱۰- سید یحیی شاه	۱۸- سید محمد شاه	سید سلیمان
۱۱- سید محمد شاه	۱۹- سید ابراهیم	سید یحیی
۱۲- سید علی شاه	۲۰- سید محمد کی بجاری	سید محمد
۱۳- سید یحیی شاه	۲۱- سید سلیمان محمد سلیمان	سید یحیی
۱۴- ملک شاه	۲۲- سلطان شاه	سید یحیی
۱۵- روشن شاه	۲۳- شمس شاه	سید یحیی
۱۶- سید محمد شاه	۲۴- سید حاجی شاه	سید یحیی
۱۷- سید یحیی شاه	۲۵- مرتضی شاه	سید یحیی
۱۸- محمد شاه	۲۶- یار محمد شاه	سید یحیی
۱۹- لیلی رمالی	۲۷- سید محمد شاه	سید یحیی
۲۰- سید شاه	۲۸- سید محمد شاه	سید یحیی
۲۱- سید جماعت علی شاه	۲۹- سید محمد شاه	سید یحیی
۳۰- سید محمد شاه	۳۰- سید محمد شاه	سید یحیی
۳۱- سید محمد شاه	۳۱- سید محمد شاه	سید یحیی
۳۲- سید محمد شاه	۳۲- سید محمد شاه	سید یحیی
۳۳- سید محمد شاه	۳۳- سید محمد شاه	سید یحیی
۳۴- سید محمد شاه	۳۴- سید محمد شاه	سید یحیی
۳۵- سید محمد شاه	۳۵- سید محمد شاه	سید یحیی
۳۶- سید محمد شاه	۳۶- سید محمد شاه	سید یحیی
۳۷- سید محمد شاه	۳۷- سید محمد شاه	سید یحیی
۳۸- سید محمد شاه	۳۸- سید محمد شاه	سید یحیی
۳۹- سید محمد شاه	۳۹- سید محمد شاه	سید یحیی
۴۰- سید محمد شاه	۴۰- سید محمد شاه	سید یحیی
۴۱- سید محمد شاه	۴۱- سید محمد شاه	سید یحیی
۴۲- سید محمد شاه	۴۲- سید محمد شاه	سید یحیی
۴۳- سید محمد شاه	۴۳- سید محمد شاه	سید یحیی
۴۴- سید محمد شاه	۴۴- سید محمد شاه	سید یحیی
۴۵- سید محمد شاه	۴۵- سید محمد شاه	سید یحیی
۴۶- سید محمد شاه	۴۶- سید محمد شاه	سید یحیی
۴۷- سید محمد شاه	۴۷- سید محمد شاه	سید یحیی
۴۸- سید محمد شاه	۴۸- سید محمد شاه	سید یحیی
۴۹- سید محمد شاه	۴۹- سید محمد شاه	سید یحیی
۵۰- سید محمد شاه	۵۰- سید محمد شاه	سید یحیی
۵۱- سید محمد شاه	۵۱- سید محمد شاه	سید یحیی
۵۲- سید محمد شاه	۵۲- سید محمد شاه	سید یحیی
۵۳- سید محمد شاه	۵۳- سید محمد شاه	سید یحیی
۵۴- سید محمد شاه	۵۴- سید محمد شاه	سید یحیی
۵۵- سید محمد شاه	۵۵- سید محمد شاه	سید یحیی
۵۶- سید محمد شاه	۵۶- سید محمد شاه	سید یحیی
۵۷- سید محمد شاه	۵۷- سید محمد شاه	سید یحیی
۵۸- سید محمد شاه	۵۸- سید محمد شاه	سید یحیی
۵۹- سید محمد شاه	۵۹- سید محمد شاه	سید یحیی
۶۰- سید محمد شاه	۶۰- سید محمد شاه	سید یحیی
۶۱- سید محمد شاه	۶۱- سید محمد شاه	سید یحیی
۶۲- سید محمد شاه	۶۲- سید محمد شاه	سید یحیی
۶۳- سید محمد شاه	۶۳- سید محمد شاه	سید یحیی
۶۴- سید محمد شاه	۶۴- سید محمد شاه	سید یحیی
۶۵- سید محمد شاه	۶۵- سید محمد شاه	سید یحیی
۶۶- سید محمد شاه	۶۶- سید محمد شاه	سید یحیی
۶۷- سید محمد شاه	۶۷- سید محمد شاه	سید یحیی
۶۸- سید محمد شاه	۶۸- سید محمد شاه	سید یحیی
۶۹- سید محمد شاه	۶۹- سید محمد شاه	سید یحیی
۷۰- سید محمد شاه	۷۰- سید محمد شاه	سید یحیی
۷۱- سید محمد شاه	۷۱- سید محمد شاه	سید یحیی
۷۲- سید محمد شاه	۷۲- سید محمد شاه	سید یحیی
۷۳- سید محمد شاه	۷۳- سید محمد شاه	سید یحیی
۷۴- سید محمد شاه	۷۴- سید محمد شاه	سید یحیی
۷۵- سید محمد شاه	۷۵- سید محمد شاه	سید یحیی
۷۶- سید محمد شاه	۷۶- سید محمد شاه	سید یحیی
۷۷- سید محمد شاه	۷۷- سید محمد شاه	سید یحیی
۷۸- سید محمد شاه	۷۸- سید محمد شاه	سید یحیی
۷۹- سید محمد شاه	۷۹- سید محمد شاه	سید یحیی
۸۰- سید محمد شاه	۸۰- سید محمد شاه	سید یحیی
۸۱- سید محمد شاه	۸۱- سید محمد شاه	سید یحیی
۸۲- سید محمد شاه	۸۲- سید محمد شاه	سید یحیی
۸۳- سید محمد شاه	۸۳- سید محمد شاه	سید یحیی
۸۴- سید محمد شاه	۸۴- سید محمد شاه	سید یحیی
۸۵- سید محمد شاه	۸۵- سید محمد شاه	سید یحیی
۸۶- سید محمد شاه	۸۶- سید محمد شاه	سید یحیی
۸۷- سید محمد شاه	۸۷- سید محمد شاه	سید یحیی
۸۸- سید محمد شاه	۸۸- سید محمد شاه	سید یحیی
۸۹- سید محمد شاه	۸۹- سید محمد شاه	سید یحیی
۹۰- سید محمد شاه	۹۰- سید محمد شاه	سید یحیی
۹۱- سید محمد شاه	۹۱- سید محمد شاه	سید یحیی
۹۲- سید محمد شاه	۹۲- سید محمد شاه	سید یحیی
۹۳- سید محمد شاه	۹۳- سید محمد شاه	سید یحیی
۹۴- سید محمد شاه	۹۴- سید محمد شاه	سید یحیی
۹۵- سید محمد شاه	۹۵- سید محمد شاه	سید یحیی
۹۶- سید محمد شاه	۹۶- سید محمد شاه	سید یحیی
۹۷- سید محمد شاه	۹۷- سید محمد شاه	سید یحیی
۹۸- سید محمد شاه	۹۸- سید محمد شاه	سید یحیی
۹۹- سید محمد شاه	۹۹- سید محمد شاه	سید یحیی
۱۰۰- سید محمد شاه	۱۰۰- سید محمد شاه	سید یحیی

شجره نسب اولاد سید محمد بن سید ابراهیم بن سید علی خنقار

(فیروزکوب سنه ۱۲۳۱)

شجره نسب اولاد سید ابوالدین محمد بن محمد جهان گشت (سنه ۱۲۳۱)

سید محمد رضا	سید ذکی الدین بزرگ	سید اسماعیل و جید الدین
سید محمد سفیان	سید شاه نظام الدین	سید کبیر الدین
سید محمد منا	سید ذکی الدین ثانی	سید حسن قطب بخاری
سید ابوالحسن	سید فخر بخش قنار	شهاب عبداللہ مطہر
عاجی رحیم بختی (بختی)	سید محمد حافظ	سید رشاد و جید
سید محمد معتمدین	سید رشاد دانشمند	دیوان و براسم بخاری
سید سرور الدین	سید ربیع الدین	دیوان فضل بخاری
سید عبدالحمید	سید عمر	سید محمد قلیب
سید عبدالحق	سید فرید	سید محمد تقی
سید حبیب الدین	سید ذکی اللہ	سید محمد تقی
سید محمد مری	سید عبداللہ	سید در الدین
سید ابوالفتح حافی	سید جنید اللہ	سید احمد علی
سید شاه عبدالغفار	سید احمد اللہ	سید امیر علی
سید شاه محمد اولیاء	سید مدنی	سید عابد علی
سید شاه محمد وندیش	سید حبیب جعفر	سید محمد تقی
سید محمد شاه	سید درویش	سید اکبر حسین
سید شاه مرد علی	سید عبدالحمید	سید محمد شہب
سید شاه محمد علی (کاظم)	سید عبد القدوس	سید ابوالعباس
سید شاه امیر اکبر	سید عبدالودود	سید مسعود عباسی
سید شاه انیس بن (بہار)	(سید ابوالکلام بختی)	سید مسعود حساس لغوی
(مصنف توکل شد)		فرمانی سیکوری
شاهزادہ داغ دہلوی		(نکستہ پاسبان)

(نامہ نگار از سید شاه غفور الرحمن محمد اکرمی سنه ۱۳۰۴)

ولایه عیسی بن سید ناصر الدین محمد بن سید جلال حبیب جهانیان جهان گشت در تاج و تخت

سید جلال الدین	سید ابوشاه عالم	سید سران الدین بخاری
سید اسحاق الدین تاجی	سید میرزا علی	سید آقا الدین
سید اسحاق الدین	سید حامد	سید شمس الدین
سید مصطفی الدین	سید برادر الدین	سید نظام الدین
سید سید دریا	سید نظام الدین	سید فرید الدین
(الاکرم)	سید فتح الله	سید نظام الدین
	سید محسن	سید شمس الدین
	سید احمد محمد بن حبیب باد	سید محمد بن نظام الدین
سید عبداللہ شاه	سید محمد شہ	سید عبداللہ بن علی
سید عقیق شاه	سید فرید	سید علی و الله
سید عبداللہ شہ	سید نظام الدین	سیدان علی الدین
سید جلال شاه	سید فرید شہ	سید شہ قمر علی
سید ابو سعید شاه	سید عقیق شاه	سید شہ فتح الدین
سید عبدالقادر شاه	سید فرید شہ	سید مسکن علی
سید حسن شاه	سید حمزه زانی	سید شاه کیم کش
سید فضل علی شاه	سید عبدالرزاق	سید شاه واکرینی
سید قاسم شہ	سید عبدالرحیم شہ	سید شہ مظفر حسن
سید امیر علی شاه	سید جان محمد کچھ والا شہ	سید شاه ظہر الدین
سید جان محمد شاه		سید محمد حسن
سید فضل علی شاه	سید محمد شہ	سید بخشیا الدین
سید علی محمد شاه	سید نظام الدین علی شہ	(داماد و توفیق)
سید نظام الدین	سید نظام الدین علی شہ	(سید نظام الدین علی شہ)
سید امیر شہ	سید نظام الدین علی شہ	
(نصرت و نصرت)	سید نظام الدین علی شہ	

حضرت نظام الدین اولیا، محبوب الہیؒ

(شجرہ نسبؒ)

اسم گرامی محمد القاب، محبوب الہی، نظام الدین اولیاؒ تھے۔ ان کے دادا سید علی، دادا نامید
محمد، ہم ہند تھے۔ شیخ نظام الدین کا خاندان بخارا سے ہجرت کر کے ہمدان آیا اس کے بعد دایلی میں سکونت
پذیر ہوا۔ اسی شہر میں ماہ صفر ۷۳۳ھ میں محبوب الہیؒ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جب وہ ۵ سال کے
ہوئے تو یتیم ہو گئے۔ ان کی والدہ بڑی عابدہ اندنا چہ تھیں۔ ان کی ابتدائی تعلیم دایلی میں ہوئی۔
مولانا غلام الدین اسماعیل سے بقیہ تعلیم حاصل کی۔ مولانا شمس الدین سے سریری کا درس لیا۔ مولانا کمال الدین
نادر سے مشارق الافراد کا درس لیا۔ اپنے مرشد بابا گنج شکرؒ سے عرفان الحائق، چرھی نظام الدین
اولیاؒ کو بابا گنج شکرؒ سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ بابا گنج شکرؒ کی زیارت کو اجڑھن پہنچے تو رہائے
حق کو دیکھ کر یہ شعر پڑھا۔

لے آتش فراق، دلہا کباب کردہ سیلاب شتیقت جانہا خراب کردہ

اور اسی وقت کلاہ چارنگی سر سے اتار کر اپنے مرید کے سر پہ رکھ دی، نظام الدین اولیاؒ مرشد کی
محبت میں ۶۵۰ھ سے ۶۵۶ھ تک سب سے اور بیضیاب ہوتے رہے۔ مولانا تربیت وہاں شیخ ملا الدین
بالوسیؒ کی ایک ہی چارہ میں ساتھ رکھتے تھے۔ فیض و تبرکات حاصل کر کے محبوب الہیؒ دلی واپس آئے۔
جب بابا گنج شکرؒ کا دعویٰ ہوا تو اپنے مرشد حضرت قطب الدین غنیار کا کہہ کا حکم کہ وہ مصالفتہ
مولانا ہمدانیؒ اسحق کی حضرت غلام الدین صاحب بھی بابا گنج شکرؒ کے مرید تھے۔ اسی غشوکے نا
محمد الملک اور والد میر سیف الدین لچین بھی حضرت محبوب الہیؒ کے مقلد و مراد تھے۔ اسی غشوکے نا
پہلے مرشد کی تربیت کا اثر ہوا۔ ۴۰ سال تک حاتم اندہر رہے۔ اسی غشوکے ایک بے بدل شاعر
اور اویس تھے مگر اپنی شاعری کے کلمات کو محض اپنے مرشد کے صاحب دین کی برکت نیاں
کہتے تھے۔ دعوات سے ہمہ روز قبل کا نا پختہ بالکل ترک کر دیا تھا اور ہمارے آنکھوں سے آنسو جاری

موتے وفات سے کچھ قبل پھر محرم سے مختلف چیزیں غلامانہ کر عطا کیں اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی ہمارے
 نا فریاد گئے شکر وفات کی پر اسکل نعمت، تسخیر اور صاف کرانے کی اس کے بعد صبح کی غازی پڑھی اور حسب
 آفتاب طلوع ہوا تھا تو آفتاب دین مستعد ہو گیا۔ تاہم یہ وفات چار شنبہ ۱۸ ربیع الاول ۷۲۵ھ میں
 طراریاً ہوا۔ دہلی میں سرحد خلافت ہے۔ معجزہ ہانگ کی حمایت مصلحہ محمدی کی تفتیش نے برائی مساوی
 عمر تحریر میں گرادی۔

حضرت محبوب الہی کی تعینات حسب ذیل ہیں:-

۱) (فرائد القریب ۲، اقل الفوائد ۱۲۵) رحمت النعمین (۳۲) سیر الادبیاء، اقل الذکر خواجہ حسن بکری
 نے مرتب کی ہے۔ (راہ الغمامہ کہل نامہ میں مقبولیت حاصل ہوئی) میر خسرو نے بھی اپنے مرشد کے
 ملفوظات اقل الفوائد کے نام سے مرتب کیے ہیں۔ مگر اس کو زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہوئی۔
 برٹش میوزیم میں نادر ملفوظات میں حضرت محبوب الہی کے ملفوظات میں ایک کتاب دعوت النعمین
 بھی ہے جس میں ان کے ایک ماحول مرید نے ۷۸۹-۷۹۰ تا ۷۹۹ھ تک کے ملفوظات درج کیے ہیں۔ خواجہ
 سید محمد ہانگ ایمر خرم نے بھی سیر الادبیاء میں خواجگانِ پشت کے حالات اور محبوب الہی کے ملفوظات
 درج کیے ہیں۔

خلفاء | حضرت محبوب الہی کے خلفاء کی فہرست بڑی طویل ہے۔ بعض مشہور معروف خلفاء کے
 اہم گرامی حسب ذیل ہیں:-

۱) حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی (۲) حضرت امیر خسرو دہلی (۳) شیخ قطب الدین احمد
 دہلوی (۴) شیخ حسام الدین فانی (۵) شیخ برہان الدین طریب دہلوی (۶) شیخ
 حسام الدین سورتی (۷) شیخ رانا نیر (۸) شیخ انصاری سراج الدین (۹) شیخ صالح، بنگال (۱۰) خواجہ شمس الدین
 دہلوی (۱۱) شیخ شرف الدین بولی شاہ قلندر پانی پت (۱۲) حضرت شیخ مقرب الدین
 (۱۳) خواجہ زاد (۱۴) خواجہ سالار (۱۵) (۱۶)



مخدوم سید شاہ جلال الدین حیدر جہانیاں جہاں گشت اشہور نسب ۱۲۸

آپ کا اسم گرامی سید حسین جلال الدین اور لقب جہانیاں جہاں گشت ہے۔ آپ کی ولادت ۳۲ شعبان ۸۸۳ مطابق ۱۸ جنوری ۱۴۸۳ء بمقام مولوی میں تھیں برات کو مقام اوج شریف ہوئی۔ آپ کا وصال ۸ رمضان کی عمر میں ۹۸۳ مطابق ۱۵۸۳ء ہوا اور آپ اوج شریف حنان میں مدفون ہوئے جہاں آپ کا مزار درجہ خدائی ہے۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار سلطان سید محمد کبیر بخاریؒ اور چچا سید محمد بخاریؒ سے علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل کیا۔ آپ کا مطالعہ بہت عمیق اور وسیع تھا۔ وہ عالم متبحر، حافظ ذراعی اور ماہر علم الکلام تھے۔ آپ شریعہ کلام باخلاق اور اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ سلطان محمد تغلق نے انہیں شیخ الاسلام مقرر کیا اور ۴۰۰ خانقاہیں آپ کے تصرف میں دیں۔ آپ نے حج بیت اللہ کا قصد کیا اور سات سال تک تکبیر منظرہ و مدینہ منورہ میں گزارے جہاں آپ نے شیخ عبداللہ یافعیؒ اور عبداللہ مطریؒ سے فیض حاصل کیا۔ بعد ازاں آپ قاسم، سلام کی سیاحت کو روانہ ہوئے۔ آپ یمن، عدن، دمشق، لبنان، بصرہ، کوفہ، کربلا، نجف، اشرف، شیراز، تبریز، بلخ، نیشاپور، خراسان، سمرقند، گاندھار، بکریں اور غزنی کی سیاحت کرتے ہوئے اپنے وطن اوج شریف حنان واپس آئے۔ جہانیاں جہاں گشت ۱۲۸۰ء بزرگوار کے ہفتہ شریف حاصل کیا۔

- (۱) سید محمد کبیر بخاریؒ، ولادت ۲۰۰، قوام الدین خلیفہ رکن الدینؒ ۳۰۰، یمن الدین ابو الفتحؒ ۴۰۰
- (۲) شیخ محمد عبداللہ یافعیؒ، ۵۰۰، شیخ سید عبداللہ مطریؒ، ۶۰۰، شیخ شرف الدین محمود شاہؒ، ۷۰۰، شیخ نجم الدین کبریؒ، ۸۰۰، سید محمد بخاریؒ، ۹۰۰، نظام الدین اولیاؒ، ۱۰۰۰، قطب الدین سبزواریؒ، ۱۱۰۰، نصیر الدین چغانیؒ، ۱۲۰۰، قطب الدین نصیر بھٹائیؒ، ۱۳۰۰، ابو اسحق گاندھاریؒ، ۱۴۰۰، امام الدینؒ، ۱۵۰۰، عید حسینیؒ، ۱۶۰۰، سید محمد کبیر بخاریؒ، ۱۷۰۰، نجم الدین اسماعیلؒ، ۱۸۰۰، حضرت خضر علیہ السلامؒ، ۱۹۰۰، احمد الدین حسینیؒ، ۲۰۰۰، شیخ زکریا الدینؒ، ۲۱۰۰

سید جہانیاں جہاں گشت ص ۱

چہانیاں جہاں محشت کے ملفوظات و تعنیفات

۱۱۔ ترجمہ تفسیر (فارسی) ۱۲۔ ترجمہ رسالہ سنجہ (فارسی) ۱۳۔ ولیمین مہدی (۱۴) ہمدانی
 ۱۵۔ سیر الناطقین ۱۶۔ جامع العلوم ۱۷۔ سرخ الہادیہ ۱۸۔ مقرر نامہ ۱۹۔ حاشیہ جہاں ۲۰۔ تجاہر جہاں
 ۲۱۔ احوال و اشغال قراقرم ۲۲۔ انوار المؤمنین ۲۳۔ منظر جہاں ۲۴۔ ساقبہ ترجمہ چہانیاں -
 حضرت امام کے تین صاحبزادے تو گزرتے (۱) سید محمد (۲) سید عبداللہ (۳) سید
 ناصر الدین محمد (۴) دختر سید شرف الدین شہیدی سے منسوب ہیں۔ سید محمد بنائے وکن چلے گئے۔
 سید عبداللہ دہلی میں آباد ہو گئے۔ سب سے بڑے بیٹے ناصر الدین محمد (۵) اوج شریف میں رہے آپ
 کثیر الاولاد تھے۔ صاحبزادوں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض نے ۲۷ بعض نے ۲۸ نام گنوائے ہیں
 دراصل یہی و فرزند ہیں جن کی اولاد دہلی کے ہر گوشہ میں آباد ہیں۔

۲۔ محضر مصفیائے کرام | شیخ شرف الدین یحییٰ شیری ہمدانی، سید اشرف چہانگیر سنائی اور
 شیخ علامہ العین لاہوری

۳۔ محضر شایان دہلی | علامہ الدین قلی، شہاب الدین قلی، قطب الدین بابک، ناصر الدین خسرو
 خیات الدین گھنٹہ، محمد علی اور فیروز شاہ تغلق۔

۴۔ خلفاء | اشرف چہانگیر، سید عبداللہ، راجہ قاسم دہلوی، سید علم الدین ترمذی، سید شریف شہید
 ابو تاج اللہ بھٹی، سید محمد شہزادی، سید سکندر بن مسعود، سید علامہ الدین محمد، سید حسین، سید شرف الدین
 سامی اور مولانا عطاء اللہ۔

۵۔ اقوال جہاں گشت | ابو محمد دینار کے بعد ہندو ایک کی زمین حاکم دہلی سپہ حضرت آدم ۴۴۴
 پہلے پہل ہند کی سرزمین کو کھرا خواہہ حضرت بہان اکثر نظر آتے ہیں۔ یہاں اب اس زیادہ پائے جاتے ہیں۔
 جواسد کا رخ بھی ہند پاک کی طرف ہے۔ محل کے بغیر نصب ہے کار ہے۔

۶۔ چار مرتبہ ساری مرتبہ سے متعلق ہیں۔ ۷۔ حضرت خواجہ ۸۔ حضرت مریم (۹) حضرت
 عائشہ (۱۰) حضرت فاطمہ (۱۱) حضرت عائشہ کی فضیلت محمد را جہاں وکن بنا ہے۔

چہانیاں جہاں محشت اب پور فیروز الہی آباد دہلی سنائی ۱۵۹۵

- ۲۔ میں میرا کردہ ہے۔ اس سے نکل کر تیسری عمر وقتوں کا پیشہ کرتی ہے۔
 ۳۔ مذہم نے دجوتان سے فرمایا کہ تیں را ہے اسان خراجہ یعنی تم وادشا ہم فقیر۔
 ۵۔ کہا کرتا ہے چرانا کہیں یہ جواد کا ہے ہر پہلو پہل پہن اٹھ کر لے جاد میرا
 ہدف شطاری کے ساتھ سر میں ہر گیا ہے۔ مطلب ہے کہ میں ان کی کمی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



سید محمد حسین شیرازی پیر مراد مکی سندھ

پشت نمبر	اسماء گرامی	سید محمد حسین شیرازی پیر مراد مکی سندھ
۲۵	سید محمد حسین شیرازی پیر مراد	۱۲۰۰ھ الدین بن مظهر الدین کے محمد میں شیرازی سے مدد دار ہوئے سلطان
۲۴	سید احمد	۱۲۰۰ھ حکومت سندھ ۱۲۰۰ھ تھا۔ پیر مراد کی ولادت ۱۲۰۰ھ میں
۲۳	سید محمد شیرازی	ہوئی اور وفات ۱۲۰۰ھ مطابق ۱۲۰۰ھ میں ہوئی۔ آپ کا شمار شہر
۲۲	سید محمود	کے شہر قبرستان مکی میں مرجع خلافت ہے۔ سید علی گلاں شیرازی پیر مراد
۲۱	سید محمد گئی بیکوئی	کے حقیقی برادر تھے اور ان کے مرید بھی۔ ان کی ولادت ۱۲۰۰ھ میں ہوئی
۲۰	سید محمد شجاع احمد	وفات ۱۲۰۰ھ میں ہوئی، پیر مراد کی سکونت ٹھٹھہ شہر میں تھی ان کے
۱۹	سید براہیم انور	در پیشہ تھے ۱۲۰۰ھ میں مراد کی ولادت ۱۲۰۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۲۰۰ھ
۱۸	سید تقاسم منور	شاہ محمد گلاں شیرازی کی ولادت ۱۲۰۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۲۰۰ھ
۱۷	سید افضل رید	میں ہوئی مراد مکی میں ہے۔ سید علی شیرازی دینی سید شاہ جلاں شیرازی کے
۱۶	سید محمد اکرم جعفر ناکشا	مرید تھے ان کی ولادت ۱۲۰۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۲۰۰ھ میں ہوئی۔
۱۵	شاہ محمد شریف غزو	
۱۴	شاہ محمد شرف الدین	
۱۳	شاہ حبیب الدین	
۱۲	سید شاہ اسماعیل	
۱۱	سید علی اسفر	
۱۰	سید علی جعفر ثانی	
۹	سید امام محمد علی لہو	

سید شاہ یقین بخاری

(شجرہ نسب ص ۲۴)

تحفۃ الکرامہ کے مصنف میر علی شیر قانع مدظلہ العالی کے معتمد شیخ محمد اعظم شہرستانی کے
مطابق آپ کا اسم گرامی سید شاہ یقین بخاری تھا۔

پیر یقینؒ کی ساکنہ خدیجہ آگاہ و عارفہ و ائمہ و کراماتؒ کا بزرگ و ارباب و بے شمار ہیں
امراض یک چند بر امارت دی مدد و ستی نمایندہ و ہر قسم کے مرض و شدت و کمالت ہی یا بند گزیدہ آستانہ
آقا پیر یقینؒ است کہ در پیش منکر الہیؑ ہر گاہ کہ آپ تبار آسمود است۔

(تحفۃ العارفین ص ۱۰۱، مطبوعہ ۱۳۴۲ھ)

سید یقینؒ کے معتمد شوالیہ و بندہ اور نگاہا صحت شمس گزری ہفتوں و گزشتہ ہزار ہوں
مجاہد و گزشتہ طلائع و اوار و شمس و کرامات است۔ تحفۃ الکرامہ (ذاتی ص ۱۰۱) مطبوعہ مکتبہ ادبیہ اسلامیہ
حضرت سید شاہ یقینؒ بخاریؒ کا مزار پر حرم جمال سے مدکور میسر جنوب میں حرم کچھڑ میں
واقع ہے بر لاویں سے مدکور میسر شمال میں ہے تعلق نسب کے مطابق آپ کی ولادت با سعادت ۱۲۴۲ھ میں
بخاری میں ہوئی۔ آپ اپنے جہد اعلیٰ حضرت سید جلال الدین شریع بخاریؒ (متوفی ۱۲۹۹ھ) کی اشرافیہ
پشت و من تولد ہوئے۔ سید شاہ یقینؒ بخاریؒ کی ماں کی طرف سے حسنی سیدہ امینہ الدی کی طرف سے
حسین سیدہ آپہ دونوں طرف سے حبیب العزمین سیدہ امینہ حضرت سید جلال الدین شریع بخاریؒ سے
پہلی شادی سلطانہ بیگم برادر کی بیٹی سے کی تھی جن کے جن سے کوئی اولاد ہو ہی نہ ہوئی۔ دوسری شادی
سید قاسم شاہ بخاریؒ کی دختر یک اختر مختارہ سے کی جن سے دو فرزند تولد ہوئے ایک سید
علی دوسرے سید جعفر، سید جلال الدین شریع بخاریؒ اولاد شریف آنے کے بعد دونوں فرزندوں کو
بخارا واپس بھیج دیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد سید علی بخاریؒ دوبارہ واپس ہند لگے۔

سید شاہ یقینؒ کے والد سید شریف الدین بخاریؒ کے ہر فرزند سے

سید جلال الدین بخاریؒ ۱۲۹۹ھ تک است۔ الٰہیوں میں تولد تاریخ و تاریخ سید شاہ یقینؒ ص ۲۴

پہنچ کر وہاں پہنچا۔ شاہ سائیں خدا کے لیے میرے لیے ہو جائیں تو آپ اسی حالت میں میرا
 ہاتھ اسی حالت کے ساتھ ہوا نہ ہر گز نہ ڈاکوؤں کو ملے تھا کہ وہ عدت شاہ یقین ہی کے پاس جاتے گے
 چنانچہ شاہ یقین کے پیچھے ہی ڈاکوؤں نے قبول دیا اور مرتے سے جدا کر دیا۔ مرتے سے جدا ہوتے ہی
 گروں سے ملکر شاہ یقین کی آزمائش آئے گئے۔ ڈاکو سائیں کی ہر کرامت دیکھ کر آسٹ ہوئے بلکہ سائیں
 گاؤں میں لوگ بھیجا۔ جہاں شاہ یقین کا رسم ادا ہوا تھا اس جگہ آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کا مقبرہ غلام
 شاہ کلہوڑو نے تعمیر کرایا تھا۔ مزار کی دیکھ بھال آپ کے خلیفہ فقیر محمد علی صاحب کیا کرتے تھے

شاہ بندہ کا پس منظر الگ میں دعائی ہزار سال قبل ایک حکیم قدیم ریاست گکڑاں کے قائم تھے جس
 وہ حکیم صاحب تھے۔ اس شخص کا نام ہے۔ نام تصوف حضرت شیخ باہر علی برطانی کے استاد
 حضرت شیخ ابو علی مدنی کا تعلق بھی گکڑاں ہی سے تھا۔ گکڑاں کے ہر گز ہستیوں میں شاہ یقین ہی
 کا اسم گرامی سرفہرست ہے جن کا ذکر تحفۃ الکلام تحفۃ الابرار تحفۃ السالکین اور دیار شہید
 وغیرہ میں موجود ہے۔

تو اس شخص نے انت کے ساتھ ساتھ یہاں کے ماضی علاقوں میں کتنے ہی انقلابات آئے۔ مسند سے پہلے
 ۱۵۶۶ء میں ایمان کا بادشاہ دارا علی آدھوا اس علاقہ پر قبضہ کیا۔ سکندر اعظم بھی اس علاقہ
 میں آیا تھا۔ اس علاقے میں غری بھی آئے۔ یہاں پر انہی کے بعد مختلف خاندانوں کی حکومت رہی۔
 باوجود مدی میسوی میں مسلمانوں کے مد میں لگ کر ایک آزاد ریاست تھی جو موجودہ کٹی بندہ کھاچھپان
 اور شاہ بندہ پر مشتمل تھی۔ تاریخ میں لگ کر ان کی سرکشی کا ذکر بار بار آیا ہے۔ یہ تحصیل کی قدیم ریاست
 تھی جسے قدیم شاہ کلہوڑو نے صوبہ سندھ میں شامل کیا تھا۔ اس علاقہ میں ۱۶۵۵ء میں ارد گرد
 مالگیر نے اورنگزیب نے تحریک تھی جسے تاریخ میں لگ کر انہی کے ہی کہتے ہیں۔ ایک عدالت کے سلطان شاہ علی
 بھٹانی بھی گکڑاں میں سید انور کے بھائی تھے۔ اورنگزیب نے ایک قائم رہا۔ ۱۷۱۱ء میں سلطان
 ۱۷۱۱ء میں اورنگزیب نے غلام شاہ کلہوڑو کو اس پر قبضہ کر کے کلہوڑو کو چھوڑا۔ شاہ بندہ
 میں ایک مقبرہ واقع ہے تعمیر کر دیا گیا تھا جس کے کتبہ کی تاریخ ۱۷۱۱ء میں شاہ بندہ
 ایک اہم بندہ گاہ تھا۔ یہاں انگریزوں نے کوفیوں میں غلام شاہ ۱۷۱۱ء میں دیوان بھی لکھا۔

اولیاءِ عرشِ شاہ بہدیشہ سے ادایا تو، مدد تیل لاسکون رہا ہے حاجی ابراہیم، سید فتح علی شاہ کدی
سید محمد شاہ بن سید راہن شاہ، اشرف شاہ لکھنوی، جلال کھٹی، بیاباں، محمد اور عثمان جیساں یہاں کے
مشہور بادشاہ گور سے ہیں۔

موتے جیابنگ شاہ بندہ کو برطرف بھی حاصل ہے کہ حضرت محمد علی لکھنوی و مسلم کا مقدس سر کے مبارک
یہاں محفوظ ہے۔ ہر سال عید الفطر کے دن اس کی عام زیارت ہوتی ہے۔ شاہ ابراہیم عرش پر سترہ مارک
کے کرتے تھے۔

علی اور شاہ پیر شاہ بندہ کے آخری مال راہ میں علامہ عبدالقادر مشہور عالم و نقیب تھے مولوی فتح
علی دیکھو سندھ عرفان تحریک کے مدبر رہے۔ سید شکر اللہ تاحی شاہ بندہ کے حامد تھے حاجی
محمد مشہور طبیب تھے۔



حضرت سید شاہ سیح الدین بخاریؒ (شجرہ نسب ص ۲۳۳)

سید شاہ سیح الدین حسن بن علی شطاری کی ولادت باسعادت سال ۱۱۸۵ھ مطابق سن ۱۷۷۱ء میں ہوئی۔ چائے پید آتش اور پائے دامن سرسبز بڑی دیباگہ سرسبز ہے۔ حضرت حسن بخاری کی پیدائش ہی بزم خوار کے چشم چراغ تھے اور محمد علی شاہ بخاری کی ساقیوں پرست میں قرب و ہوا تھے۔ اپنے وقت کے راسخ العقیدہ متقی تھے۔ سلسلہ شہداء پرانے سلسلہ بخاری دکھا۔ خانقاہ کے مصارف کے لیے شاہان دہلی کی جانب سے بڑی بڑی جائعادی ان کے اجداد کو ملتی تھیں۔ ان کی طرح انہیں بھی جائعادی حاصل تھیں۔ سہلگی کا مستند نسل اہل سنت اب بھی اسی خاندان میں چل رہا ہے۔ موجودہ سید وہ خائف و بلیا بزرگ سید شاہ شیارہ صحت کی بخاری کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ آپ ابد و فارسی دونوں زبانوں میں اشعار کہتے تھے فارسی غزلوں کا ایک مجموعہ اور امداد شکر کا ایک مکتبہ مستر رشک محفوظ حضرت حسن کی خانقاہ عالم شاہ میں اب بھی محفوظ ہے۔ آپ ۸۱ سال کی عمر میں سال ۱۲۹۳ھ مطابق سن ۱۸۷۹ء میں انتقال فرمایا۔ مزار بخاریہ مرجع مطالعہ ہے۔

نورۂ کلام حسن بخاری

دعایا حمدی ہے طیب پیرا	کردن شہادۃ الدیج کا ذریعہ
جلال سبب حید کے میرا	بخاری س بخاری س حید
علا مال دین کے میری چشت تیر	علا مال دین عظیم الدین عظیم الدین



سید وارث علی شاہ دیوہ شریف یوپی (شہرہ نسب ۱۲۲۹ھ)

سید وارث علی شاہ سلاسل دارشیکہ مرشد علی تھے آپ کی ولادت ۱۲۲۹ھ میں ہوئی
مدت ۱۲۳۹ھ میں ہوئی شاہ صاحب شریک السب تھے اور سادات بن بیت سے تعلق رکھتے تھے
آپ دیوہ شریف میں کرلہ برہنہ اورہ میں دفن ہیں آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اور
چودہ سال کی عمر میں سہارنہ نشین ہو گئے پہلے حج کی سعادت کے بعد ہی زندہ کی جہاد کے لیے اہرام ہی کو اپنا
لباس بنایا۔ زندگی بھر قریش خاندان پر سوار تھے۔ جہاں گشت تھے ترکہ کے سلطان عبدالحیہ یوپی کے
شہزادہ ہلاک اور دیگر حکمران دلت آپ کے عینیت منہ اور عقد بگوش تھے کسی کو اپنے سے کمتر نہیں سمجھا
اور دوست سوال دروغ نہیں کیا۔ طریقہ لاکھ غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر شرف و اسلام چوئے۔ آپ
کا پیغام محبت تھا۔ دیوہ شریف میں آپ کا مقبرہ درجہ عظامت ہے۔ ترکہ کے سفر کے دوران آپ شاہی راف
پیچہ اور درش پر کفن بھی کر بیٹھ گئے۔ العاقب سے سلطان عبدالحیہ اور کراٹلا ان سے سوال و جواب۔
سلطان بے حد شرف و احترام سے آپ کا شان شاہ استقبال کیا۔

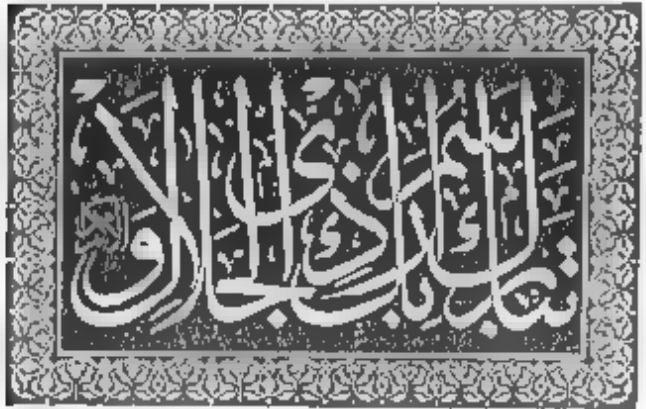
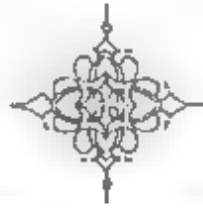
سید شامین سرکار پنگر لوٹنڈو باگو بدین (شہرہ نسب ۱۲۳۰ھ)

آپ کی ولادت ۱۲۳۰ھ میں ہوئی آپ کے والد دیوہ صاحب منہ واد ہوتے۔ سید
شاہ فاروق باوریک صفت ہجری میں سید شریف رہتے تھے۔ زندگی کے ابتدائی دور میں سید شرف شاہ
میں وہاں کے مالک تھے خوبصورت لباسوں کے شوقین اور سیدوں اور ساند سوردہ کی محفل میں شریک
ہونے والے انسان تھے۔ آپ پانچ جہاد گروہم کے رہنے والے تھے جو آپ کی جدو جہاد میں ویران ہوا
پہلے عشق مجازی میں گرفتار ہوئے بعد ازاں عشق حقیقی کی معرفت حاصل ہوئی۔ آخر عمر میں پنگریر اگر سب
یہاں کے باشندوں نے ان کی آرزو محبت کی۔ آپ نے پنگریر کے لیے دلی حسرت سے آج پنگریر

ملکہ تذکرہ اولیائے منہ واد

خوشیں ہیں۔ اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ آپ کے بے شمار کرامات ہیں۔ آپ کا منزل ہنگوی شہر
سے تین میل کے فاصلہ پر ٹنڈ پانگو میں ضلع بدین میں ریاست گادو خاص و خاص ہے۔ جگہ پر بہر زائر
مرغا ساتھ لے کر جاتا ہے اور صفحہ کرتا ہے۔

مشہور نسب | سید شہ بخاری بن سید گل شاہ ثانی بن سید آریان علی شاہ بن سید علی بخش شاہ بن
سید گل شاہ خاوری۔



نواب صدیق حسن قاری سید رشید الحسن بنوری ٹاؤن کراچی

(شہرہ نسب ص ۲۴۴)

نواب سید صدیق حسن کا خاندان سادات عیسٰی تھوگا ہے۔ سید تاج الدین کے قبل صاحب ملراء اور اختیار تھوگا تھے۔ اور سید تاج الدین سے لے کر علی نور جنگ بن علی صاحب اللہ تک اپنی دولت و ولایت برکے ملراء سید اور ملراء حسن تنویری سید احمد شہید کے اجل ملراء ہیں جسے تھوگا اور شہے عالم دیں تھے۔ نواب صدیق حسن شہے ملتر گھٹ، فقیر ہار، عالم دیں تھے اور جہول کے دانی ریاست بھی تھے۔ ۱۲۳۸ھ مطابق ۱۸۲۳ء کو کراچی میں تولد ہوئے۔ ابتدائی دور قریب میں گزرا۔ علوم مرتبہ شیخ صاحب الدین خان آئندہ سے پڑھے۔ تفسیر و حدیث وغیرہ شیخ عبدالحق بن فضل اللہ ہندی شاہ بھٹو صاحب دیوبند تاحق حسین انصاری سے پڑھی۔ پہلی شادی غنی جمال الدین مدظلہام ریاست جہول کی دختر سے ہوئی جس سے نواب نور الحسن ظفر طیب اور نواب علی حسن قاری ظاہر تولد ہوئے۔ نواب سید نور الحسن کا صلاح میر حیدر علی بن ملراء علی کی دو دختروں سے شہید کے بعد ونگر سے ہوا۔ نواب نور الحسن صاحب تعالیف نگار ہے۔ وہ شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی کے حلقہ میں سے تھے۔ ۱۲۴۲ھ کو ککسر میں وفات پائی۔ ان کے دو مرتبہ تھے۔ سید محمد الحسن اور نواب سید نجم الحسن جو ہندی شہید ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ ان کے صاحبزادے قاری سید رشید الحسن خطیب جامع مسجد خدی ٹاؤن کراچی ہیں۔ قاری صاحب نے عید آباد وکن سے شریک کیا۔ مولانا فضل اللہ فیروز شاہ محمد علی مرچنگی، ابی نقیہ الطوار ککسر سے شکر آباد قریبی زبیر، ماہمار ہمدی شریک کی تعلیم حاصل کی۔ نقیہ ابی و تجویہ مقرب تھے مولانا عبدالحق جہول سے اب کی تک میں پڑھیں۔ قاری صاحب کا حقہ مولانا ابی الحسن مدی کی بھانجی سید و فاطمہ بنت سید گنجی تعلیم سے پر جی سے چار لڑکے اور دو دختر ہیں۔ (سید صدیق حسن طیب ۱۲۷۰ سید یوسف حسن ظاہر ۱۲۷۰ سید شہین حسن قاسم ۱۲۷۰ سید مزیل حسن۔

مولانا سید شاہ احمد جمال عابد حسین بخاری رامپوری

شجرۂ نسب پدری	
ردیف	نام گرامی
۳۷	سید محمد طاہر
۳۶	سید احمد جبار عابد حسین
۳۵	سید فضل علی شاہ
۳۴	سید احمد شاہ بخاری
۳۳	سید جمال
۳۲	سید جعفر شاہ
۳۱	سید کمال
۳۰	سید محمد شاہ
۲۹	سید شاہ احمد
۲۸	سید عبد ہفتی
۲۷	سید عبد الباقی
۲۶	سید عبد العزیز
۲۵	سید عبد الکریم
۲۴	سید شاہ طاہر
۲۳	سید طلال الدین حمید
۲۲	چائیان چان گشت
۲۱	نوشہ شجرہ
۲۰	سید محمد شعیب
۱۹	سید شاہ احمد
۱۸	سید شمس الدین
۱۷	سید محمد شعیب
۱۶	سید شاہ احمد
۱۵	سید شمس الدین
۱۴	سید محمد شعیب
۱۳	سید شاہ احمد
۱۲	سید شمس الدین
۱۱	سید محمد شعیب
۱۰	سید شاہ احمد
۹	سید شمس الدین
۸	سید محمد شعیب
۷	سید شاہ احمد
۶	سید شمس الدین
۵	سید محمد شعیب
۴	سید شاہ احمد
۳	سید شمس الدین
۲	سید محمد شعیب
۱	سید شاہ احمد

شجرہ نسب سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

د شجرہ نسب ص ۱۲۱ ۱۲۵

سید ابوالاعلیٰ مودودی دہلی کے ایک سر گذشتہ کے چشم چراغ تھے۔ ان کے خاندان میں امام
صوفیائے کرام گزشتہ ہیں۔ ہمیں سلاسل پشتیہ کے شیخ الشیخ غزالیہ قطب الدین مودودیؒ چشتی رشتہ
۱۵۲۷ء اس خاندان کے سر شاخ اعلیٰ ہیں۔ مولانا مودودی کے والد بزرگوار اسم گرامی سید احمد بن احمد
تھا۔ وہ پیشہ کے لحاظ سے کوئل تھے۔ مولانا کی وفات ۱۵ اکتوبر ۱۸۷۲ء کو انگ آواروکن میں ہوئی۔
دنگ آباد ہی سے ۱۴ سال کی عمر میں مولوی کا انتقال پاس کیا بعد ان دہلی کا رخ کیا اور علمی و
سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔ ۱۹۰۸ء تا ۱۹۲۳ء مولانا میدان صفت میں سرگرم عمل رہے۔ جیڑا جی
تاج رحیلید، مسلم دہلی، اخباروں میں صفت کی۔ ۱۹۲۵ء میں بحیثیت کے مدیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۷ء
سے دم آخر تک صحاح القرآنؑ نکالتے رہے۔ ۱۹۳۸ء میں ۵۵ سال کی عمر میں انتقال کی رحمت پر چڑھ گئے
والسلام دھچان کوٹ کے مرکز میں اصلاحی کام کا آغاز کیا۔ ۱۹۴۰ء میں جماعت اسلامی کی قیاد
رکھی جس کے وہ پہلے امیر منتخب ہوئے۔ تقسیم ہند کے بعد مولانا لاہور منتقل ہوئے اور تہذیب و
طریقہ مجدد میں مصروف رہے۔ آئینہ دیں کے لیے انتھک محنت کرتے رہے۔ شب و روز
تعب و تانیف یہاں بھی مصروف رہے۔ مولانا نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو جیلو رامپور میں وفات
پائی۔ وہ اجمروہ لاہور میں اپنے مکان کے احاطہ میں مدفون ہوئے۔ مولانا ہمہ جہت شخصیت تھے۔
وہ ایک وقت مفسر قرآن، محدث، اعلیٰ محقق، مدبر، مفکر اسلام، علم، سنج اسلام،
مصلح وقت، ورجہد مصروف تھے۔ یہ تو مولانا کی کل تعینات ۱۶۳۳ء میں جن میں ۶۸ مشہور ہیں جن میں
سے ستر سو میں ۲۵ زبانوں میں ترجمہ کی گئیں جن کی عام اسلام میں وصول ہو گئی۔ ۱۹ کتابوں کے

ملہ روزنامہ جہانگیر مودودیؒ

مرتبہ	نام کتاب	سال طبع	تعداد	نام کتاب	سال طبع
۱	ابو حنیفہ اور اہل بیت	۱۹۶۳ء	۱۱	رسالہ دیہات	۱۹۳۲ء
۲	دکن کی سیاسی تحریک	۱۹۴۰ء	۱۲	ملاحقہ	۱۹۵۳ء
۳	مسلمی قانون	۱۹۵۱ء	۱۳	مصحف	۱۹۴۸ء
۴	اسلامی ریاست	۱۹۶۲ء	۱۴	تفہیم القرآن دہلی	۱۹۴۹ء
۵	بہاولی الاسلام	۱۹۳۰ء	۱۵	تفسیر ابوسعید	۱۹۷۲ء
۶	خلافت و حکومت	۱۹۶۷ء	۱۶	تحریر آردی ہندوستان	۱۹۴۰ء
۷	خطبات	۱۹۵۷ء	۱۷	تجدید اسیانے دین	۱۹۵۲ء
۸	مسلمان اور کفر و کفر	۱۹۴۹ء	۱۸	ترجمان القرآن	۱۹۷۸ء
۹	پیشہ	۱۹۶۹ء	۱۹	انتخابات	۱۹۳۶ء
۱۰	رسائل و مسائل	۱۹۵۱ء			

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا

التي كنا لن ندر

۱۲۶۷



شجرۂ نسب سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

نسب گرامی	وفات	زنا	نسب	نسب گرامی	وفات	زنا	نسب
۳۱- سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	۶۱۹	۹۹۷	۲۰- سید شمس الدین علی بن محمدؒ	۴۱۲	۵۸۱۲	۲۰۲۲	۱۰۲۲
۳۰- مولوی احمد حسنؒ	۱۶۷۳	۳۳۹	۱۹- سید ابوالکلام علی بن محمدؒ	۵۶۵	۵۸۲۵	۲۰۲۵	۱۰۲۵
۲۹- سید تقی الدین سید حسنؒ	۲۲۰	۱۷۵۳	۱۸- سید سید محمد بن سید محمدؒ	۵۹۲	۵۷۷۷	۲۰۷۷	۱۰۷۷
۲۸- سید تقی الدین سید علیؒ	۴۷۲	۱۷۵۳	۱۷- سید قطب الدین سید محمد بن سید محمدؒ	۵۲۲	۵۷۲۷	۲۰۲۷	۱۰۲۷
۲۷- سید العارف بن سید محمدؒ	۱۱۳۲	۱۷۱۹	۱۶- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۵	۵۷۵۹	۲۰۵۹	۱۰۵۹
۲۶- سید علی بن سید محمد بن سید محمدؒ	۱۰۶۲	۱۷۵۷	۱۵- سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۲۵- سید علی بن سید محمد بن سید محمدؒ	۱۰۶۲	۱۷۵۷	۱۴- سید ابوالکلام علی بن سید محمدؒ	-	۵۷۹۸	۲۰۹۸	۱۰۹۸
۲۴- سید علی بن سید محمد بن سید محمدؒ	۹۹۲	۱۰۶۲	۱۳- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	-	۵۷۷۷	۲۰۷۷	۱۰۷۷
۲۳- سید علی بن سید محمد بن سید محمدؒ	۹۹۲	۱۰۶۲	۱۲- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۵	۵۷۵۹	۲۰۵۹	۱۰۵۹
۲۲- سید محمد بن سید محمدؒ	۹۹۲	۱۰۶۲	۱۱- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۲۱- سید علی بن سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۱۰- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۲۰- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۹- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱۹- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۸- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱۸- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۷- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱۷- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۶- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱۶- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۵- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱۵- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۴- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱۴- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۳- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱۳- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۲- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱۲- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۱- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱۱- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	۰- سید محمد بن سید محمد بن سید محمدؒ	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱۰- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	-	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۹- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	-	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۸- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	-	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۷- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	-	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۶- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	-	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۵- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	-	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۴- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	-	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۳- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	-	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۲- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	-	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲
۱- سید محمد بن سید محمدؒ	۸۹۳	۹۹۲	-	۵۳۲	۵۷۷۲	۲۰۷۲	۱۰۷۲

مولانا عبد السلام نیازی استاد مولانا سودودی

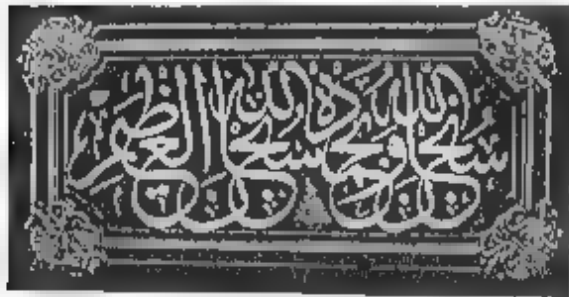
مولانا سید ابوالاعلیٰ سودودی نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سید محمد حسن اور مولانا دیاس
 محمد جوی پانی قسطنطنیہ جامعہ کے والد محترم سے حاصل کی۔ مولانا نے عربی و فلسفہ و منطق علم الکلام وغیرہ
 کی تعلیم اپنے بلند درجہ مولانا ابوالخیر سودودی کے ساتھ مولانا عبد السلام نیازی سے حاصل کی جو اس قدر
 کے محقق تھے۔ مولانا عبد السلام نیازی مرحوم و مغیرہ کو اپنے ان شاگردان رشید پر ثناء از تصا۔
 مولانا نیازی ہند کے سربراہ سنی براب سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد کا اسم گرامی مولانا عبد الباقی
 اور دادا عبدالوہاب قادسی ساسل کے مرید تھے۔ مولانا عبد السلام نیازی مولانا فضل الرحمن خیر آبادی
 کے کلاس تھے۔ در سال کی عمر میں میرٹھ کے مدرسہ خیر مدارس میں داخل ہوئے کے بعد قرآن حفظ
 کیا۔ غازی کی تعلیم مولانا خیر محمد اور شاہ محمد عظیم سے حاصل کی۔ بعد ازاں دہلی میں مولانا داؤد اللہ کاشانی
 سے علم حاصل کیا۔ پھر وہیں مولانا عبدالحق سے دس یا چار کے ساتھ شگ تھے۔ چھپے امور مولانا
 عبدالحق خیر آبادی سے درساں تک تحصیل علم کئے تھے۔ دہلی واپس آکر کیم محمد خان درویش کیم محمد خان
 سے طب کا علم حاصل کیا۔ مراد آباد کو لارسی پڑھائی اور ان سے انگریزی سیکھی۔ ڈاکٹر پورن سے لائسنس اور جرنل
 ریان پٹی سے لائسنس کو عربی پڑھائی۔ پشت سبکت مہاراج سے سسکرت زبان سیکھی۔ تقریباً ۱۰۰ سے
 زیادہ فراموش نہیں اندکھ سکتے تھے۔ آٹا و تدریس کے ہزاروں سال پرانے کتبوں کا ترجمہ کیا۔ ایک دفعہ
 متزلزل شاہ معصومہ جو اپنے وقت کے بزرگ تھے مولانا نیازی کو دہلی لے جا کر شاہ نظام حسن کی خدمت
 میں پیش کیا۔ مولانا نیازی نے ان کے دست حق پدیدیت کی اور سات سال تک مرشد کی خدمت
 میں رہے۔ مولانا نیازی کے دست مبارک پر ۳۴ ہزار فیض علم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مولانا نیازی نے
 صرف پچیس ایکڑ تھے۔ بلکہ دعائی اقتدار سے بھی بہت مستفاد رکھتے تھے۔ مولانا عبد السلام نیازی کی وفات
 حسرت آیت ۱۹۶۹ء میں دہلی میں ہوئی۔ ان کی عمر سو سال سے متجاوز تھی۔ ان انڈیا ریڈیو کے مطابق
 ان کے جنازہ میں تقریباً ۱۲ لاکھ آدمی شریک ہوئے تھے۔ جس سے ان کی براہِ نیازی کا پتہ چلتا

علامہ سید محمد ہاشم فاضل شمس حیدر آباد سندھ، آبائی وطن (شہرہ نسب)

آپ شہر حیدر آباد کے تاملی تھے۔ آپ کی ولادت ۱۳۲۲ھ مطابق مارچ ۱۹۰۳ء کو محلہ چاند پورہ ضلع صوبہ بہار ہند میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی سید محمد قاسم تھا اور آپ کے چچا سید شاہ واجد حسین تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب سید نور الدین قادری سے پہنچتا ہے۔ آپ کے چچا علی سید احمد شاہ کیلئے لکھنؤ جھکڑی جھکڑی کے لکھنؤ مکان کے مدرسہ دہلوی میں ششمیہ پیر پورہ کے منتقل ہو کر صوبہ بہار کے ضلع منٹھریہ کے موضع شیخ پورہ میں مع اہل و عیال سکونت پذیر ہوئے۔ حاجی سید احمد شاہ کی آئی اسی بانی مدرسہ سندھ سید شمس الہدیٰ پڑنے لے ملا تاشمس کرہ رسالہ کی عمر میں موضع کافصا سے پڑنے پر آیا اور تعلیم و تربیت کے لیے اپنے چچا ملا تاشمس مبین الدین کے حوالہ کیا گیا۔ سال کی نصف میں تمام متوجہ ہوا اور نون کی تعلیم حاصل کر اسی مکان آپ نے پڑھائی پڑھائی سے گزرتی تھی۔ کچھ دنوں تک آپ مدرسہ اسلامیہ ملنگ آباد گیا۔ پھر اسی عربی ادب اور حدیث کا درس دیتے رہے۔ ۱۹۳۶ء میں مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پڑنے میں تفسیر وحدیث کے مدرس رہے۔ ۱۹۳۷ء میں خزانہ شمس الہدیٰ لائبریری پڑنے میں دایرہ فروع کیلئے کے مدرس پرستین ہوئے۔ ۱۹۳۳ء تا ۱۹۳۷ء دوران ایشیا ایک سرکاری کتب خانہ میں اسی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۷ء میں علامہ شمس موضع کافصا پڑنے کے بعد کہہ کے حیدر آباد سندھ میں داخل ہوئے۔ اسی سال آپ نے یہاں دینی پروفیسر لائبریری و سرپرست کی حیثیت سے ۱۹۴۷ء تک اسی سے ملنگ رہے۔ وہ خیال ملت میں حکومت تھے۔ آپ کو کچھ عرصہ ملازمہاں پورہ میں شیخ القمصنف تھریک لکھنؤ چھوڑ کر بعد حکومت سندھ لے کر آکر کہہ والیں لائبریری میں ملا لیا۔ علامہ شمس صبر ۱۹۴۹ء میں اپنی وفات پر ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ ۱۹۴۹ء میں گورنمنٹ تھے آپ کو سندھ یونیورسٹی کا لبریری ممبر شریکیت نامزد کیا۔ ۱۹۵۶ء میں علامہ شمس ریڈیو پاکستان حیدر آباد سے بھی ملنگ رہے جہاں آپ نے مدرسہ قرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۱۹۶۱ء میں مدرسہ دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد میں مفتی اعظم سندھ

علامہ مفتی طیفی قیاس برکاتی کی پیکش پر آپ شیخ الحدیث کے منصب پر چار سال تک فائز رہے۔ آپ کا درجہ قرآن و تہذیب و دانش اور مسود کن ہر اکثرت تھا۔ لوگوں کا تیر تاملد آپ کے ہاتھ پر مشفقہ ہر اسلام پہلے۔ آپ سے مائیت و مصلحت و حسن نگہ و در عالم باہل تھے۔ علیہ السی طیرٹ آف اسلام ایک اسٹڈینٹ المکرم اسلامی کراچی سے آخر دم تک ملائت رہے۔ آپ ۲۷ کتہوں کے مصنف تھے۔ یکم جون ۱۳۰۹ھ سے ۱۵ سلاخ ۱۵ اگست ۱۹۸۹ء تک طویل علالت کے بعد خالق حقیقی سے ملے۔



شجرہ و تذکرہ سید الدین بجا پو شاہ بخاری حیدر آباد سندھ

سید محمد زکی

۱۔ سید الدین بجا پو شاہ بخاری
 ۲۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۳۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۴۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۵۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۶۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۷۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۸۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۹۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۱۰۔ سید محمد زکی شاہ بخاری

۱۱۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۱۲۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۱۳۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۱۴۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۱۵۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۱۶۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۱۷۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۱۸۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۱۹۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۲۰۔ سید محمد زکی شاہ بخاری

فرزند ان سید الدین بجا پو شاہ بخاری

۲۱۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۲۲۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۲۳۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۲۴۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۲۵۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۲۶۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۲۷۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۲۸۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۲۹۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۳۰۔ سید محمد زکی شاہ بخاری

فرزند ان سید محمد زکی شاہ بخاری

۳۱۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۳۲۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۳۳۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۳۴۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۳۵۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۳۶۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۳۷۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۳۸۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۳۹۔ سید محمد زکی شاہ بخاری
 ۴۰۔ سید محمد زکی شاہ بخاری

اولاد سید امام حسن عسکری

سید علی بکر	سید علی بنز	سید امام محمد شهیدی	سید اسماعیل
سید محمد جاسع	سید احمد اختر	سید حمید الدین شاه	سید ابو اسحق
سید عبداللہ	سید محمد مدنی	سید امیر علی شاه	سید رکن الدین
سید حسین محمد تقی	سید محمد صفی	سید جلال الدین محمد علی	سید احمد
سید حسین مقبول	سید بن الدین	سید ناصر خسرو	سید جلال الدین
سید بلال	سید علی دایم	سید حسام الدین	سید مسعود
سید محمد مدنی	سید عبداللہ	سید احمد شاه	سید میرزا
سید محمد الدین	سید محمد راجہ	سید محمد شاه	ابو محمد باقر محمد علی
سید عبداللہ	سید بن الدین	سید جعفر شاه	محمد امین
سید حسین بکر	سید شیر محمد مدنی	سید عثمان شاه	سید بقی
سید حسین محبوب	سید شاه صالح حسین	سید اسماعیل شاه	سید طوق
سید کمال الدین	سید محمد بن علی	سید محمد شاه	سید شریف
سید بکر الدین	سید عبداللہ شیر محمد	سید حمید شاه	سید بکر
سید جلال الدین	سید عبداللہ بن علی	سید شهاب تراب	سید بکر
سید محمد بن علی	سید بن الدین	سید احمد مشتاق	سید شریف
سید میرزا الدین	سید شمس الدین	سید احمد براق	سید مسعود
سید جلال الدین	سید عبداللہ کالین	سید احمد بیغم	سید محمد
سید محمد بن علی	سید عبداللہ	سید احمد لود بیغم	سید محمد
سید شرف علی	سید شرف علی	سید قمر علی شاه	سید محمد
سید محمد بن علی	سید علی بکر شاه	سید علی بکر شاه	سید محمد

(سید باقر بن سید)

سید شمس الدین
 و سادات شہیدی بکر بن علی
 (سید باقر بن سید)

اولاد سید علی اکبر شاہ پیر بابا ترندی پونیر سوات

شعبہ ۲

سید مصطفیٰ پیر بابا دکن شاہ خاستان سے نقل نکالی کی اور ملتان، ماہرہ و بہرہ میں آباد ہوئے۔
سید حبیب پیر بابا

میاں سید عبداللہ میاں سیدنا سم میاں سید حسن

سید محمد بابا

سید مسور شاہ

اولاد خواجہ بہار الدین نقشبندی

و عظیمہ ص ۲۴

خواجہ سید علامہ الدین

خواجہ سید محمد الدین

خواجہ سید محمد علی الدین

خواجہ سید نعیم الدین

خواجہ سید جمال احمد

خواجہ محمد الدین (سپاہ)

خواجہ عبدالقادر

خواجہ سید علی

سید سید شاہ

سید محمد الدین

سید محمد تاج الدین اولاد

(ملتان ناگپور)

سید سید محمد شاہ

سید ابراہیم شاہ

میاں خواجہ نور

میاں محمد شاہ

میاں محمد شاہ

سید شیریں شاہ

سید باو شاہ

سید محمد حسن شاہ

(ملتان ناگپور)

سید سید محمد شاہ

سید محمد شاہ

سید داؤد شاہ

سید لائق شاہ

سید محمد شاہ

سید محمد شاہ

سید محمد شاہ

سید محمد شاہ

سید محمد شاہ

خواجہ سید محمد تاج الدین افغانی پیر بابا و پیر سید علی ترندی کی اولاد تھے۔

سید جمال الدین افغانی

(شہر و نسب سے)

سید مسادات سلطان جمال نقشبانی پیر چشم قربت است و تبار
 آپ شہر حدیث مہدی تہذیب ۱۱۰۱ ہجری کے تبار ہیں۔ آپ کے ساتھ شہیدی افغان
 باغی فرما کر تھے۔ آپ ۱۲۵۹ھ مطابق ۱۸۴۳ء میں افغانستان میں کشر کے علاقہ اسد آباد میں پیدا ہوئے۔
 ماضی ہندو کشر کے مسادات سے ہمیشہ افغانوں کو عصری حقیقت دکھا رہے تھے۔ آپ کے والد ہندو کا اسم مبارک
 سید محمد مصطفیٰ تھا۔ آپ کی تعلیم زیادہ تر افغانستان عراق اسد آباد میں ہوئی۔ آپ نے اپنے وقت کے
 جلیلہ القدر ملا سے عربی و فارسی زبانیں سیکھیں۔ آپ ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۸۶۵ء میں سترو سال کی عمر میں
 ہندو لوہہ ہرے پہاں ایک سالہ ہو کر آپ نے انگریزی زبان سیکھی۔ ۱۲۸۶ھ میں کج مسادات حاصل
 کرنے کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ واپسی پر آپ میر تقی عثمان کے مشیر بنے۔ بعد ازاں وہ عمرہ
 اہلندہ گئے۔ پھر میں اپنے شاگرد شیخ عبدہ مصری کے ساتھ مکہ مکرمہ میں رسالہ "السرۃ الخفیۃ" جاری کیا۔
 پھر مکہ سے شہر اہلین کی دعوت پر ایران گئے۔ اسی سال جلا وطن ہو کر تھانیچہ پہنچے۔ بالآخر وہ شہر اہلین
 مطابق ۱۲۹۹ھ میں اسی شہر میں منہ کے سلطان کے سبب آپ کا انتقال ہو گیا۔ کہنے ہیں کہ ایک
 فرانسیسی یہودی ٹیکٹر نے آپ پرین کے وقت آپ کو رہبر سے دیا تھا وفات کے وقت آپ کی عمر ساٹھ
 سال کی تھی۔ آپ نے مسلمانوں کی عظیم خدمت انجام دی اور ساری عزت و کثیف میں غزندی ان کی دو
 تصانیف "السرۃ الخفیۃ" اور "تتمتہ اہیان فی تاریخ الافغان" زیادہ مشہور ہوئیں۔ وہ مسلمانوں کے عالمی
 سپاہی رہے تھے۔ ان کی زندگی اوجید جہد کا مقصد عالمی سلامتی تمام تھا۔ مقصد کے حصول کے لیے
 کامیاب کرناں رہے۔ اور باقیہک مصر میں بدشت کہیں شاہ قاجار ایرانی نے آپ کو قیدی
 رکھا پھر وہیں دھاکر لٹا کر مارنے کا حکم دیا۔ لیکن وہ قید خانہ سے بھاگ کر نکل گئے۔

باب تاج الدین اولیاء

(شہزادہ لکھنؤ)

حضرت بابا سید تاج الدین تاج الاولیاء تمام کاشی دار صاحب سلسلہ بروز درویش بطن
۱۷ جنوری ۱۸۶۱ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ بابا صاحب داندین کے اکوڑے حرم تھے جب ایک
سال کے ہوئے تو والد برادر کارنگون میں انتقال ہو گیا۔ جب چھ سال کے ہوئے تو والد
صاحب نے مدد میں داخل کرایا۔ پانچ سو سال کی عمر تک آپ نے عربی، فارسی، اردو اور
انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ مدد ہی میں علم لدنی کا اظہار ہونے لگا۔ آپ بے حد کم گو اور
سیلم الطبع لہذا ہم دل تھے۔ اکثر تنہائی میں ملا نام دوم اندھا فطرتی رازی کے اشعار گنگا پارتی
تھے حافظہ کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

سہ سے محمد مصطفیٰ ہند آتش اندک بکریں سا کی بہت خانہ بزم و موم آزاد کن

کم سن ہی میں عبادت عبادت میں وقت صرف ہونے لگا جب عمر شریف ۱۸ سال ہوئی تو انہوں نے
بھی آبائی پیشہ یعنی فوج کی ملازمت اختیار کر لی۔ آپ قلندریہ چشتیہ اور نظامیہ سلاسل سے تربیت تھے۔
آپ کو اوسیں نسبت بھی حاصل تھی۔ بعد ازاں فوجی ملازمت آپ مروا مت اور مجاہد سے حاصل نہیں
سجے۔ چھ سال تک ملازمت کی پھر ملازمت ترک کر دی۔ اب آپ پر جرب و سنی کا فہم بچنے لگا۔
اور کرامات کے صدور بھی ہونے لگے۔ ایسا تھے حمدی تفسیر کیا کرتے۔ بابا صاحب تربیت باطن کرتے تھے
اور تزکیہ نفس پر زور دیتے تھے۔ حضرت نے مدق حلائی کی خصوصی طور پر تاکید فرمائی ہے اور بہت سوال
و دوا کرتے سے سختی سے منع فرمایا۔ ۲۶ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۷ اگست ۱۹۱۵ء میں آپ کا وصال ہوا۔
مزار شریف لکھنؤ میں مرجع خلافت ہے۔

منقبت

اے تاج الدین! جو سکھ کا رو کیا
 آئی تھا اپنی علی سید اور دنیا
 وادش کر لی اے سید را سزا دیا
 مزار عالی مرتبت مسالہ اولیا
 دامن شدی در شہر دل باویدہ گوار
 خوش نصیب زار شہر پار اولیا
 می خواہم دعا کنی تر اے تاج اولیا
 دست دعا دعا درود پار اولیا
 سرور دارم توئی من و پیے در خراب
 آں در گئے لیذا نصرت دیدار اولیا

صدر جمالیہ تحیم غم ہلہ بخت تابی
 ہست تاجدار ناگہر سکر کاروینا
 (مختلف)

وَأَنذَرْتُكُمْ لِيَوْمٍ خُلِقَ فِيهِ

اور اے پیغمبر! اذہار تم، آپ کے اخلاق بڑے عالی ہیں (قرآن)



بابا قلندر اولیاء سید حسن احسن علی محمد عظیم بریاء

قلندر ہائے ائمہ میں تصدیر خواجہ شیعہ بلند شہر لڑی۔ ہند میں پیدا ہوئے۔ قیام محل گڑھ ہیں آپ کا میلان مدنی کی طرف ہوا۔ اسی دوران آپ اپنے ۱۲۰ سالہ والدین با اناج الدین ناگپوری کے پاس ناگپور انٹر ویس گئے جہاں آپ کی مدعا فی تربیت ہوئی۔ یہ سلسلہ وصال تک ملا۔ خدیوہ شاہی کے بیٹے آپ کے رسانی و جلا تک مصافحت کی۔ شہرہ کے دیوان کی صلاح اور ترتیب کا کام کیا۔ کہ چالیس متعلق حکومت پذیر ہوئے۔ ڈان انڈیا میں سب انڈیا ریجسٹر۔ دیگر اوقات میں کام کیا۔ ۱۰۱۰ صاحب ۱۹۵۱ء میں سلسلہ سہولت کے بزرگ ابو الفیض قلندر علی سرہندی سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ گیارہ سال طریقت کے فیض تھے۔ آپ سلسلہ خلیفہ کے مرشد اعلیٰ ہیں۔ دو صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے ۷۰ سالہ ۱۲۹۹ء کو آپ کا وصال ہوا۔ عزت گاہی میں مرجع حقائق ہے۔

فوت ۱۰۱۰ء سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام میں وفات پائی۔

سید حسن عسکری محمد عظیم بریاء ۱۲۹۹ء میں وفات پائی۔

دو سو سالوں کا فرق ۶۰۵۰ - ۱۳۰۹ - ۱۲۴۰ سال اگر کسی پشت کی اوسط عمر ۴۰ سال فرض کریں جاتے تو امام حسن عسکری سے بابا قلندر تک ۲۴۰ - ۱۸۷۲ = ۵۶۸ سال ۳۰ پشتیں متی ہیں جبکہ سب امام مریدان پندرو یا سترو واسطے دکھائے گئے ہیں مگر یا بیس یا ۱۰ بیس پشتیں کم تو ہر کی گنتی ہیں جو کہ تحقیق طلب ہے۔ (مستند)

نمبر شمار	احسن گزای
	سب پندہ کی
۱۵	سید عظیم بن بابا قلندر
۱۴	سید حسین ہمدی
	سید علی الدین گزای
	محمد حسن حسین ہمدی
۳	سید علی الدین قلندر
۱۲	حسین ہمدی
	مکن الدین
	فصل ہمدی
۱۱	عبداللہ عرب
۱۰	امام حسن عسکری
	نسب ادبی
۱۷	قلندر ہائے
۱۶	لی فی سید
۱۵	عبدالقلندر
	حسن ہمدی
۱۳	سراج الدین
	حسن ہمدی
۱۲	عبدالدین
	حسن ہمدی
۱۱	جلال الدین
	فصل ہمدی
۱۰	عبداللہ عرب
	امام حسن عسکری

باب ۷ سادات واسطی جاجیزی

واسطی خراسانی کے دامی کہ میں ایک پڑھنا مقام واسطی واقع تھا جو آج کل واسطی کہلاتا ہے۔ شہر واسطی میں کئی اندازہ تباہی آباد تھے۔ یہ شہر ابتدا و ابد بھوکے واسطی میں واقع تھا اس لیے یہ واسطی مرسم کہلے کہہ دیتے ہیں یہ شہر شاہی لشکر کے لیے مولائی دایم گاہ بنا کرتا تھا۔ اسی مقام پر ملتان کے ہندو ادھائی تعلق لے بڑی بڑی جگہیں بنائی ہیں۔ جو کہ واسطی حراق احمد عرب کے دیوان واقع ہے اس لیے ایک طرف مولائی پڑھنا ہے تو دوسری طرف لطیف برادر کے قبر کے ساتھ ملتان میں مرقبین کہتے ہیں کہ واسطی پڑھنا مقام ہے اور سردم شیر ملتان بھی میدان ملتان اسی شہر میں تھے اس لیے وہ اور ان کی امداد واسطی کہلاتے۔ اولاد میدان ملتان اور لیا۔ کاہن میں سے تھے اور صاحبان تعین و تالیف تھے۔ اس لیے تیار ہر ایک علم و فضل میں ممتاز ہے۔ یہ لوگ ہندو برادر ہونے کے بعد سلطنت دہلی میں صاحب اختیار رہے اور حکمرانوں سے رفاہ کئے گئے۔ سادات بدھ ملتان صیف و قلم بھی تھے۔ جس خانہ زاد سے میں پیدا ہو گیا وہ کالی اور پیرا گن رہے ہیں۔ میدان ملتان دہلی شہر میں پیر بعد سلطان اور صاحب التیہ تھے۔ حاجی افضل جگزی عالم و عمل اور کافی جگہ تھے۔ یہ صاحب کے سارے سادات واسطی تھے۔ ہندوستان میں حضرت ابو الفریح واسطی کی اولاد کثیر تھی۔ یہ آدھ میں آباد ہیں۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد ان کی ایک بڑی تعداد پنجاب میں آباد ہو کر پیدا ہو گئی ہے۔ وہیں پاکستان ہجرت کر گئی۔ پہلی تو یہ ہے کہ سادات واسطی کی داستان ہجرت کی داستان ہے۔ جاجیزی حکومت کے علم انداز تھے جو ہر چکر حضرت رچنے نے خد کج کیا تھا یہ علم و جہانتا کر پیرا ادب سے شمار سادت نقل کر دیے گئے یہاں تک کہ سادات کا مینا دہریم گی کر سام سادات کو گھر اسے گناہی ہی پڑے گئے۔ جس کو جہاں پناہ ملی چھپ گئے اور اپنا حسب و نسب بغیر رکھا اگر صاحب شاہی کے شمار ہو جائیں

الغرض سادات کے بہت سارے قائدین کسپر ہی میں انکسار و تنگی کے شکار ہو گئے۔ وہ
 ذلیل و خوار کی تلاش میں اوجھڑے اور سرگرداں رہے۔ ان کے لیے دنیا خشک کر دی گئی اس اثر الغرض
 کے حامل ہیں، ان کا خاں لے ہذا پر حکمرانوں کی کسر بھی پڑی ہو گئی۔ سادات دین کی طرف کڑھ کہتے ہوئے
 ہیں اور دین کے مقام پر پہنچے پر شام و شب کے دیکھان واقعہ ہے۔ وہاں زندگی کے کچھ آثار نظر آئے۔
 سادات وہیں سکونت پر ہو گئے۔ اس قریہ کا نام جامعہ تھا۔ سادات کی ایک جماعت مدحہ کار کی تلاش
 میں اس قریہ کا چھڑ کر شہر بنڈا کے مسافتات میں آوارہ ہو گئی۔ چونکہ وہ جامعہ سے آئے تھے ہر نے ان
 قریہ کا نام بھی جامعہ ہی رکھا۔ چونکہ اس جگہ ہر شمس کا گڑھا شکل تھا اس لیے وہاں سے کچھ لوگ ان
 کے گئے اور واسطی بناد گئے اور زیادہ تر مینہ واپس چلے گئے۔ الغرض سادات واسطی کا مرکز و مینہ
 بنادے، جامعہ اور واسطہ ہے۔

حضرت زید شہیدؒ حضرت امام حسینؑ کے فرزند امام زین العابدینؑ کے سوا کہ گرامین زید سے بچے تھے جن سے
 سادات میں نام کی نسل جاری ہوئی حضرت زین العابدینؑ کے گیارہ فرزند تھے (۱) علی اصغر امام اتر
 (۲) محمد اصغر (۳) محمد باقر (۴) حسن اکبر (۵) حضرت زید شہیدؒ (۶) حسین اصغر (۷) حسن اصغر (۸) عبداللہ
 (۹) سلیمان (۱۰) حسین اکبر (۱۱) محمد انوار شوق۔

دانش ہرگز خاطر بہت امام حسنؑ کا مقتدا امام زین العابدینؑ سے ہوا اور آپ کے بطن سے امام باقرؑ
 کی ولادت ہوئی حضرت زید شہیدؒ کی والدہ گرامی کا نام معدیہ تھا جو سرزمین مشرق کے رہنے والی تھیں جو کربلا
 اور عیدہ نقی لے آئیں تیس ہزار درہم میں خرید لیں اور حضرت زین العابدینؑ کو رہ کر دیا۔ ان کے بطن سے
 حضرت زید شہیدؒ پیدا ہوئے۔ آپ کی کثرتِ علم تھیں۔ آپ اور سب ولادت کے وقت سے ہی شیخ فیض فرماتے
 ہیں کہ امام باقرؑ کے بعد حضرت زید شہیدؒ اپنے کئی جانیوں میں افضل تھے۔ حضرت زید شہیدؒ کی والدہ گرامی کے
 پاس سے میں عبداللہ بن حسنؑ کی والدہ جناب فاطمہ کا قتل ہے کہ زید کی مائے جگر کو سے کلمے دیں بیڑوں میں
 بہترین بیڑی تھیں۔ جناب محمد کے بطن سے زید، علی اور محمد برآئے۔ آپ کا سلسلہ نسب زید بن
 علی بن حسین بن حضرت علیؑ بن ابی طالب بن محمدؑ بن ابی طالب بن ہاشم ہے۔

محدثین اندر میرے کسر الخاں میں لکھا ہے کہ

”ایک دن جب کہ امیرین العابدینؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ذات میں نے جناب رسالت کو خواب میں دیکھا، حضرت میرا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ میں نے گئے اور ایک حرم کا میسرہ ساتھ ساتھ کیا، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یا علی جب انداز فریضہ پڑے تو اس کا نام نہ رکھنا۔“

چونکہ امیرین العابدینؑ کو حضرت زید شہیدؑ کی بشارت ہو چکی تھی۔ جب زید پیدا ہوئے تو امام نے قرآن مجید سے نکل دیکھی اور اس فرزند کا نام زید رکھا۔

حضرت زیدؑ کی شہادت سے اس شخصیت عطا فرمائی جو کسی اور کو نصیب نہ ہوئی جیسا کہ علامہ ربیع مائتروہن مکی نے فرماتے ہیں کہ :

”میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ صحیح ہے تو میری حضرت زیدؑ کی والدہ سند کی رہنے والی تھیں اور جیسا کہ کہتے ہیں کہ ان کی دادی شہزادہ دانی قاری یزدجرد کی بیٹی تھیں تو اس کا مطلب گویا یہ ہر اکابر ان میں عربی، ترشہ، بائس، فاطمی، علوی خصوصیات کے ساتھ ساتھ ایرانی اور ہندوستانی صفات بھی مدخل طور پر منتقل ہوئیں۔ شاید ہی نہایت میں اس قسم کی مدخلی خصوصیات کسی فرد واحد میں جمع ہوئی ہوں۔“

(حضرت امام الزمینیؑ کی سیاسی زندگی ص ۱۲)

علامہ سیرٹی نے اپنی کتاب الذی الذی فی ابنا سے اسری سے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ ہشام بن عبد الملک مروان نے آپ کو طلب کیا اور کہا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تم دھرمی غلامان رکھتے ہو حالانکہ تم اس کے اہل نہیں کیونکہ تم کبیر زلہ سے ہو۔“ آپ نے فرمایا کہ حضرت اسمعیلؑ کی ماں میں کبیر تھیں لیکن ان کے صاحب سے غیر البشر پیدا ہوئے۔ یہ سن کر ہشام لا جواب ہو کر آگ بگڑا ہو گیا۔

حضرت زیدؑ کے بار سے نکل کر کو فرزد نہ ہوئے۔ کو فر کے باشندوں کی بڑی تعداد اہلین کے ظلم کا نشانہ بنی ہوئی تھی لہذا اہل کو فراموسی حکمرانوں کے ظلم و استبداد سے نہایت حاصل کرنے کے لیے کسی رہبر کے تلاش تھے۔ حضرت زیدؑ شہیدؑ کی اس اہل کو فراموسی کے والدین میں رنگ کی لہر دوڑ گئی۔

اہل کو فر کی اس کیفیت کو مولا نامرودوی صاحب نے اس طرح بیان کیا ہے کہ :

”ایک مدت کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ خاندان علیؑ کا ایک تازہ فرد کو فر آیا تھا۔ یہ شہر مشرف سے شیخان علی کا گڑھ تھا اس لیے حضرت کے آگے سے ایک سخت علوی تحریک میں جان پہچانی اور دلگ کثرت سے ان کے گرد جمع ہونے لگے ویسے ہی عراق کے باشندے سالہا سال سے بنی امیہ کے ظلم و ستم

بہتہ بہتہ تنگ پہنچے تھے اور اپنے کے لیے سہارا پا رہے تھے طاری خاندان کے ایک مددگار، امام نقیہ شمعیت کا مشورہ جانا انہیں یقینت محسوس ہوا، یہ معاملات و حکایت صلاۃ ۲۶۱

حضرت زید شہید نے گزشتہ پہنچ کر شہادت میں غم و غم کیا۔ چند ہزار کرنیوں نے آپ کے اقرار پر جیس کی تھی مگر غم و غم کے وقت صرف ۲۰ آدمی آپ کے ہمراہ تھے۔ کرنیوں نے اپنی حق و ضلالت و دغا بازی اندازے و دغا بازی کا سلاہ و آپ کے ساتھ بھی ورنہ کیا جیسا کہ آپ کے جہاد نام حسین کے ساتھ کیا تھا۔

یوسف بن عمر شفیق باہر ارار سپاہیوں کے ہمراہ ہشام بن عبداللہ کے حکم سے آپ کے مقابلے پر آیا تین شاہد و دو قاضی ہوتے رہے۔ یوسف کی فوج کے مددگار آدمی کام آئے لیکن حضرت زید شہید کے تیلوں کے ٹکڑے صرف ۶۰ آدمی کام آئے۔ ناگاہ یوسف کے دھام راسخ سے ایک تیر مارا جو حضرت زید کی پیشانی پر دو لٹوں، بدوڑوں کے درمیان لگا اور آپ گھوڑے سے گر کر شہید ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲ سال تھی آپ کے لشکریوں نے آپ کی نعش مبارک کو پشیدہ دفن کر دیا۔ یوسف نے ساری لڑائی کر کر چھوڑ دی شہید کی قبر پر چڑھ گیا اس کو ایک ہزار درہم انعام دیا جاتے تھے۔ ایک مہینہ سندھی غلام بردن کے وقت مر رہا تھا اس نے آپ کی قبر کا پڑنا دیکھا۔ یوسف نے نعش کو قبر سے نکال کر سر اندر کی کو جلا کر کے ہشام کے پاس بھیجا اور قہر اچھر کو مار پاشکا دیا۔ چار سال تک تین اہل شہر مدینہ صیہ ہشام مر گیا تو یوسف شفیق نے ولید بن یزید کے حکم سے جسد مبارک کو تارک جلا دیا اور خاک کر دیا جسے فزیت میں ڈال دیا۔ جس جگہ جسد مبارک جلا گیا تھا وہاں اب ایک قبر بنا دیا گیا ہے جہاں ایک چھوٹی سی مٹی اور گھنٹی ہے زید کہتے ہیں۔

جب جناب زید شہید نے نہایت پر غامز ہو چکے تو آپ کے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی بچ گئی تھیں۔ ان میں سب سے چھوٹے صاحبزادے حسین البرکاتی کا سن اسی وقت صرف ایک سال کا تھا۔ تین صاحبزادے آپ کے قید کر دیئے گئے تھے انہیں بھی آپ کی طرح مدح و کرم کا حکم جاری کیا گیا تھا مگر قید نہ کر کچھ دور ہی منتقل تھا۔ دار و مد قیدہ خاندان کی حالت پر دم آیا آدمی رات کو ان کو چھوڑ دیا۔ یہ حریب مسافت رات ہی رات کو فرسے روانہ ہوئے چھوڑ دینے اور بنی اند کے احمق حکمرانوں کے مددگار رہے۔

اور دوسرے عباسی بادشاہ پرفرج کسی بھی کی لیکن قسمت نے ساتھ نہیں دیا۔ دین کی سکونت ترک کر کے ہمدی عباسی کے وقت تک بصرہ میں پوشیدہ رہے۔ شیخ نقیب تاج الدین نے لکھا ہے کہ آپ آخر وقت میں کربلا میں متاعی کا کام کرتے تھے اس لیے نام ناشکی کہانے جیسی افسانہ بن گئے ۳۶ سال کی عمر پر ۱۸۸ھ میں بصرہ میں انتقال کیا حسن بن صالح نے آپ کی ماریا زہ پڑھائی اور آپ کو پوشیدہ دفن کر دیا۔ و شاعر بھی تھے ان کے چند اشعار کا ترجمہ حسب ذیل ہیں :

سہو جنب لگوں کی آنکھیں سوجھاتی ہیں میں خوف سے جاگتا رہتا ہوں اور ایک طرف کیلئے میں منہ نہیں آتی ہے۔

(۲) اہل علم نے مجھے جلا وطن کر دیا حالانکہ مرثیے آخرت کی یاد کے میرا کوئی تصور نہیں۔
 (۳) میں خندہ پرایان لایا ہوں اور یہ لوگ ایمان نہیں رکھتے ہند۔ میرے لیے ان کے پاس شریک شریک ہے۔

(۴) وہی بات کہتا ہوں جو خوف میں زندگی بسر کرتا ہوں۔ میرا دل ناخوش نہیں جس کا گناہ ہے۔
 (۵) جس کی دھڑلی جرتیاں ٹوٹ گئی ہیں اور وہ اس بادیہ بیانی کی شکایت کرتا جو جس سے توتہ کی چلیاں روگ والی کرتی ہوں۔

(۶) میں دامن سے ہند میرا ہوں اور خوف میں زندگی بسر کرتا ہوں ایک خوف جیسے آدمی جلا دے طرف کھاتا ہے۔

وہ ایسے شخص کے بے مروت ہیں راحت ہے اور مرثیہ تو ہر شخص کی گزشتگی میں پڑتی ہوئی ہے جیسی ابویں نے چار مرثیہ چھوڑے (۱) حسین خضارہ (۲) محمد (۳) زید (۴) احمد متقی (۵) خضارہ کا حال کس نے نہیں لکھا۔ زید نے شام میں سکونت اختیار کی۔ احمد متقی اپنے وقت کے بہت بڑے عالم و شاعر تھے۔ ہمنامہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ بیت ہی تصانیف آپ نے چھوڑی۔ اردن رشتہ نے آپ کو قید کر دیا اور دانی کے بعد آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار فرمائی اور یہیں ۱۸۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

محمد بن عیسیٰ بن زید شہید | آپ کی اولاد کثیر تھی ہر اطراف و جوانب میں پھیل گئی۔ آپ نے اپنے

والد بزرگ کی طرح ہجو میں پیشہ زندگی گزار دی اور وہیں انتقال ہوا۔ مرنے میں آپ کے ایک بھائی
 سید علی تھے جو عراق چلے گئے اور سید علی عراقی کہلاتے۔ سید علی عراقی سے سید زید تک سب عراق ہی میں
 رہے۔ مگر زید کے قریب سید یحییٰ نے عراق کی سکونت ترک کر کے فک کے مقام پر غیر میں سکونت اختیار
 کی۔ سید یحییٰ کے قریب سید حسین غیر سے اپنے آبائی وطن مدینہ چلے آئے اور ان کے فرزند سید داؤد بھی
 مدینہ میں ہی رہے۔ سید داؤد کے مدبر امیر سید ابو الفرج واسطی فاطمین ہونے کے مقام سے فک
 اگر اپنے آبائی وطن کو نہیں آدھا اور عراق کے شہر واسطہ میں سکونت اختیار کی اور واسطی مشہور ہے۔
 آپ واسطہ میں نہایت خوش حالی اور فارغ البالی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ہمہ فراست و تدبیر اور
 سیاست میں شہرہ آفاق تھے امیر کو زندہ نہیں بدو۔ آپ سب بہات ملک میں مشہور تھے۔ آپ کے
 اور آپ کے بزرگ سے ہر مستفید ہوا کرتے تھے۔ مگر کچھ دنوں کے بعد سیاست کے معاملہ میں امیر
 عراق سے شکر نہی جو گئی اس لیے آپ نے علوی جان قیام کے خیال سے واسطہ کو غیر آباد کیا۔ آپ
 اپنے چاندوں صاحبزادوں کو ہمراہ لے کر بن اہل و عیال عزائی تشریف لائے۔ علی میں محمود عزائی
 سلطان بنہ پیرائی کی اور اس ہمرہ لے کر بہات سر کرنے کی عرض سے ہند آباد ہوا۔ پنجاب مت
 کہنے کے بعد سلطان محمود عزائی لٹ گیا اور اپنے ہمراہ سید ابو الفرج واسطی کو بھی لے گیا۔ آپ کے
 چاندوں مرزا سر ہند کے قریب کلاں قریب اپنی اپنی جائگہ میں فروکش ہوئے اور ان کی اولاد ۱۸۰۰
 سال تک مشرب میں سکونت پذیر رہی بعد ازاں ہند کے دوسرے علاقوں میں منتقل ہوئے۔ سید ابو
 الفرج عزائی سے واسطہ ہوئے جہاں ۳۳۰ھ میں آپ کا دساں ہو گیا۔

مسادات کا سند سے تعلق : حضرت غوث نہایت ایسی بن ہند متقیہ حضرت علی کی مسادات اور
 نہیں جراثیم دہ تھیں حضرت محمود اصل ہمیشہ مستحضر رہنے والی تھیں اور بنی حنفیہ کی کیز
 تھیں ہند کے بعض سے کہہ کر دہ حنفیہ پہنچا ہونے جو بڑے شہید اور بہادری تھے۔ کہ ہائے مشعل میں حضرت
 امام حسین کی شہادت کے بعد ہی یتیم کے خلاف خود را کیا۔ جنگیں لڑیں۔ ان کی حوت آتہ تم تھار
 کے چار مانگ عالم میں عوی شہادت کی وعاک بھاوی جن کے کاروائے تاریخ کے عراق
 میں بولنے محفوظ رہیں گے۔

(۲) حضرت ذی القعدة بن امام زین العابدینؑ کی توجہ اہم مدد بھی سند یہ تھیں۔

(واحدہ سند سرحد بن زید شہیدؑ)

اس طرح ثابت ہو کر نندی سادات کا سند سے بہت ہی قدیم اور گہرا رشتہ ہی نہیں سند کی سرزمین سے ادنیٰ نسبت ہے۔

ماتل شہر کے رئیس کریم بخش نظامانی کی سند بھی تصنیف کی گئی کتاب سے انتظامات

سند وایران کے قدیم مداح کے سلسلے میں اہم کئی کی تاریخ ایران کو متبرہ دست کے طور پر ٹیکہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے مطابق سند وایران کے تحقیقات پر اہم گہر کے زمانہ سے ہیں تاہم سچ ہیں جن کا ذکر اردی کے شاہنامہ میں ملتا ہے مثلاً

مگر ناصر "مشگل" ازہندون

کر اور دلوں پیوہ وار لے دلائل

کرشاقی "مشگل" نگہبان ہند

چرا باد خرامی ز چہس ورسند

اسی تاریخ میں اہم کئی رقم ملتا ہے کہ ہند سند کے بادشاہ "مشگل" کے بہرہ گد

سے گہرے مراسم تھے جو فرشیروں عادل کے مد میں بھی قائم ہے۔ اسی زمانہ میں ہند سند کی

مشہور قدیم کتاب "کلیا ہند" کا ترجمہ فارسی زبان میں چھٹا ہوا۔ بلکہ عرب وحم کے دربان جنگ و جلا میں بھی سند نے پیشہ ایران کا ساتھ دیا تھا جن میں کالہ پلہ قدیم جہلازادہ فتح دکن قابل ذکر ہیں۔

دوسرا مستقل تعلق کے شیر نظر ایران کے بادشاہ کا اکثر و بیشتر سند اگر سیوٹکار سے خلف اندھ ہونے

کے ریت بہت پرانی تھی چنانچہ سال خالوادہ کا آخری بادشاہ "یزدگرد" بھی بدلا عرائے بہرہ اول

کے دور میں سند میں "سید" کی دھت پر اس کا بہانہ بنا تھا۔ اسے سند کے سرسبز علاقوں اور

تفریح گاہوں کی سیر کرانی گئی تھی۔ سیوٹکاری میں قالی کے دیانے دین کی سیر کا پدگام بھی شامل تھا۔

ادشاہ کو ماتی شہر میں سند کے شہر بہانہ پہلوان اور سرداران فرخ اندھ ساہواری سے بھی ملاقات

کرائی گئی تھی اس سفر کے دوران یزدگرد نے ماتی میں شادی کی تھی اور شاہ نے حکم کا نام دیا تھا

سند کی کتاب "ہندون سندھی اور رئیس کریم بخش نظامانی دہلی ۱۹۵۷ء

مکاتھاجس کے نام پر سے شرت کی بھی قاتل کہلاتا ہے۔ "دوسری سیدہ" کے نام کے ایک اور قدیم ہندوئی شرتیہ کے نزدیک "گنجی" مگر "کے" ماسوں کو کہ بڑے قربستان میں کتب بھی موجود ہے۔ اس قدیم آبادی کے آثار آبی شہر کے اٹھیں جانب اب بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ "میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے تمام اہل خانہ کو اپنے ساتھ لے کر جاکر اپنے وطن میں مقیم رہوں۔" اس پر مولانا صاحب نے فرمایا کہ "میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے تمام اہل خانہ کو اپنے ساتھ لے کر جاکر اپنے وطن میں مقیم رہوں۔"

۱۱) مجھے خبر دیکھ کر پاس جانے دو تاکہ میں رہو سوساں و جواب کر سکوں۔

(۲) مجھے راستہ ہے (۲ تا کہ میں) اپنے ہمراہ اور مستورات کو واپس حرمینہ بھیج دوں۔

۱۳) اگر تمہیں حرب میں میرا اپنا پسند نہیں تو مجھے سندھ کا سفر اختیار کرنے دو۔

متفرق رہا تھیں | (۱) ایک سداوت کے مطابق، و عظمت کا یہ خادمان ہادی عالی حیدر کی ملاوٹ ہے
(سداوت عبدالرحیم دیکھو) خیر سداوتی، محمد عمر حسن سداوتی (

اولاد سید حسین شاہ نقیب

سید محی الدین

سید ابوالحسن فارسی

سید حسن

سید حسن زاهد

سید رحمت اللہ

سید محمدی

سید شاہ عبداللہ طوسی

سید اسد اللہ

سید عمر

سید حسین طوسی

سید پرف

سید حسن

سید مصطفیٰ

سید یحییٰ

سید محمد

سید محمد سوم وردی

سید محمد (نور الدین شاہ)

سید محمد (ازید علی شاہ)

سید نظام الدین بنگا

(بہار)

اولاد سید محمد بنده نواز گیسو راز

(شعبہ سیدہ ۲۸۸)

سید محمد اکبر حسینی

سید محمد امجدی

سید شاہ جعفر

سید شاہ صوفی

سید شاہ عبداللہ

سید شاہ اسد اللہ

سید شاہ حبیب اللہ

سید گل محمد

سید عبد کریم

سید محمد صالح

سید محمد سلیم

سید محمد شاہ

سید حکیم سید احمد شاہ

سید برکت علی شاہ

سید مظفر علی

سید محمد سلیم

سید محمد حسین ندوی

(حبیب کریم دودیش اکبر علی)

(ص ۲۸۵ اور مسودات)

سید ابوالفراس

(شجرہ نسب)

ہمس وقت سید ابوالفراس واسطی کے چاچا علی صاحبزادے سید محمد الدین بن سید محمد الدین
 مینا پور اصفہان، سید داؤد اور سید ابوالفراس ہندوستان میں پنجاب کے مشرق صوبہ پر، بادشاہی تخلص لیتے
 ابن نجم الدین و وضع تہن پد سید ابوالفضل و وضع چغت بند، سید داؤد کو خلی اور سید ابوالفراس و وضع
 جابگیر بن مسکن گرجی ہستے آج کل یہ فریات جبارہ پشاور کے مقبرہ ت ہیں۔ تقریباً ۱۰۰ برس بعد
 جب ہندوستان میں سلطنت اسلامیہ کا آغا رہا اولاد سید ابوالفراس واسطی ہند کے مختلف حصوں میں
 منتقل ہوئے۔ سید ابوالفراس کے پرستے سید علی باگھ بن سید محمد تنگ سادات جابگیر ہی میں رہے
 سید علی باگھ کے فرزند سید محمد نے جابگیر سے نقل مکانی کی اور قریب ہی موضع دھرم پور موضع گرجی
 شریف پنجاب میں سکونت پذیر ہوئے چار پشت تک یعنی سید بد الدین بن سید عبداللہ بن سید ابوالفتح بلیم
 بن سید حمزہ بن سید محمد تنگ یہ خاندان رہا۔ سید بد الدین بن سید عبداللہ نے نقل مکانی کی۔ ان
 کے ایک برادر سید شمس اور ان کا خاندان دھرم پور ہی میں رہا۔ بعد میں یہ لوگ سادات نواز پور کہلائے
 سید بد الدین کے دو فرزند تھے (۱) سید احمد جابگیر (۲) سید محمد رحیم جابگیر (۳) سید احمد جابگیر (۴) کہ
 ان کے بعد بزرگ سید محمد جابگیر (۵) تھے میں اختیار خلی کے حمد میں سادات
 بارہ کی قریب کے ساتھ سید ابراہیم تک پیا اور شاہ خود برادر خلیہ رکائی کی سرکول میں سہارو
 ہوئے۔ بہار میں ہوئے کہ بعد سلطان دہلی کی طرف سے ہجرات میں چارہ ممانعت عطا ہوئے وہاں
 وہ اودھان کی اولاد آدھو جے رہ گئے کہتے ہیں جن میں سے بیشتر سادات جابگیر پر مشتمل
 ہیں یہ ممانعت صرف ہمارے موضع گرجی میں واقع تھی۔ سید احمد جابگیر کا مزار موضع تیرہ وال ہند
 کلکتہ سرانے موضع گرجی میں میر پٹاری پر موضع خلافت ہے۔

دو قاضیانِ جابگیر

۱) سید علی مسعود بن سید ابوالفراس بن سید ابوالفرج واسطی

سید مسعود بن سید علی مسعودی کا تعلق ہے سید ابوالفراس کے بیٹے اور سید ابوالفرج واسطی کے پوتے تھے۔ ماہر شمس پتھر اگرچہ دامت پرالے کے لیے سلطان شہاب الدین شمس نے میں سید مسعود کو ہرگز دبا دیا نہیں چھوڑا۔ آپ کے سزہ کل نہیں ہر روز دوسو سواہل کا لشکر تھا جب یہ بزرگ ماہر کے دربار پہنچے مدد لشکر کا غار کی تو آپ کے پیچھے اپنا صاحب و سب بٹایا آمد آئے کا مقصد بیان کیا۔ عدوانی کلام آپ نے سلطان کا نام پر سے انقباض و دہ کے ساتھ لیا کیونکہ اس سے قبل جب رکن الدین غزنوی ماہر کے دربار میں گئے تو کہنے سلطان کی شان میں ناشائستہ کلمات کہے تھے۔ بہر حال آپ کی گفتگو میں کربلا جہر نے پٹنے میٹر سے شمشیر کی۔ مشورہ کے مطابق سید ابوالفراس کو آڑہ کش میں ڈال گیا جس میں ابوالشیراز نے اعزت سے آپ کو کاٹ دیا۔ دکان سرائی سے بکھڑا کیا۔ ان کلمات سے متاثر ہو کر دبا جہر نے لشکر کشی کی کہ سید ابوالفراس کسی دفعہ کا انہار فرمائیں اور کوئی شے طلب فرمائیں۔ آپ نے راجہ کے امراء پر نبرد کر ڈال و فرار کی ریاست جہر سے کہہ دیا کہ وزیر مجبور بھی طلب فرمائیں۔ ماہر نے اپنا مدد دیا۔ ظاہر کہتے جسے قبائل ریاست کی پیش کش کی لیکن سید ابوالفراس نے مسترد کر دیا انہذا جہر چلا ناچار قلعہ سرور کر ڈال و فرار کے دینے پر رضامند ہو گیا۔ لیکن جب سید مسعود اپنے لشکر کے ہمراہ راجہ کے قریب پہنچے تو راجہ کا دارالمراسم کی طرف سے کثیر فوج کے کر مقابلہ کے لیے نکلا۔ حوالہ جنگ جہلی اسلحہ لشکر اتھا بہ ہوا۔

ایک سال بعد سلطان شہاب الدین غوری نے اپنی فوج کو اس سرزمین قریب دے کر ۵۸۸ھ میں ترائی کی دوسری جنگ میں اپنی سابقہ ہزیمت کا بدلہ لیا۔

تقسیم سے قبل سرحد کی حیثیت ایک قصبہ کی تھی جو قلعہ مفت شین ڈال ریاست سے ملے کے تحت تھا۔ لیکن جب تدمیر میں زھر ایک سود خاندان ریاست کی حیثیت رکھتا تھا۔ سید علی مسعود نے

سید احمد چاچینہ جی کا مرنے والا گندی دھتکے کی بڑی بڑی دھتکے پہنچے ہوئے۔ وہ قیامت کا ڈرامہ ہی بڑی، ہاں گھنے قدر سے تراشیدہ، زینبیں بڑی وسیع کشادہ، ناک کھڑی اور بینی نعل سرور اور ڈرامی کے ہاں سیاسی نعل، پیشانی چوڑی اور فراخ، گوش مبارک، مدار و صورت سے اوقات اور بردباری ہوئی، چہرہ سے رعب و دہرہ مترشح، تمام سب اعضاء و اعضاء پر شک و خوشی ہاں، سنی جری و دنیا و شخصیت۔

شجرہ سادات واسطی پر تبصرہ | یہ ایک روح حقیقت ہے کہ جو سادات واسطی سید اللہ الغفر کا علی کی اولاد ہیں ان تک ان سب کا شجرہ نسب ایک ہی ہونا چاہیے۔ اس حقیقت سے انحراف ممکن نہیں ہوتے کہ واقعہ کو ۱۲۱۰ سال گزر چکے ہیں اور حضرت علیؑ سے آج تک اڑتالیسوی پشت و جو میں پہنچے ہے۔ پشتوں کا حساب لگانے سے پہلے پشتوں کے سالوں کا تین اوس منوی ہے۔ آج کے دور جدید میں نس انسان ۲۵ سال کی سمجھی جاتی ہے جبکہ بد قدیم میں ایک نسل ۳۶ سال کی شمار کرتے تھے آئیے انسانی نس کی اوسط عمر نکال کر آج کی اڑتالیسوی پشت ثابت کریں۔

۲۵ اور ۳۶ کو جمع کر دیئے اور حاصل جمع کو ۲ کے تقسیم کریں۔ (۲۵ + ۳۶ = ۶۱ ÷ ۲ = ۳۰.۵) انسانی کی اوسط عمر ۳۰ بنتی ہے۔ چونکہ ساری مرداں ۴۱۰ ابھری ہے ہند ۴۱۰ کو ۳۰ کے تقسیم کر دیئے اس طرح حاصل قسمت ۱۳ بنتا ہے گریما میلیم حسن فرید راقم سینا یسوی پشت ہیں ہیں ملاحظہ ہو شجرہ نسب راقم صنفیرہ اور ہماری لڑائی سید راہب عمر ۶۰ سال گریا اڑتالیسوی پشت میں ہے چونکہ ہجرت کے واقعہ کے بعد آج تک کم دیشا ڈیڑھ ہزار سال گزر چکے ہیں اس لئے پشتوں کا دنیا اوسط سالوں میں شمار کرنا ہی مناسب ہے۔

استاد زماہر اور تحقیق کی کوتاہیوں کے سبب حقائق پر مدبروں کے محاببات حال میں ان حالات میں شجرہ نسب کا مرتب کرنا ایک دشوار ترین کام ہے مگر جوئے شیر لانے سے کہیں اس کام کے لیے احمک محنت اور لگن کی ضرورت ہے اور اس کام کی تکمیل اللہ کی توفیق اور بزرگان دین کی توجہات سے ہی ممکن ہے۔ ناچیز کو اس تمام مراحل سے گزرنا پڑا ہے الحمد للہ! اس حقیقت پر کہ سنی بیٹے سے یہ مشکل کام انجام کو پہنچا۔

بیشتر شجرہ نسب تعاضلات سے خالی نہیں ہیں کی وضاحت الگ الگ ہی مناسب

خزیرہ پایا جاتا ہے جس کی وضاحت اگلے صفحوں پر کی جائے گی۔ اگر حضرت علیؑ سے سید ابوالفتحؑ کی
جگہ اشارہ پشینی تسلیم کر لی جائے تو سید ابوالفراس بن سید ابوالفتحؑ واسطی سے سید احمد
جاجیزیؑ کی جگہ پشینی بنتی ہیں لیکن بارہ گزوں، مزید کے شعبوں میں دونوں کے درمیان ۷ کے
بجائے صرف تین نام یعنی سید مسعود، سید ابوالفتحؑ، ابراہیم اور سید بدالدینؑ درج کئے گئے ہیں جبکہ
سید ابوالفتحؑ واسطی اور سید احمد جاجیزیؑ کے درمیان ۲۹ سال کا فرق ہے۔

سید ابوالفتحؑ واسطی کا سال وفات ۴۲۳ھ ہے اور سید احمد جاجیزیؑ کی ہمارے اندر کا
سال ۴۲۳ھ ہے۔ (دونوں کا فرق ۴۲۷-۴۲۳ = ۴ سال)۔ اگر ۲۹ سال ۲۰ پر تقسیم کیا جائے تو
درمیان میں ۹ پشینی بنتی ہیں جبکہ تاریخ حسن میں صرف ۸ پشینی درج کی گئی ہیں جو صرف ۸۰ سال کا
ہے۔ جو لوگ سادات جاجیزیؑ سے تعلق رکھتے ہیں ان کا خجرو کسی دوسرے جاجیزیؑ نسبتاً
سے ضرور ملنا چاہیے۔ ہمیں یہ نام سادات نواز پورہ کے شجرے میں ملتے ہیں تاکہ پشوں کا
حساب درست ہو اور شجرہ مکمل ہو۔ واضح ہو کہ سادات نواز پورہ بھی سید مسعود بن سید ابوالفراس
کی اولاد ہیں اور سادات جاجیزیؑ ہیں یہ اسمائے گرامی یہ ہیں:-

(۱) سید علی باگھ بن سید مسعود بن سید ابوالفراس

(۲) سید محمد بن سید علی باگھ بن سید مسعود

(۳) سید عدا بن سید محمد بن سید علی باگھ

(۴) سید ابوالفتحؑ ابراہیم بن سید عدا بن سید محمد

(۵) سید عبداللہ بن سید ابراہیم بن سید عدا بن

(۶) سید بدالدینؑ سید عبداللہ بن سید ابراہیم بن سید عدا بن

سادات نواز پورہ کے شجرے میں تاریخ حسن کے مطابق تینوں درمیانی اسماء نام

تھے ہیں (۱) سید مسعود (۲) سید ابوالفتحؑ ابراہیم (۳) سید بدالدینؑ۔

سید عبداللہ کے دفتر تذکرہ ۱۱ سید شیخ (۲) سید عبداللہ

سید شیخ کا شمار دھرموں میں ناز و دل کا کر و کاؤں میں حاصل سرمد ریاست چٹاڑی

پنجاب میں زیارت گاہ قاضی و حامی ہے۔ سید بدالدینؑ کے دھرموں سے نقل مکانی کی ملاحظہ

محزون الاقصاب مسخروں۔ امرتسر کویم الدین احمد میر وادی بہار بعد ازاں سید احمد حاجیز کی اور سید محمود حاجیز کی ولادت باسعادت کی تاریخ کے ساتھ ساتھ یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ یہاں فتح پور کے بعد چودہ ماضیات گزرتے ہیں کہ ان میں شاہ دہلی کی طرف سے عطا ہوئے تھیں ان کا اولاد زیادہ تر موجود نہیں۔

شجرہ ۱۱ شجرہ نسب علامہ سید منظر الحسن گیلانی قریبی واسطی

یہ شجرہ نسب میرے پیش نظر ہے۔ علامہ سید منظر الحسن گیلانی قریبی واسطی حاجیز کی اول کی وفات ۱۱۵۷ھ مطابق ۱۷۴۵ء میں ہوئی یہ حضرت علی کی پینا بیوی پشت میں تھے۔ ان کے فرزند چھیا بیوی پشت میں اور چوتھے بیوی پشت میں آئے ہیں۔ میری ناقص رائے میں یہ شجرہ بالکل مکمل ہے یعنی سادہ اس لئے کہ میری موجود ہیں اس لئے اس شجرہ کو کٹ لی کہا جاتا ہے۔ متفق حضرات کو دعوت تحقیق دی جاتی ہے تاکہ اس شجرہ کے ممکنہ حسن و قبح سے لوگ واقف ہوں اور ممکنہ غلطی یا سہو کی درستگی یا اس کا ازالہ ممکن ہو سکے۔

۱۲ شجرہ نسب بنار بیکہ برطانی تاریخ حسن ۱۲

اس شجرہ میں حضرت علی سے سید ابانہ علی واسطی تک چھ اور سید ابانہ علی سے سید احمد حاجیز کی تک ۱۲ اس لئے کہ یہ تاریخ درست ہے وہ گئے ہیں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	پشت میر	اسمائے گرامی
۱	۸	سید حسین
۲	۹	سید علی عراقی
۳	۱۰	سید حسین عراقی
۴	۱۱	سیدی
۵	۱۲	سید عمر
۶	۱۳	سید عبداللہ

نمبر شمار	پشت نمبر	اسمائے گرامی
۷	۲۱	سید مل باگہ
۸	۲۲	سید محمد
۹	۲۳	سید مصباح
۱۰	۲۵	سید عزالدین
<u>۱۲ شجرہ نسب صفیر نگر امی از سید فیروز ظفر اوگا نوی ملا</u>		
یہ شجرہ بھی ہر طرح ممکن اور متعدد قہر ہے مگر ایک نام دہش ہونے سے روکھا		
ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔		
نمبر شمار	پشت نمبر	اسم گرامی
۱	۶	سید محمد حیدری

ملا تارکے حسن صفیر ۸ ملا صفیر نگر امی صفیر
 ۱۲ شجرہ نسب سید مصباح الہدی دیسوی برطانیہ نسبت نامہ دیسینہ
 اس شجرہ میں ایک نام پشت نمبر ۹ پر سید علی عراقی کو سید علی ابابکر درج کیا گیا ہے
 جو اس سے پہلے کسی نے نہیں لکھا۔
 اس شجرہ میں بھی اور شعبوں کی طرح کچھ اسمائے گرامی دہش ہونے سے روکے
 ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	پشت نمبر	اسمائے گرامی
۱	۱۰	سید حسین عراقی
۲	۱۱	سید علی
۳	۱۲	سید زید ثانی
۴	۲۱	سید مل باگہ
۵	۲۲	سید محمد
۶	۲۳	سید مصباح

نمبر شمار	پشت نمبر	اسمائے گرامی
۷	۲۴	سید ابوالہیثم
۸	۲۵	سید مراد الدین
۹	۲۶	سید عبداللہ
<u>یہ شجرہ نسب محمد بن ہریر سید شاہ محمد حمید راہگیری بمطابق مخزن الانساب صفحہ ۱۰۹</u>		
یہ شجرہ نسب مکمل ہے مرنے والے اسمائے گرامی درج ہوئے ہیں جو نسب بذیل		

ہیں۔

نمبر شمار	پشت نمبر	اسمائے گرامی
۱	۷	سید علی
۲	۸	سید حسین

نوٹ ۱۔ یہ دونوں نام مندرجہ فیہرہ ہیں

سید کریم الدین احمد علوی حسین جعفری میرزادی بہاری اپنی کتاب مخزن الانساب صفحہ ۱۱۱ پر رقم طراز ہیں کہ نسب نامہ سید غلام علی آزاد بگلگامی اور یہ نسب نامہ راہگیری و سید راہگار دونوں ایک ہی ہیں اس لئے کہ دونوں سید ابوالقرح داسطی کے اولاد کے ہیں مرنے والوں نسب ناموں میں دو تاروں کا فرق ہے یعنی سید علی اور سید حسین۔ میر غلام علی آزاد بگلگامی کے نسب نامہ میں یہ دونوں نام نام نہ ہیں اور دوسرے میں کم شاید یہ کتابت کی غلطی کے نتیجے میں منظم شجرہ غلام عبدالجلیل بگلگامی صفحہ ۱۹۵

غلام سید عبدالجلیل بگلگامی سادات باہر سے تعلق رکھتے ہیں ادراجیزہ سید ہیں۔
 ۱۱۲۵ھ میں فرخ سیر بادشاہ کے دربار میں اپنا نسبی مسموم شجرہ ناموسی زبان میں پیش کیا
 ملاحد جہ (ماثر الاکرام صفحہ ۲۵۹)

یہ شجرہ تمام مورخہ شعروں میں سب سے زیادہ قدیم ہے۔ اس شجرہ کو سلماتو
 بارہ کہ تمام شاخوں نے متعدد تسلیم کیا ہے۔

یہ شجرہ نسب سید غلام علی آزاد بگلگامی بمطابق مخزن الانساب صفحہ ۱۰۹
 یہ شجرہ حضرت علی سے سید ابوالقرح داسطی تک مکمل ہے

خبر شمار	پشت نمبر	اسم و گرامی
۱۰	۲۵	سید عبداللہ
۱۱	۲۶	سید بدر الدین
۱۲	۲۷	سید احمد و ابوین

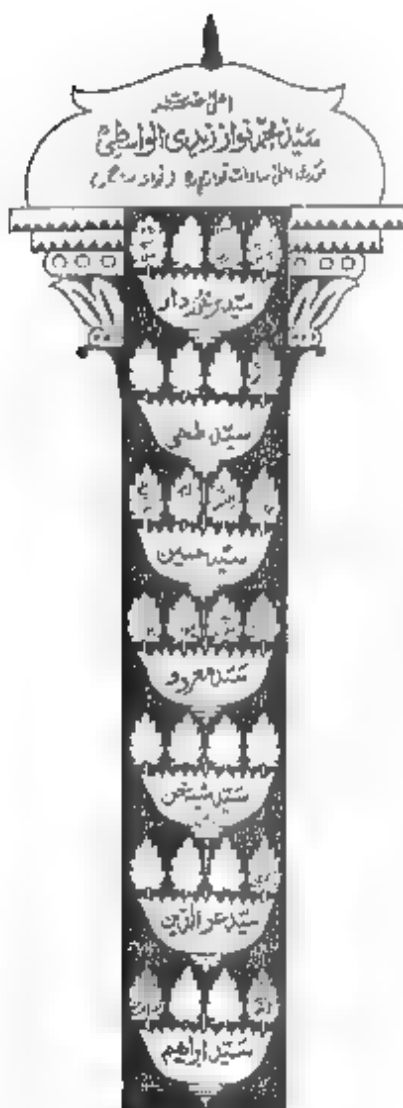
کچھ غلطی کا ازالہ واضع رہے کہ میر مسعود سید ابوالفراس کے بیٹے احمد سید ابوالفراس واسطی کے چوتھے تھے۔ سادات قرار پر مسعود ۲۶۲ کے نسب ناموں میں بھی سلسلہ بیان کیا گیا ہے۔ سادات اہرہ مظہر نگہ کے سید راجن علی سے بھی سید مسعود کو سید ابوالفراس کا فرزند قرار دیا ہے لیکن ڈاکٹر سید صفدر حسین نے سید راجن علی کی تصنیف سید الزاریج کے آخر میں اپنا حمیمہ شامل کتاب کیا ہے جس میں ڈاکٹر صاحب سے سید مسعود کا سلسلہ اس طرح بیان کیا ہے۔ سید مسعود بن اسماعیل بن سید حسین بن برہنہ ثانی بن سید ابوالفراس۔ ظاہر ہے کہ وہ سادات حق کا سلسلہ نسب کسی بھی فرقہ کے قوس سے سید مسعود تک پہنچتا ہے۔ اس کے سلسلے میں ترتیب قابل قبول نہیں، اس لئے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس نسب سلسلے کا نام تحریر نہیں کیا جو ان فروری تھا۔ سید صفدر حسین نے سہرا یا اڈاؤ سادات بلگرامی کے نسب نامہ میں سید مسعود کو شامل کر کے غلطی کی ہے کیوں کہ ابوالفراس ثانی سید مسعود کے بھائی تھے پر داد انہیں۔ آزاد بلگرامی کے بیان کے مطابق سید ابوالفراس کے فرزند سید ابوالفراس ثانی اور ان کے فرزند سید حسین سادات بلگرام کے اجداد میں ہیں۔ علامہ برکاتی سید محمد صفوری صمدت اعلیٰ سادات بلگرام کو سید مسعود کے چچا بلگرامی کا فرزند تحریر کیا ہے۔ برہنہ یا اڈاؤ سے کہ سید مسعود سید ابوالفراس کے فرزند تھے۔ اس سلسلہ میں علامہ ڈاکٹر سید صفدر حسین سے سہو ہوا ہے جس کی اصلاح ضروری ہے۔ میری تحقیق یہ ہے کہ سید محمد صفوری صمدت اعلیٰ سادات بلگرامی سید ابوالفراس واسطی کی پانچویں پشت میں ہیں۔ ملاحظہ ہو شجرۂ نسب صفیر بلگرامی صفحہ ۳۲۲ اور پروفیسر مظہر اڈاؤ کی جیب کہ ڈاکٹر سید صفدر حسین نے اپنے حمیمہ میں سید محمد صفوری کو سید ابوالفراس واسطی کی ساتویں پشت میں درج کیا ہے جو صرف راجن علی کے غلط اندراج کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ سید اسماعیل اور سید مسعود۔

پرو غیر قطار کا نوی نے اپنی تصنیف "صغیر نگاہی" میں "مربعہ شجرہ السبب" میں اسید
 اسمین اور سید علی احمد کے نام درج تھے کہ میں ملاحظہ ہو شجرہ صغیر نگاہی صفحہ ۱۱۲، اور مرقی
 کو ابراہیم ثانی کا پوتا تحریر کیا ہے جو درست ہے اسی طرح سید مدظلہ علی مصنف سید التاریخ
 اور سید الرضی حسین مصنف سادات نواز پر سید محمد صغیر کو سید ابوالفتح ثانی کا پوتا
 ہی تحریر کیا ہے ملاحظہ ہو شجرہ صفحہ ۲۶۲، سید محمد صغیر (تاریخ بگرام) حسین واسطی بن سید علی
 بن سید حسین بن ابوالفتح ثانی بن سید ابوالفراس

و مصنف سید التاریخ کے سادات نواز پر صفحہ ۵۹، و سید التاریخ صفحہ ۱۸، و الکلام صفحہ ۱۱۔
 و صغیر نگاہی صفحہ ۸۲ تا ۸۴، و شجرہ سادات نواز پر صفحہ ۳۲۳







سید محمد صفری حسینی واسطی بالگرامی (جمہور سب سے)

سید محمد صفری نے سلطان قش کے عہد میں بالگرام کی حق کی تعیین انہوں نے اس طرح
میان کی ہے کہ سلطان قش کے عہد میں سلطان قش کے ہاتھوں بالگرام فتح ہوا۔ سید محمد صفری حسین
سادات بہادر کے ہم عصر تھے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ سید محمد غریب واسطی قسطنطنیہ میں سید محمد الغزالی
سید ابو الفضل محمد سید غازی کے ہندو اور برائے اہل ایشیا و ہند سے بہ کافلی جاگیر میں مہل ہونے۔ اہل
انہیں سادات کے ہندو اور قش کے سید ابو الفضل کی امداد سادات ہند اور سید ابو الغزالی کی امداد
سادات جاگیر اور سادات بالگرامی کلائی سید ابو الغزالی کی جو قومیت میں سید محمد صفری پیدا ہوئے
ان کے والد شاہی منصب دار تھے۔ اپنے وقت میں بالگرام پہنچے۔ بالگرام کے ہندو اہل ان کے سیدان
خاتون ہزار بعد میں سید محمد صفری نے قریب کئی کی آخر کار راہد مار گیا اور بالگرام فتح ہوا۔ سید محمد صفری
نے سلطان کے ہم سے وہاں ایک قلعہ بنایا اور ایک مسجد تعمیر کی۔ انہوں نے باہر سے اپنے لڑکے دیوان
کو بڑا اور اہل حرکات اور شاگرد پیشہ جو ان کے ساتھ بالگرام میں سکونت پذیر ہوئے۔ یہاں ان کے مددگاروں
توڑ دیئے۔ سید محمد سالار کی اولاد نے سید غازی آباد کیا۔ یہاں سے آٹھ قبل چھٹے اہل چند رکھے
آباد ہوئے۔ چنگیز بالگرام کی زمین داری کی اولاد کو ملی۔ جہاں میں سید غازی علی اور زین الدین علی بن خاں
دیرو تھے۔ دوسرے سید محمد سید بیتور بہتر و ہر موم ہوا۔ اس قبیلہ کے لوگ بادشاہوں کی انجمن اور
شاہی اور صاحب بیف و ملک تھے جو، میں علامہ عبد الجلیل بالگرامی اور علامہ علی بن سید ابوالحسن زبیدی شہرہ پور
پروہیہ لکھنؤ والوں کے آباد ہوا۔ اس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ عرب میں سید محمد الحسن علی بن اسی قبیلے سے
تعلق رکھتے تھے جو قبیلہ کو تہ پڑنے فرادہ سے شاہ آباد آئے کے دیہے رہتے تھے۔ سید محمد صفری کی اولاد آج بھی
صفری کلائی ہے۔ سید محمد صفری ۱۲۵۰ھ میں دنیا سے بایگئے اور بالگرام ہی میں مدفون ہوئے۔

خود شاہ بہادر کے وزیر تغیر ہیں اور عینہ و قبیلے سے تعلق رکھتے تھے وہ ۱۲۴۰ھ میں تقسیم ہند سے کچھ
قبل پرانی شیعہ اسکول و بہار میں مسلمان کے لیے تشریف لائے تھے جہاں راقم طالب علم تھا۔ (معارف،

مولانا سید غلام علی واسطی آزاد بگڑاٹی رحمۃ اللہ علیہ

مسلماں محمد طرزی سید ابو الغفران واسطی آزادان کے فرزند ان سید ابو الغفران سید ابو الغفران اور
سید ابو الغفران کے گھر سے مدینہ ہوا اور ہندوستان وارد ہو کر پنجاب فتح کیا۔ واپسی کے وقت
سید ابو الغفران واسطی کے ساتھ لے گیا۔ وہ ان کے فرزندوں کو پنجاب میں سرسبز ہوا اور وہاں جبر کی جان لیا
وہاں کہیں جہاں سید ابو الغفران واسطی کی اولاد ۱۰۰ سال تک سکونت پذیر رہی پھر حبيب دل میں
بادشاہت قائم ہوئی تو یہ لوگ مشرقی ہند کی طرف منتقل ہوئے۔ انہیں بادشاہت کے جوہر کو
بادشاہت کہتے ہیں یہ لوگ سادات بادشاہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ خاص کر سید ابو الغفران کی اولاد
سادات بادشاہ کے نام سے موسوم ہوئی اور سید ابو الغفران کی اولاد سادات جاجیز کی کہلاتی۔ سید
ابو الغفران کی چوتھی پشت میں سید محمد مصطفیٰ فاتح بگڑم تولد ہوئے ان کے دادا سید منصف
دارشاہی تھے بگڑام کے چندہ دل کے ساتھ ان کا نقشہ ہوا جس میں سید محمد مصطفیٰ کا بیاب
ہوئے اور فاتح بگڑام کہلاتے۔ ان کے دو صاحبزادے تھے سید سالار اور سید محمد عمر سالار کی
اولاد نے محلہ سید وارثہ بگڑام آباد کیا ان سے تھو قبائل آباد ہوئے جن سے چند سٹے
اور آباد ہوئے انہیں میں سید اعظم، لدین اور نیر الدین حسن خاں ہیں دوسرے فرزند سید
محمد سے ایک قبیلہ جتو دیہہ تیسہ، چروہ، ان قبیلہ کے لوگ صاحب منصف اور صاحب علم دیہوں پر
انہیں میں علامہ عبدالعزیز اور علامہ سید غلام علی واسطی بگڑاٹی ہیں۔ میر بگڑی کے آقا واجد ابی اسی
قبیلہ میں ہیں۔ اسی خطہ سرزمین کے حیدر آباد مولانا سید غلام علی واسطی آزاد بگڑاٹی تھے۔ آپ
۱۱۶۳ھ میں تولد ہوئے۔ شروع عمری کا اندق شروع سے تھا آپ کے والد کا نام سید
محمد فتح تھا اور آپ علامہ عبدالعزیز بگڑاٹی کے نواسہ تھے۔ حج سے مشغول ہو کر ۱۲۰۸ھ میں مدینہ آباد ہیں
مگر وہاں سے مشہور معروف ادیب و شاعر تھے۔ ان کا تعلق تھو قبیلہ عربی زبان میں بہت مشہور ہوا۔

شاہین نے حسان اہلند کا خطاب عطا کیا۔ بے شمار کتابیں کے مصنف ہیں۔ سب سے وفات ۱۳۸۲ء کو ہوئی
(غزل)

دل از خیال پرہشہ شہر یاساں مدین	ایں مہیشہ باشد ویدن دہر چرخاں مدین
روز قیامت ہر کسے مدد ست گزراں	من نیز ماضی شوم قصیر جاناں مدین
شہر نکو یں دیدہ ام خواندہ کی جمن	جسے تہ تب آئند ہر عقل و دہشتاں مدین
آوار یا این درد دل آرد اگرہ دین	پریشہ قمری ماکند سر و غمناں مدین

وَإِنَّكَ لَعَلَّيْكَ الْخَلِيقَ الْعَظِيمَ

اور اے پیغمبرِ نبی و صلوات، آپ کے اخلاق بڑے عالی ہیں (القرآن)



شہد شاہ برکت اللہ

(شہید شاہ برکت اللہ)

میر سید شاہ برکت اللہ کے جبر علی سید علی عراقی حکومت کے مظالم سے تنگ آکر مدینہ سے عراق کے شہر واسطہ وارد ہوئے۔ کچھ کل یہ شہر حسینہ اکبریا کے ال کے ولایت میں سید ابو العزیز کو ملے۔ اپنے چار فرزندوں کو ساتھ لے کر سلطان محمد و غزنوی کے جہ میں غزنی آئے۔ بعد ازاں اورج محمد غزنوی کے ساتھ ہم پر ہندوستان آئے۔ وہ چاروں فرزند مشرقی پنجاب میں آکر رہ گئے۔ سید ابو العزیز نے قرعہ جیز میں سکونت اختیار کی۔ صاحب امجی الی درج کے مطابق یہ خانوں پٹی مستورات کے ساتھ عازم ہند ہوئے تھے اور ان کے خانوادہ میں اور ان کی طرح نو مسلموں کی آمیزش نہیں ہوئی تھی۔ کچھ سال بعد ان کے اپنے بیادیت و نہایت بدھو اتم قائم رکھی۔ سید ابو العزیز کے بڑے بیٹے حسین تھے جن کے پرستے سید محمد علی نے شاہ النشس کے حکم سے مری مگر پڑھائے۔ میں کٹر کسی کی اور بیعت حاصل کرنے کے بعد اس کا نام بلگرام رکھا گیا۔ سلطان نے یہ علاقہ ان کو جاگیر میں عطا کر دی۔ سید محمد صفری بلگرامی کی اولاد میں میر سید محمد احمد بلگرامی معشت بہتے سال صاحب کما کر گئے ہیں۔ ان کے بڑے فرزند علامہ میر سید محمد الجلیل بلگرامی تھے جس نے بلگرام سے دارہو نقل مکان کی۔ علامہ ان کی زبان کے شہد و معروف شاعر تھے۔ انہوں نے فارسی زبان میں سادات باعد کا منظوم شعروہ فرخ سیر شاہ کے دربار میں پیش کیا تھا جسے تدمیر و مستند شعروہ سمجھا جاتا ہے۔ علامہ کے بڑے فرزند میر سید احمد تھے جن کے بڑے فرزند میر سید شاہ برکت اللہ کی ولادت ۲۶ جمادی الثانی ۱۲۸۱ھ کو ہوئی۔ شہد شاہ سے انہوں نے ماہرہ میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ وہ ہم برکت اللہ کا عقد سید محمد کی دختر جمالیہ واقعہ سے ہوا جن کے بیٹے کے دو فرزند اولاد ہوئے۔ (۱) سید شاہ آل محمد (۲) سید شاہ نہات (۳) شاہ آریا محمد کے بڑے فرزند سیر شاہ محمد تھے اور سید شاہ حمزہ کے بڑے فرزند سیر شاہ آریا محمد دینچے میاں تھے جن کا عقد سید فضل ناصر و حرم سید غلام علی آریا محمد کی سے ہوا تھا۔

سید چار لوہاں از سید شاہ برکت اللہ خلافت

شاہ برکت اللہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے ان کا وصال ۱۰۱۱ھ مطابق ۱۶۰۱ء کو ہوا
 میں ہوا۔ غالب گروہ میں بخش منظر جنگ دانی فرخ آباد نے شاہ برکت اللہ کا مدفن تعمیر کروا دیا تھا۔
 تصانیف | رسالہ چہار اربعہ و رسالہ سوال و جواب مولانا مفتی محمد رفیع دہلوی صاحب فرمایا کہ کاش بدھنک کا نام انھوں
 نے بھی بندہ شریف ہر ایک میں شمس و سمیت نام و ایضاً ظاہر و باطن و اعلیٰ و سفلی و غیرہ۔
 خلیفہ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا صاحب فرماتے ہیں کہ شاہ برکت اللہ کے خاندان کے سوا وہ نہیں سید الہیوں و مریدین
 کے خلیفہ خاص تھے۔ اطمینان کر سلسلہ قادریہ کی خلافت و امامت انہیں سے ملی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا
 وَلَا نَعْلَمُ لَهُ جُودًا



سید شاہ ابوالحسن احمد نوری میاں برکاتیؒ ہارن شریف یونی

(شجر نسب مشتمل)

۳۳	سید شاہ ابوالحسن احمد نوری	خان خانن برکاتیہ کا آغاز ہارن شریف میں آئے تھے تقریباً چار سو سال قبل شاہ
۳۲	سید شاہ محمد حسن	میں بادشاہ ہراجیر کے عہد میں ہوا جب غلام میر سید شاہ محمد العین علف اکبر میر
۳۱	سید شاہ آبی بن لکڑی	سید محمد بن واحد لکڑی یہاں سکونت پذیر ہوئے۔ اس کا لڑکھ میں پیر شاہ آبی احمد
۳۰	سید شاہ آبی بن لکڑی	اپنے میاں صاحب ولایت و کشف و کرامت گزریے ہیں۔ سید شاہ آبی برکات
۲۹	سید شاہ عرو	مستقر میاں لکڑی میں کے چھوٹے بھائی تھے۔ سید شاہ آبی برکات کے فرزند
۲۸	سید آبی محمد	سید شاہ آبی رسول بن لکڑی میں ہارن شریف میں قلم بھٹے تھے جن کے فرزند
۲۷	سید شاہ برکت اللہ	سید شاہ آبی کا بیٹا تھا۔ سید شاہ نور حسن تھا احمد بن کی ولایت شاہ احمد میں ہوئی تھی
۲۶	میر سید آبی حسن	یہاں سید شاہ ابوالحسن احمد نوری میاں برکاتی کے والد ماجد تھے۔ شاہ احمد بن کی
۲۵	غلام میر سید عبداللہ لکڑی	ولایت شاہ احمد میں ہوئی۔ آپ کے دو عقد کئے لیکن اولاد میں سے خلافت و ریاست
۲۴	میر سید عبداللہ لکڑی	جدا محمد علی تھی۔ اس لئے کہ اس میں مولانا اور احمد پوری مولانا محمد سید مال
۲۳	سید ابوالحسن	مولانا محمد تقی علی لکڑی، مولانا فضل رسول ہارن یونی احمد لکڑی اور احمد بن میں مولانا
۲۲	سید طلب العین	مشہور ہیں۔ آپ کا زمانہ گیارہ سو چھ سو میں ماہر ہیں ہمارے سید شاہ
۲۱	سید ماہر	برکت اللہ کے پہلو میں وطن ہوئے۔ آپ کا تعاقب و تالیف میں چند رسائل
۲۰	سید بٹھا	تھیں و عقیدہ آداب میں مولانا لکڑی و شفا لکڑی و محافل و محافل میں ہیں۔
۱۹	سید کار	سراج المعارف، اکا اور ترجمہ بعد میں ہوا۔ آپ شہر میں کہتے تھے اور شخص
۱۸	سید قاسم	ستیا اور لکڑی فراتے تھے۔
۱۷	سید حسین	
۱۶	سید لغیر	
۱۵	سید حسین	
۱۴	سید محمد	
۱۳	سید محمد صفی	
۱۲	سید علی	
۱۱	سید حسین	
۱۰	سید ابوالفتح ثانی	
۹	سید ابوالحسن	
۸	سید ابوالفتح واسطی	

ملہ آداب السالکین از سید شاہ آبی احمد چھ میاں مسئلہ مسئلہ لد علی اور سید شاہ ابو الحسن ہارن یونی ص ۱۶

سید مصباح الہدیٰ دہلوی

(شعبہ نصب ص ۳۲)

اصل نام - سید مصباح الہدیٰ

ادبی نام - مصباح دہلوی

والدہ کا نام - امحاج سید کمر الہدیٰ وکیل (سستی پور)

جائے پیدائش - دیسہ ضلع ٹنڈہ (نالندہ) صوبہ بہار و ہندوستان

تاریخ پیدائش - ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۷ء

تعلیم - ۱۹۳۷ء میں کنگ ایڈورڈ انجمنش ڈی اسکول سستی پور ضلع درمیلنگ سے چنانچہ ریٹ

کامیڈک کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔ سیکنڈ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے آئی ایس سی

سیکنڈ ڈویژن میں اور ۱۹۳۷ء میں اسی یونیورسٹی سے بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔

طالعہ تعلیم - بریلی اور پنجتہ میں سرکاری طالعہ کی رکنیت، بہار شریف اور ڈھاکہ میں اسکول

میں ٹیچر کی حیثیت سے کام کیا۔ کراچی اور لاہور میں امداد اسلام آباد میں پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ

حکومت پاکستان میں تقریباً ۲۹ سال تک طالعہ کی اور دسمبر ۱۹۸۵ء میں ڈپٹی چیف انفارمیشن

آفیسر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔

ادبی سرگرمیاں - ۱۹۷۹ء میں آنادیک کے بعد کلکتہ سے ایک ماہنامہ "آفاق" جاری کیا جس کے

چیف ایڈیٹر رہے۔ ۱۹۷۹ء میں کلکتہ سے مجھے انارک کا مجھو نامہ، گدگدی، شائع ہوا۔ ۱۹۷۵ء

میں رحمت انشا ڈاڈا ڈی اسکول ڈھاکہ سے ماہنامہ "شاہین" شائع ہونے لگا تو اس کے ایڈیٹر ڈی

پورڈ کے ممبر رہے۔ کلکتہ، ڈھاکہ، کراچی اور لاہور میں متعدد ادبی محفلوں میں شریک ہوتے

رہے۔ اردو ادبی انگریزی میں افسانے اور مضامین شائع ہونے کی تفصیل الگ دی جا رہی ہے۔

۷. ایچیکو پھریستس.... روزنامہ سولہ اینڈ فٹری گزٹ پشاور، یکم فروری ۱۹۶۰ء
۸. دی موڈرن پیکلر (مزاحیہ) ہفتہ وار سنڈے پوسٹ کراچی ستمبر ۱۹۵۱ء
۹. مولانا محمد علی.... روزنامہ ٹائمرز آف کراچی ۵ جنوری ۱۹۶۰ء
۱۰. اسپیکر ایڈیٹر نے اسے اسٹریٹ ڈینشن فورٹنی ہفتہ وار سنڈے پوسٹ کراچی ۸ نومبر ۱۹۵۶ء
۱۱. مارویاں ہفتہ وار سنڈے پوسٹ کراچی ۱۶ اگست ۱۹۵۹ء
۱۲. وہابی قائد اعظم روزنامہ سیشن آف میسرز چٹاگانگ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۲ء
۱۳. ڈیویسٹ آف ریڈیو لیرڈن دی آف پاکستان - روزنامہ خبریں، پشاور ۲۳ مارچ ۱۹۶۵ء
۱۴. سر سید احمد خان روزنامہ مارچ نیوز کراچی ۲۴ مارچ ۱۹۶۵ء
۱۵. امیر خسرو روزنامہ خبریں، پشاور ۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء
۱۶. فیروز مینل پیر گزٹس ان دی فیڈ آف ایجوکیشن روزنامہ سیشن ایجنڈا اینڈ چٹاگانگ ۱۶ مارچ ۱۹۶۵ء
۱۷. مولانا الطاف حسین حالی.... روزنامہ پاکستان ٹائمرز، دہلی ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء
۱۸. مولانا حالی روزنامہ بلوچستان ٹائمرز، کوئٹہ - یکم جنوری ۱۹۸۳ء
۱۹. موڈرن ٹریکس آف سیرگز، موصی، روزنامہ دی سیم اسلام آباد ۲۸ اگست ۱۹۶۱ء
۲۰. ایچیکو پھری پوزڈکس ان پاکستان روزنامہ فرنیٹ چٹاگانگ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء
۲۱. ایوب مینی فیسلوئے کیس لائٹ روزنامہ سیشن ایجنڈا اینڈ چٹاگانگ ۲ فروری ۱۹۶۵ء
۲۲. روزنامہ انڈین ٹائمرز حیدرآباد ۱۷ فروری ۱۹۶۵ء
۲۳. فروری ٹورسٹ روزنامہ کیمپان اسٹریٹس، تہران ۲ مارچ ۱۹۶۵ء
۲۴. سر سید دی سبوتر روزنامہ فرنیٹ، چٹاگانگ ۲۳ مارچ ۱۹۶۵ء
۲۵. ڈیویسٹ آف ٹوریزم روزنامہ مارچ نیوز کراچی ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء
۲۶. روزنامہ رنگ نیوز، ٹھاکہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء
۲۷. روزنامہ ایڈیشن، ریکنا سیر، چٹاگانگ ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء
۲۸. سائیکل کلائمٹ ان پاکستان روزنامہ خبریں، پشاور ۲۳ مئی ۱۹۶۵ء
۲۹. بیسیلی پریزنٹ ایڈیٹر روزنامہ انڈین ٹائمرز حیدرآباد ۱۰ جون ۱۹۶۵ء

اردو میں مضامین

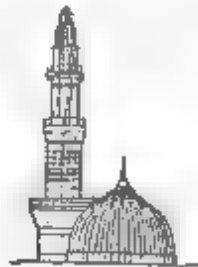
- ۱۔ بینائی کھو جانے پر (ملٹن کی ایک نظم کا ترجمہ) بہشت و دوزخ، اہلال، کلکتہ، ۲۰ اگست ۱۹۳۲ء
- ۲۔ اردو مشرقی پاکستان میں..... دوزخ نامہ پاکستان، ڈھاکہ، سید جبر ۱۹۵۰ء
- ۳۔ کراچی کی کہانی..... دوزخ نامہ پاکستان، ڈھاکہ، بیگم سارہ ۱۹۵۲ء
- ۴۔ بید کی مار آپ کی رائے میں..... دوزخ نامہ کوہستان، راولپنڈی ۳۱ جون ۱۹۶۱ء
- ۵۔ اسے جی صغیر..... دوزخ نامہ پاکستان، ڈھاکہ، ۵، سارہ بیگم ۱۹۶۳ء
- ۶۔ کائنات کی کہانی..... ماہنامہ سوداگر، کراچی، فوئیر، دسمبر ۱۹۶۳ء
- ۷۔ حقیقی جمہوریت..... دوزخ نامہ کوہستان، راولپنڈی ۱۸ نومبر ۱۹۶۳ء
- ۸۔ رتقی (کاظم)..... دوزخ نامہ پاکستان، ڈھاکہ، ۸، اپریل ۱۹۶۳ء
- ۹۔ سرسید کا مکتب فکر اور اس کی خدمات..... بہشت و دوزخ، کشمیر، راولپنڈی، ۳۳، اسیق ۱۹۶۵ء
- ۱۰۔ جمہوریہ مالی..... ماہنامہ سوداگر، کراچی، اپریل، ۱۹۶۵ء
- ۱۱۔ علامہ اقبال نے یہودی خطرے کو بدلتے بھانپ لیا تھا، دوزخ نامہ جگ راولپنڈی ۲۲ مئی ۱۹۶۵ء
- ۱۲۔ علامہ اقبال اور واقعہ شہادت..... ماہنامہ سوداگر، کراچی، اشاعت خاص ۱۹۶۵ء
- ۱۳۔ سوشلزم اقبال کی نظر میں..... دوزخ نامہ کوہستان، راولپنڈی ۷ مئی ۱۹۶۵ء
- ۱۴۔ کیا اردو ناثق کی تروتکا ممکن ہے..... دوزخ نامہ مشرقی لاہور، ۳، ستمبر ۱۹۶۶ء
- ۱۵۔ میرا گناہ گم مدغم..... دوزخ نامہ جگ، راولپنڈی، ۲۰، اگست ۱۹۸۱ء
- ۱۶۔ مسیحیت، یہودین کی نظر میں..... دوزخ نامہ نواسے وقت، لاہور، راولپنڈی ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۵ء
- ۱۷۔ راست باتی..... دوزخ نامہ مشرقی پاکستان لاہور، ۶، نومبر ۱۹۸۵ء دوزخ نامہ امروز لاہور، ۱۸، نومبر ۱۹۸۵ء
- ۱۸۔ پیادوں کی حیات..... دوزخ نامہ جہارت، کراچی، ۳۱، دسمبر ۱۹۸۵ء دوزخ نامہ امروز لاہور، ۵ جنوری ۱۹۸۶ء
- ۱۹۔ خون کا عطیہ..... دوزخ نامہ مشرقی پاکستان لاہور، ۱۱، جنوری ۱۹۸۶ء دوزخ نامہ جہارت، کراچی، ۱۱، جنوری ۱۹۸۶ء

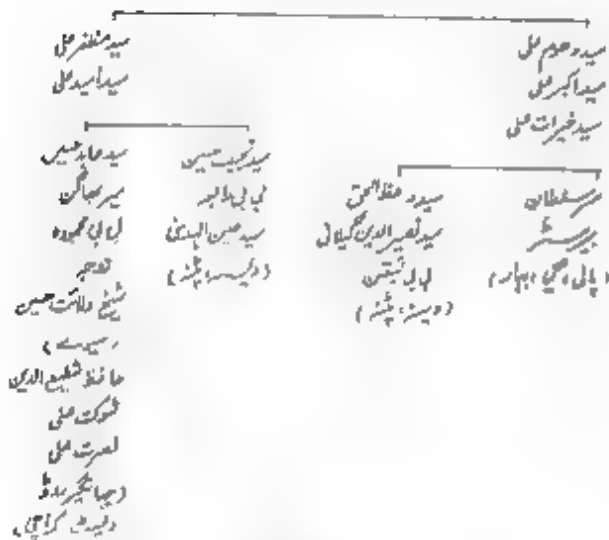
- ۲۰۔ وقت کی قدر و قیمت... روزنامہ جنگ راولپنڈی، ۲۵۔ مارچ ۱۹۸۲ء
 ۲۱۔ صفائی... روزنامہ جنگ کراچی، ۱۷ جنوری ۱۹۸۲ء وفاق ۱۹ جنوری ۱۹۸۲ء
 ۲۲۔ سید صالح الدین عبدالحق... مجلہ دیندار السوسائٹس، کراچی، جولائی، ۱۹۸۸ء

شعری مجموعوں پر تبصرے

۱۔ سپہ سالار "از عشق کلکتری مطبوعہ اسلام آباد نغمہ مجید ۱۹۷۹ء" (۶) خوب کی ریت از غفلت
 لڑکی مطبوعہ اسلام آباد نغمہ (۳) نقیون کا مجروح، زمبابو کا مگبیرو مطبوعہ اسلام آباد ۱۹۸۲ء
 (۴) دل کی کتاب از جمیل عظیم آبادی کراچی ۱۹۸۱ء (۵) غبار ماہ از افسر شاہ پوری، کراچی ۱۹۸۶ء
 (۶) قورعرا از نصیر احمد مطبوعہ کراچی ۱۹۸۲ء (۷) جمیل عظیم آبادی کی "دل کی کتاب" ماہنامہ سیرا
 لاہور اشاعت خاص ۱۹۸۱ء۔

مندرجہ بالا کے علاوہ ان کے کئی مضامین اور افسانے ہندوستان و پاکستان کے اہم مسائل
 اور مسائل میں شائع ہوئے ہیں جن کا ریکارڈ محفوظ ہیں کیا جاسکا۔ ماہنامہ شمع، ادبی، ماہنامہ
 آرمی ریت، ادبی، ہفت روزہ خرمپارہ، بمبئی، ماہنامہ ویب، مالیکھاؤں، ماہنامہ نظام تعلیم،
 میاں کوٹ، ماہنامہ نیرنگ خیال، راولپنڈی، ہفت روزہ مسلم، ڈھاکہ اور بہار ہست
 فقیر انسانیت لاہور میں ان کے مضامین اور افسانے شائع ہوئے۔
 مزید بڑے بڑے اخبارات اور ادبی مجلے میں خطوط بنام ایڈیٹر شائع ہوئے
 جن کی فہرست طویل ہے۔





شجره نسب اولاد میر مقیم گیلانی

(ص ۲۳۲)



شجره نسب اولاد سید شاہ جمال الدین بن سید احمد حاجنیری

دعوتِ شمس

۳۹- سید کنال الدین	۲۹- سید علی	سید عبدالسلام
۴۰- سید ذریک	۳۰- سید محمد جان	قاسمی سید عبدالغنی
۴۱- سید بزرگ	۳۱- سید محمد	قاسمی سید غایت اللہ
۴۲- سید یونس	۳۲- سید علی اصغر	(سید کی شاہی در سولہ)
۴۳- سید یحییٰ	۳۳- سید علی علی	دعوت
۴۴- سید معرفت	۳۴- سید حسین الدین	سید عبدالباقی
۴۵- سید محمد	۳۵- سید ابو الخیر	دعوت
۴۶- سید دانشم	۳۶- میر شمس الدین	قاسمی سید امام علی
۴۷- سید قطب الدین	۳۷- میر سید حسن	قاسمی محمد انور خان
۴۸- سید محبوب	۳۸- سید محمد آند	
۴۹- سید بابہ	۳۹- سید احمد ثانی (دعوتِ شمس)	

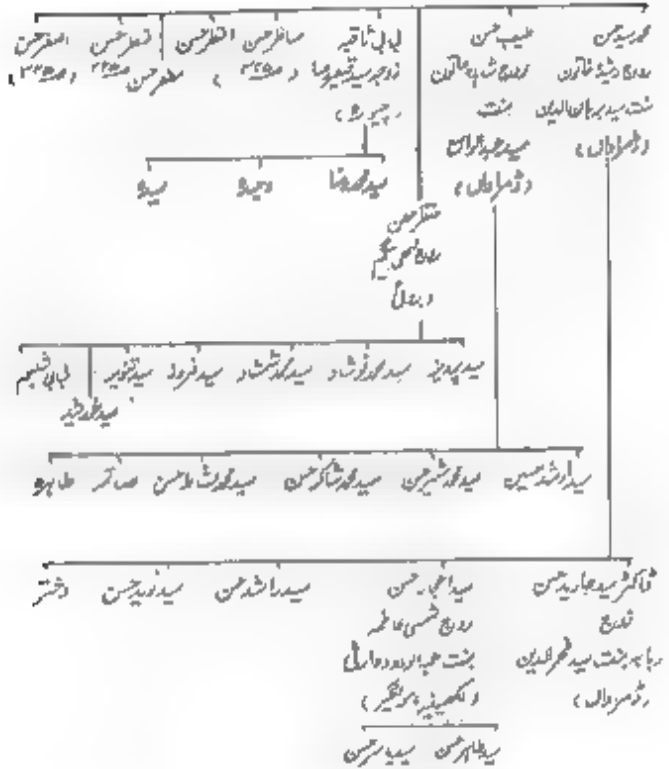
سید شاہ محمد حکیم

سید اللہ بخش

۴۰- سید شاہ محمد حکیم	۴۱- سید عظیم الحسن	سید اللہ بخش
۴۲- سید انفت حسین	۴۲- سید احمد بخش	
۴۳- سید ابو حسن	۴۳- سید غفلت اللہ	سید عزیز اللہ
۴۴- سید محمد شمس الدین	۴۴- سید ہارمی	سید شکر اللہ
۴۵- سید محمد شمس الدین	۴۵- سید محمد حسین	سید محمد حسین
۴۶- سید محمد حسین	۴۶- سید محمد بخش	سید احمد بخش
۴۷- سید محمد بخش	۴۷- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۴۸- سید محمد بخش	۴۸- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۴۹- سید محمد بخش	۴۹- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۵۰- سید محمد بخش	۵۰- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۵۱- سید محمد بخش	۵۱- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۵۲- سید محمد بخش	۵۲- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۵۳- سید محمد بخش	۵۳- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۵۴- سید محمد بخش	۵۴- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۵۵- سید محمد بخش	۵۵- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۵۶- سید محمد بخش	۵۶- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۵۷- سید محمد بخش	۵۷- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۵۸- سید محمد بخش	۵۸- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۵۹- سید محمد بخش	۵۹- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۶۰- سید محمد بخش	۶۰- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۶۱- سید محمد بخش	۶۱- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۶۲- سید محمد بخش	۶۲- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۶۳- سید محمد بخش	۶۳- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۶۴- سید محمد بخش	۶۴- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۶۵- سید محمد بخش	۶۵- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۶۶- سید محمد بخش	۶۶- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۶۷- سید محمد بخش	۶۷- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۶۸- سید محمد بخش	۶۸- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۶۹- سید محمد بخش	۶۹- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۷۰- سید محمد بخش	۷۰- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۷۱- سید محمد بخش	۷۱- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۷۲- سید محمد بخش	۷۲- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۷۳- سید محمد بخش	۷۳- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۷۴- سید محمد بخش	۷۴- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۷۵- سید محمد بخش	۷۵- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۷۶- سید محمد بخش	۷۶- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۷۷- سید محمد بخش	۷۷- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۷۸- سید محمد بخش	۷۸- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۷۹- سید محمد بخش	۷۹- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۸۰- سید محمد بخش	۸۰- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۸۱- سید محمد بخش	۸۱- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۸۲- سید محمد بخش	۸۲- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۸۳- سید محمد بخش	۸۳- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۸۴- سید محمد بخش	۸۴- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۸۵- سید محمد بخش	۸۵- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۸۶- سید محمد بخش	۸۶- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۸۷- سید محمد بخش	۸۷- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۸۸- سید محمد بخش	۸۸- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۸۹- سید محمد بخش	۸۹- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۹۰- سید محمد بخش	۹۰- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۹۱- سید محمد بخش	۹۱- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۹۲- سید محمد بخش	۹۲- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۹۳- سید محمد بخش	۹۳- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۹۴- سید محمد بخش	۹۴- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۹۵- سید محمد بخش	۹۵- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۹۶- سید محمد بخش	۹۶- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۹۷- سید محمد بخش	۹۷- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۹۸- سید محمد بخش	۹۸- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۹۹- سید محمد بخش	۹۹- سید محمد بخش	سید محمد بخش
۱۰۰- سید محمد بخش	۱۰۰- سید محمد بخش	سید محمد بخش

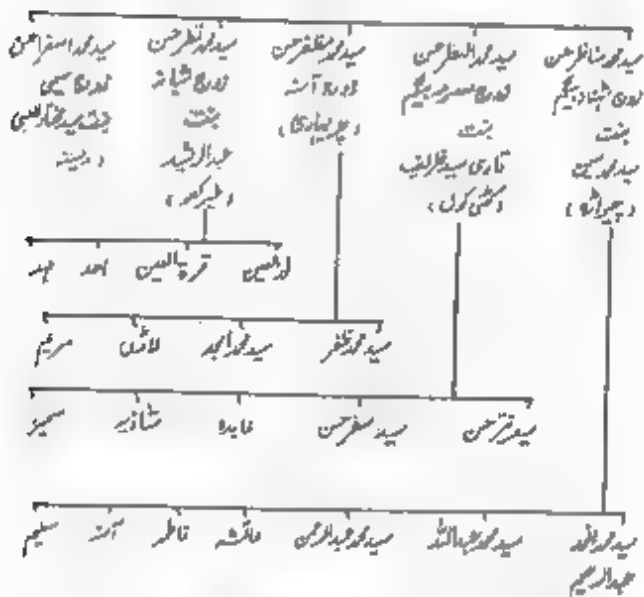
اولاد سید محمد عثمان

شماره ۲۵۳

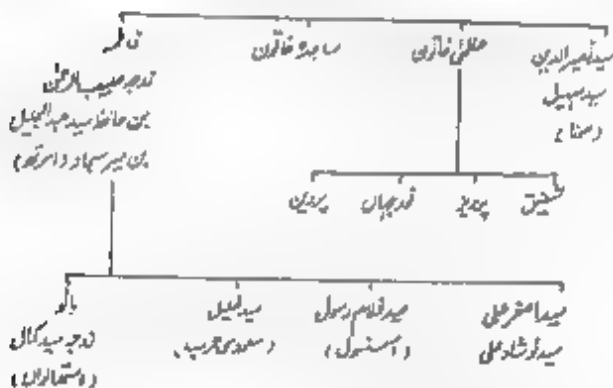


شجره اولاد سید محمد عثمان

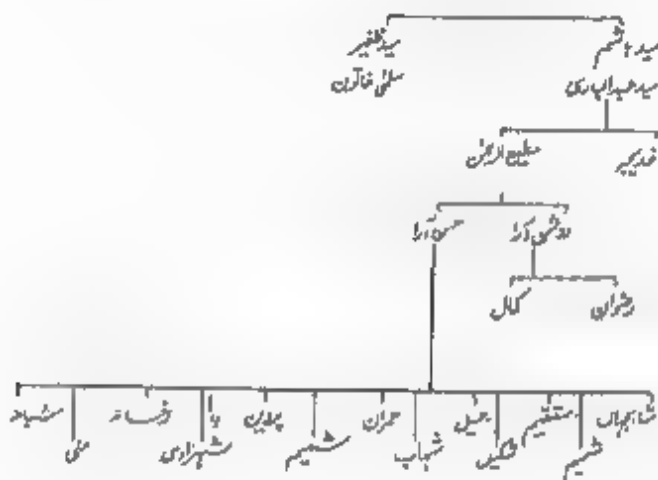
(شماره ۳۳)



اولاد سید بشیر الدین بن سید اقبال حسین (اورین)



اولاد محل اولی سید اقبال حسین



شجرہ تذکرہ مخدوم شیخ غریب الدین دھکڑ پوش دہلی بی مہسود

پشت خیر اسلمے گرامی

مخدوم سید غریب الدین حسین	۲۲
مخدوم سید حسام الدین جعفری	۲۱
سید فیض الدین	۲۰
سید عمر الدین	۲۹
سید طاہر بابری	۲۸
سید احمد بابری	۲۷

مخدوم سید غریب الدین حسین دھکڑ پوش مخدوم
 علاء الدین علاء الحق پٹنڈی کے مرید و حلیف تھے۔ دہلی
 تعلیم و تربیت کے بعد سلاسل سہروردی میں خزانہ خلافت
 حاصل کیا۔ مخدوم دھکڑ پوش شیر خریف سے پورنیا اور
 ریناج پور (بنگال) منتقل ہوئے انہوں نے بلند ہایت
 کے لئے مہی دینا پور (بنگال) تاج پور پر نہیں اپنا
 کو اپنا مستقر بنایا اور ترویج اسلام کا بہت سی مخالفتیں
 نمیر کر دیں۔ ان کا دشمنوں سے بنگال میں اسلام پھیلانے
 ان کے حریف بنگال کا ہندو ماجر گیش بڑا عالم و بابرقد
 اس نے مخدوم سید حسین دھکڑ پوش کے فرزند ارشد مخدوم
 حسین کو شہید کر دیا۔ مخدوم سید اشرف جہانگیر ستائے
 مخدوم دھکڑ پوش کو تعزیتی خط لکھ کر تعزیت کی اور گورے
 رنج داک کا اظہار کیا۔ آپ کا سر رنات پور پر نہیں ہار میں
 مریض خلافت ہے۔ آپ سلاسل طریقت میں سلسلہ حبیب
 کے بانی تھے شیر خریف کے فرار میں مریض دھکڑ پوش
 آج بھی موجود ہے۔ آپ کے ماضی میں سید ہرے کے
 سبب آپ کی قرابت داری ہمارے تمام سالانہ الہدیت
 سے عرصہ قدیم سے ہے۔

داعین دین صفحہ ۳۱۵ تذکرہ مولانا بنگال صفحہ ۱۶۱

بنی معصومہ بنت مخدوم سید حاکم الدین ہاشمی حساری

سید محمد علی الدین پرنس	جب سید تقی شاہ بادشاہ گورڑا جنگالہ) نے وفات پائی
عابدہ زوجہ ہرمسن دید	قرآن کی جگہ ان کا فرامہ سید حسین شاہ بن احمد شاہ ابدال تخت نشین
زہرہ زوجہ شاہ سعید بن معنی	ہو۔ گورڑا نہایت سے تخت و تاج چھوڑ کر قربت میں وارد ہوئے
سید احمد شاہ ابدال	اور حیات دریا صفت میں مشغول ہو گئے۔ جب لوگوں نے ہرمس کیا
سید علی ابدال	تو تخت و تاج اپنے بیٹے سید علی ابدال کے حوالے کر دیا۔ سید علی
سید حسین شاہ	ابدال بادشاہ گورڑا جنگالہ) کا عقد بنی معصومہ سے ہوا جن کے بطن
جعفری الخشب	سے سید احمد شاہ ابدال تولد ہوئے۔ سید حسین شاہ بن سید احمد شاہ
سادات اہل بیت	کا مزار رحیمہ دنگہ مظفر پور شہر میں مرجع تلافی ہے۔

نوٹ: سید احمد شاہ ابدال کا عقد بنی معصومہ بنت مخدوم معنی سے ہوا جن سے سید تقی
سید یحییٰ اور سید محمد تولد ہوئے۔

مولانا حکیم سید برکات احمد ٹوکی میرنگری

مولانا سید برکات احمد ٹوکی میرنگری کے دادا ساجد اکبر گرامی سید
دائم علی تھا جو میرنگری وید کے باشندہ تھے اور دادت جاعیری سے
تعلق رکھتے تھے اور سید احمد جاعیری کے بیٹے سید حیدر باگھ کی اولاد
میں تھے۔ حکیم سید دائم علی نے ملازمناظر احسن گیلان کے دادا حکیم
سید محمد احسن سے درس لیا تھا پھر تلامذہ معاش میں ریاست ٹوکی
تشریف لے گئے تھے جہاں انہوں نے علم طلب میں ایک مقام سید کا ایک
شامی طیب بنے ان کے ہمدان کے نامہ فرزند مولانا حکیم سید برکات
احمد علی ریاست ٹوکی میں شامی طیب مقروم بنے مولانا حکیم سید
برکات احمد اپنے نام کے آخر میں میرنگری بیانی ٹوکی لکھا کرتے تھے۔
مستند میں مولانا سید ٹوکی میں بدست خطیہ قائم کی تھی جوں وہ حدیث
دیا کرتے تھے وہ بدست اس کا نام شہرہ معروف بدست تھا۔

مولانا برکات احمد کے فرزند کا نام حکیم سید محمد اختر تھان کے دو فرزند
ان وقت کراچی میں علی قائم ہیں :-

- ۱۔ مولانا حکیم سید محمد احمد برکات، ریاست آباد کراچی
- ۲۔ سید محمد احمد برکات، بدست و ملاقات کراچی سید رضا ٹوکی ہیں۔
- ۳۔ پاپی کے معروف ادیب ہیں۔

چشمہ اساتذہ گرامی

- ۳۶ حکیم سید محمد احمد برکات
- ۳۷ حکیم سید محمد احمد برکات
- ۳۸ مولانا حکیم سید برکات بدست
- ۳۹ سید دائم علی
- ۴۰ میر افضل علی
- ۴۱ میر ناصر علی
- ۴۲ میر داخل علی
- ۴۳ سید فرید
- ۴۴ سید سکندر
- ۴۵ سید احمد علی
- ۴۶ سید سرف
- ۴۷ سید خالق قادری
- ۴۸ سید اساتذہ
- ۴۹ سید شاہ منجن
- ۵۰ سید غلام
- ۵۱ سید محمد قند ارشد
- ۵۲ سید شاہ محمود
- ۵۳ سید قائم مدنی
- ۵۴ سید شاہ حسین بدست
- ۵۵ سید احمد جاعیری

علامہ مناظر احسن گیلانیؒ

(شعبہ نسب صفحہ ۲۴)

مولانا مناظر احسن گیلانی کے آبا و اجداد موضع ماندہ فیضپور ضلع سوات میں مقیم رہے۔ یہاں کے رہنے والے تھے جو مسادات فریدی، واسطی کی بارہ سنیوں میں سے ایک ہے۔ یہ بارہ مواضع بارہ گانوں کہلاتے ہیں جہاں سید احمد جاجیری کی اولاد آباد ہے۔ سید احمد جاجیری کا تزار موضع ندیاواں میں واقع ہے جو کبھی سولہ ضلع سوات میں ہے۔

مولانا مناظر احسن گیلانی کا آبائی پیشہ کاشت کاری اور زمینداری تھا۔ مولانا گیلانی کے پردہ نامیر شہادت ملی کی پہلی شادی موضع جامہ ندہ فیضپور ضلع سوات میں ہوئی۔ دوسری شادی موضع گیلانی ضلع پٹنہ میں بی بی تبرین سے ہوئی۔ اسی طرح میر شہادت ملی گیلانی کے باشندہ ہوئے۔ حدیثوں میں موضع گیلانی پر حدیثوں کا علاقہ تھا۔ اب محکمہ اہل ایک شاتالاب اور ایک بوردہ مشہد کی تاریک عمارت ہمدھوں کی یاد دلاتی ہے۔ اس گاؤں کا قدیم نام گوردہ پر تھا۔ سید ندیم الدین گیلانی اپنے شہزادہ سید شہاب الدین اور پتے سید شہاب الدین کے ہمراہ دہلی وارد ہوئے اور دہلی ہی میں مدفن ہوئے۔ سید شہاب الدین محمد شرف الدین بکلی ایسٹری کے ہمراہ اپنے بیٹے سید شہاب الدین کے ساتھ بہار آئے اور وہیں مدفون ہوئے۔ یہاں شریف گیلانی سے ۱۴ میل پہلے۔ والد کی رحلت کے بعد سید شہاب الدین کا دل کھٹا ہوا اور وہ دہلی سے منتقل ہو کر گوردہ نامی علاقے جہاں انہیں بارش و وقت کی طرف سے جاگیر ملی جو محکمہ گیلانی (جہان) سے آئے تھے اسی نسبت کی جاگیر اس کا نام گیلانی رکھا۔

سید منہاج الدین کا عقد دہراواں میں خواجہ املا (برادر خود خواجہ لاہوری لاہور) کا دفتر
 نیک اختر فی بنی خدیجہ سے ہوا۔ اس طرح سید منہاج الدین کا تعلق مروج دہراواں سے ہو جاتا ہے۔
 دہراواں خواجہ برادر کے مزارات مروج لاہور والوں کے قریب ہیں۔ دولت بہت ہی مشہور بزرگ گذرے
 ہوئے اسد بھی ان کے مزارات پر چڑھاواں ہوتا ہے۔ اسی فناءں کو ایک شخص محمد عرف سید رضا علی
 بن سید کرم علی بن سید محبوب اللہ بن سید تقیم بن سید محمد شریف بن سید محمد شہ ۵ بن سید بدیع الدین بن سید
 منہاج الدین پھر گیلانی روٹ کہتے ہیں۔ تقیم زیدی اور اسطی مروج کساری کے رہنے والے تھے۔
 مروجہ مطابقت ۱۲۵۰ء میں پر تقیم گیلانی میں آباد ہو گئے اس طرح یہ بستی زیدی ماسطی مزارات
 کرام کا وطن بنی جن کی دوسری شاخ گیلانی میں آباد ہے۔ یہ فصاحت علی ایک یہ قائدانہ شان
 میں رہا۔ میر شجاعت کے محل نالی سے مولانا محمد حسن اور مولوی محمد کس وکیل تولد ہوئے۔ مولانا
 محمد حسن کا عقد جہول میں تھا۔ آمنت امام بخش بن تقیم اللہ بن پر تقیم ہے جو ان سے مولانا
 حسن کے تین فرزند تولد ہوئے۔ سید ابو نصر۔ سید ابوالخیر۔ سید ابو ظفر اللہ فوت ہوئے۔ سید ابو نصر
 حافظ، عالم دین تھے یہ بھی لاہور فوت ہوئے۔ حافظ ابوالخیر کے تین فرزند تولد ہوئے۔ مولانا
 زبیر حسن گیلانی۔ سید مکرم حسن اور سید ظہیر حسن۔ ان کے علاوہ سید ابوالخیر کی تین دختریں
 لہائی آرم لائی۔ صبیحہ، زوجہ۔ ام لائی کا عقد مظاہر حسین ساکن کٹنی کوس سے ہوا۔ لہائی صبیحہ کا عقد
 مولانا العف اللہ بن سلطان محمد علی موٹیکری سے ہوا جو مولانا منت اللہ رحمانی کے بیٹے بھائی تھے۔
 لہائی زوجہ کا عقد گیلانی میں مولانا محمد العزیز سے ہوا جو اچھے شاعر اور گادی تھے۔ انہیں سلطان
 بہادر کا خطاب ملا تھا اور وہ آخری برسرِ شای تھے۔ گیلانی کے متعلق بزرگ صاحب لکھتے ہیں
 آباد ہو گئے جہاں وہ ۵۰ سال تک مسجد میں عزت نشین رہ کر وفات پانگئے۔

مولانا ظہیر حسن گیلانی ۱۸۸۱ء میں اپنی ماںہاں مروجہ استخافون پٹنہ میں تولد ہوئے
 مولانا کا تاریخی نام ابو الفطرہ رکھا گیا تھا جس سے سن وفات ۱۳۵۰ء تک ہے جبکہ تاریخی بارہ
 محرم میں وفات پانگیا ہے۔ مولانا کی تاریخ وفات ۵ جون ۱۳۵۰ء ہے۔ آپ کے چچا ابو نصر
 نے آپ کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ وہ خود حکیم اور عالم تھے اور منطق و فلسفہ میں اپنے والد
 مولانا محمد حسن کے نقشبندم پرگازن تھے۔ اس وقت مولانا محمد حسن کا والد سید محمد ہندوستان

میں مشہور تھا۔ اس مدرسہ میں بہار اور ہندوستان کے علاوہ سرحد اور کابل تک کے طلباء
 کی ایک اچھی تعداد مولانا سے تعلق رکھنے آئی۔ ہزارہ کے مولانا عبد اللہ نے توپکائی میں
 میں توپن اختیار کیا اس طرح اس گاؤں میں رشد ہدایت، مدرسہ دہر میں اور تعلیف و تالیف
 کا نصف صد تک فلسفہ علم، مروجی البرص نے اسی ماحول میں مولانا کوپکائی کو عربی فارسی منطق
 فلسفہ اور حدیث کی تعلیم دوائی۔ اسی زمانہ میں مولانا محمد احسن کے ایک شاگرد حکیم باہم علیہ است
 ٹرک میں سرکاری طبیب تھے۔ انہوں نے منطق اور فلسفہ کے لئے ایک مدرسہ بھی کھولا
 تھا۔ ان کے فرزند حکیم برکات نے مدرسہ کو چار چاند لگا دیئے۔ اس وقت منطق اور فلسفہ
 میں پورے ہندوستان میں ان کا کوئی تالی نہیں تھا۔ مولانا گیلانی کی تیسیم و تربیت کے سن
 اپنے جیسے کو مولانا برکات احمد کے پاس راجپوتانہ کی ریاست ٹوک میں بھیجا۔ اس وقت
 مولانا گیلانی کی عمر ۱۳ برس کی تھی، یہ سال تک ٹوک میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ علم حدیث
 کی تکمیل کے لئے مولانا فارم دیوبند ہوئے اور مولانا ابو شاہ کشمیری اور مولانا محمد الحسن
 قیصری اہل تہذیب کے تلامذہ میں رہے۔ شیخ احمد نے مولانا کی پیادہ کیا اور دو سالے "القاسم" اور
 "الرشید" مولوی بدیع الدین کے ادارت ان کے سپرد کی اور بیٹے، ۵ روپے ماہوار تنخواہ مقرر کر دی۔ ایک سال
 تک مولانا دولہا سالوں کی ادارت سنبھالتے رہے۔ اسی زمانہ میں آپ نے ایک کتاب
 "ابو زہری" لکھی جس کو دیکھ کر مولانا اشرف علی تھانوی نے پیشین گوئی کی کہ یہ مصنف
 محقق ہوگا۔ پھر دوسری کتاب کائنات مدعائی لکھی۔ ایک سال کے بعد مولانا دیوبند سے
 وطن واپس آئے اور منیجر میں مولانا محمد علی منیجر کی زیر سایہ ایک رسالہ جاری کرنے
 کی نگاہ میں گئے۔ یہ لیکن سرمایہ فراہم نہ ہو سکا۔ اسی دوران میں انھیں بارہویہ جگہ
 میں مدعو تبلیغ میں مصروف رہے۔ ایک دن ایک مجمع میں ایک ہمد مولانا کی تقریر
 سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ آخر کار دوبارہ دیوبند جا کر "القاسم" اور "الرشید" کی
 ادارت سنبھالی جس کے عوض، ۵ روپے تنخواہ ملتی۔ حیدرآباد میں استقوا نواد کے
 سید نبی الدین، بی بی شہر مولانا کے عزیز تھے۔ وہاں قیام کے دوران ان کی ملاقات نصیر
 قرآن مولانا حامید الدین فراہی پر پرنسپل مدرسہ نظامیہ سے ہوئی جس کی وساطت سے

سلسلہ میں مولانا گیلانی عثمانیہ اور مصری میں دینیات کے پچھروں مقرر ہو گئے۔ ۲۸ سال کے بعد
 صدیقی صاحب کی سبکدوشی پر مولانا صدر شعبہ دینیات مقرر ہوئے اور آخر کار ۱۵ اپریل
 ۱۹۳۹ء کو سبکدوش ہوئے۔ مولانا کی وفات پر مولانا نصیح نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مولانا کا مقدر
 بڑا بڑا آسمان بنت سید محمد مدبر دار و جس سے تعلقہ میں بھاجن سے ایک فرزند سید محمد الدین اور ایک
 دختر فزیر ہوئی۔ سید محمد الدین حکومت پاکستان میں پی ایس اے ایس کے عہدہ پر فائزہ کرنا شروع
 میں وصال پائی۔ دختر کا عقد صلاح الدین بن سکادم الحسن سے ہوا۔ مولانا ایک جامع شخصیت
 تھے وہ مدیر اور پرنسپر ہے اور ۲۵ سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ آخری دنوں میں تنہا
 سے لگا کر ہو گیا تھا۔ مولانا کی زندگی ہمیشہ فقیرانہ رہی۔ مولانا کے چھوٹے بھائی منظر الحسن جاسم
 عثمانیہ میں ریڈر تھے۔ مولانا ایک اچھے شاعر بھی تھے چند تصانیف - تدریس قرآن، تدریس حدیث
 مقالات اعلیٰ اسلامیہ، اسلامیہ مسائل، نظام تعلیم و تربیت، سوانح قاسم، امام ابوحنیفہ کا سیاسی
 زندگی۔ فقہ اور فقیر -



میر تقاسم انگریزوں سے برسرِ پیکار رہتے ہوئے مارا گیا۔ سید قمر علی میر تقاسم کی قریبی بہن ہفت ہزاری منصب پر فائز تھیں وہ بھی اسکا جنگ میں شہید ہوئے۔ میر قمر علی سادات چاچینی سے تعلق رکھتے تھے جو سید شاہ بہاؤ الدین بن سید احمد چاچیری دراصل سادہ برہمن کی گیارہویں پشت میں تولد ہوئے تھے۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ قراچہ میر تقاسم ماوری طبرجو کی دور سے زیدی النسب تھے۔

سادات متغیر سفر میں رہے ہیں۔ ہندوستان، ہماچل، بھارت، کشمیر، بہار، کھنڑ، دہلی، لاہور، موہن آباد، پٹنہ، کشمیر، سکھ، ٹمپھار اور گمان وہ کہاں نہیں گئے اور کہاں نہیں پہنچے۔ سادہ کواریں، بن کاٹن، سچہ الہ کا پٹنا، ملک اور ان کا اپنا گھر۔



شمس العلماء علامہ سید محمد نذیر حسین دہلوی مولانا گری

(شجرہ نسب صفحہ ۳۲)

علامہ سید محمد نذیر حسین دہلوی دہلی میں مولانا شاہ محمد اسحاق کے مستند تلمیذ ہوئے مولانا شاہ محمد اسحاق شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے واسطے سے اس کے آپ کو بھی میاں صاحب کہا جاتا ہے مولانا کو سید نذیر حسین نے پسند فرمایا۔ مشکوٰۃ میں میاں صاحب حج کو تشریف لے گئے۔ حج کے دوران دوسرے ملک کے علماء نے آپ سے حدیث کی سند، اسی موقع پر آپ کو ترجیح اہل کا خطاب ملا بعد ازاں حکومت اچھلتی پھرتی تھی آپ کو شخص العلماء کے خطاب سے نوازا۔

وطن صوبہ بہار کا مشہور سرسبز و شاداب اور مردم خیز ضلع نوخیز آباد کا وطن ہے جو پٹنہ سے پورب بھاگپور سے پچھم ترہٹ سے نوگن اور باگی سے آترکڑنگ کے جنوب و شمال واقع ہے۔ یہ علاقہ تپان کی پیداوار کے لئے بہت مشہور ہے۔ نوخیز نے آب و ہوا کی صحت اور ہندو مذاہب میں بڑا نام پیدا کیا ہے۔ نوخیز شہر لب لباب کے پٹنہ سے سو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس ضلع کا ایک قصبہ سورج محلہ دریائے گنگا کے جنوبی ساحل پر واقع ہے۔ یہ قصبہ نوخیز شہر سے ۲۰ میل مغرب اور پٹنہ سے ۸۰ میل مشرق میں واقع ہے۔ سادات بنی ماطر کی سکونت مدت مدید سے یہاں چلی آتی ہے یہی میاں صاحب کا وطن ہے۔

سلطان قطب الدین ایبک کے عہد میں اندلی کے ہندو جسے گاؤ کشی کے حکم میں چند مسلمانوں کو شہید کر دیا جب یہ خبر سلطان تک پہنچی تو مولانا نور محمد حضرت بقیارکاکہ کی سرکردگی میں ساحل تراز کا لشکر اورین کی جانب روانہ ہوا۔ ساحل سادات غلام کو ایک ایک ہزار روپیہ پر افسر مقرر کر دیا۔ انہیں رسالہ دروں میں میاں صاحب کے عہد امین سید شاہ احمد جلیلی اور

ان کے برادر بزرگ سید شاہ محمود جاجیری بھی تھے۔ راجا مرد دول شکست کھا کر فرار ہو گیا۔
 تنویر الی کے بعد دو نور سادات ہار دے ہی علاقہ کو سکوت کے لئے بہت نہ لایا لہذا موضع ایک کھنڈ
 اور دھمکی کو مرکز بنایا۔ سید احمد جاجیریؒ مدفون دیاواں نزدیکی سرلے کو بنیگا اسکے پانچ
 فرزند تھے (۱) سید شاہ علی خیر جاجیری (۲) سید شاہ حفصہؒ باگھ (مدفون بجوہد) (۳) سید شاہ
 جمال الدین (مدفون جھوڑہ) (۴) سید شاہ برائن الدین (مدفون ساکو پر گزلیا، بیچ مرانے
 منوچکر) (۵) سید شاہ محمد یوسف دولہ (مدفون موضع چوٹھرا ساٹھ منوچکر)۔ ایک فرزند تو
 ایکساری میں رہے۔ ایک دہلی چلے گئے۔ دوسرے بارہ گیلان میں اخلاست اختیار کر دو ایک مدرسہ
 گنگا کے پار شمال میں موضع سانڈ میں آباد ہو گئے۔ سید احمد جاجیری کی اولاد میں سے کچھ لوگ
 پشتو چلے گئے۔ کوئی اہل و عساکر کوئی اعلیٰ نگر میں مشکن ہوا اور کوئی سولہ نگہ و سولہ گزہ کو اپنا
 مکس بناوا۔ میان صاحب کے والد سید جواد علی کئی پشتوں سے موضع بلیتھو میں رہتے تھے جن
 کے تین حقیقی بھائی (۱) سید چند (۲) سید عید و (۳) سید ملک تھے لیکن کھنڈ چھنے میں سید
 جواد علی ہی قابل تھے اور ناناں دانی میں متا تھے۔

۳ دریادست | میان صاحب کی ولادت ۱۲۸۷ھ میں ہوئی۔ مولوی سید سجاد حسین اور مولوی نور
 حسین مدرسہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ میان صاحب کی بڑی بھینہ کی شادی بلیتھو میں ہوئی
 تھی۔ علامہ سید بدر حسین دہلوی و دیال اندنا نہاں درویشی طرف سے حسین زیدی اعلیٰ
 اور نجیب العظمین سید تھے۔ میان صاحب کا حادان علم و فضل، دولت و دعا بہت میں ہوتا
 رہا ہے۔ ان کے آباؤ اجداد عہدہ انگیری میں منصب و تعینا پر دامود رہے ہیں۔ سادات
 جاجیری کی نہایت ستر، مستقیم و درختم رہے ہیں۔ سید بایرید سے جہدہ تھا کا سلسلہ شروع
 ہوتا ہے جن میں قاضی سید حبیب الدین، قاضی سید جمال، قاضی سید عبداللہ، قاضی سید شایب اللہ
 مدرس مدرسہ شاہی دہلی، محمد عظیم، قاضی سالم، قاضی سید امام علی، قاضی سید محمد اکبر غازی شہید
 میں، اکبر فارسی کے نو سید و حقیقہ المرحوم کچھ کنی اسی عہدہ پر رہے جب شہر میں۔

جب میان صاحب سترہ سال کے ہوئے تو تعلیم کی تکمیل کے لئے انداولی کو ساتھ
 لے کر ۱۲۹۳ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں بلیتھو سے عظیم آباد چلے گئے جس زمانہ میں بہار کا رنجشہ

سبھا جاتے ہیں وہاں سے وہ صادق پور پہنچے اور شاہ محمد حسین کے مکان پر ٹھہرے جہاں ہمارے کا
 نظم ہو گیا۔ یہاں صاحب نے وہاں چھ ماہ رہ کر زجرِ قرآن اور مشکوٰۃ پڑھا یہ دوناتہا جب
 سید احمد بریلوی، مولانا اسماعیل قسیمی کے انوار سے بریل سے روانہ ہوئے اور انرا آباد مرزا پور
 پندرہویں، غازی پور اور دانا پور ہوتے ہوئے عظیم آباد پہنچے۔ راہ میں ہر جگہ یہ قافلہ پندرہ مدرسہ
 تک گئے گھر کے سامنے ٹھہرا تھا جہاں سید احمد بریلوی نے میدان میں جمعہ کی کار پڑھائی تھی۔
 اور وسط ہستی فرمایا تھا جس میں یہاں صاحب شریک تھے۔ سید احمد شہید کا قافلہ پندرہ کوکشی
 سورج گڑھ، موٹیر، بھالپور اور مرشد آباد ہوتے ہوئے کلکتہ مدد ہو گیا۔ سورج گڑھ میں بھی
 یہ قافلہ پندرہ و فون تک ٹھہرے جہاں سادات سورج گڑھ نے ان کی دولت کی تھی اور ان سے
 ملاپ ہو بھی یہ قافلہ سورج گڑھ میں ٹھہرا تھا۔ واقعہ ۱۲۳۵ھ کا ہے۔ اسی سال یہاں ملا
 وہاں مدائن سمئے، راہ میں غازی پور میں قیام کیا اور مولانا احمد علی چڑیا کوئی سے درس لیا پھر
 انرا آباد روانہ ہوئے جہاں آٹھ ماہ تک علمائے انرا آباد سے صرف و نحو اور ہدایہ کا درس
 لیتے رہے۔ فتح پور جہتے ہوئے کانپور پہنچ کر موضع خاجہ پور، سکندریہ میں قیام کیا آخر کو آپ
 ۱۲۳۷ھ یعنی ۲۰ جنوری ۱۸۲۲ء کو دہلی پہنچے۔ دہلی پہنچ کر بنیالی کشور کی مسجد اور جگ آباد میں
 ٹھہرے جہاں لیشانِ مسجد تھی یہیں یہاں صاحب نے اپنی تعلیم مکمل کی۔

اولاد | مولانا شریف حسین یہاں صاحب کے اکلوتے فرزند تھے جنہوں نے ۵۰ سال کا عمر
 پا کر ۱۸۹۱ء میں وفات پائی۔ مولانا سید شریف حسین کے در پیٹے تھے (۱) سید عبدالسلام (۲) سید
 لعل حسن اور چھ بیٹیاں۔

تصنیفات | یہاں صاحب کی تصنیفات کا صحیح تعداد کوئی نہیں بتا سکتا ہے۔ وہات سے
 ۲۰ سال قبل فرمایا تھا کہ اگر میرے کلام کے کتبیں رکھی جائیں تو چار سو دس دواگیری کے برابر
 ہوں۔ یہاں صاحب کی تصنیفات میں ۵۰ کنجیں مشہور ہیں۔

شاگردان | انہما کے نام اسوی ملک بیک، آپ کے شاگرد و مرید تھے ان جنور، شاگرد ہیں چند
 شاگردان رشیدیہ ہیں (۱) مولوی عبدالعظیم شرر (۲) عبدالغنی غازی بن ولایت ملک صاحب قریب سارہنوا
 جگہ (۳) امیلا (۴) اموات (۵) جنیں بن علی خان میں انگریزوں نے پھانسی دی۔

سرسید علی امام بیرسٹر کے نسبتاً مہر پر تبصرہ

۱۰ سرسید علی امام کو شرف مخزن الانساب نے صفحہ ۱۰ پر اولاد سید جہاں الدین بن سید ابوالفضل بن ابوالفرج واسطی دہلی کی ہے جبکہ سید ابوالفضل کے سید جہاں الدین نامی کسی فرد کا نام کسی بھی انساب کی کتاب میں درج نہیں ہے۔

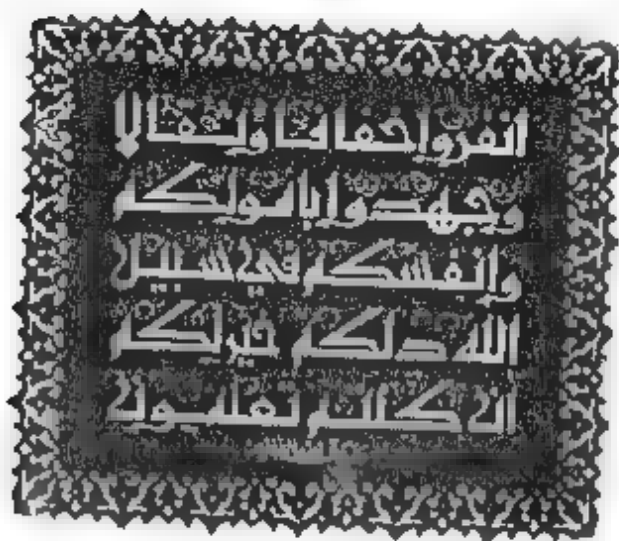
۱۱ مخزن مخزن الانساب نے سرسید علی امام کو حضرت علی کی نینیسوری پشت میں دہلی لکھا ہے جبکہ ان کا پشت ۲۴ ہے تفصیل ملاحظہ ہو۔

۱۲ سرسید علی امام کا انتقال چودہویں صدی ہجری کے دسویں عشرے میں ہوا (دیس ملاحظہ ہو) اس وقت تک ہجری (۵۰۰-۱۹۲۰) ۱۲۵۰-۱۲۵۰ تھا۔ ۱۲۵۰ کو ۳۰ پر تقسیم کر دیکھئے (اور سید عمر ۳۰ بت ۳۵۰ سن وفات) ۲۵۰ اس طرح ثابت ہوا کہ سرسید علی امام کا پشت ۲۴ ہے جیسا کہ ان کے صاحبزادے میرزا میرزا حسن گیلانی کا پشت بھی ۲۴ ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۲۹)

۱۳ سید ابوالفضل بن سید ابوالفرج واسطی کی اولاد بہار میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ بہار میں یہی النسب جاگیر سادات دوحصل میں منقسم ہیں۔ ایک مسئلہ یہ بھی ہے جو زیادہ تر کرہ کا تھا۔ شاہ آباد میں آباد ہیں جو سید ابوالفرج شافعی بن سید ابوالفراس بن سید ابوالفرج واسطی کی اولاد ہیں جبکہ سادات جاگیر سید مسعود بن سید ابوالفراس بن سید ابوالفرج واسطی کی اولاد ہیں۔ ان کے علاوہ دہلی میں مسک کا بھی فرق ہے۔ ان کے سواہٹ اعلیٰ سید محمود جاگیر کی اور سید احمد جاگیر ہیں۔ سید محمود جاگیر کی اولاد زیادہ تر راجپوتانہ میں ہے جبکہ چھوٹے بھائی سید احمد جاگیر کی اولاد زیادہ تر مراٹھاؤں میں درہائے گنگا کے دونوں جانب مونیچری آباد ہیں۔ انساب کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ سید احمد جاگیر کے پانچ فرزند

یہ شخص ہے فرزند سید شہ جمال الدین جن کا مزار کوہ جمارہ پر موجود ہے انہیں کی اولاد
افراد و جانب میں آباد ہیں۔ یہی سید جمال الدین سرمدی امام کے مرشد و اعلیٰ ہیں جن کا ذکر قرآن لایح
صفحتہ ۱۰ پر ہے۔

(۲) صاحب مغنی کے سید جمال الدین کو پشت مسئلہ یہ تھا کیا ہے جسک ان کا پشت ۲۵
ہے ملاحظہ ہو جو سرمدی امام صفحہ ۲۳۹



سر سید سلطان احمد میر ستر بہار

۱۳۵۰

پشتا

سر سید سلطان احمد

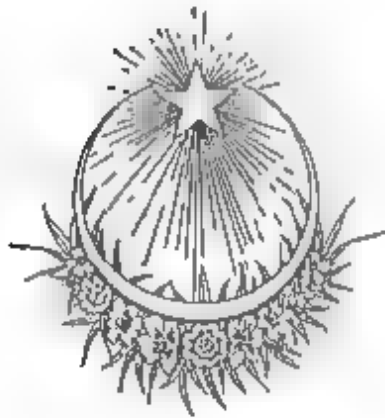
۴۳	سید خیرات علی	سر سید سلطان احمد کی ولادت ۱۸۸۵ء میں موضع
۴۴	سید اکبر علی	یہاں ملنے گیا بہار میں ہوئی جنگا شیعہ اسکول سے انگریزوں کی
۴۵	سید محمد	اور پہلی پریشانی حاصل کی۔ بعد ازاں کلکتہ پر سید خدائی کے
۴۶	سید تقیم	اور بعد یہاں شائع ہوئی سید سے میر ستر کی کا امتحان پاس کر کے
۴۷	سید فیروز	وطن واپس لوٹے۔ اس کے بعد دس سال تک کلکتہ ہائی کورٹ
۴۸	سید سکندر	میں قانون کی پڑکھیں کرتے رہے۔ جب پٹنہ ہائی کورٹ قائم
۴۹	سید احمد علی	ہوا تو ۱۹۱۷ء میں پٹنہ ہائی کورٹ میں سرکاری دیکھیں مقرر ہوئے
۵۰	سید ملول	۱۹۱۷ء میں ان کی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ قیام کلکتہ کے دوران
۵۱	سید رفیع قازی	مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری بھی رہے۔ آغا خان نے انہیں
۵۲	سید اللہ داد	مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی مجلس عاملہ کا رکن بھی بنایا ۱۹۲۹ء
۵۳	سید شاہ نصیر	میں پٹنہ یونیورسٹی کے دانشور ہونے کے لئے ۱۹۳۶ء میں
۵۴	سید خداوند	حکومت برطانیہ نے انہیں "ناٹھ" جوڑہ کا خطاب مرحمت
۵۵	سید شاہ محمد	فرمایا۔ لندن کے گول میٹر کانفرنس میں امتیازی حیثیت میں
۵۶	سید عامر جوی	شریک ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں دانشور ہونے کے بعد سر سید سلطان
۵۷	سید نصر جید رگہ	کو مجلس عاملہ لایا جاتی مشیر مقرر کیا۔
۵۸	سید احمد جاجیڑی	سر سید سلطان احمد میر ستر بہار کے سادات ہندوی

اور اعلیٰ جاجیڑی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ شاہ بہار میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ اسی خاندان کے سر علی امام اور مر حسن امام ان کے ہم عصر ہیں، بلکہ ہم عصر ہیں۔ سر علی امام سید احمد جاجیڑی کے چچے تھے۔ سید شاہ جمال الدین کی اولاد ہیں جب کہ سر سید سلطان احمد سید احمد جاجیڑی کے چچا ہیں۔ سید خضر عرف جید رگہ کی اولاد ہیں۔

۱۔ مبین جیسے نواسی نالیب (۱) آیت الہامیہ اور پوٹری ۱۹۵۵ء میں دھاکہ سے شائع ہوئی جس کا پیش لفظ ایسا ہے اور مولوی عبدالحق نے لکھا۔

۲۔ ہنٹریٹ جیسے نواسی نالیب۔

۳۔ دی کان آف دی ہل (گنگہ جلا کا انگریزی میں منقولہ ترجمہ) جس کا پیش لفظ پروفیسر کٹر (۱) نے لکھا ہے کاشف الحقائق کے مصنف لڑب مید، نام اثر شہاب کے پرانا نسخہ۔ نواسی لعل الدین حسین دانا کے طالع تھے۔



پروفیسر شمس الضحیٰ، جامعہ کراچی

والد کا نام سید محمد مجتبیٰ جو منظر پریم میں دیکھیں تھے شمس الضحیٰ کے
 نانا کا نام لواب سید یوسف امام تھا جو سید احمد امام اترک کے
 چھوٹے بھائی تھے۔ کلاں پر سرائے کے باشندہ تھے۔
 شمس الضحیٰ سلاطین میں منظر پریم میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۶ء سے
 کراچی میں سکونت پذیر رہے۔ سید محمد مجتبیٰ کا راستہ جسکی تلقین
 انہوں نے شاہ شعیب شہید کو کی ہے۔ سید مجتبیٰ کے والد نے کٹر
 ناظر حسین موضع پٹانہ قندھار اسلام آباد پٹانہ میں آجسے پروفیسر
 شمس الضحیٰ کی والدہ سیدہ آن زہرہ لواب سید یوسف امام
 کا چھوٹا صاحبزادی تھیں۔ پروفیسر صاحب کی ابتدائی تعلیم
 منظر پریم میں ہوئی۔ مگر کراچی میں سرسٹی سے قبل آئے اور کیا اللہ
 سلاطین میں جغرافیہ میں ایم اے کیا۔ ۱۹۱۹ء میں پاکستان آئے
 اور ۱۹۵۰ء تک گورنمنٹ کالج کراچی میں پروفیسر رہے۔ پھر
 آردو کالج کراچی سے وابستہ ہو گئے۔ ۱۹۵۶ء میں جامعہ کراچی
 میں جغرافیہ کے استاد مقرر ہوئے۔ سلاطین سے جامعہ کراچی
 کے شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کے اسٹنٹ لائبریری کے
 حصہ پر نائز رہے۔ انہوں نے انگریزی ادب میں آنرز کیا ہے
 عربی کے گریجویٹ میں فارسی زبان سے بھی شغف رکھتے
 ہیں۔ ترک زبان سے بھی واقف ہیں۔ ان کے اساتذہ کرام
 میں سید خورشید حسن، پروفیسر سعید الرحمن، سید پروفیسر اختر اور

پشت نگر
 شمس الضحیٰ

۳۶
 آل زہرہ زہرہ سید محمد مجتبیٰ
 ۲۵
 سید یوسف امام
 ۲۴
 سید وحید الدین
 ۲۳
 سید سید احمد علی
 ۲۲
 سید سید الدین
 ۲۱
 ملا سید سعید
 ۲۰
 سید احمد
 ۱۹
 سید خداوند
 ۱۸
 سید حسن
 ۱۷
 سید شمس الدین
 ۱۶
 سید ابوالخیر
 ۱۵
 سید عظیم الدین
 ۱۴
 سید محمد علی
 ۱۳
 سید علی اصغر
 ۱۲
 سید محمد
 ۱۱
 سید حیدر جان
 ۱۰
 سید علی
 ۹
 سید شاہ جمال الدین
 ۸
 سید صاحب میرزا
 ۷

بہت مشہور ہیں۔ پاکستان کے مشہور معروف شعرائے کرام میں شمار ہوتا ہے۔
 انہوں نے انگریزی میں بھی شاعری کا ہے اور سونیٹ لکھا ہے۔ آپ کے دو چھوٹے
 بھائی ہیں۔ سید سکری امام پاکستان اٹاکم از جی کیشن میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں اور سید
 نجم الدین بی ایس سی لیگ کراڑ اسکول کراچی میں پھر ہیں اور اچھے نزل گو شاعر ہیں۔

لورٹ سید یوسف امام کے ۵ فرزند اسے دختر تھیں۔ ان کے ایک داماد سید انیس المنین
 رکن نگر نوشہرہ تھے جن کے چھوٹے برادر میر سید محمد حسن تھے جن کی فراسی کے بیٹے شیخ دامن اللہ
 اسے بی بی اور میں ملازم ہیں۔

علامہ حکیم سید محمود احمد برکاتی

شعبہ لسانی چندی

۳۶	حکیم سید محمود احمد برکاتی	علامہ حکیم سید محمود احمد برکاتی
۳۵	حکیم سید محمود احمد	بتدریج تعلیم اپنے دادا حکیم سید برکات احمد کے نام کو
۳۴	حکیم سید برکات احمد	در علوم خفیہ ٹونک میں حاصل کی۔ اس کے بعد امرتسر میں
۳۳	سید قائم علی	میں داخلہ لیا۔ یہاں سے تفسیر حدیث، فقہ
۳۲	سید افغان علی	منطق اور فلسفہ، طبع کلام و دہلی میں عربی زبان میں
۳۱	سید مرسل	طبع پڑھی اور فاضل الطب و الجراحہ کی سند حاصل کی۔
۳۰	سید راجہ علی	۱۹۳۷ء سے حکیم صاحب کا مطب مرجع خلائق ہے۔
۲۹	سید فیروزہ	سب سے کئی علمی و تحقیقی کتابیں تصنیف کیں جن میں
۲۸	سید مسعود	”شاہ ولی اللہ امدان کا قنادان“، ”فضل حق خیر آباد کا
۲۷	سید احمد علی	اور ”سناورن“، ”سیرت مریدانہ“، ”روضہ اللہ“، ”سیرت
۲۶	سید شاہ سلونی	و ”نقشبندیہ“ قابل ذکر ہیں۔ ان کی انوشاہیں بابت
۲۵	سید خان غازی	مستند ہیں۔ حکیم سید برکات احمد کی شہرہ آفاق کتاب
۲۴	سید اللہ داد	ہے جس کے متعلق علامہ قبال نے لکھا تھا کہ میرے
۲۳	سید شاہ منجھن	سبقاً سبقاً پڑھ رہا ہوں۔ ڈاکٹر ستار حسن کی فرمائش
۲۲	سید شاہ غداون	پر آپ نے اس کا اردو ترجمہ بھی کیا جس کے مددگار
۲۱	سید شاہ محمد قلندر بیک	اقبال اکیڈمی شالہ کرکے ہیں۔ ”سیات برکات احمد“
۲۰	سید شاہ محمود خلیفہ جانیان جیل	”سیات شاہ محمد اسلم دہری“، ”شاہد بہ فرنگ“
۱۹	سید حاتم دہری	ریز تصنیف ہیں۔
۱۸	سید شاہ حشر حیدر باگ	
۱۷	سید احمد حاجی نیری	

سنہ ۱۳۸۰ھ میں شائع کردہ مجلس اقبال، گزشتہ تاریخ حسن منہ

ساداتِ سانچہ

مکہ پریم کے نظر آتے ہیں وہاں سڑک ہے — تو نہ جی اہل کے دیکھ بیا مان سڑک ہے
 صاف کے دیار میں چین زار سماں دیکھ — اور مدبا رنگ میں ایک اور جہاں دیکھ
 سانچہ رنگتہ بلبل منور نگیر و موجودہ ضلع نیکو سرے کا یہ گاؤں موگیر شہر سے تقریباً دس کھ
 میٹر کے فاصلہ پر دیاتے لنگھا کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ اس کا قدیم نام سائبر ہے جو راجستھان کے
 کامرک و گجرات ہے۔ واقع ہو کر پکارا بہاریں سا پتوں کی ایک جنگجو اور بہادر قوم ہے۔ لوہا
 علی صدی خان مکران بنگار و بہار کے جہد میں یہاں ایک جنگ لڑی تھی جس میں کسرت پور کا
 کائنات فتح کرا گیا تھا پھر بھی یہ ہمیشہ مسلمانوں کے لیے دہم مہرتے رہے۔ تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا
 ہے کہ آٹھویں صدی ہجری کے وسط میں موضع سانچہ سادات جاہلی سے آباد ہوا۔ اس سلسلے کے
 ایک بزرگ سید شاہ برہان الدین جو سید محمد جاہلی کے چوتھے فرزند تھے یہاں آکر آباد ہوئے۔
 جن کا مزار موضع سانچہ میں واقع ہے۔ چاروں طرف حزار کے پختہ دیواریں ہیں جہاں کچھ پائے تخت
 ہیں، جن میں درختوں کے دریاں پختہ صحن میں دو تھری ہیں جو سید شاہ برہان الدین احمد ان کے فرزند
 سید شاہ باگھ کی ہیں۔ یہ قبر تقریباً چھ سو سال پرانی ہیں اور دریاں میں ٹھکانا پختہ گرجا ہیں
 اس لیے بہت کم لوگوں کو اس کا صحیح علم ہے۔ وہ یہاں لنگھا کے شمالی ساحل سے لے کر دیاتے کو
 تک کا علاقہ شاہانِ طلیحہ کے طرف سے انہیں جاگیر میں ملا تھا جس پر شراج صاف تھی اس لیے جاگیر
 صاف کہلاتی تھی۔ سید شاہ باگھ کے فرزند سید احمد جاہلی نے کہہ تے سید شاہ محمد بنس کا بیٹا
 پختہ میں سید شاہ مقبول تو ہوئے ہیں کے وجہ شہر ہوئے۔ (۱) سید شاہ حسین الدین عوفی
 (۲) سید شاہ محمد الدین، سید شاہ حسین الدین کا مزار اقم العوف کے گاؤں احمد علی مراد
 سڑک واقع ہے۔ موجودہ سانچہ کے تینوں مضافات (۱) بہاؤ دی (۲) احمد علی (۳) محمد علی میں
 انہیں کی اولاد کثرت سے آباد ہیں۔ پہلے سانچہ کا نام برہان الدین لنگھا تھا جو راجستھان سے
 ہوا۔ پچیسویں واقع العوف کو ایک بار عید کی بنا کے بعد گورہ کے ساتھ پختہ اندھا کوئی مہاراجہ
 ہوا تھی۔

جو کہ بہادر دیہا کہا جانے لگا، جب آبادی بڑھی تو مدگادڑ کا اور اضافہ ہوا۔ سید احمد جاجیزی کے نام کی مناسبت سے ایک گاؤں احمد گنج انسان کے بٹہ سے بجائی سید محمد جاجیزی کے نام پر مدسرا گاؤں محمود گنج کہا جانے لگا۔ سید شاہ مقبول کے دو صاحب بیٹے سید شاہ محی الدین اپنی بیگم اور انھیں کن دیکھ بھال کے سبب دیہے گنگا کے جنوبی ساحل پر سکونت پذیر ہوئے۔ ان کی اولاد ملائگر، سہجنگ، ہمدان، آجکل، ڈاڑھارہ وریا پور وغیرہ راضیات میں سکونت پذیر ہے۔ لیکن گنگا شکست کے بعد صاحب دیہے گنگا نے اپنا درجہ بالا کوان میں سے بیشتر درجہ کے شمالی علاقہ میں لگا کر آباد ہوئے ان کی اولاد آجکل موضع نیگروہ، کپشور، بونی، باد، سنہر، چک، سید پور، نہرو، بلیا اور کھمبہ وغیرہ میں آباد ہیں۔ ان کے اس طرف نقل مکان کے اسباب میں ایک سبب یہ بھی تھا کہ ان کے محدث اعلیٰ سید شاہ برہان لکھ گنگا کے اس پار موضع ساغر میں آسودۂ خاک تھے۔

ساحلہ شرک | یہ شرک میں ٹھٹھ سے ملتی ہے اور آسودۂ خاک کے لیے بہت اہم شاہراہ ہے۔ واقعہ الحروف نے پانچ پھیر کے مدد میں جنگ عظیم دوم کے اخیر میں اس شرک کے خلیہ امریکی و برطانوی ٹینک بمباروں کی دستوں کو گزرتے دیکھا ہے۔ یہ دیہے گنگا کے سیلاب کی دکن کے لیے بنسکا بھی کام کرتی ہے اس لیے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اسی شرک کے کن رستے ساگر، کھمبہ، بلیا، قصبہ، بیکر، سرٹے، برہان، یادو، پھلویا، نیگروہ، مہرو وغیرہ راضیات اور شہر آباد ہیں۔ یہی شرک آگے شہر خرفیہ اور مدھنگ کے حدود میں داخل ہوتی ہے جو تربہت کو مٹی جاتی ہے۔ لیکن صاحب سے منسلک ہائی سے یعنی آسام مدوٹا ہے اس کی اہمیت مردہ تقاضی ہو کر رہ گئی ہے۔

میر شہ جلال الدین خاں ربوہی مہارہی مشور علی اکھدی

منوکر مہار

پشت نمبر	اساتے گوری	سید محمد حاجی رائے پانچ میں میں سید شاہ برہان الدین چوتھے نمبر
۲۹	سید شاہ جلال الدین	پر تھے۔ یہ مورد ہائے گنگ مروجہ سانچہ پر گنڈی بیگم سرائے صلح و رنج پر ہند
۲۸	سید شاہ برہان الدین	میں اور سید شاہ رسالہ کا نام ہم برہان الدین لکھ گھاٹی جہاں تہذیب و ادب سے
۲۷	سید محمد حاجی بیگ	لکھ گھاٹی پناہ دہی کہ کہ چھٹے لگا۔ سید شاہ برہان الدین اسی گھٹن میں مدفن
۲۶	سید عبدالدین	ہیں۔ ان کے دو فرزند تھے۔ ایک کا نام سید شاہ باگھ تھا اور دوسرے فرزند
۲۵	سید محمد الدین	کا نام میر سید جلال الدین خاں ربوہی مہارہی تھا۔ سید شاہ باگھ پٹنہ والد
۲۴	سید ابو القاسم	بزرگ ان کے ساتھ ساتھ ہیں آباد ہوئے۔ انہیں کے فرزند سید شاہ و رفس
۲۳	سید ہادی	تھے جن کی پانچویں پشت میں سید شاہ مقبول آکر پہنچے جن کے دو
۲۲	سید محمد	حاجی رائے لکھ شہر ہوئے (۱) سید شاہ معین الدین (۲) سید شاہ علی الدین
۲۱	سید علی باگھ	سید شاہ معین الدین (حاجی دادا) پڑھے جید عالم و فاضل اور مولیٰ بزرگ
۲۰	سید مسعود	تھے ان کے فضل و حالات سامع کے ذکر میں مدع ہیں۔ مروجہ سانچہ کے حالات
۱۹	سید ابو القاسم	حاجی بیگزی انہیں کی اولاد ہیں۔ ان کے دوسرے برادر سید شاہ علی الدین گنگ
۱۸	سید ابو القاسم	سید ابو القاسم واسطی شکست کے باعث اپنی زمینیں پر دیہت گنگ کے اس پار خوب میں لکھ

ان حالات اس کی اولاد مروجہ آجکل، واپس ہوا اور اسد گلڈھ پندی اور مد گریں اور دستہ بیک در سال گزر جانے کے بعد ان میں سے کچھ لوگ انص مٹان کے کچھ اور اسی طرف گئے۔ ان کی انص مٹان کے دربار سے

اسباب تھے۔

دائیں گنگ شکست | دیر سے میں مدیا گئے گنگ کے شمال اور جنوب دونوں جانب کی زمینیں اور دیگر زمین ان کی ملکیت میں اس لیے مدیا گئے گنگ کے شکست درخت سے یہ بلوہ مسافت تیار ہوئے جب دریا نے رخ بدلا تو کچھ مدیا زمینیں اور دیگر زمینیں کچھ کٹ کر اور چل گئیں جس کے سبب یہ لوگ انص مٹان پر مجبور ہوئے۔

(۱) چرا اگاہوں کی تلاش اور سری بڑی وجہ نقصان کی حاشی تھی یہی جھینسوں اور مرشدوں کی چٹا کا جس کی تلاش میں وہ اس طرف آئے وہ دنیا کے کنارے سرمرند شاہ اب علاقے کو فتح نیگہو، ہنہو، بلوہ حضرت چاکہ، ہون، پکھن، ٹھکری، چک، چلویا، بڈی، یی اور سینہ میں آباد ہو گئے۔

سیدنا ہر بان الدین کے دوسرے نام مرشد میرید جلال الدین خاں دہری بہاری ماسی طرف ہے۔ وہ کوئٹہ کے لوہی کی تھے اور بادشاہ فیروز شاہ تغلق کے عہد میں ان کے بیٹے ہنہو صاحب پر مارنے لگے ان کے معنی انصاف، سادہ دلی و اسٹیج جاگیر ہے جو نے کا ذکر تاریخ حسن شاہ ہنہو در شاہی اور تاریخ فیروز شاہی میں موجود ہے۔

محمد یحییٰ کے سادات

"سادات نظام کتب، سادات جاگیر، سادات بیاد، سادات صبح انصاف اور ذاتی کلمات کے لحاظ سے یہ تینوں دنیا دار تھے۔" (تاریخ فیروز شاہی ص ۱۹۳)

سادات جاگیر

"علامہ الدین قسیمی کے عہد میں سادات جاگیر کی اولاد، حقا و کالات کے اعلیٰ مراتب رکھتے تھے۔ مولف نے ان ہنگاموں کی یاد دہانی کو دیکھا ہے اور ان کے مکالمہ اخلاق، برہنگی، سوادری و سوانی، نیکی اور سچ پنہ و خوبیوں کا پختہ نمونہ بنا دیا ہے۔ اگر میں ان سادات نظام کے اوصاف اور خوبیوں کے متعلق کچھ لکھنے کا ارادہ کروں تو مجھے متعدد جدید کتب پڑنی پڑی گی۔" (تاریخ فیروز شاہی ص ۱۹۴)

فیروز شاہ کی ان کی بیعت سے محبت

"تمام سادات کوئی زندگی لی گئی ہے اور وہ بادشاہ کی داری و عمر کے لیے دی میں مشغول ہیں۔ فیروز شاہ ان بیعت کے ساتھ ملوث اور محبت میں دنیا کے دوسرے بادشاہوں کے بیعت سے علیحدہ ہے اور اس کا یہ غرض اور محبت انتہائی حد تک پہنچ گئی ہے۔" (تاریخ فیروز شاہی ص ۱۹۵)

"میر سید جلال الدین خاں دہری میرید سلطان فیروز شاہ تغلق پر منصب پیکر سرائی و شہت کفریہ تاریخ در حضرت جلال الدین خاں نور شاہ و احسن راگراشت،"

نہ فیستادہ دینہ ص ۱۹۵، تاریخ حسن شاہ ص ۸۹، تاریخ فیروز شاہی ص ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷

جگر مرلے ہو گئے بہادر میں تولد ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید جلال الحسن تھا جو حبیب الرحمن
 حسینی سید تھے۔ وہ حکمرانوں میں ملازم تھے۔ ۱۹۴۵ء میں وہ سرکاری ملازمت سے دستکارانہ طرز
 پر معذور ہوئے۔ کوچی میں، ۱۹۴۵ء میں ان کا روال ہوا اور یہاں جگر حبیب سید آپا کے قریب
 میں رہنے لگے۔ مرحوم و مغویہ سے عاشق اہل بیت تھے۔ شہید کربلا کا ذکر کرتے ہی ان کی ہچکیاں
 بند ہو جاتی تھیں۔ بنگال کے شہر کلکتہ میں رہائش کے دوران ان کی ملاقاتیں اپنے وقت کے شاہیر شاکر
 قائد اعظم، ابو الکلام آزاد، اچھاں چند، لکھنؤ والوں سے، انشا فرہنگی، امدان سے گفتگو کا بھی موقع
 ملا۔ ان کا ذکر ہمیشہ غریب اہل ملازمین کیا کرتے تھے۔

سید شاہنشاہ حبیب دیکھ سال کے ہوتے تو والدہ ماجدہ حضرت سیدہ عیسیٰ عیسیٰ کے ہمدردی کے
 گیس اس لیے ان کی نانی عزیزہ سائہ ماتوں نے ان کی پرورش کی دس سال کی عمر میں اپنے نانا
 سید جلال حسینی تیکر دی کے پاس اپنی سہ ماہی پر سبیشن کھٹ میں ملازم تھے۔ ۱۹۵۰ء میں ان
 کے نانا جان کا حالت سفر میں اختتام ہو گیا تو وہ لوں بھائی بھوہا جگر کستان ہجرت کر گئے۔ ڈھاکہ
 پہنچ کر انہیں بڑی محنت و مشقت کرنی پڑی۔ نہ مافوق اہل ناسور حالت کاروبار و دستاویز کی اور انہیں
 ہر طرح کی مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ ڈھاکہ میں رہ کر اپنے بڑے بھائی سے دنیاوی تقسیم حاصل کی۔
 جب میٹرک پاس کر کے زائد اعظم کوچ ٹھاکہ میں داخل کیا تاکہ دنیاوی تعلیم تکمیل کے لیے اسی اثناء میں
 ان کی شادی سیدہ نور جہاں بنت سید محمد العظیم سے ہوئی۔ ایک سال کے بعد ان کو حکمرانوں میں
 سرکاری عازت مل گئی۔ اسی دوران وہ تصوف کی طرف مائل ہوئے۔ جہاد و ریاضت اور ان کو
 وظائف کی تفریح سے باز رکھنے کی کوشش کی کہ ان سے کہاں پہنچیں۔ بدھ گاہن دین کی توجہات بھی ہر گز
 نگی اور دعائی فیض سے نگا۔ ان کی دعائی تربیت سید شاکر احمد حسینی اور سیدہ ویران الدین
 بٹا نقی ہی نے کی اور چاند ملاسل و لقیات کی خلات وہ ان سے فراز سے گئے پھر اچھا سلسلہ
 منسلک ہو گئے۔

(شجرہ نسب پری سید شمس الحسن حسینی) (شجرہ نسب پری سید شمس الحسن حسینی)

[illegible]

دیانتہ کیا؟ ”عصیم الدین ہستی؟“ ”ہے“ جواب میں حاجی دادلے کہا۔ یہ سکا سر سامو میں دہان
 نہ عام ہے۔ پھر حال شہزادہ نے چند روز سا کو میں قیام کیا اور لوگوں کی ناز شاہ حسین الدین کی امانت
 میں اور کی پھر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔



مولانا سید محمد سبکی ندوی

سید شاہ معین الدین کی دوسری پشت میں مولانا سید محمد سبکی ندوی عرف چچیترا بابا کو درج ہے جن کے والد کا اسم محمد گلابی سید محمد فاضل تھا جو اپنے گاہوں کے سرآوردہ شخصیت تھے۔ مولانا سبکی کے دادا سید بن الدین عرف گندھی میاں ولد سید کبیر الدین اپنے وقت کے بڑے با اثر و میناں تھے مولانا سید محمد سبکی کو چچین ہی میں اپنے والدین کی ہر تہ میں رنگ کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ مولانا محدۃ العلوم کھنڑ سے فارغ التحصیل ہو گئے۔ ان کا عقد مولانا سید محمد علی منگھری کی بیٹی بی بی حاشیہ سے ہوا۔ مولانا سبکی خود ہی اپنے وقت کے بڑے عابد و زاہد ہیں۔ ان کے علم و فضل سے بھی کوثر ہے وہ اپنے حلقہ کی معزز و جاہل کے درمیان میں آپ نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپ شاہ فیصل کی دعوت پر برسرِ عالم اسلامی کے جلسہ میں شرکت کی فرض سے کتبہ الکریم تشریف سے گئے تھے جہاں آپ کی بڑی پزیرائی ہوئی۔

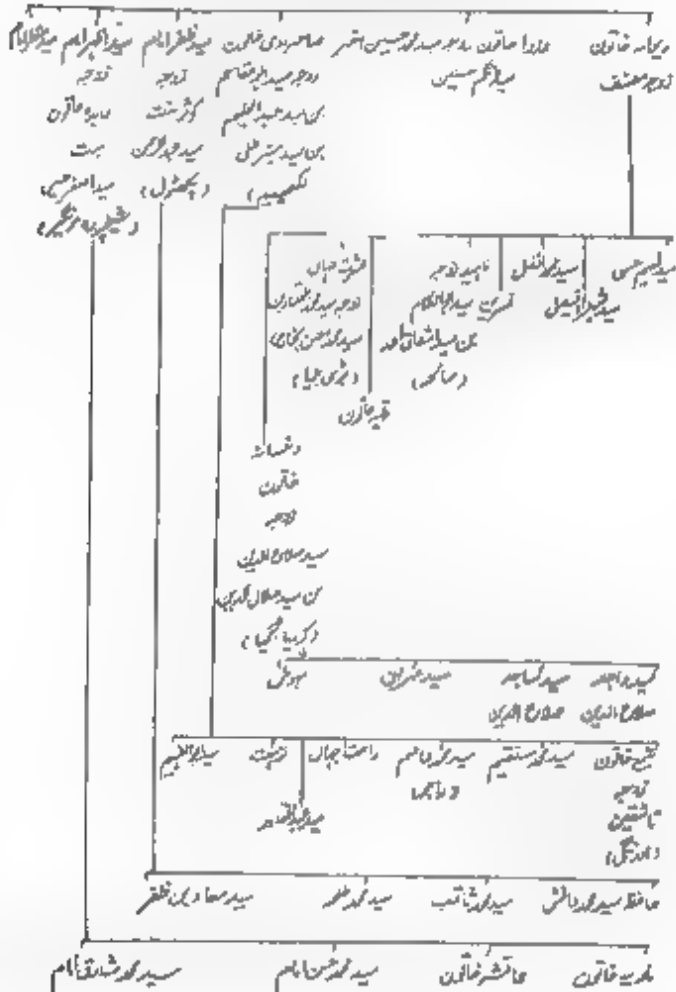
سید محمد کے سادات کا ساشی دار و مدار اپنی جاگیر و ممانیت پر تھا اور نہ گذرنا ۱۰۰ زمینیں اولادوں میں منتقل رہیں۔ کچھ لوگ متمل رہے اور کچھ لوگ منظر الکمالی ہو گئے۔ اگر زمین کی دو سو ملہ غلای نے ان کی کمزور کر کے دی لیکن عرب کے نمون کو سینے سے لگا لے رکھا۔ اپنے نجیب اطہرین حبیبی سید ہونے کا شرف آخر تک قائم رکھا۔ یہاں کے لوگ بڑے سیدھے سادے اور مادہ دور ہوتے ہیں چاہے پیر یا محکمہ کے اطراف میں ان کے متعلق یہ عام فقرہ بہت مشہور ہے :

ساحر کے پیر گندھے میں ازاد — جب گھر ہو سید پیر میر گیار



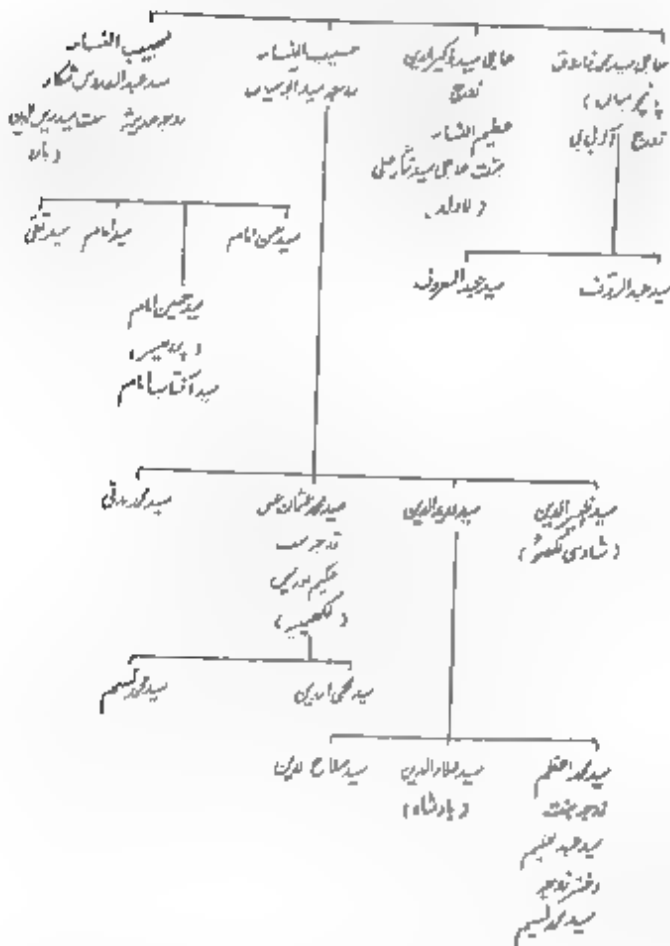
شجره نسب اولاد سید نصیر الدین بن سید بشیر الدین

(۱۲۸۶)



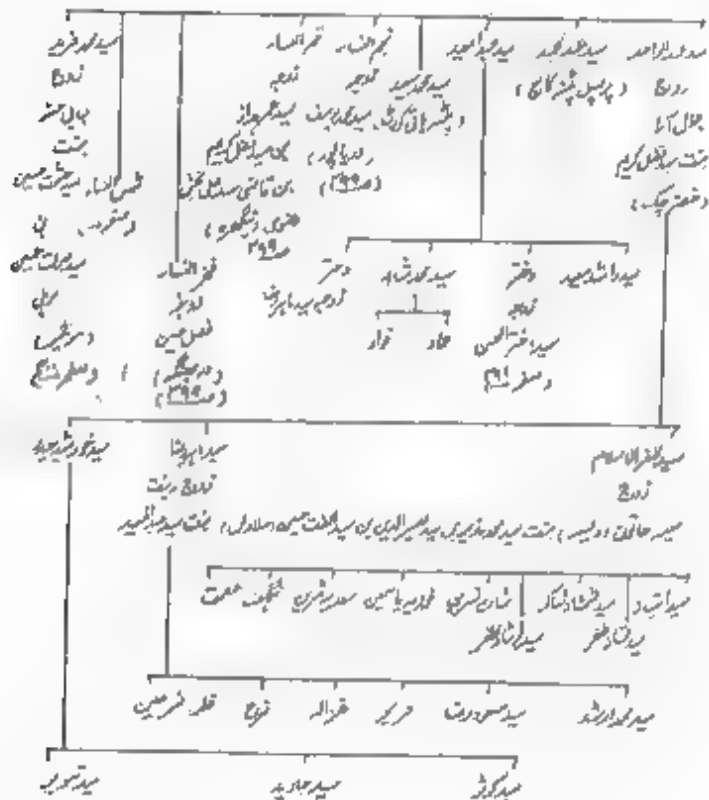
شجرہ نسب سید حاجی اقبال علی

(۲۸۵)



اولاد سید عبدالرشید بن سید بنیاد علی (بارو)

در شهر مریه



ساداتِ یگیو سید وزارت حسین یگیو

(شیخ نسب ص ۳۳)

سید ارشد علی سید خان غازی کی ساری پشت میں تولد ہوتے۔ سید خان غازی کے دو اولاد
ماہر ارکان سید شاہ مولیٰ احمد سید شاہ فیروز جاجیزی شامی طاہر کو ناپسند فرماتے تھے مگر
بچہ انہوں نے اپنی خاندانی جاگیروں کی دیکھ بھال کر شامی طاہر پر ترجیح دی اور ساتھ ساتھ عداوت
دریاست اور اسلام کی تھیں۔ طاہر کی پالیسی یہ تھی کہ وہ لوگوں کو بھائیوں کے آستانوں
سے مدد لینے تک مدد خان فیض عادی راہ۔

سید شاہ فیروز جاجیزی اپنی جاگیر کی دیکھ بھال کے سلسلے میں رخنہ بازہ علی پٹر میں غارت
پذیر ہوئے۔ سید شاہ فیروز جاجیزی کی ساتویں پشت میں سید محمد علی جاجیزی تقریباً ۱۰ سال قبل
باہر میں سادات جاجیزی کے سپرد ہو گئے تھے۔ انہیں وہ سید ارشد علی جی اپنے خدام
زادوں کے ساتھ اپنی جینوں کو لے کر چھاؤں کی تاش میں اور اگلے اور رنج حید میں آکر پہنچ گئے۔
انہیں کے کہتے سید عداوت حسین خاندان تھے جو پیدا تو حید میں ہوئے لیکن مستقل طور پر پایا لاپ
دیگیو میں آباد ہو گئے۔ ان کی شادی سید قربان علی کی دوستی ہوئی جو سید امام علی کے خاندان کے
یہ سب لوگ لبا سادات حسین دینی واسطی جاجیزی ہیں۔ سید وزارت حسین بگڑے تحصیل
میں مکمل کیا کرتے تھے ان کی اپنی زمینداری تھی اور باغات تھے وہ بڑے تھیں وہ خوش باش انسان
تھے۔ وہ بڑے جری، سادہ مزاج، نرم آواز تھے کئی بار ہندو اہلادی سے ملاقاتیں ہوئی، تنہا
ہندوؤں میں مگر گئے لیکن اپنی خاندانی غیر مسلم باہمی اور شہادت اور تیز فہمی کے سبب ہندوؤں
کے گھر سے صاف پکڑ کر لے آئے ان کی مدد یوروں سے ہر ماہ ہوا کرتے تھے۔

سید عداوت حسین خاندان کے سب سے چھوٹے صاحبزادے سید غلام ربان کی شادی غازی
سید محمد ارشد سید تاج علی کی سید امین علی داس سے ہوئی۔ جن سے سید خیر علی خاتون
تولد ہوئیں جن کا عقد کہ مسلم سے ہر جو موضع تاشی رسولپور کے رہنے والے تھے۔ آج سے تقریباً
تین سو سال قبل تاشی رسول نے وہ گاؤں آباد کیا تھا جس کے وہ صاحب اہل کہلاتے۔ بعد میں وہ

ممالک انہیں کے ہم سے غریب ہو گیا۔ یہ گاؤں شکرہ کے قریب ہی واقع ہے۔ چوتھوں کے بعد یہ
 خاڑوہ غنچہ پر کر موضع قلعہ چک (دارہ) میں آیا۔ یہیں محمد مسلم پیدا ہوئے۔ جو بعد ازاں ہجرت
 کر کے پاکستان چلے آئے انہیں کے سب سے بڑے صاحبزادے ایس ایم اختر ہیں جو درہنہ ہلال آباد
 ناہاں کے تمام ارساں سے متنب ہیں۔ وہ ۱۹۱۹ء میں اورنگی ٹاؤن سے بلوچہ کراچی کے کولسٹر
 منتقل ہوئے۔ انہوں نے میں بہاؤ ترقی نامی کام کر کے اورنگی شہر جیسی گرام اندر غریب بستی کی شہرت میں
 چار چاند لگا دیئے۔ اورنگی ٹاؤن کے تمام بڑے ترقیاتی منصوبے کی تکمیل انہیں کے مرہون منت
 ہے۔ لہذا وہ اورنگی شہر اور شہر سے باہر بھی بے حد مقبول ہوئے۔ اپنی ہر اولیٰ چیز کی بنیاد پر وہ بار
 کولسٹر اندر بھی آبادی کے چیر میں تھہر ہوئے۔ ان کے اندر تعمیری اور تنظیمی صلاحیتیں بھرپور کام پر
 ہیں۔ ابھی یہ جوان ہیں اور ان کے حوصلے بہت بلند ہیں۔ انہیں شہر میں شہریت ہونے کی بناء پر ہر کام پر
 کامیابی ان کی منتظر ہے۔ شجرہ پندسی ملاحظہ ہو۔

ایس ایم اختر بن محمد بن علی وزیریاں، بن سید محمد ریاض الدین احمد،



نَفْسُكَ عَلَى اللَّهِ
 ۱۲۸۷۴



سید محمد محمود باروی

دشمنۂ لہ، ۱۹۵۴ء

باروی صاحب سید محمد محمود بخش محترم و خلیفہ محکم سید زین العابدین بن سید رحمت علی ۱۸۹۲ء
میں مولانا ابد علی نوگیر میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ عالیہ کلکتہ سے فارغ التحصیل ہوئے ۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۷ء
تک مدرسہ عالیہ کلکتہ میں بیڑہ مولوی کے منصب پر فائز رہے۔ تعمیر ہند کے بعد مشرقی پاکستان
ہجرت کی اور کلکتہ صبح اسکول میں لکچرر و تدریس میں مشغول رہے۔ ۱۹۴۹ء میں خزانہ سے بیکدوش
ہونے کے بعد کلکتہ میں مستقل آباد ہو گئے۔ آپ ایک اچھے شاعر تھے اور صاحب تصنیف ہندگ
تھے۔ آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں:-

(۱) شمع کے پڑنے (۲) جامع القراءہ

آپ کے چہنشاہ راہ خطبہ ہیں:-

اسرارے راز اور کنہ جہاد ہے مگر جوتا ہے دنیا میں کوئی نیک شکل سے

شمع کی جگہ پر پڑنے کا ہر مرتبہ جہاد برائیا جہاد مرنا ہر ایسا مرنا

۱۹۴۵ء میں مولانا حامی شاہ محمد نعمت اللہ نقشبندی کی دعوت حضرت آیات کے

موقع پر وہ لوگ باپ بیٹے نے فارسی زبان میں جو قطعات کہے تھے وہ سن کر ذیل ہیں:-

تہ ربی ملات اور محکم سید زین العابدین حضرت رئیس بارہ نوگیر

مست نعمت اللہ آں پس مراد کردی دل پر در شمع شوقین

سہ ۱۲ شوال ۱۳۵۵ھ اور ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کلان از ملا محمد عیسیٰ الہادی (ص ۷۰، ۷۱)

نوٹ: یہ محکم سید زین العابدین کے والد سید رحمت علی کلکتہ والی گورنمنٹ کے شہداء و شرف آثار تھے اور ان کی
کے متذکرہ تھے جہاں وہ بہت ہی محترم اور محترم تھے اچھی خاصی جاننا و بتانا اسی وجہ سے ان کے
قرینہ و ملا ہر دمہ و عزیز و خان بہادر اور رئیس کو لائے۔ سید رحمت علی کے ایک فرزند سید عبدالعزیز مشہور
شاعر گورنمنٹ ہیں۔ (جو شمال از شوالیہ خاں قی ۱۹۴۲ء)

بخشیم برین رفت تا گماه ارد
دل غلغله گشت اندوه انگیز
چون سال دلتش ز سپهر فلک
بگشتم بیامد بگرشتم چنین
که میریت بگر سال وصال
بگر سپهر شد بخت برین

تاریخی قطعات از حافظ سید محمد محمود یاروی مدرس عالیہ کلکتہ

ششم محبت اللہ شیخ کامل با قدا
بست از دار عارفت سفر سوشه جان
لویا میر طریقت عالمیہ الہیہ دین
بر حکم از عشق اقا دین کوہ گرس
نکر کی دم چون بسوسہ سالی دیشتر استرا
او غم فرقت دل من گشت بدست تو کی
آمد از غیب ما نظر این چنین را شش بحر
نہ پر حرقان زریب کلبہ نعت اللہ ناگاہان



ڈاکٹر آغا عابد الدین

صدر شعبہ سیاسیات، مٹی کالج ناظم آباد کوٹلی

ڈاکٹر آغا عابد الدین کے نانہ بزرگوار کا نام میر محمد سید عرب کالہ دہ
 فی دہ ننگورہ کے مسادات میں سے ہے۔ خان بہادر مظاہر شیش باہد سید محمد
 سعید کالہ دہ، اسکے بہنوئی تھے۔ آغا عابد الدین کی والدہ کی پوروش پادشاہت
 خانی بہادر مظاہر کے گھر ۱۰ دہ میں جہنی جہنی سپی ۱۰۹ کو پڑ پڑا کر آواہا
 پیدا ہوئے۔ اعلیٰ دین وطن ۱۰ میں آغا صاحب کی ولادت کا ذکر اس طرح
 کیا ہے کہ آغا فضل الدین کے بیٹا پیدا ہوا ہے جس کا نام آغا عابد الدین
 ہے آغا صاحب کے دادا حاجی وحید الرحمن کی خانی میکاں کین سید
 قانی کی اولاد تھیں اس لیے وہ آغا کہلائے اس طرح اس کو مسادات
 دہوی ہونے کا فخر بھی حاصل ہے۔ آغا عابد الدین پندی لیب کی
 دہ سے شیخ صدیقی ہیں جو درجہ کے مشہور فارواہ ہے جبکہ ماہی نسب
 کی دہ سے سیدی زیدی داسلی ماہی زری ہیں۔ یہ شعل ہیں درجہ کے تھیں
 کہلانے کے تھیں رکھتے ہیں اور رئیس اپن دہیس کہلانے ہیں پناہی صنف
 احوال کی کتاب پادری سلطان میں ان کے چچا مولوی مصلیٰ الدین کا ذکر
 خصوصی طور پر آیا ہے وہ درجہ کے مسلم لیگ کے کسٹری کے اور کسٹری
 پاکستان میں نمایاں طور پر حصیلا تھا ان کے دہ سے چچا مولوی لطاف الحق
 بروہم الکاک شرف الدین بھی میری کے سلاسل فروہ سے تھے۔
 آغا صاحب کی والدہ کے نانہ سید عبدالمجید اور سید قربان علی ریلانی، سید
 اہم علی کے والد تھے اس طرح دونوں آپس میں حقیقی بہن بھائی تھے۔

نسب ماہری

اصلی گرامی

پیشہ	نسب ماہری
۲۶	ڈاکٹر آغا عابد الدین
۲۵	نہ جانعلی الدین محمد شعل
۲۴	سید محمد سعید کالہ دہ
۲۳	نہ جہ سید محمد سعید
۲۲	سید نام علی
۲۱	نام صوم
۲۰	میر ہر علی
۱۹	میر قمر علی شہید بکسر
۱۸	سید رفیع علی
۱۷	سید جبر الدین
۱۶	سید شاہ علی الدین
۱۵	سید شاہ و شہباز
۱۴	سید شاہ بہر
۱۳	سید شاہ پھول
۱۲	سید شاہ عابد الرحمن
۱۱	سید شاہ اسٹین
۱۰	سید شاہ پولس
۹	سید شاہ باگھ
۸	سید شاہ بران الدین
۷	سید احمد باجیری

سلطہ اعلیٰ دین وطن ص ۱۰۲۰ شریعت ص ۱۰۲۰ شریعت ص ۱۰۲۰ شریعت ص ۱۰۲۰

باب ۱۵ شجرہ سادات علوی تھانوی

پشت نبر اس کے گرامی

- ۲۱ - سلطان مریخ شاہ (امیر اسلطان)
- ۲۲ - مرخان شاہ
- ۲۳ - سلطان محمد شریف
- ۲۴ - سلطان ابواسمٰعیل برق شاہ
- ۲۵ - سلطان ابوسعید داری (سکونت ہندوستان)
- ۲۶ - ابوالحسن داری
- ۲۷ - ابوالدین کمالی حق و فاضل
- ۲۸ - عبدالعزیز عبدالرسول
- ۲۹ - قاضی محمد ناصر (سکونت چمنشاہ)
- ۳۰ - محمد مازی مصیب الرحمن
- ۳۱ - شاہ عبدالرزاق رحمتی (مقتدر مرہٹوں)
- ۳۲ - شاہ محمد مزیں شہا
- ۳۳ - شاہ جمال محمد مصطفیٰ خیر النساء
- ۳۴ - محمد یحییٰ
- ۳۵ - عبدالقادر
- ۳۶ - عبدالکبیر
- ۳۷ - حبیب اللہ مراد علی (سکونت تھانوی)
- ۳۸ - قلام حبیبی
- ۳۹ - حافظہ رحم علی
- (صحر حلاک)

پشت نبر اس کے گرامی

- ۱ - حضرت علی خدیج نور الدین سیف الدین
- ۲ - محمد اکبر
- ۳ - حسین محمد مانی
- ۴ - علی احمد انکلی
- ۵ - حسین بن علی بن محمد بن حسین
- ۶ - نور الدین دوسری
- ۷ - شہید الدین حق پرست
- ۸ - علی احقر محمد حق
- ۹ - علی اکبر عواد دست
- ۱۰ - علی اسفندیار کات
- ۱۱ - ابوالقاسم
- ۱۲ - ابوالحسن
- ۱۳ - ابوبکر مراد علی
- ۱۴ - علی زکی
- ۱۵ - محمد زکریا
- ۱۶ - زکریا شانی
- ۱۷ - محمد شہید
- ۱۸ - محمد بن یحییٰ مراد شاہ
- ۱۹ - حسین نور الدین
- ۲۰ - علی سر مست



شجرہ شاہ سار مسعود فغانی

اسلمے گزائی	اسلمے گزائی	اسلمے گزائی	تبرہ
۱۰۔ شاہ سار مسعود	۱۰۔ شاہ سار مسعود	۱۰۔ شاہ سار مسعود	شاہ سار مسعود فغانی کا دور محمد غزالی
۱۱۔ شاہ فغانی	۱۱۔ شاہ فغانی	۱۱۔ شاہ فغانی	کا دور ایک ہے اس کے علاوہ سید ابو الفرج
۱۲۔ عطا اللہ فغانی	۱۲۔ عطا اللہ فغانی	۱۲۔ عطا اللہ فغانی	واسطی غزنی سے ہندوستان محمد غزالی کے
۱۳۔ طاہر فغانی	۱۳۔ طاہر فغانی	۱۳۔ طاہر فغانی	ساتھ آئے تھے۔ سید دانش علی صفت کے
۱۴۔ طیب فغانی	۱۴۔ طیب فغانی	۱۴۔ طیب فغانی	مطابق سید ابو الفرج واسطی کا پشت نرہ
۱۵۔ شاہ عرف فغانی	۱۵۔ شاہ عرف فغانی	۱۵۔ شاہ عرف فغانی	ہے۔ چونکہ دونوں ہمسر ہیں اس لیے شاہ
۱۶۔ شاہ عرف فغانی	۱۶۔ شاہ عرف فغانی	۱۶۔ شاہ عرف فغانی	سار مسعود فغانی بھی حضرت علی کی ہندو ہیں
۱۷۔ ملک آصف	۱۷۔ ملک آصف	۱۷۔ ملک آصف	پشت میں ہیں۔ اصل عرفانی احمد اصول ملک آصف
۱۸۔ بطل فغانی	۱۸۔ بطل فغانی	۱۸۔ بطل فغانی	کی دیکھ بھی ہندو ہیں پشت کو کسی تقسیم کیا
۱۹۔ عبداللہ	۱۹۔ مل بن حلیہ	۱۹۔ مل بن حلیہ	جاسکے ہیں اس لیے تقسیم شدہ شجرہ دیکھ
۲۰۔ محمد بن حلیہ	۲۰۔ شاہ جعفر	۲۰۔ شاہ جعفر	کیا گیا۔ (مرف)
۱۔ حضرت علی	۱۔ محمد بن حلیہ	۱۔ محمد بن حلیہ	
۲۔ سار مسعود	۲۔ حضرت علی	۲۔ شاہ عبداللہ	
۳۔	۳۔ دتھن، لاوس،	۳۔ محمد بن حلیہ	
۴۔ دتھو	۴۔	۴۔ حضرت علی	
۵۔	۵۔	۵۔ تقسیم شدہ شجرہ	
۶۔	۶۔	۶۔ شجرہ	

شاہ سالار مسعود غازی

د شیعہ نسب سے

حضرت علیؑ نے اپنے فرزند امیر محمد بن حنفیہؑ کو ایک فرقہ میں اشتراک دل و دودلہد حاصل کرنا چاہا لیس ہتر لڑایا۔ محمد بن حنفیہؑ کے خصال و کمالات تواریخ کی کتابوں میں درج ہیں لیکن ہدایات کے مطابق حضرت امام حسینؑ نے بھی فرقہ ملافت حاصل کیا تھا۔ محمد بن حنفیہؑ کے مدد سے تھے۔ ۱۱۱۱ء شاہ عبداللہ غازی ۶۰۰، شاہ عبدالفتاح غازی شاہ سالار مسعود شاہ عبداللہ کی اولاد میں ہیں۔ جبکہ شاہ عبدالفتاح کی اولاد میں خواجہ احمد گیسو، ملا زبیر و مرشد ابی ترک شاہ طاہر پاکستان مشہور ہیں۔ سالار مسعود غازی کی والدہ کا اسم گرامی شہر محل ہے جو سلطان محمود غزنوی کی بیٹی تھیں۔ سالار غازی حضرت علیؑ کی پندرہویں پشت میں تولد ہوئے تھے۔

سالار شاہر غازی مسعودؑ میں لشکر جوہر کے ساتھ غزنی سے قندھار تشریف لائے پھر شہر کی راہ سے اجیر نیچے۔ یہیں ۱۱۱۰ء جب ۵۰۰۰ کو کینڈہارقت جیو صادق سالار مسعود غازی کی ولادت ہوئی۔ جب چار سال کے ہوئے تو سید ابوالہسین نے بسم اللہ پڑھوائی۔ دس برس کی عمر سے حبوت الہی اور شہب بیداری کا ذوق پیدا ہوا۔ ۵۰۰۰ میں سلطان محمود غزنوی کا لشکر سوات پر حملہ آور ہوا جس میں سالار شاہ غازی، غریب جوہر و شہسوار اور علی حقیت حضرت لاکر نے بڑے بڑے کامائے انہم میں تھے۔ ۵۰۰۰ میں جب آپ ۵۰ سال کے ہوئے تو اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کی غرض سے پہلے پنج پھو، ہندو راجاؤں کا پیام دیا کہ یہاں سے چلے جائیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ایک دینی ملن مرتد کیا جلتے کیسے کفار دینی نہ لے جائیں۔ لشکر اسلام احمد کفار کا مقابلہ کر چلی جنگ جس کے سالار مسعود الہی تھے سالار مسعود کے اتحاد ہی اس جنگ میں ہندوستان کے ۱۱۱۰ ہندو تاملاناہین ہندو شریک تھے۔ فوج کی قیادت تھوہ ہرنے کے باوجود دوسری جنگ میں بھی مسعودی کو کامیابی حاصل ہوئی لیکن تیسری جنگ میں آخری فیصلہ کن لڑائی کے لیے ہندوؤں کا حتمی اتحاد اجتماع ہو گیا۔ ہندوؤں نے آخری دم تک لڑنے کی قسم بھی کھائی تھی۔ آخری جنگ کا جب آغاز

ہوا تو میرا دل شکستہ ہو گیا۔ جب سالانہ عید کی گمان دی گئی تھی اور خود سالانہ عید کا وقت
 میں رہا۔ گھبراہٹ کا دل بڑا۔ سید احمد اللہ فرخ کو گمان میں شہید ہو گئے۔ یہاں وجہ فرخ کی
 موت میں شہید ہونے وہ پیشہ ہے کہ نام سے آگاہ بھی نہیں ہیں۔ جب اسلامی فرقہ کے بڑے
 بڑے علماء، شیعہ، سنی، گنہ گار اور سنیف، دینی کو دیکھ کر بے حیا گناہیں دے بھی شہید ہو گئے تو مسلمانوں
 پر مایوسی چھانے لگی۔ ۱۲۰۴ھ میں جب شہنشاہ کو پھر حشر میرا ہوا اور وہ بتو تین کے سر ہی سر تھے۔ سالانہ
 مسعود قاری شہید بنائی ہفت کے تیسرے زخمی ہو کر شہادت کے در پر فانی ہو گئے۔ آپ کا مقصد
 سکندر دہلوی نے آپ کو گھر سے سے نکالا اور ایک وقت کے لیے مرزا کو اپنے دائروں پر رکھا اور
 بے ساختہ دہلی لے گیا۔ اسی جگہ آپ کی تہہ بزم تکفین محل میں آئی۔ سکندر دہلوی نے کہہ ہی براہِ مین
 دہلی کیا گیا۔

دلی کا بادشاہ یزد شاہ قلیق آپ کا بڑا مستعد تھا۔ چنانچہ مدت ہے کہ جس وقت
 بادشاہ کو شہر کا مسرکہ پیش کیا اس کی والدہ نے نیت کی تھی کہ اگر اس کا بیٹا اس جہم میں کامیاب
 ہو گیا تو وہ سالانہ عید کے روز کی زیارت کے لیے ہزار حج جائیں گی۔ اس مسرکہ میں یزد شاہ قلیق
 کامیاب ہوا تو اس وقت کے کمال جنگ سید امیر وہ بہاؤ تھی کہ ساتھ زیارت کی خرچ سے ہزار حج
 گیا اور صرف پر عارضی دی مایہ رمانے فرمایا کہ میں نے خود دیکھا کہ سالانہ عید کا دن ملال وقت
 شہر تشریف لے گئے اہلکار وقت واپس تشریف لے گئے۔ بادشاہ نے جب دیکھا تو مسرکہ
 کی وہی تاریخ تھی نئیالی کا وہی وقت تھا۔ بادشاہ متحیر کے مدعا ہو کر کہ وہ مسرکہ راست کے
 بلے میں دریافت کیا تو میرا دے جواب دیا کہ اس سے بڑی کیا راست ہوگی کہ تمہارے
 سلطنت اور ملک ساقی رہائی کہ ہے ہی۔ یہ سن کر بادشاہ اور بادشاہ مستعد ہوا۔ فقہ القراءین
 کے مطابق سلطان دہلی آیا اور شہنشاہ میں فراس کو نت پر شہر خود صرفیاد کے گدہ میں شاف
 ہو گیا اور سالانہ عید کے عرس کی وقت ہو کر زندگانی کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔
 اندک دیر عالمگیر حضرت سید محمد کو ساتھ لے کر ہزار حج آیا اور میلہ بند کرنا چاہا مگر میلہ

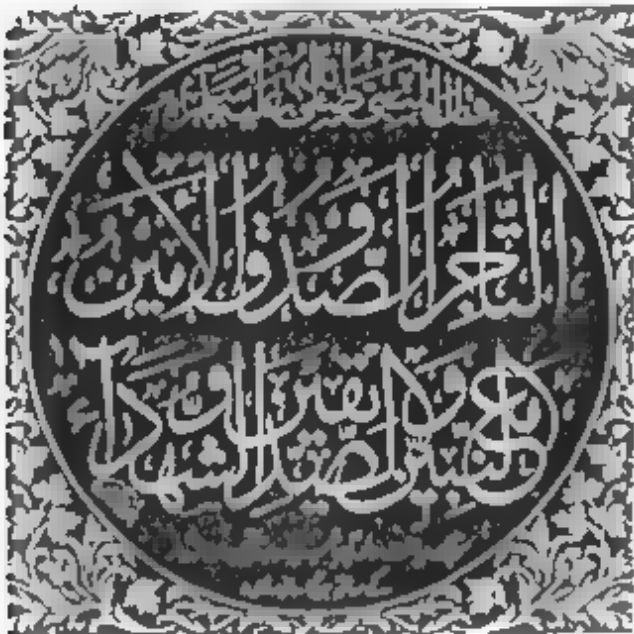
ملہ سید سالانہ مسعود قاری ۱۲۰۴ھ

ملہ پھر بنید ہندی آف ہزار حج کا مسرکہ سید حسن ملک دہلی ۱۲۰۴ھ

خون ہر گدا۔

فروغ (۱۲۱) میر خسرو نے تحریر کیا ہے کہ سال ۱۳۵۰ھ کو ایک تاریخی شخصیت اور شہید ماسٹر تھے۔ (دعوتِ اسلامی، ص ۱۵۵)

(۲) سال ۱۳۵۰ھ کی شہید کا مزار پرانے میں ہے کنہ سے چاند کے مددگار کے
بہتے بڑھتے مع سالن چھوڑا ہوا کھسکا ہوا ہے۔



حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی علویؒ

شاہ نیاز احمد بریلوی ۱۲۵۵ھ میں سرسید میں متولد ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد بنگال کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے محبت اعلیٰ شاہ آیت اللہ علوی حضرت تاج چوگرہ کے نقاب تشریف لائے۔ بعد میں سرسید منتقل ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حکیم شہ محمد رحمت اللہ علوی تھا۔ آپ کے آباؤ اجداد مسلمان عقیدہ کا رہنے والے تھے۔ آپ کی والدہ بی بی مادر ثریٰ وارثہ کا طوطیہ۔ آپ کے نانا کا نام سید سعید الدین مرضی چشتی تھا جو امام غزالی و سنی و شافعی اہل اہل میں سے تھے اور شیخ حکیم اللہ جہاں آبادی چشتی کے خلیفہ تھے۔ بی بی لائڈ بیگم محی الدین پاساوی قادری سے محبت تھیں۔ شاہ نیاز احمد بریلوی نے پندرہ برس کی عمر میں تحصیل علوم دہری سے فارغ ہو کر سارہ مصنف حاصل کی۔ تین روزہ علم کی ایک جہت آپ سے سولات کرتا رہی اور آپ سب کے جواب دیتے سب سے تکرار آپ کی لیاقت کو دیکھ کر سب حاکم لے کر آپ کے سر پر سارہ بندی کی شاہ نیاز احمد بریلوی بارہ برس تک حضرت شاہ غفر العالی دہلوی چشتی کے فیض حاصل کر کے مستند تکیہ اور سارہ مبارک حاصل کیا اور چشتی لفظ میں سلاسل میں داخل ہوئے۔ ۱۲۸۵ھ میں حضرت سید محمد اللہ قادری قادری نے آپ کو خرقہ خلافت عطا کیا جس سے آپ سلاسل قادریہ میں بھی داخل ہو گئے۔ حضرت عبداللہ قادری بغدادی نے شاہ نیاز احمد بریلوی کا نکاح اپنی دختر سے کر دیا۔ حضرت شاہ نیاز احمد کی دوسری زوجہ کے بطن سے شاہ نظام الدین حسین علوی اور شہ میر الدین حسین علوی تولد ہوئے۔ حضرت عبداللہ قادری بغدادی نے شاہ نیاز احمد کو دیکھ کر شہر بلی جانے کی ہدایت فرمائی۔ آپ شہر کوچ کر شہر کے وسط میں مسکن بنا جو محلہ بلیہ قلعہ کے نام سے مشہور ہوا۔ خانقاہ بلیہ میں بہت جوں بچے لگا۔ لاٹریہ ایران، افغانستان، مصر و عرب سے آپ کی خدمت میں آئے۔ شاہ نیاز احمد بریلوی ۹۵ سال کی عمر پر ۱۲۹۵ھ میں دارالافتاء فی ۱۲۹۵ھ میں رابہ تک عدم ہوئے۔ آپ کا مراد بلیہ میں خانقاہ عالیہ نیاز احمدیہ میں مرجع خلافت ہے۔

آپ کے نواسے کے قریب ہی اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کا بھی بڑا ہے۔
تصانیف: در بیان سارہ شمس الدین محمد دیر بازار سید علی کوثر الدینوں کو سارہ نیاز احمد رضا علی باب علی شہر نظام

مقامی رشتہ سیدہ الرتبہ وغیرہ۔

لے حد نامہ چنگ۔ کپی محمد آیت اللہ شہ ۱۲۹۵ھ از مکتبہ سنی نیادی

شیخ آموں و شاہ مبارک ارزانیؒ (شجرہ نسب شاہ)

اس شاہزادہ کا مورودسکن و مکن و مکن تھا۔ اسی خاندان کے ایک بزرگ شیخ عبداللہ چرموی نے چرسا کر سکونت اختیار کی جو کسر کے نزدیک قلع غازی پور صوبہ بونہ میں واقع ہے۔ حضرت آموںؒ ہی خانوادہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد شاہ ابراہیمؒ نے اہل و عیال کو مع چرسہ کے قتل مکانی کر کے موضع چھایاں، پٹنہ صوبہ بہار میں سکونت پذیر ہوئے۔ اس موضع کا امام ابراہیمؒ پورچروایاں رکھا گیا۔ حضرت آموںؒ شیخ شرف الدینؒ جیسی میری کے مریدہ بنیدہ تھے۔ آپ نے خود و الملک سے کسب فیض کیا اور بیعت و خلافت و اہمات حاصل کی۔ اس عہد میں صوبہ بہار کا حاکم یا عامل کوٹکا تھا۔ سکھ نو مسلم تھا۔ حضرت آموںؒ کا وصال بروز جمعہ ۱۲ شعبان ۱۰۸۷ھ کو ہوا۔ آپ موضع ابراہیم پور چھایاں میں مدفون ہیں جہاں آپ کا سزار موضع قلعائی ہے۔

حضرت آموںؒ کے فرزند کا اہم گری شیخ اندازؒ تھا جو اپنے والد محترم کی وفات کے بعد سہارنہشیں ہر کر شیخ اررنی کے نام سے مشہور ہوئے۔ شیخ اندازؒ کی وفات کے بعد ان کے فرزند و بیٹے شاہ مبارکؒ کو خانقاہی سنبھالی۔

خواجہ فضل علی شاہ قریشی

ان کے آقا و اجداد عاصمی بیچار کے ساتھ عرب سے منہ
آئے وہاں سے یہ نوالی جا کر آباد ہوئے۔ داد و پرتے ہونے کے
سبب اس بستی کا نام داد و میل سپہ۔ کچھ عرصہ و کتاب کلا مانغ
میں سکونت پذیر ہوئے ہاں ہی قریشی کہلاتے ہیں بلکہ
۱۲۰۰ھ میں داد و میل میں ہونے کیسین پھر عثمان میں ملے ہیں۔

صوفی محمد طیب نقشبندی

صوفی طیب کے والد بزرگوار کا اسم گرامی ملا محمد حاجی قادری قرق
محمد تعلقہ نقشبندی ملاسل سے فلک تھے، اگرچہ صوفیہ تحصیل
ذکر کی طرح میرزا عاصی ہیں ۱۱۹۵ھ میں ولادت ہوئی۔ آج کل دگر
میں قائم خانی مدرسہ میں تیس پر پڑھیں۔ جہاں ان کا استاد فیضان
دام کا گھرانہ ہے قائم کو مستند بار شرف ملاقات حاصل ہوا ہے
ہر زبان بزرگ ہیں۔ شجرہ کی مدد سے یہ انداز ہی القاب ہیں۔

شجرہ مزینت نقشبندی شجرہ مزینت
صوفی طیب قادری نقشبندی صوفی طیب

سید پر محمد الرحمن پیر سید سید علی
خواجہ عبدالرحمن نقشبندی شجرہ قریشی

مولانا مظہر دادر شاہ سراج الدین
سائیں ناکل شاہ خواجہ عثمان دہلوی

قادری بخش جہاں خیل دوست محمد قضاہ
حاجی انور شاہ احمد سید دہلوی

حاجی محمد عالم ابو سید احمد دہلوی
شریف وقتی عبداللہ شاہ مجدد

مولانا ابو سید دہلوی سہر جہاں ماناں
خواجہ قاسم علی شاہ نور محمد بدایونی

مرد جان جاناں محمد علی دہلوی
سید شمس الدین سیف الدین سیف

نور محمد خواجہ محسوم
سیف الدین سیف محمد الف ثانی

محمد محسوم پاکاں مجدد الف ثانی
خواجه دانی شاہ

محمد علی کنگل بدایونی شیخ زاہد
عبداللہ احواد

میتھرب چرنی عطاء الدین عطاء
سید مراد علی نقشبندی

باب ۱۲ مشائخ ہستی

شجرہ نسب امام تاج فقیہہ زمیری ہاشمی کئی

حضرت محمد المصطفى

حضرت عبداللہ

حضرت محمد مصطفیٰ اعظمی علیہ السلام

حقوق برابری

طبعة في دار الحديث

طاهر محمد الجار الله

قسم الارضين

11/23

شیخ الحداد

تحت إشراف

طبر البر الیوم

المعروف

طريقه البريدي

تجزئة المساحة

سید محمد رفیع

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله

امام رضا و فقہ

شیخ اسماعیل

2. 亞細亞

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الطراز الأئمة الكرام أجمعين

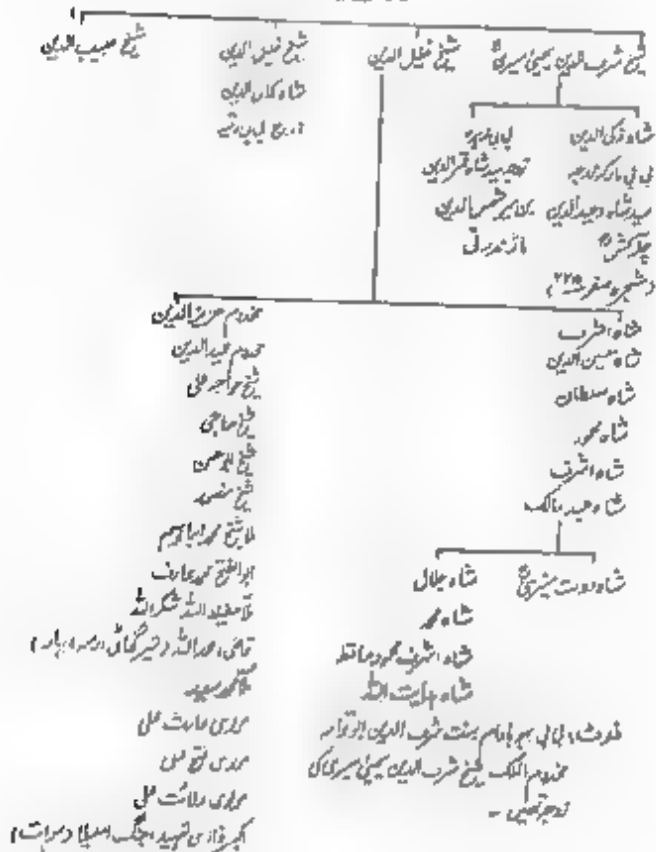
عاشق اسماعیل
۲۱ صفر ۱۱۶۲

طبع اسمہ ریل
دسمبر ۱۹۱۱ء



اولاد شیخ اسرائیل منیر شریف بہار

شیخ یحییٰ الہی



ملک کو ملحقہ مسکن

اولاد شیخ اسماعیل بن امام تاج فقیهه (مشهوره ۱۲)

شیخ	شیخ ملا علی
شیخ الزکریا	شاه سلطان شطاری
لیال سید سید	شاه محمد علی
شیخ شعیب	شاه جمال شطاری
شیخ پیر احمد	شاه عالم شطاری
	شاه ملا شکر شطاری
	شاه ابوالمیثاق شطاری
شاه عبدالرحمن شطاری	مقدم اوسیس شهید
شاه احمد	دوران شاه علی ابدالی
شاه طبر	شیخ ملا الدین
شاه مصطفی	شیخ محمد گداز
شاه مرتضی	شیخ مراد
شاه امان الله	شیخ ملا محمد گل
شاه عطای	دوست محمد راجه اول
شاه حمید المصفا	شیخ خدا بخش
مولانا حمید الشکر میرزا	دوران ملا بخش
	میرزا حسن خان
	دوران تاج محمد
	دوران ملا بخش
شاه بیاض علی	احمد حسن خان
شاه عبدالرشید	
شاه سجاد حسین	
شاه عبداله	
شاه نصیر محمد راجه	

خودش، شاه فرید میرزا کی اولاد بحکم پر شهید، برگزیده شیخ متقرب برین آباد چوئی -

حدائقه الانساب ص ۱۳

اولاد شیخ عبدالعزیز بن امام تاج نقیبه

(۳۳)

شیخ سیدان نگر میر	ممدوم نصیر الدین
شاه حطابان	ممدوم جلال میرزا
شاه تاج الدین	ممدوم شیخ شعیب شیخپوری
شاه عبدالکاک	ممدوم شاه مظفر
شاه عبدالغنی	ممدوم نظام الدین
شاه محمد زکریا	ممدوم شاه فیروز
ممدوم شیخ احمد	شاه جلال غفر الدین
ممدوم شیخ احمد	
شاه میسر الله	شاه عبدالقادر
دولتان تاج الدین احمد	شاه نور الدین
شاه عیادت الله	شاه محمد کاج
شاه متو الله	شاه تراب مل
شاه میر الله	میسر کبیری
شاه بدیع الحق	شاه برهان مظفر
شاه حسین الحق یحیی	شاه شرف الدین احمد
شاه غفر الحق	شاه نجم الدین فردوسی
لعل میرزا محمد	
امیر حسن خان	
(نور الدین)	

شیخ محمد یحییٰ بن شیخ اسرائیل منیری

(شعبہ صحت)

شیخ یحییٰ شیخ اسرائیل کے ٹٹے سے فرزند تھے جو معرفت میں بلند مرتبہ تھے۔ سلاسل
چشتی کے سرکردہ بزرگ تھے اور فردوسی سلاسل میں سرور فقر تھے۔ بابائے مریدانہ شکر سے
بھی رغبت تھی اور امیر کبیر سید علی ہمدانی شمسیری بھی آپ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ
نے قاضی شمس الدین سمری کو خطوط لکھے جو اپنے جہد کے اکابرین میں تھے اور یہ حدیث و
پربہیز کا رشتہ۔ آنکھوں میں مدی بھری میں کوہ کیا۔ آپ محمد دم الحک شیخ شرف الدین کبیری
منیری کے والد ماجد تھے۔

شیخ نجیب فردوسی مرشد شیخ شرف الدین یحییٰ منیری | آپ شیخ بدر الدین سمرقندی
کے مرید تھے۔ مصروفیت و معرفت میں بہشت کی یاد دلاتے تھے۔ آپ بہت سی عیویں
کے مالک تھے۔ حوض قوسی کے کنارے آپ کی قبر بہت منسوب ہے۔ حضرت شیخ شرف الدین
یحییٰ منیری آپ کے خلیفہ نامی تھے۔

تذکرہ مخدوم شیخ شرف الدین تیری

(شعبہ ص ۳۱)

۱۹	شرف الدین کی	مخدوم صاحب ک ولادت منیر شریف بہار میں ۲۹ شعبان
۱۸	خواجہ نجیب فردوس	۱۱۱۵ھ میں اصدات ۵۰ شوال ۱۱۵۵ھ میں بہار خانقاہ میں بہار
۱۷	دکن مدین	وفاوت کے وقت دہلی کا بادشاہ ناصر الدین محمد تھا۔ اور وفات
۱۶	نجم الدین کبرنی	کے وقت سلطان یوزب شاہ تغلق کا نواسہ تھا۔ آپ سید شاہین
۱۵	ضیاء الدین ابو نجیب	پیر گجرات الدکاہ جملی کے قریب تھے جو جعفری سید تھے نسب
۱۴	وجید الدین ابو حفص	پوری کا دوسرے زبیری دھنی اور حضور رسالت آپ کے دین
۱۳	خواجہ محمد	عم کی اولہ دھنی۔ آپ کے داماد شیخ اسرار علی کے والد مولانا تاج
۱۲	عبد اللہ عسیر	فقیر بیت المقدس سے آکر تیر میں پٹنہ صوبہ بہار میں ہوئے
۱۱	غلام احمد سپاہ و نیروی	تھے۔ زہد و تقویٰ اور علم میں بے حادادہ شروع سے ہی متاثر ہو
۱۰	خواجہ رشاد علوی	ہے۔ بچپن میں آپ کی تعلیم گھر پر ہی ہوئی۔ آپ نے کم سن ہی میں
۹	خواجہ ضیاء بنوری	مفتاح اللغات کو حفظ کر لیا۔ جب شہر کو پہنچے تو آپ نے اس
۸	خواجہ بزرگ تھی	وقت کے جید عالم دین مولانا شرف الدین ابو قاسم تھاری سے
۷	خواجہ معرفت کریم	علوم ظاہری و باطنی حاصل کیے۔ ابو قاسم نے اپنی دختر سہو نام
۶	غلام علی رضا	کو اپنے ہونہار شاگرد کی زوجیت میں دے دیا جس سے شاہ
۵	امام موسیٰ کاکم	ذکی الدین سے نسل چلی۔ آپ اپنے بڑے بھائی شیخ حسین کے
۴	امام جعفر صادق	بھراہ خواجہ نظام الدین ادریس کے پاس تشریف لے گئے اور
۳	امام باقر	نے شیخ نجیب فردوس کے پاس بھیجا جن سے آپ نے فہم
۲	امام حسین	بیعت حاصل کیا۔ آپ کی عبادت و ریاضت اور وقار و ہمت
۱	حضرت علیؑ	

دارم مریا ص ۳۵ تاریخ بادگی ص ۵۵، ۶۱ و احیاء دین ص ۳۱ و دارم مریا ص ۳۵

کا شہرہ ایران سلطان ملک پہنچا۔ سلطان محمد تغلق نے پنجہ خانقاہ میں بنوادی۔ ان کے مریدوں
 کا تعداد ایک لاکھ تھی۔ حضرت مخدوم کی غازی خانہ حضرت سید اشرف جہانگیر مہمانی
 نے چھائی۔ حضرت مخدوم کی تصانیف مشہور ہوئے ہیں۔ مثلاً لیکن مشہور حسب ذیل
 ہیں۔ مکتوبات ہمدانی، دروہدی، بہشت و بہشت، معدن المعال، نئے السانی، راحت القلوب
 قرآن پر ہفت، مونس المریدین، تحفہ نقیبی، لائے دہری، عقائد شرعی، اجوبہ۔ اجوبہ نامہ یہ۔
 اور ادا وسط، فراموشی دین، رسالہ اشارات، رسالہ کیمہ۔



❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا لَهْدَانَا
 وَلَهُ الْحَمْدُ رَبِّ الْعَالَمِينَ

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦



مولانا ولایت علی زبیری صادقپوری (شجرہ ص ۴۱)

- ۱ مولانا ولایت علی زبیری صادقپور چشتیہ کے رہنے والے تھے۔ اس نسب کو انگریزوں نے ملائیشیہ میں مسما کر دیا۔ مولانا ولایت علی زبیری امام تاج فقیر کی اولاد میں تھے اور۔
 محمد دم الکب شریف الدین بیگم انیری کے ہم جد تھے۔ اس خاندان میں کثرت سے علما و گز سے
 ہیں چنانچہ علامہ دکنور بہت مشہور ہیں۔ سید احمد شہید بریلوی بھی سے واپسی پر حبیب صادقپور
 شریف لائے تو مولانا ولایت علی بھی ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ سید احمد بریلوی
 مولانا ولایت علی اور مولانا ولایت علی اور مولوی شاہ محمد حسین کو پناہ خلیفہ متین کر کے جہاد پر
 روانہ ہو گئے۔ سید احمد بریلوی اور شاہ اسلم علی شہید کی شہادت کے بعد ان دونوں نے تحریک
 جاری رکھی۔ درنہا نہائی گرفتار کر لئے گئے۔ وہ گرفتار ہو کر قید آئے۔ مولانا ولایت علی عفو
 میں انتقال فرما گئے تو ان کے بعد ان کے بھائی مولانا ولایت علی تحریک کے سربراہ ہوئے۔
 ۲ شہید احمد جان کو مولوی احمد صادقپوری اور مولوی شاہ محمد حسین تحریک میں شامل ہونے
 کے مقبب گرفتار کر لئے گئے۔

مولانا ولایت علی کے صاحبزادہ محمد شاہ بخاری زبیری صادقپوری جنگ امبیلہ
 (سوات) میں سید احمد شہید، ماکوٹ کی فوج کے سپہ سالار تھے جنہیں خان جن خان میں
 انگریزوں نے قتل کر دیا۔

مولانا ولایت علی زبیری صادقپوری صاحب تصنیفات بزرگ تھے۔ ان کی چند تصنیفات

درج ذیل ہیں۔

۱) رسالہ دعوت (۲) رسالہ لبیر الصلواة (۳) رسالہ شجرہ باشرہ (۴) خیال اشک (۵)

رسالہ پرمخت۔

ملاحظہ فرمائیے یہاں مولانا داؤد پور قدس سرین نے مولانا ولایت علی

مشائخ زبیری مکی ہاشمی منیری شیخ شاہ اسماعیل زبیری مکی ہاشمی (شعبہ مصنف)

مخدوم شیخ اسماعیل امام محمد نایق تقیہ، تاج منیر کے فرزند تھے۔ امام تاج تقیہ
مکہ مکرمہ میں، انیس کے دہے دہے والے تھے۔ ان کا پہلا درجہ کے بطن سے دو فرزند فرزند ہوئے۔
۱۔ مخدوم شیخ اسماعیل (۱۲) مخدوم شیخ اسماعیل مدجاولی کی وفات کے بعد انہوں نے اپنی
سال سے عقد ثانی کیا جس کے بطن سے شیخ عبدالعزیز تولد ہوئے۔

وایت ہے کہ حج کے دوران امام نے جب مدینہ منورہ میں دو فتنہ افروز پر فاضلی
دی تو آپ کو کثارت ہوئی کہ منیر میں حسرت صوفی مومن و رفیق بیٹی کی مدد کریں۔ حسب ہدایت
آپ اپنے اصحاب کے ساتھ فائز منیر ہوئے تو میاد کی کاہند و راجہ ت، راجہ ایک لشکر
جرام کے ساتھ مزاحم ہوا آپ نے کفار کا سخت مقابلہ کیا اور اسے شکست فاش دی
آخر کار راجہ مارا گیا اور محن پر آپ کے اصحاب کا قبضہ ہو گیا۔ بہم کے عائد پر آپ نے اپنے
بڑے صاحبزادہ مخدوم اسماعیل اور شیخ عبدالعزیز کو جنوی بار میں دی کی تسمیہ کا کام سپرد
کیا۔ شیخ اسماعیل کو آپ نے عبور دیلے گنگ شامی بیار تربت کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے
بھیجا اور حرد واپس پر شلم چلے گئے۔

تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ سلطان علاؤ الدین خلجی نے ۱۲۹۶ء میں مخدوم شیخ اسماعیل
کی سرکردگی میں ایک لشکر جمع کر فوج کرنے کے لئے بھیجا مگر ہندو ہزار گھوڑا سوار دست
تھ لیکن مسلمانوں کا یہ لشکر سستی پور کے مدیک، سکری کے مقام پر ہندو راجہ کی فوج سے شکست
کھا گیا۔ دوسرے سال ۱۳۰۰ء میں شاہی لشکر شیخ اسماعیل کی سرکردگی میں پھر روانہ ہوا اس
دفعہ راجہ شکست کھا کر گرفتار ہوا۔ اسے پانچ لاکھ دیناروں میں بھیجا گیا جہاں اس نے اطاعت
دا کر نانا شاہ ۱۳۰۲ء تک یہیں رہیں مگر آٹھ ہزار نو اکڑ زمین جس میں ۱۲۵۰، ۱۲۵۰، ۱۲۵۰
لوٹ مہر پر شادی نے ان کی سوانح عمری سترہویں صدی عیسوی میں لکھی جس کا نام
(تذکرہ صوفیائے بنگال ص ۵۲)

۱۲ سالہ الشہداء ہے :

قبول کر لیا۔ اور ایک معاہدہ کے تحت اس کی موردی سلطنت وائیس علی محمد سلطان دہلی سے
 اسے ہندو خراج کا سچا سالانہ مقرر کیا بعد ازاں راجہ سلطنت دہلی کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔
 آپ کی پڑپوتی بی بی سعد علیہ السلام شیخ شیبہ شیبوری کی والدہ تھیں جن کا سزا میر جگر کرما میں ہے، آپ کی
 اولاد میں سلطان سطر کی کے شاہ ملا علی شاہ قاضی سطر ری اور محمد دم الہی شہید شہور ہیں۔
 محمد دم حسین کا سزا میرہ درگاہ رحمت گاہ میں ہے۔



قادیان اور ملتان میں تقسیم کر دیں اور والدہ سے عرض کیا کہ مجھ کو علم باطن کا شوق ہے۔ والدہ نے
 طے کے روز سے دیکھو اس کے اور اٹھارہ سال کا عمر میں خلافت عطا کی۔ در سال ۱۰۴۰ھ میں ہوا
 حاجی حمید الدین آپ کے خلیفہ تھے۔ آپ کے فرزند کن الدین چندھوسی ۱۰۵۵ھ فتح بنگال
 کے وقت اہل بنگال بادشاہ کے ساتھ تھے۔ انھوں نے حاجی محمد بہادر علی مقبرہ ہے۔

۱۰۵۵ھ



۱۰۵۵ھ

۱۰۵۵ھ

۱۰۵۵ھ

مولانا عبد الشکور منیری

(شعبہ ص ۴۳)

شعبہ طریقت

مولانا عبد الشکور منیری

دوران محمد رشید چشتی

شاہ بدر عالم پدر

شاہ ابوالقاسم

غلام نقشبندی کھنوی

میر محمد شفیع

مولانا پیر محمد کھنوی

سید عبدالرشید سیاح

شیخ دانیال

محمد دم شمس داؤد

شیخ یوسف میری

محمد دم عبداللہ دین راہو

محمد دم جانیان، جہانگشت

آپ کا دل دلت سلسلہ میں میر میں جوئی۔ ابن ابی نعیم منیر

ہی میں حاصل کی۔ اساتذہ کو ہم میں خواص بخاری توحید و دیان محمد رشید

چشتی قادری جوہری کے حالات گفتی ارشد کی میں مذکور ہیں۔

دیوان جی سے بیعت ہوئے۔ ایک بار دیوان محمد کے ساتھ پیر ہوئے

محمد رشید خان حاکم پور وزیر دیوان جی سے بہت محبت رکھتا تھا ایک

دن ان سے اسم اعظم اور اس کے خواص پوچھنے لگا۔ اسم اعظم

وہ اسم ہے جس کا جاننے والا استیاب الدجوات ہو جاتا ہے۔

یہ ہر اہل دنیا اہل کورستان کی پیر نہیں ہے۔ دوران جی نے ظلم کرنے

کا تاکہ دل شکست نہ ہو۔ اس کی قسم کسی نہیں ہوئے۔ بار بار استفسار پر

جواب دیا کہ اس کا جواب یہاں عبد الشکور دیں گے۔ انہوں نے

کہا کہ یہ علم صوفیاء اور پیر مٹو کو کا کر کثرت عبادت و ریاضت سے

حاصل کرتے ہیں اور تم اسے اتنے آرام سے حاصل کرنا چاہتے ہو۔

حاکم من کو خاموش رہی۔ مولانا عبد الشکور دیوان محمد کے خلفاء

میں سب سے ممتاز تھے۔ وہ منیر سے جو پورا کستان تک پایا

جاتا۔ صحیح ارشد کی میں ہے کہ شاہ نواز خان کو مولانا عبد الشکور سے بہت محبت تھی۔ ایک

دن دونوں کی ملاقات ہو گئی۔ شاہ نواز خان اپنی پاکی پر ہنسا کر سلام جو نہر تک لے گئے اور شیش

قیمت جو اہرات پیش کیے جس میں ایک بہت بڑا ہیرا جس کی شداد دود تک جال تھی دکھایا جس

کی قیمت اس وقت ستر ہزار روپے تھی۔ مولانا نے فرمایا اسے بیچ کر بھوکوں اور فریقوں
میں تقسیم کر دو۔

مولانا عبدالشکور میری چوتھی پشت میں نامی ملا غلام یحییٰ بہاری ہمارے ہی کوئلہ
ہوئے۔ مولانا محمد حسین آزاد تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی غلام یحییٰ نے "میرزا نادر" پر حاشیہ
لکھا، وہ مسک و جردی رکھتے تھے جب کہ مجدد الف ثانی شہزادی رکھے۔ غلام یحییٰ کی وفات
سنہ ۱۳۱۵ء میں ہوئی، لکھنؤ کے محلہ دائرہ سپرمرکھوری میں مدفن ہیں۔



تذکرہ مخدوم شیخ عبدالعزیز بن امام تاج فقیہہ و مخدوم ضیاء الدین

(شجرہ منسلک)

مخدوم عبدالعزیز بن امام تاج فقیہہ کے دو فرزند تھے (۱) مخدوم شیخ ضیاء الدین (۲) مخدوم سلیمان منگہ دریا۔ جن کی اولاد لڑا آبادہ، پالوہ اور سارن میں نواب آباد میں۔ شیخ ضیاء الدین تاجی کے فرزند مخدوم شیخ جلال الدین میرٹھی قلعہ ہونے میں کے فرد و شیخ شعیب کا مزار موضع شیخ پورہ موضع منگیز بہار میں موضع خدائی ہے۔ ان کی دو ماہر حسین آباد منگیز میں آباد ہیں۔ نواب نواب گان ترہڑہ مخدوم جلال الدین میرٹھی کی اولاد میں جو مسک، امامیہ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی اولاد دو سککوں میں تقسیم ہو گئی۔ مسک حنفیہ کے پیروکار زیادہ تر بیگھر، مٹھانا اور عبور دریا کے گنگا یعنی ترہڑہ کے علاقہ میں آباد ہیں۔ مخدوم سلیمان منگہ دریا کا عقیدہ بی جدرہ کمال سے ہوا سید سید شہاب الدین پیر مجھوت، دھنڈلی، کی دختر تھیں جن کے بطن سے مخدوم عطاء اللہ تودہ ہوئے جن کی اولاد میں بی بی مدینہ زورجہ نواب آباد کی حسن خان آبادہ بہار میں، اور ایک دختر بی بی واکا کوئی قلعہ ہونٹیں جو پیر مجھوت کی نواسی تھیں۔ اپنی دختر بی بی واکا کوئی کا عقد مخدوم سلیمان منگہ دریا نے مخدوم سید حسام الدین ہاسی سے کر دیا جن سے مخدوم سید غریب اللہ حسین دھکڑ پوٹن اور ایک دختر بی بی معصومہ تودہ ہونٹیں بی بی معصومہ کا عقد سید علی ایماں جعفری شاہ گورڈ سنگھالہ سے ہوا جن سے سید احمد شاہ، بیٹا پیدا ہوئے۔

تذکرہ شیخ شعیبؒ

(شجرہ ص ۲۱۲)

- ۱۔ سجادگانِ آستانہ شیعینہ شیخ پورہ
 ۲۔ شیخ شعیب جلال میری علیہ
 ۳۔ مخدوم شاہ مغفر - سجادہ
 ۴۔ مخدوم مقام الدین
 ۵۔ شاہ فیروز
 ۶۔ شاہ جلال
 ۷۔ شاہ عبدالغفار
 ۸۔ شاہ قمر الدین
 ۹۔ شاہ محمد گامہ
 ۱۰۔ شاہ تراب علی
 ۱۱۔ شاہ جمال علی بھائی بھائی
 ۱۲۔ شاہ برطان الدین مغفر سجادہ شیعینہ
 ۱۳۔ شاہ شرف الدین احمد
 ۱۴۔ شاہ نجم الدین احمد فردوسی
- مخدوم شعیب جلال الدین میری شیخ پوری حضرت تاج فقیہ
 کے پرچستے تھے۔ موضع کی فراں میں ملازمین و ملاقات
 جوں ۱۲۵۰ء میں دعائے ہوا۔ شیخ پورہ میں جامع مسجد
 سے متصل ان کا مزار ہے۔ چھ یا سات سال کی عمر میں
 والد بزرگوار مخدوم جلال الدین رحمت فرماتے تھے جب
 جوانی کو پہنچے تو مانا کا انتقال ہو گیا۔ ذاتی میرا لاشہ
 بھی بڑھائی۔ راجپوتوں میں مخدوم شرف الدین بہاری
 کے آستانہ میں چمکدیں ہوئے۔ رفتہ رفتہ آپ کی ملاقات
 کاشمیر ہونے لگی۔ چوں کہ مکتور میں گوشہ نشین ہو
 گئے آپ نے دامنِ کوہ میں شیخ پورہ آ کر کیا جہاں
 آپ نے قیام کیا اسے "سکونت محلہ" کہتے ہیں۔
 جب مخدوم شرف الدین بیکلی میری کا دعائے ہوا تو
 وصیت کے مطابق فرقہ دستار شیخ شعیب کو دیا
 ہوا۔ آٹھ پشتوں تک خاندان میں سجادگی رہی۔
 بعد ازاں چار پشتوں سے سجادگی و امامت اور جہاد ہو۔
 جمال علی شیخ ذکر جبرہ کے خاندان میں بھی آ کر رہے۔ شیخ پورہ کے کسار سے چوتھو درجہ ملاقات
 کا پھر اس کی ہر ہر ذرہ تک پہنچ گئیں۔ مردانِ عین، حجاز، بیان اور اصفانستان سے
 شیخ پورہ آنے لگے۔ ان کے درس و تدریس اور قیام و طعام کے لیے ایک بڑا دارالافتاء

تیار کیا گیا جہاں ہزاروں طلباء قیام کر رہے تھے۔ لیکن اب ان کے نام و نشان بھی نہیں ملتے۔
 ان کی وفات کا شہرہ سن کر اندیشہ سے میدانِ عاجزی، بھرپور ارادت میں داخل ہوئے۔ غرض
 یہ کہ شیخینہ سے خلافتِ دیوبند، بھگت پور، لکھنؤ، برٹن پور، کھمپنیاں، دلاکھیر
 اور میردار بہار جمی۔ اسی سلسلے کے ایک بزرگ شاہ محمد منعم بھی گنہگار ہیں جن کا
 لقب "ہاکم باز" تھا۔ اطراف میں فیض و سماں بزرگ کی حیثیت سے شہرہ تھا۔ شیخ شعیب
 جلال شیعہ ردی کی تصنیف "مناقب الامم" ایک شہرہ آفاق مقبرہ یافتہ ہے۔ جی کا
 اردو ترجمہ سید ابوصالح محمد علی نسائی نے کیا۔

آخری سیارہ الشین شاہ نجم الدین احمد فردوس کی تصنیف "حیات خبات" ہے۔

شجره طریقت پهلوانی شریف

شهابیه مهرور و پیرانیه شهبازیه	نقشبندیه میر میر	قادریه میر میر
شاه محبوب پهلوانی	شاه محبوب الله	شاه محمد بن الدین
لاحقین محبت پهلوانی	شاه سلطان کعبه پهلوانی	شاه محمد بن پهلوانی
طاجه اقتدار	سید احمد بن میر	سید منظم میر
سید عبدالعزیز	امام دین محمد الفاضل بن میر احمد بن میر	سید طه بن لطف تهرانی
سید میر محمد	خواجگ ابوالفضل بن میر	سید فضل الله تهرانی
سید عزت الله	خواجگ محمد مکی	سید میر قادی
سید محمد و پدر	خواجگ محمد و پدر	سید شکر قادی
سید محبوب عالم	حضرت محمد و پدر	سید داود قادی
سید برادر الدین	حضرت یعقوب چرمی	سید ابو الفتح قادی
محمد الله	سید بهادر الدین حبشندی	سید بهادر الدین پدر و پدر
سید ناصر الدین محمود		سید قیس قادی
سید جمال الدین جمال		سید ابو سعید
سید محمد کبیر دست		سید ناصر الدین محمود
سید جمال سراف بخت		سید بهادر الدین محمود
سید علی بن میر پهلوانی		سید سلطان الدین محمود
سید جعفر		سید داود
سید مستی الله		سید بهادر الله
سید محمد تقی الله		سید ابوالصالح ناصر
سید احمد شریف الله		سید عبدالرزاق
سید عبدالله		سید عبدالنقا و جلالی
سید علی اشرف		
سید جعفر ثانی		
امام علی نادری		

تذکرہ پھلوار سی شریف بہار

موضع پھلوار سی کسی زمانہ میں بہار اجماع الشک کا باغ تھا۔ دسویں صدی کے اوائل میں
 قتل سے لاکھان جعفریہ زینبیہ کے سربراہ آصفیہ مرید حضرت شاہ محمد سعید شاہ جعفری زینبی نے
 صاحبزادہ امیر عطاء اللہ اور محمد فی ظلم کے ساتھ پھلوار سی آئے۔ شاہ سعید اللہ کے نائب شاہ
 فتح اللہ اور سی نسبت سے محمد نور الدین ملک یار پٹانہ دہلی کی ماسعودی کی حدیث کا شوق
 رکھتے تھے۔ لاکھان جعفری زینبی ہنس کے اکثر خبروں لکھا، پھلوار سی شہر (جو پھر امر دہن بہار
 میں پھلوار سی) پٹانہ میں مقیم آصفیہ ہنس کے ماہر فری میں جن کی شاخ پھلوار سی شہر ہے
 اس کے علاوہ عرب کے مختلف قتل میں جس کا پتر اسباب کی کتابوں سے چلتا ہے پھلوار سی
 قریب محمد نور الدین ملک سلطان خیانت اور دین بلہی کے عہد کے شہر و مشائخ میں سے ہیں
 شیخ عبدالحی محمد دہلی نے اہل اہل تیار میں تذکرہ کیا ہے کہ یہ لڑکے کے رہنے
 والے تھے، پھر کے حکم سے دہلی آئے۔ ۹۹۵ھ میں وفات پائی مدون دہلی۔

پھلوار سی کا لاکھان دسویں صدی ہجری کے اوائل میں بہار میں آباد ہوا۔ جیسا کہ
 غازی ساتویں صدی ہجری میں بہار کیا۔

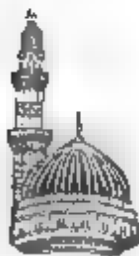
مولانا محمد سعید نے قطاس بلخا خرمی اپنے مکتوب بنام مولانا محمد نسیم فرنگی محل میں تحریر
 فرمائی ہے۔ محمد سعید بن حامی منشی صاحب علی بن مراد زینبی مولوی نقیر اللہ بواسطہ جمعہ طیار بواسطہ
 آتم عبداللہ بن حامی بن محمد الطاہر کے مطابق احمد منت عبداللہ بن عباس بن عبد الملک
 کاج جمعہ طیار سے ہوا۔ جن کے پوتے علی زینبی کے دو بیٹے تھے ۱۰۱۰ھ میں مر گئے (۱۰۱۱ھ)

ملک ایمان دین مسافر ۲۲۰ ۲۳۰ ۲۴۰ ۲۵۰ ۲۶۰ ۲۷۰ ۲۸۰ ۲۹۰ ۳۰۰ ۳۱۰ ۳۲۰ ۳۳۰ ۳۴۰ ۳۵۰ ۳۶۰ ۳۷۰ ۳۸۰ ۳۹۰ ۴۰۰ ۴۱۰ ۴۲۰ ۴۳۰ ۴۴۰ ۴۵۰ ۴۶۰ ۴۷۰ ۴۸۰ ۴۹۰ ۵۰۰

نور مرزا خاں عبداللہ بن امام تاج نقیر نقیر کی فرج کے سال تھے۔ میر تقی میر ۵۵۰ھ میں فوت ہوا۔
 ۵۰۰ نور مرزا عبداللہ بن خاں امیر عطاء اللہ کے والد بزرگوار تھے وہ دریا کے تین تین کے نزدیک
 شہید ہوئے۔ سی شہادت ۱۲۵۰ھ میں فوت ہوا۔ سال ۱۲۵۰ھ۔

اشرت۔ اسی لئے ہر رشتہ عیسیٰ جزئییت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ محمد اور میں رئیس کے بیٹے ابراہیم
 اعراب تھے جن کے بیٹے جبرائیل تھے۔ ان کے بیٹے اسماعیل تھے جو اہل پھلوری کے ابدال ہیں۔ انکی اشرت
 کی اولاد کا تذکرہ بھی کتاب الانساب میں موجود ہے۔

عمر ربیعہ کے عزیز غازیوں میں خاندان تاج نقیبہ مانتو میرہ شہاب الدین بکرت محمد
 آدم مولیٰ و سید بنایح راسنی، محمود و سلیمان بنگلہ میں کا کوئی، محمود و ابراہیم سندھ وں کا کوئی سے
 جعفری دہلی پھلوری کے امیر مہاراشٹر کی اولاد سے ملتا ہے۔
 امیر مہاراشٹر ۱۲۴۰ء میں وطن فرما گئے۔ جنرلنگی مسجد سے متعلق پھلوری شریف میں
 ہے۔ جہاں ان کے دونوں بیٹے درپوشے اسلمیل بھی مدفون ہیں۔



مولانا عماد الدین عماد پھلواوی

(مستقل)

مولانا شاہ عمار الدین عماد پھلواوی مشہور عالم دین ہیں جو پھلواوی شریف میں تولد ہوئے اور ۱۱۷۴ھ میں وفات پائی۔ پھلواوی شریف کا مرکز فیض حضرت میر شاہ منہاج داستی کا قاسم کدہ ہے۔ آپ حضرت عہد مملوک شیخ شرف الدین یحییٰ بن عبد اللہ کے علم دین سے تھے۔ پھلواوی شریف کا مرکز اشرفی مدنی ہجری مطابق چودھویں صدی عیسوی میں قائم ہوا۔ حضرت عماد الدین عماد پھلواوی اس سلسلہ کے ترازو قرار میں تھے۔

توثیح حکیم محمد شعیب شیخ مدنی ترجمہ کے گھر میں اس مآخذ کے صرفیئے کو اسم کے طبعات، مخطوطات کا گراں مایہ مراد باب تک موجود ہے۔

حضرت بیانی ولیہ

حضرت بیانی ولیہ رت میر شاہ عزیز الدین ہجری شاہ زیت الدین شیش کی والدہ ماجدہ تھیں۔ شاہ محمد محمد کام پھلواوی بیانی ولیہ سے ہوا تھا جن سے ایک صاحبزادہ شاہ آیت الدین ہوئے۔ بیانی ولیہ کا وصال ۱۱۹۴ھ جمادی الاول ۸۳۲ھ کو ہوا۔ بیانی ولیہ نے اپنے والد کا علم و کرم میں کمال و مستحکم رکھتی تھیں۔ ان کے مصروفات و کاشفات ان کی زندگی ہی میں شہوت پانچکھے تھے جس کے منہ جگر پھلواوی شریف کے متعدد کتب خانوں میں موجود ہیں جو ان کی عمر ہی کے بعد ہی کی بہت معقول بہت رکھتی تھیں۔ حضرت سیدہ رت مولانا بیانی کی شان میں ان کا ایک مشہور تفسیر ہے جس کا مطلع ہے

”نہ غم کہ در روزِ محشر چہ باشد کہ جرم و گناہ ہم گزشت ارعد“

شاہ امان علی جعفری زینبی چلواری

(شجرہ نسب ص ۹۳)

شاہ امان علی جعفری زینبی چلواری اسم گرامی تھا اور ترقی آپ کا تخلص تھا۔ آپ
مقدم آیت اللہ کے سریدار غیدہ تھے اور ان کی حقیقی چچا زاد ہیں کے بیٹے تھے۔ شاہ امان علی ترقی کے حضرت
سردار سے درس لیا تھا۔ آپ کو نظم کچھ کا بڑا شوق تھا آپ کا کلام نہایت دلکش اور پُر لطف ہے۔
آپ مشنری و قبیضہ گوئی میں اعلیٰ دستکار رکھتے تھے۔ ان پیدازی میں آپ کو کھار داغ حاصل تھا۔
ایک رسالہ مشنری ترقی کے نام سے اپنے مرشد مقدم آیت اللہ کی مدح میں نظم فرمائی ہے۔ اکابرین
چلواری کا حال بھی نظم فرمایا ہے۔ آپ کی فرزند سے سلامت، تعداد کلامی، عدد و رنگی کا پتہ چلتا
ہے۔ ابتدائی عمر میں اپنے مرشد سے طریقت کا اصول کیا تھا کہ شیخ کا ہمال ہوگی۔ آخر میں مقدم
نصرت اللہ سے رجوع کیا اور تمام عمر حلقہ نگہبانی کی۔ مذہبی جانوروں سے دنیاوی زندگی گزرتے تھے۔ آپ
کی اولاد چلواری شریف میں موجود ہے۔ مولانا احمدی کی تیسری شادی آپ ہی کی دختر نکاحہ اختر
سے ہوئی تھی۔ آپ کا وصال ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۵۵ھ میں ہوا۔ آپ اپنے مرشد اعلیٰ کے پہلو میں دفن ہیں۔

مولانا شاہ محمد سلیمان پھلواروی و مولانا جعفر شاہ پھلواروی (شجرہ نسب منہ)

مولانا شاہ سلیمان پھلواروی کا بہن ولادت ۱۲۸۳ء ہے۔ مولانا خانقاہ پھلواروی کے جلیل القدر
سجادہ نشین تھے اور اُچھڑا جعفری دینی تھے۔ ان کی وادی عباسی ضلع لکھنؤ کے ولایت تھیں۔ ابتدائی تعلیم
اپنے نامولانا شہ نعمت اللہ سے حاصل کی وہ شاہ مجیب کے لڑا سوتھے۔ شاعر ہیں شاہ سلیمان جعفر پگڑی
کے شاگرد تھے۔ چچے خورشید علی مجیب نصر سے بیعت تھے۔ وہ ایک صحابیان مقررہ دستبرو نام تھے۔ ابتدائی
مدیریات کی تکمیل مولانا عبدالغنی پگڑی سے کی اس کے بعد ملائے گئے اور مولانا خیر حسین مفت دہری
سے علم حدیث کی تکمیل کی۔ مولانا احمد علی سہا پگڑی سے بھی سند حاصل کی غرض یہانی میں کم لوگ ان کا
مقابلہ کر سکتے تھے جب چاہتے تھے کہ ہنسائے اور جب چاہتے ملائے تقریب کے وہ بیان شہری کے اشارتے
دودھ سنا اور ہر چیز میں پڑھتے کر دیکھ کے دل سے قرار اور سمجھیں۔ شکیار ہر بیتیں۔ فہمہ کا تقریباً کوئی
جلسہ ان کی تقریر سے خالی نہ جاتا۔ ۱۳۵۲ء میں آپ کا انتقال ہو۔ آپ پھلواروی شریف میں مدفون ہیں۔
مولانا شاہ عزیز الدین آپ کے لڑا سوتھے شاہ حسن بڑے فرزند تھے جن کے بیٹے میں شیخ کراچی ہیں
سروف مفتی شعیب ہیں۔ دوسرے فرزند شاہ حسین اور تیسرے پسر غلام حسین۔ وہ چچے شاہ جعفر پگڑی
تھے۔ شاہ حسین کا عقد اولیٰ مولانا مانتہ سنگی پدی رنگیری کی دختر سے ہوا تھا ان کی کنیت میں
"خانم بیالی" بہت مشہور ہے۔ ان کی کل تصانیف ۷ ہیں۔ مولانا فہمہ کے سرگرم و کن تھے۔

جعفر شاہ پھلواروی

آپ کا بہن ولادت ۱۲۸۳ء ہے۔ مولانا دہلوی فہمہ شہ دارخ متبیل بہتہ۔ ۱۳۰۰ء سال
جانب مسجد کپہر میں امامت و خطابت کی۔ آپ کی شادی نکھو میں نواب محمد علی الحسن خان قزوی سے
نواب مدلیہ حسن خاں کی فراس سے ہوئی۔ بیوی ۵۳ کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ کا انتقال ۱۳۵۲ء
میں ہوا۔

مولانا امجد علی دکن ۱۳۵۲ء سیرت محمدی رنگیری مولانا مسلم شہر لکھنؤ سجادہ اول ۱۳۵۲ء
خروجت۔ ۱۔ بزم سوادیک کی طرف سے اقامت کا مقصد غرض ہوا ہے۔ مولانا جعفر شاہ پھلواروی کے بچہ فیضان
بھی ملا ہے۔ وہ اس زمانہ میں بزم سوادیک کے صدر تھے۔ (مفت)

سلام پرستہ پید کر بلا

سلام آسن پر ہے خوشہ چھوڑ ہے
 نواسہ نبی کا مٹی کا پیر ہے
 وہ ہے ماؤتہاں برنگو رامت
 وہ ہمہ نوبت کا مٹی ٹھہر ہے
 وہ دریاں پاؤں رسات ہے بے شک
 وہ خلیل ولایت کا پید ثمر ہے
 وہ درج معال شہر لافقی ہے
 وہ جان نبیؐ فاضل کا جسک ہے
 جہان جنت کا سردار ہے وہ
 وہ برج شہادت کا روشن قر ہے
 چننا آسکے گدھاب مریخ بلایم
 سیان کی بھی تمہک کوئی خبر ہے
 (از حضرت مولانا شاہ محمد سیان چلوانی)



شاہ قمر الدین پھلواروی

(شجرہ نسب ص ۴۴۲)

مولانا شاہ قمر الدین پھلواروی کی ولادت ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ میں ہوئی اور آپ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ کو وفات پا گئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے ہاں سے ہوئی شاہ قمر الدین سے حاصل کی اور ملا تا عبد العزیز انجری سے حدیث لیا۔ پھر مدینہ منورہ میں مولانا حکیم برکات الدینی میرنگری مرغری کے تلامذہ میں رہے مولانا عبد الحمید صاحب اور مولانا مقبول احمد سے اُفقِ درسیات کی تکمیل کی۔ شاہ صاحب نے دوبارہ حج کئے کی سعادت حاصل کی۔ حج کے دوران آپ نے ترمذی و شریفین کے معروف علماء مدونی سے ہجرت و سفر حاصل کی۔ مدینہ منورہ میں مولانا عبد اللہ بن محمد غازی سے فقہاء سے فقہاء پروردگار کی اجازت حاصل کی۔ یہ زمانہ ۱۳۵۳ھ کا تھا۔ حدیث اور سائنس میں کی تحریری سلافت و اجازت شیخ احمد بنی اور مولانا شاہ جمال الدین سے حاصل کی۔ تقادیر سلاطین کی اجازت و خلافت مدینہ میں پیدا ہوئے شریف غازی سے حاصل کی۔ فرید سید جگتیار، چشتیہ، آدم صمدی، درجہ سید ساجد قمری کی اجازت اور سند خلافت اپنے نانا مولانا ابوالکلام احمد خاں اور مولانا غلام دجگیر ساکن گنگوٹڑ سے حاصل کی۔ حدیث کی سند بھی آپ سے اپنے نانا مرحوم مولانا محی الدین احمد خاں سید احمد پھلواروی شریف سے حاصل کی کہنے کی سعادت حاصل کی۔

مولانا شاہ قمر الدین پھلواروی ۱۳۶۶ھ میں بہار کے امیر شریف مقدر ہوئے۔ ۱۳۵۶ھ میں آپ کا وصال ہو گیا، آپ پھلواروی شریف میں مدفون ہیں۔



دل دور ہے دیکھ کے غیراں ہم کمال
یہ دستِ پیا غریبِ غیبِ بے بسی میں ہے
پسندگار کوئی نہائے شد غیب سے
است تیرے نبھا کی بڑی بے کسی میں ہے

تصنیفات

- ۱۔ عروضِ حدود (۲۲) اقدم عروضیں کی نقلیہ
 - ۲۔ البیانِ سخن (۷) افعالِ مرکب پر ایک رسالہ
 - ۳۔ مکرہ افسانے مجتہد استغناء پر ایک رسالہ
 - ۴۔ مدنیہ پر ایک رسالہ (۷) قرآنی چاک رسالہ
 - ۵۔ دامت و شلال (۹) حقیقتہ الصوم (۱۰) البیانِ التقریر
 - ۶۔ حکم و مشاہدہ و لا احرف الیہ ادب
 - ۷۔ جہالتِ مغرور (۱۳) حقیقتہ التقریر
 - ۸۔ القصیدۃ (۱۶) جزیرہ العقب (۱۷) صخرہ
 - ۹۔ ہجر ابراہیم (۱۸) تلمیذی طبعیہ و عقلی
 - ۱۰۔ نمازِ شگشاہ (۲۱) جمع القرآن (۲۲) افعال القرآن
 - ۱۱۔ حدیثیں (۲۳) زہری (۲۵) طبری (۲۶) حضرت شوشی
 - ۱۲۔ ہبات النبی (۲۸) تلمیذی سائنس و صا (۲۹) تلمیذی کتاب و ملت
 - ۱۳۔ الطلاقِ سخن (۳۰) تنقیدان القرآن
- مشاعر و ان کرشمید :- دفا براسی، شاہ جعفر پھولوی، سرگزادین، امجد محمد امجدی، بیڑا، عزیز شاہان
ڈاکٹر شمس، مزدوری، چوہدری غلام احمد پوڑی۔



شجرہ و تذکرہ شیخ صدر الدین عارف

نمبر شمار	اسم گرامی	مختصر احوال
۲۱	شیخ صدر الدین عارف	حضرت شیخ صدر الدین عارف اپنے والد بزرگوار کی صحبت میں عقل و روح عارفی
۲۸	شیخ مبارک الدین لکھنؤ	تعلیم پائی۔ سبب وہ کلام پاک پڑھتے و سنتے کے مراد رکھنے پر چلیاں پھٹے اس
۲۹	شیخ عارف کھٹکے	شیخ صدر الدین عارف کے غلط فہمیوں و غلط خیالات و ۴۰ شیخ صاحب صدر الدین عارف کی رہنمائی
۳۰	علامہ ابوالحسن محمدی	۴۱ شیخ احمد مشفق بہت مشہور ہوئے۔ شیخ صدر الدین عارف نے اپنے معارفات کا مجموعہ مکتبہ الفلاح
۳۱	پھولہ ایسے	ان کے مرید خواجہ رضی الدین نے مرتب کیا۔ شیخ صدر الدین عارف کا سال وفات ۱۰۸۵ھ بمطابق ۱۶۷۴ء
۳۲	مطالعہ مراد آباد	۶۹ یا ۷۲ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ کیا۔ مرتد
۳۳	مبارک عثمان	میں حضرت مبارک الدین ذکر یا قانی کے پلوں میں نیت گاہ خاص و عام ہے۔

شجرہ و تذکرہ شیخ رکن الدین عالم

نمبر شمار	اسم گرامی	مختصر احوال
۲۲	شیخ رکن الدین کن عالم	حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین حضرت شیخ صدر الدین عارف کے صاحبزادے
۲۱	شیخ صدر الدین عارف	تھے اور حضرت مبارک الدین ذکر یا قانی کے پوتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام
۲۸	شیخ مبارک الدین لکھنؤ	بی بی راستی تھا جو بہت ہی عبادت گزار و عابدہ و اس تعلیم سے کمال کسب
۲۹	حضرت عثمان بن عمار	سے تھا جسے خلافت کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور بعد ازاں تربیت اپنے دادا
۳۰	حضرت مبارک الدین ذکر یا قانی	سے حاصل کی۔ خواجہ غلامی تربیت نے آپ کو رکن الدین عالم کے لقب سے
۳۱	نوازا تھا اور رکن عالم کہلائے۔	ان کے خلیفہ حضرت جہانگیر گشت فرماتے ہیں کہ تہجد کے وقت
۳۲	سے دوپہر تک ریاضت و عبادت میں مشغول رہتے تھے۔	۳۶ سال کی عمر میں منہ بھری چٹکن ہوئے۔
۳۳	حضرت غلام الدین ادلیا	رسمان کو روں لگاؤ تھا۔ وہ اپنے نذر باطن سے لوگوں کو مریدوں کے دلوں کی
۳۴	باتیں معلوم کر لیتے تھے۔	۳۷ برس میں وصال ہوا۔

اولاد شیخ عتیق (شهرت)

شیخ محمد الله	شیخ محمد الله
املاک تاسی شیخ مالکین ستای	شیخ ابراهیم الی بکر
ولیم الحج	شیخ اسحق
اوسم حاج ذکر	شیخ علی
شیخ کلب شاه	شیخ فضل
مولانا محمد باقر	شیخ حریز
مولانا شاه بهادر الدین	شیخ عبداللہ
شیخ نور محمد بابرین شاه	شیخ طاہر محمد
مولانا جمال محمد	شیخ بدیع حسن
حکیم محمد اشرف	شیخ ملک
حکیم محمد شریف	شیخ ساجد
شیخ فیض الله	شیخ مصطفیٰ
مولانا ساجد جہنما لوی	شیخ علی
شیخ غلام محمد الدین	شیخ طاہر
شیخ کریم بخش	شیخ عبداللہ
شیخ غلام حسین	شیخ چاند
سیدنا محمد اسمین	شیخ نیراز
	شیخ محمد
	شیخ نقا
	شیخ احمد
	شیخ عبداللطیف
	شیخ عبدالرحیم
	(۲۵۳)

مولانا یس
مولانا کاجی کاجوری
مولانا کاجی کاجوری
مولانا کاجی کاجوری
مولانا کاجی کاجوری

اولاد خواجہ شہاب الدین حق گو شہید



شجرہ حضرت بدر الدین بدر عالم زاہدیؒ

(بمطابق منبع الانساب)
 بدر الدین بدر عالم زاہدیؒ
 فرزندین ثانی زاہدیؒ
 شہاب الدین حق گو شہید
 فرزندین خدا داد بزرگ
 شہاب الدین کبیر نام کبیر
 صدر الدین سمرقندی
 خواجہ عبد السلام محبوب
 خواجہ عبد اکرم مستوفی
 خواجہ قطب الدین عبد المجید
 خواجہ حسن یا بہار
 بہ اسحق
 بدایم شہر یار غازی
 خواجہ عبد اللہ خفیف خیرازی
 خواجہ محمد روم
 خواجہ حبیب الدین زاہدیؒ

(بمطابق حدیث الانساب)
 بدر الدین بدر عالم زاہدیؒ شکر ت پروردگار منور و نورانی
 در گاہ (بہار شریعت)
 فرزندین ثانی
 فرزند اول دختر سلطان محمد تغلق
 فرزند ثانی دختر شاہ صلاح الدین
 خواجہ شہاب الدین حق گو شہید رواج دختر مولانا شہر قطب الدین
 خواجہ فرزند مولانا صلاح الدین و دختر شیخ شہاب الدین سہروردیؒ
 خواجہ شہاب الدین راہد نام کبیر شکر ت پروردگار منور و نورانی
 سید محمد صوفی سہری عکراں (بیشاں) کوچک سہروردی خواجہ حسن زاہدیؒ
 حدیث الانساب صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳

منوٹ ۱-

۱) خواجہ شہاب الدین حق گو شہید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
 کے فاضل تھے۔
 ۲) خواجہ فرزند ثانی سلطان محمد تغلق کے داماد تھے۔
 ۳) زاہدی کا نواسہ حضرت امیر بکر صدیقیؒ کا والد ہے۔

شجرہ شہاب الدین زاہدیؒ (امام کبیر)

خواجہ شہاب الدین راہد نام کبیر بن سید احمد بن علی بن عبد الرحمن بن اسماعیل بن محمد بن عبد اللہ
 بن شیخ ابوکر شمس بن عثمان بن عبد العزیز بن عبد الرحمن بن مسعود بن عبد العزیز بن خاندان عبد الرحمن
 بن عمر بن حضرت عثمان بن عفانؓ

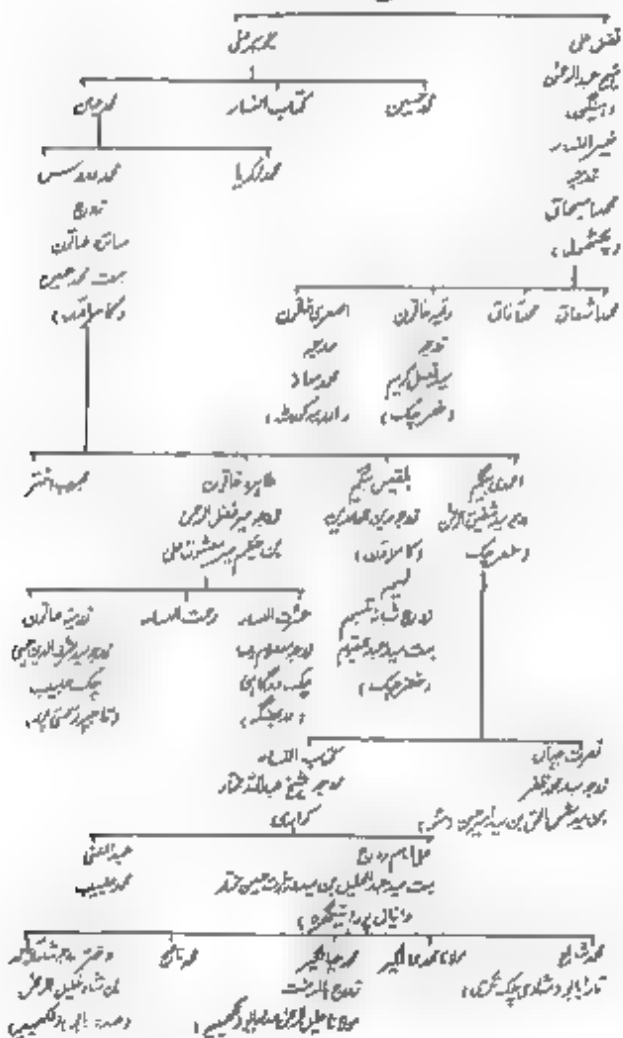
در سید شرف ولدینہ دوت صفحہ ۱۴۹

منبع الانساب صفحہ ۴۳

تاریخ سولیاں بنگال صفحہ ۸۹

(از بیاض سید شاہ ولایت حسین بدالی مراد آباد، استاد اسلام پور بہار شریف پٹنہ)

اولاد شیخ عبدالوہید	اولاد شیخ فتح الدین	اولاد حکیم محمد شریف	اولاد شیخ محمد الدین
شجرہ ۱۵۴۳	شجرہ ۱۵۴۳	شجرہ ۱۵۴۳	شجرہ ۱۵۴۳
شیخ ابراہیم	غلام برکتی	حکیم محمد شریف	شیخ لیا الدین اثاث
شیخ طیب	ابوالخیر		شیخ شیار الدین
شیخ عبداللطیف شافعی	فرید الدین	مولا محمد القادر	شیخ میر الدین
شیخ خواجہ زمان	غلام محمد الدین صدیقی	مفتی ابوبکر	شیخ غلام الدین
خواجہ گل محمد	شیخ کریم الدین	مولانا ابوالحسن	شیخ محمد الدین شافعی
خواجہ زار شافعی	مہدی الدین	مولانا محمد الدین	شیخ حسن علی الدین
خواجہ حسن علی	تصدق حسین	مولانا صادق الدین	شیخ میر الدین
خواجہ سید محمد	مہدی حسن	مولانا محمد الدین	شیخ جمال الدین
خواجہ احمد علی	قاسم محمد حسین	مولانا احمد الدین	شیخ امان الدین
خواجہ گل محمد صدیقی	غلام الدین		شیخ مصطفیٰ مبارک
دعاویٰ شریفیہ، بیکین شافعی	دعاویہ، قادیان، بیکین		شیخ قاسم علی
			شیخ شاہ محمد
			شیخ محمد شمس
			شیخ عبدالعزیز
			شیخ محمد حسین
			شیخ ابو سعید
			شیخ عبداللہ
			شیخ محمد عثمان
			شیخ قاسم شاہ
			شیخ محمد علی
			مولانا قاسم الدین
			حافظ محمد
			قادیان طیب
			محمد علی
			مولانا حسین
			مسلم



حضرت شیخ شہاب الدین مہروردیؒ

(شہرہ نسب شہید)

شیخ شہاب الدین مہروردیؒ عراقی زنجبم کے شہر مہرورد میں پیدا ہوئے۔ بغداد میں اپنے چچا ابو نجیب عہد الناصر کے زیرِ ممانعت تربیت حاصل کی۔ وہ شاہی مسلک رکھتے تھے۔ ان کا انتقال بغداد میں ۷۳۵ھ مطابق ۱۳۳۳ء میں ہوا۔ ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔ برہان اللہ، کتابیں گونا گویں، سب سے اہم اور مشہور کتاب "حروف الحافظ" ہے جو دنیا کے تصرف میں بہت مقبول ہے۔

قاضی محمد الدین ناگہیؒ شیخ نور الدین مبارک کے حوالی اور شیخ بہار الدین دکنی قاضیؒ ان کے مشہور متفاتی طریقت ہیں۔

مہروردی سلاسل کی فردوسی شاخ کے مشائخ کے ہمارے علمائے ملامتہ میں رشید و ہدایت کے کام انجام دیئے جن میں غرہ نور الدین فردوسی متوفی (۷۱۶ھ) شرف الدین یحییٰ شیرازی متوفی ۷۲۵ھ، مطہر الدین محمد فرحیت، میرزا جمال الدین مرثیہ بھاریؒ، حضرت میرزا جمال الدین حیدر جامی، جہان نشت مشہور ہیں۔

حضرت شیخ جلال الدین رومیؒ

در شہزادہ نسب مشہور

مولانا جلال الدین رومیؒ اپنے عصر کے ایک عظیم شخصیت تھے۔ آپ کا نام محمد و رقب جلال الدین تھا۔ مولانا دیہی کے نام سے مشہور ہوئے۔ مولانا دہلی میں متولد ہوئے۔ مولانا کے حقیقی نانا تھے شمس تبریزؒ کے نانا کے والد شمس الدین بلخ چھڑ کر پیشاپیش گئے خواجہ فرید الدین عطارؒ کے نانا کی عمر اس وقت چھ سال کی تھی۔ خواجہ عطار نے اپنی شری امرانہ تبرکاً پڑھ دی۔ مولانا سے (دیکھ کر) اس جوہر قابل سے خالی نہ رہا۔ یہ ایک دن دسایں مغلطہ بند کر کے گھر۔ مولانا کے والد کے لیے شاگرد شدہ۔ مولانا میر قاسم مولانا ایمان الدین کو ان کا تالیق مقرر کیا جن سے مولانا دیہی نے اکثر علوم حاصل کئے۔ وہ فرائض تک مغلطہ ہاتھ نہ مل سکے کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ ۱۰ سال کی عمر میں مولانا دیہی کی شادی ہو گئی۔ ۱۰ سال کی عمر میں مولانا دیہی نے تعلیم علوم کے لیے شام کا سفر کیا کچھ دن شہر حلب کے مدرسہ عطار کے دارالافتاء میں قیام کے کے کمال الدین جو مدین سے فیض حاصل کیا پھر سات سال تک دمشق میں تعلیم علوم کرتے رہے۔ تمام مذہب سے واقف تھے، علم کلام، منطق، فہم خاص و کلیہ کتب تھے۔ حکمت و تصوف میں ان کا کوئی نظیر نہیں تھا۔ مولانا کی زندگی کا نام انقلاب حضرت شمس تبریزؒ کے ملاقات کے بعد شروع ہو گیا ہے۔ حضرت شمس تبریزؒ سے مولانا کی ملاقات مدین میں ہوئی اور ملاقات میں ہمارے تبریزؒ کا بعد ازاں حضرت شمس تبریزؒ کا نائب ہو گئے ان کی مدد سے مولانا کو شائق گردا۔ بچہ چہن رہے گئے۔ دہلی آئے۔ مولانا کی ملاقات ملازم الدین ندکوسہ سے ہوئی کچھ سال بعد بالآخر ملازم الدین کا انتقال ہو گیا۔ مولانا حسام الدین کو اپنا جسر بنایا۔ انہیں کے شہر پر مولانا دیہی نے شری کھجی جہت مشہور ہوئی۔ ۶۰ سال کی عمر میں مولانا وفات پانچویں شہاد

۱۰۴۱ھ میں وفات پائی

فوت و شمس تبریزؒ سے ملاقات کے وقت یہ شعر کہا

نور دوست از خوشی آید ہم کتابہاں چہنیں می آید ہم

کے عزیز تک سب جہان میں شریک ہے۔ مولانا احام الدین قلیفر ہے۔ مولانا ری کے دفرندہ قند پر ہے
 ملا مال دین کر سلطان و مولانا ری کی تعینات میں ملطقات کا محو فیہ مانیہ ہے۔ ۵۰ ہزار شلو
 کا ایک دیوان ہے۔ قیسری تعین قنری ہے جس سے مولانا کا نام زندہ ہے۔ یہ منوی محو مل دی
 خدو مل میں ہے۔ یعنی ناملاق ناملاق ناملاق و اس ہے۔ قنری میں روحانی برکت اور وجد الکلیت
 ہے۔



پیر بدر الدین بدر عالم زاہدیؒ

(دستور حسب و سیر)

پیر بدر الدین بدر عالم زاہدیؒ کا مزار چھوٹا درگاہ بہار شریف پٹنہ بہار میں واقع ہے۔ آپ کا اصل نام فلسطینی اسکندری ہے۔ آپ کے خاندان سے ایک صاحب کو ایک لادو (ادشاہ) نے پٹنہ لایا جس سے لیا تھا اس وقت سے آپ کا خاندان اسکندری کہلاتا ہے۔ سید شہاب الدین کبیر امام کبر آپ کے جد امجد تھے۔ الہامی فیض کی بنا پر سچے صاحبزادہ سید فرید الدین فرما بہادی کو ہندوستان میں شہادت کے لیے بھیجا۔ وہ میر پٹھانے اور جنگل میں عبادت میں مصروف ہو گئے۔ یہیں بادشاہ وقت ان کا سرو بہرہ الہی کا مزار میر پٹھان میں ہے۔ ان کے لڑے سید شہاب الدین فرما بہادشاہ کے اہل حقوں جامع شہادت نوش کیا۔ سید شہاب الدین کے صاحبزادے سید فرید الدین ثانی تھے جن کا مزار بھی ہے۔ سید فرید الدین ثانی کے پانچ فرزند لکے ہوئے۔ (۱) شیخ محمد (۲) شہاب الدین (۳) صدیق (۴) دکن الدین (۵) بدر الدین بدر عالم بدر الدین بدر عالم سب کے چھوٹے تھے۔ سید فرید الدین ثانی نے اپنے چھ لڑے سید بدر الدین صدق عالم کو جو شمسک ولایت سرپتی بدر الدین بدر عالم زاہدی کو بہادر شہادت کی دلائل سرپتی چھوٹے شیخ شرف الدین یعنی میری بہادی بہادر میں شہادت میں مصروف تھے اس لیے سید بدر الدین بدر عالم زاہدیؒ ۲۰ یا ۳۰ برس کی عمر میں شہادت کے شہر جالنگام پہنچے اور عبادت و عبادت میں مصروف ہو گئے۔ سند کے کنارے ایک جہاد خان میں چھنس گئے۔ وہ تباہی فریب نظر آئے لیکن ان کی دعا سے وہ جہاز صحیح سام منزل پر پہنچ گئے۔ جہاز میں ان کی کراہت سے تار شہر کو راس مال دستار دہشتی کے ذکر کیا۔ جنگل میں آئے جس طرح طاعن میں بدر عالمؒ آئے کہ کہتے ہیں اللہ ہی نے میر بدر عالمؒ کو جہاد میں حیا میں ڈالنے وقت میں الفاظ دہرائے ہیں۔ بلکہ میرا بن مشائخ میں ختم کے انتقال پر آپ بہادر شریف لائے ختم بہادی نے فرمایا تھا کہ میرے بعد میرا ختم زادہ ہے گا۔ ان کا مزار بہادر شریف میں درجہ خلاف ہے۔ ان کی کراہت بہت مشہور ہے۔ جس مقام پر جالنگام کی پہاڑی پر بدر عالمؒ نے خوض کیا تھا وہ ان آج بھی ہندوستان میں جلاتے ہیں۔ ۸۰ سالہ عمر میں وفات پائی آپ کے خاندان میں زکب جہاد خان مشہور ہیں ان کے چند خاندان میں بھی تھے اور میران سادہ چھپرہ بہادر جہاد خان۔ شاہ خیر حسین بن غلام حسین سہارنوی۔ لانی اہل ان کی دہتر بڑی ملکہ و کشف و کرامت والی گدی ہیں۔

ملکہ خیر حسین نے جلال سہارنویؒ

حضرت مخدوم نوح بالائی رحمہ

(شجرہ نسب صفحہ ۴۵۸)

اسم گرامی حضرت الشہداء لقب مخدوم نوح تھا۔ والد کا نام تحت الشہداء عبدالعزیز کا نام بی بی زاری تھا جو قبیلہ لاکھا سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے جد امی شیخ بوکر کئی بیٹے دارلقار شیخ محمد شیخ محمد شیخ علی و قاضی، اور شیخ جلال الدین سب سے پہلے کوٹ کدو دھان، میں آباد ہوئے۔ مخدوم نوح کے بعد مخدوم نواز الدین معین بیروبیہت کے لئے بالکنڈی تشریف لائے۔ آپ اپنی والدہ کے اصل پر بالہ میں سکونت اختیار کی اور یہیں وفات ہوئے۔ مخدوم کی ولادت ۱۱۹۹ھ میں ہوئی۔ آپ مستجاب الدعوات دل سے اور اتباع شریعت کے لیے عریضی کر خدیجی ہدایات دیا کرتے تھے خدمت خلق کے لیے مشہور ہوئے۔ ان کی تصنیفات میرا دیل التذکرہ، اور "معلم غلات" بہت مشہور ہیں۔ ساسی سار کی عمر میں ۱۲۹۹ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا نزار بالہ کنڈی میں تیار بنت گاؤہ خاص دھام ہے آپ کے خلفاء حسب ذیل تھے:-

(۱) سید ابو بکر لکھوی (۲) بہا الدین دلق پوٹ (۳) سید علی منٹوی (۴) دواتی نرک پوٹ (۵) سید عبدالکرم منٹوی۔

شیخ شاہ سلطان لکھنوی

دشبرہ سب و نام

مقدم شیخ شاہ سلطان نقشبندی نسباً قریشی کی امداد میں تھے شیخ سلطان کے والد بزرگوار
 شیخ حبیب اللہ مرحوم بڑی دیباچہ مولیٰ کے پہننے والے تھے شیخ حبیب اللہ کا نکاح بی بی ادیبہ سے ہوا
 تھا۔ میاں شاہ اہمات ساکن موضع بکریاں شیخ سلطان کے تارناو نکاح تھے شیخ سلطان کے محل اول
 نذر بی بی امیرہ سے تین فرزند ہوئے (۱) شیخ محمد قندار، شیخ آدم (۲) شیخ حافظ شاہ مسکین شاہ
 سلطان کی دوسری زندگی سے بھی تین فرزند تھے۔ (۱) شاہ جمال الدین (۲) شاہ فرید (۳) محمد سعید
 کی اولاد موضع بکریاں اور بنگور میں آ رہی ہے۔ جامع مسجد کعبہ کے احاطہ میں شیخ شاہ سلطان احمد
 ان کے پہلے بی بی امیرہ دوزم بکریاں حافظ شاہ مسکین کو خواب میں بتا کہ سلطان کے گھرانے کی طرف سے
 چھوٹی شریف ہے جس سے شاہ سلطان کی دوسری و پہلی اولاد میں علماء و فضلاء برآ رہے ہیں
 اور بفضل خدا اس وقت میں موجود ہیں اور یہ خاندان علم کا ہری کے ساتھ ساتھ طریقت میں بھی بالکل
 دروہا جان کشف و کرامات اور موجب برکات رہا ہے۔ حافظ شاہ مسکین اپنے وقت میں جامع مسجد
 سلطانہ کی اہمیت و قدرت کو نگاہ کے کام انجام دیتے رہے ہیں ان کے بعد ان کی اولاد میں شاہ
 علیم علیہ السلام قابل ذکر ہے۔ موضع سانہو کے سادات میں یہ دستہ تھا کہ ہر تقریب میں کسی خاص قرانی
 ادا کیا کرتے تھے ہر سائے صوفی بزرگی کے کسی اور سے فاتحہ پڑھا کرتے تھے شیخ سلطان کے
 بقیہ دو فرزند شیخ عبداللہ و شیخ آدم کے عزائمات آستانہ عالیہ سے باہر ہیں۔ اولاد پوری سلطان لکھنوی
 خصوصاً بہت سید سے سادے اور مصمم ہیں جبکہ اولاد دوسری حافظ بیہاری شہید ہے کہ بہت بہت و
 چالاک تھے شاہ سلطان کے اصل وطن موضع شیرگاہی ضلع گئی تھا۔ شیرگاہی اولاد گنگ آباد کے
 اطراف میں ہندو سائے عربوں کے خاندان آ رہی ہے اب اسی خاندان کے افراد دوسرے بزرگوں کے
 دست پر بیعت کر کے ہیں۔ شاہ عبداللہ نے حاجی شاہ طاقت حسین مستوف والد پڑاؤ بکریاں کے
 دست پر بیعت کی تھی جو مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مراد آدمی کے مرید صلیف تھے۔ مولانا سید محمد علی بکریاں

اس نے دیکھا کہ اس کی کشتی تمام سالاروں کے ساتھ محفوظ ساحل سے لگی تھی۔ اسی واقعہ سے اسے شیخ سلطان سے بڑی حقیقت برکئی اور وہ اپنے تمام متعلقین کے ساتھ مسلمان ہو گیا۔ اپنی لڑکی جس کا نام مشرکہ رکھا گیا تھا حضرت کی زوجیت میں دے کر انہیں تے تمام حجاز کی خدمت اور امانت کی باجہ کشتی میں مسبوقا عت کے ساتھ گزاردی اور راضی ہو نہا۔ حیدرآباد کا وصال کب پر ایہ تقریر ہوئی لیکن شیخ سلطان ۱۱۴۲ھ مطابق ۱۷۲۹ء کے بعد تک رہا۔ تقریباً ۱۱۴۳ھ مطابق ۱۷۳۰ء میں ان کا وصال ہوا اور وہ بھی کھینچے میں مدفون ہوئے۔ ان کا ہندی کا ایک شعر بہت مشہور ہوا

جہازی سے ڈرنا مجھے اور رکنی سے طم

گلشام سے عبدالذبیحے یہ بھنکے نام

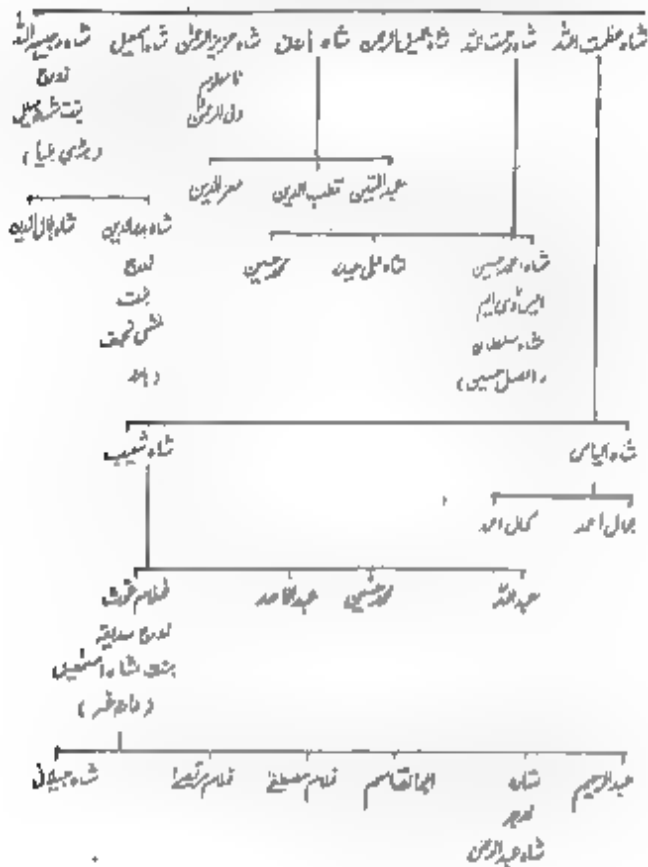
پرتھی نوہرہ شکر کے بطن سے ایک دھڑلہ ہوئی جن کا کادو مولانا سید خالد عبدالعزیز سے ہوا جو بہار شریف کے رہنے والے تھے۔ شادی کے بعد خانو صاحب سسرال ہی میں مقیم ہو کر پیر ہو گئے۔ ۱۱۸۰ھ میں شیخ شاہ سلطان کے وصال کے بعد ان کے علم و فضل اور صاحبِ نسب کو دیکھ کر شاہ سلطان کے آساذ کا پہلا سجادہ بنایا گیا۔ اپنی سوانحی کے قرائن سے وہ درجہ اتم چہرہ برآ ہوئے۔ وہ کھمبہ گائے کے قریب ہی آسم کے اٹھنے میں ان کا مزار ہے۔ مولانا حافظ سید عیسیٰ علی کی چھٹی پشت میں مولانا سید شاہ خلیل الرحمن عرف خلدو بابر اور بابر بزرگ برتے۔

سلہ کری ۲۵۰ کھمبہ شیر شاہ رحمت اللہ علیہ و تعالیات اللہ (جلد ۶) ص ۳۲۱، ۳۲۲ مار حکیم سید شعیب

نوری پھر دہلی، بنیم شمال ص ۳۶، از شاہین قادری۔

اولاد شاه عظیم اللہ (کعبیہ)

(شجرہ نسب شاہ)



حضرت مخدوم آدم نقشبندی

(شجرہ نسب رحمہ اللہ)

مخدوم آدم نقشبندی منہ میں مسلمان نقشبندیہ کے پہلے بزرگ آپ ہی تھے اور شاہ عالم
کی علم دوستی سے متاثر ہو کر آپ شمشہ سے دہلی تشریف لے گئے۔ دہلی میں حضرت امام ربانی مجدد
الضمان شیخ احمد سرہندی کے فرزند شیخ محمد سوم سے آپ نے ثنوی ملاقات حاصل کیا طلب و پیکر کر
الہی نے مخدوم آدم کو حرب غریب فرمایا۔ آپ خواجہ محمد سوم سے بیعت ہو گئے۔ ایک مدت دراز تک
آپ بیاضت و مجاہدہ میں لگے رہے، آپ پر استغراق کی کیفیت پہنچ گئی۔ جب آپ سلوک کی منازل
طے کر چکے تو دوبارہ نقشبندیہ سے آپ کو شرف خلافت خلا سرزمین منہ میں آپ نے رشید ہدایت
کالام جاری رکھا مخدوم آدم کے دو فرزند تھے۔ ۱۔ مخدوم فیض اللہ ۲۔ مخدوم اشرف الدولہ اور فرزند
اور تقویٰ میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔ جب مخدوم آدم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے
مخدوم فیض اللہ کو پناہ سجادہ نشین مقرر کیا۔ مخدوم آدم کے وصال کے بعد دولہا بزرگ متاثر مرشد مرعز
ہوئے اور خیرین و برکات سے فیضیاب ہو کر لڑنے لگا انہوں نے مدافعوں و دقلیہ برادر صفرائی شباب میں لڑائی
کے دم ہو گئے۔ دولہا بھائی اپنے والد جد گوار مخدوم آدم کے مشرقی پہلو میں مکلی میں محراب میں
آپ کا خزانہ مکلی میں موضع خاص و عام ہے۔ آپ کے خاص مریدین و خلائیا یہ بھیجے را، الہ قاسم
(۱۲) شیخ ابراہیم ۲۰، سید فتح محمد لکھنوی علیہ السلام۔



اولیاءِ لوازمی شریف، بدین سند

(طریقہ، سب ۲۶)

خواجہ محمد زین العابدین کی ولادت کی پیشین گوئیوں میں سے پہلی تھیں جن سے متاثر ہو کر مولانا عبد السلام نے اپنی دختر ایک اختر کا عقد خواجہ حاجی عبد لطیف سے کر دیا۔ چنانچہ فرج حاجی کی تیری اجیر کے محل سے صاحب کمال قتلہ ہوا جس کا شدت سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ آپ کا اسم گرامی محمد زمان رکھا گیا۔ آپ بچپن ہی میں اپنے سریتے جہاں کی شہر سے بھیڑ کر شہر حاکم مدد سے پہنچے گئے۔ یہیں خواجہ محمد مظہر ششتری کی نظر آپ پر پڑی اور وہ آپ کو طریقت کی طرف راہ نہی کرنے لگے ایک وقت ایسا بھی آیا جب خواجہ زین العابدین نے اہل گنیم کے دست پر بیعت فرمائی اور راہِ حقیقت پر گامزن ہو گئے۔ چنانچہ اہل مصلحت و سیاست کے بعد مرشد نے آپ کو اپنے مستور شاہ اور غور کر شریفی اختیار دی۔ آپ کی سند لکھنؤ کی زین العابدین کے فیض بیان عبد الرشید نے دی کی۔ حج سے واپس کے بعد آپ کے مرشد نے آپ کو خلیفہ الہی کا لقب دیا اور عتیقہ پڑائی جب شہر میں سیاست اور مخالفت ہونے لگی تو آپ اپنے وطن وادی شریف چھ گئے جہاں آپ کے والد بزرگوار نے مستور شدہ ہدایت آپ کے حوالہ کر دیا اور جو گار کی وفات کے بعد آپ نے نئی لوری میں نقل مکانی کی۔ آپ کے کثرتِ وکالات کا شہر وین کر عبد لطیف بھٹائی نے بھی آپ کی خدمت آمد میں میں معافی دی اور مستقیم ہوئے آپ کے چار خلفاء بہت شہرہ آفاق، عبد الرشید گڑھی والا، جوتھ سب انھی ۱۳۱۱ عامہ ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ میں محمد صالح کھڑائی، آپ نے دس سال کا پیر پر سب کے خاندان میں کی جن سے خواجہ گل محمد قتلہ ہوئے اور آپ کے دواں کے بعد ہی آپ کے جانشین ہوئے۔ ایک سال قبل ہی آپ نے اعلان کر دیا تھا کہ وضعت کا وقت آپ پہنچا ہے چنانچہ ہر ذیقعد ۱۲۸۸ھ کو آپ تمام لوگوں کو زائستہ کر کے چار وارادہ کر دیث گئے اس طرح مدد حق معافی سے پرواز کر گئے۔

بنا شہرہ آفاق اکبر بادشاہ

شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادیؒ

شاہ بنو نسب	آپ شیخ شہاب الدین ثانی زادہ سن گزشتہ صدی کے
اساتذہ گرامی	مدرسہ اعلیٰ شیخ مائدہ سلطان فیروز شاہ تغلق کے مدرسہ میں دہلی دارالہکمرانی میں
شاہ معین الرحمن	میں تیار ہوئے۔ اور پندرہ برس میں وفات پائی ان کے پوتے شیخ محمد شیخ
شیخ اہل اللہ	کامل مرقی تھے۔ پندرہ برس میں حاصل حق ہوئے۔ وہ متعدد شاہینا لکھنوی
شیخ محمد فیض	سے فیض یافتہ تھے۔ حضرت گنج مراد آبادی کے والد شیخ اہل اللہ حضرت
شیخ بکرت اللہ	عبدالرحمن مولیٰ لکھنوی کے مدرسہ خاص تھے۔ آپ ہی نے ان کو نیک سزا دے
شیخ عبدالقادر	کی ولادت کی شہین گوئی کی تھی۔ شیخ فضل الرحمن گنج مراد آبادی بیکرم رمضان
شیخ سعد اللہ	۱۱۸۰ھ میں اپنی اہمال سندیلہ میں ولد ہوئے۔ صوفی عبدالرحمن لکھنوی نے
شیخ نور محمد	کان میں اتان کی مالاری اور رسم رسم کھانا فرمایا جب بڑے ہوئے
شیخ عبداللطیف	ترشیر، شرح جامی اور کانیہ کا درس مولانا نور اللکھنوی فرمائی عمل سے کیا۔
شیخ عبدالرحیم	حدیث کا درس ملا نا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے لیا۔ آپ ملازوں
شیخ محمد مصباح بن حسین حنفی	میں شاہ رفاق کی خدمت اقدس میں پہنچے اور ان کے دست پر بیعت
شیخ شاہ سنگن	کی تین ماہ بعد سلاسل قادریہ نقشبندیہ کی خلافت و اجازت عطا کی گئی
شیخ داؤد	اہل میں اولیٰ آپ کا عقد ملازوں میں ہو گیا۔ بعد ازاں ملازوں سے تعلق بکافی
شیخ شہاب الدین لکھنوی	کر کے گنج مراد آبادی قیام پزیر ہوئے۔ آپ کا دوسرا عقد گنج مراد آبادی
علاء الدین ابو بکر عبدلی	ہو جن سے شاہ احمد میں سہارہ فقیہ ترقی ہوئے ان کے بعد شاہ محمد شاہ
ابو اسحاق محمد باقر	سہارہ ہوئے جن کے فرزند شاہ اسحاق الرحمن دہسے میاں، نے ملا

فضل الرحمن گنج مراد آبادی کی مورخہ اسحاق رحمانی تالیف کی مرملہ کا انتقال ۱۱۰ سال کی عمر میں
 ۱۲۳۰ھ میں ہوا۔ مرقد میں شاہی مقبرہ گنج مراد میں مرجع علاقہ ہے۔ مہر العلوم میں ملا احمد کما
 لگی من فرماتے ہیں کہ میں نے سہارہ گردن میں ہر وہ سونا گنج مراد آبادی کو دیکھ لے۔

ارشاداتِ رحمانی

- ۱۔ دردِ کثرت سے پھر ہم نے جو کچھ پایا بعد سے دیا۔
- ۲۔ کائناتِ باعِ سنت ہی دلائل ہے۔
- ۳۔ قرآن اور احادیثِ نبوی صاکیہ۔
- ۴۔ وہاں درد اور غارت سے سب کچھ مل جاتا ہے۔
- ۵۔ سورہ انفصاح میں ذکرِ سلام و آیتِ حدِ سربار پر غصہ کی بڑی نصیحت ہے۔
- ۶۔ جو بڑے غارت میں سب کچھ پھینچ رہا تھا۔
- ۷۔ والدین کے لئے پرفتنِ غارت و فتنہ۔
- ۸۔ مسافرِ کثرت و غارتوں کے برابر ہے۔



مولانا شیخ محمد الیاس، شیخ الحدیث مولانا زکریا و مولانا محمد یوسف کاندھلوی امیر تبلیغ جماعت دشہرۃ نسب ۱۴۲۸ھ

مولانا محمد یوسف کاندھلوی مولانا شیخ محمد الیاس کاندھلوی، والدین تبلیغ جماعت کے صاحبزادہ تھے۔ ان کا نسب تعلق کاندھلوی اور مدائیر کے شہر دسویں شیخ صدیق خاں احمد سے ہے۔ ان کے محدث تاجی شیخ محمد سلطان محمد تعلق کے جہ میں پرگڑہ کاندھلوی کے تاجی مقرر ہوئے تھے۔

مولانا یوسف کاندھلوی ۲۵ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۵۶ء کو تولد ہوئے۔ آپ نے دس سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ آپ نے تاجی حسین الدین سے قرآن پڑھیں اور مولانا شیر الدین سے مکتبہ کاشف العلوم میں عربی سیکھیں۔ مولانا مقبول حسن گنگوہی سے دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے مولانا حسین احمد تھلوی سے بھی تعلیم پائی۔ مشکوٰۃ شریف وائلد ماجد سے پڑھی اور جلالین مولانا احتشام الحق کاندھلوی سے پڑھی۔ مولانا الیاس کی وفات کے بعد آپ امیر تبلیغ جماعت مقرر مقرر ہوئے۔ آپ نے انگلہ محنت لگن سے اس ادارہ کو بین الاقوامی ادارہ بنا دیا۔

شاہ عبد العظیم صدیقی

آپ کے والد محترم کا اسم گرامی مولانا شاہ عبد العظیم تھا۔ آپ ۲ اپریل ۱۸۹۲ء میں میرٹھ میں تولد ہوئے۔ دارالعلوم حریریہ قریب میرٹھ سے مولانا کی عمر بیس برس تک ہی پاس کیا بعد ازاں اورہہ ان اسکول سے میٹرک کیا۔ ۱۹۱۶ء میں ڈیڑھ کالج میرٹھ سے پاس کیا۔ ۱۹۱۸ء میں محاذ کشر لیسے گئے۔ واپس پڑھائی سنت تے۔ پانچ سال میں فتح نہانت حاصل کیا۔ مولانا میرٹھ کی درجہ اولیٰ دکنٹو ایچ ایم ٹی ڈی وکرائس ایم ایچ ٹی سی سنوسی دلیا سے روحانی فیض حاصل کیا۔ آپ ۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۳ء لیسے امرتیکہ، افریقہ اور جنوبی ایشیا میں تبلیغ کے بعد متحدہ جماعت مسلمان جدی کیے۔ علم دینی کو علم کوٹنے کے لیے کئی صاحبہ مدلی تعمیر کرائے۔ ۱۹۲۲ء میں مسلم کانگریس بوسٹن کے اجلاس میں سعودی عرب کی نمائندگی کی۔ اٹھارہ چار مسلمانوں کو دویا مسلمان کیا۔ مصر کے دورے میں اخوان المسلمین کے سنی اہل سے ملاقات کی۔ ۱۹۲۰ء امریکہ میں مسلمان کیا۔ ۳۰ اگرچہ پیدائش کو حق اہل دین مسلمان کیا۔ کینڈا میں گیارہ علمی ادارے بنائے۔ ۱۹۲۵ء میں اگرچہ مسلمان بننا شروع کیا۔ ۱۹۲۷ء میں بارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس میں شرکت کی۔ مدینہ منورہ کے لوگ آپ کو طبیب ہندی حکماء سے جانتے تھے۔ پاکستان میں آپ پہلے لادید پٹھان۔ ۱۹۵۷ء میں آپ نے لادید دنیا کے ملک کا تکیہ دیا کیا۔ انڈونیشیا کے صدر سرکار لادید پٹھان کے وزیر اعظم ابھیلو آپ کے مرید تھے۔

۳۳ اگست ۱۹۵۷ء کو مدینہ منورہ میں خالق حقیقی سے جلتے اور بہت ہی بقیہ میں مدفون ہوئے۔ آپ نے اگرچہ سنی و اہل دین و عربی میں بہت ہی تہذیب کی۔ آپ نے دنیا بھر میں ۳۳ ادارے قائم کیے جن کی سرپرستی آج کل کے فرزند احمد مولانا شاہ احمد نرائی کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قادری

مولانا شاہ احمد نورانی صلی اللہ علیہ وسلم شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری کے فرزند ارجمند ہیں۔ علامہ شاہ احمد نورانی کے پورا پورا اسم گرامی شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری تھا۔

ولادت

آپ میرٹھ میں ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں متولد ہوئے۔

سلسلہ نسب

آپ کا سلسلہ نسب غلیظ دل حضرت صدیق اکبرؓ سے منسلک ہے۔ آپ کے والد علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی (متوفی ۱۳۹۵ھ) اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا میں پہلی کے غلیظ بھائی تھے۔

تعلیم

۸ سال کی عمر میں نرائن پور حنفیہ گیا۔ دینی تعلیم مولانا غلام حسین میرٹھی سے یہ دستار بنائی تقریب میں مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی والد، اسد الاناس مولانا سید نسیم الدین مراد آبادی اور اعلیٰ حضرت شاہ مصطفیٰ ایوان خان مفتی اعظم ہند ترکیب تھے والد کی وفات کے بعد وہ بین الاقوامی تہذیبی دوروں کا کام آپ نے منجھالا اور سینکڑوں غیر مسلم آپ کے ذریعہ شرف بر اسلام برائے مسلمانوں میں آپ کو دینا اسلام کا شرف کائنات کا پیر میں منسوب کیا گیا۔ آپ نے ختم نبوت کی ترکیب میں بے پڑھ کر حصر لیا۔ ۱۹۲۹ء میں مستقل قیام پور ہوئے۔ ۱۳۴۰ء کے انکسار میں جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے آپ قومی اسمبلی کے ممبر بنے۔ ۱۳۴۰ء کی ترکیب نظام مصطفیٰ میں بھی آپ سربراہ اعتباراً بین کر میدان میں نکل آئے اور تیرہ ہند کی صورتیں جیسے ہی گورنر ہند کی آپ کا خط تیار ہے۔

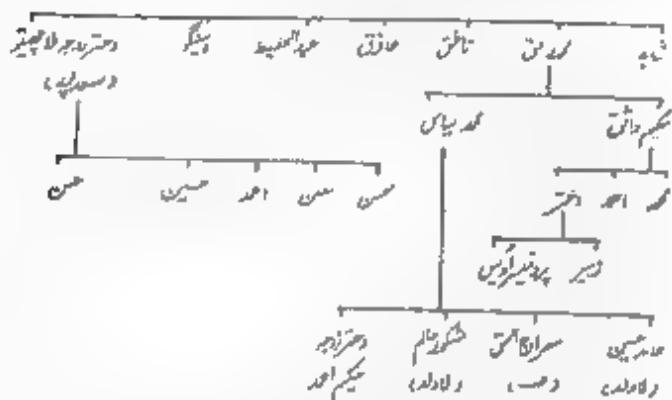
تعینفات آپ نے دہلی میں پیدائش اور منہائیت کے درمیان میں تھیں،

(۱) دہلی سے آپ پوربند و انگریزی اور حضرت دہلی جیسے کرائسٹ ابن دہلی لائٹ ہف قرآن۔

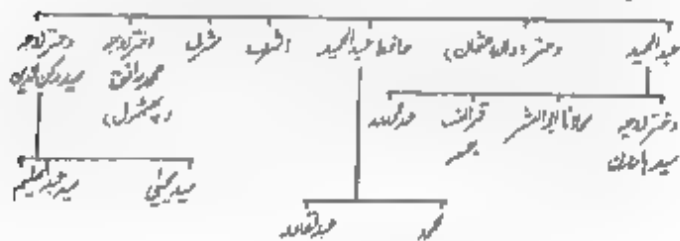
(۲) حضرت مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں

۱۔ اختلاف علماء اہل سنت و جماعت

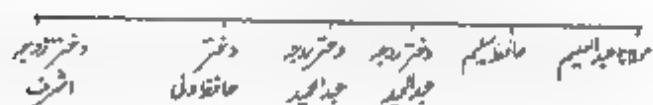
شیخ فاروق ریگی شیخ عنایت حسین (پیشوا)



یہودی دھرمی فقیر غنیمت (احمد منج، سانحہ) بڑی جیاسے تعلق رکھتا ہے۔



برادر نسبتی خود صہری فقیر بخش



پیر طریقت شیخ حسام الدین کوٹا مانچھوری الہ آباد یو۔ پی۔ ہند

(شہزاد صاحب مدظلہ)

شیخ حسام الدین مانچھوریؒ کے مرنے والے مولانا مولاسمیں قریشی ملک بھین سے ترکہ وطن کر کے بادشاہ اہلسنہ (۱۳۳۵ تا ۱۳۴۵) کے مہدیں بہت شریف لائے۔ بادشاہ نے ۶۰ لکھ راضی خاندان کے لیے ملکی جہاں وہ حکومت چاہی ہوئے۔

شیخ حسام الدین کے والد خواجہ خضر الشہزاد ایک عالم حدیث تھے۔ آپ کے دادا شیخ جہاں الدین عالم دینی اور صاحب طریقت بزرگ تھے۔ آپ شیخ قطب الدین اولیاءؒ کے خلیفہ شیخ محمد سے بیعت تھے۔ وہ بیسٹہ غازی خان کے بعد ۴۱ بار سورہ یسین شریف ختم فرماتے۔ ان کا درجہ صاف قرآن پاک کی کتابت تھی۔ آپ کی تصنیف مسطرات حق جو میر مطہر تھی۔ دوسری کتاب کا نام انیس الماشیخ تھا۔ ان کے خلیفہ شیخ شہاب الدین مانچھوری تھے۔ آپ کے بیٹے فرزند کا نام شیخ فیض اللہ قاضی شاہ تھا اور دوسرے فرزند شیخ احمد تھے جن کو آپ شیخ بڑھا، فریدیہ اور ویدیہ کہتے تھے۔ آپ نے شیخ نعمت اللہ، شیخ حسن، شیخ اکمل شیخ راجا اور شیخ انور حسام کو خطوط پیسے سے جو حضرت نور قطب عالم کے تلامذہ تھے۔

شیخ حسام الدین نے ۸۸۲ھ مطابق ۱۴۷۷ء میں وفات پائی۔ آپ کا مزار کوٹا مانچھور الہ آباد میں مریض خاصہ عالم ہے۔ شیخ صاحب کے تلامذہ ۱۲۰ خلفاء تھے۔

۱۔ سید محمد بن سید طہیر الدین نقوی شیخ سید کے نام سے مشہور ہوئے۔ (۲) سید عابد شاہ بھڑانا شاہ مانچھوری (۳) سید محمد امیر بڈھان کا لقب سید علی ہے۔ (۴) مولانا گل الدین عزالدہ (۵) مولانا شیر اللہ الدین صاحب حق (۶) شیخ نصیر الدین بن شیر اللہ (۷) مولانا فرید الدین سلطان (۸) شیخ احمد غفری دہلی کا امام اور صوفی (۹) مولانا ساج الدین بن یوسف بن داؤد گدی (۱۰) مولانا جمال الدین حسن فروری (۱۱) شیخ ضیاء الدین یوسف بن داؤد گدی (۱۲) مولانا مرید کوٹا (۱۳) مولانا عطار الدین گدی (۱۴) شیخ تاج شہاب مانچھوری ملقب بہ امانی شاہ۔

خدم شیخ حسام الدین مانچھوریؒ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند کلاں شیخ نصیر اللہ قاضی ٹکڑہ مانچھور

ملے تیار ہوئے بلکل صلاک

شیخ سلیم چشتی

دشوار نسب شمس

شیخ سلیم چشتی حضرت رید گنج شکر کی املا تھے۔ ان کی ولادت ۷۷۵ھ مطابق ۱۳۷۹ء میں
 ہوئی اور وفات ۸۵۰ھ مطابق ۱۴۴۷ء میں ہوئی۔ شیخ سلیم چشتی کا تعلق جیڑہ خاندان سے تھا جو سیکندریہ
 سرہند آئے اور علوم ظاہری کی تعلیم کی رہنمائی میں تھانہ سدر کی فراغت کی۔ عرب و عجم کے شہروں
 کی سیاحت کی اور وہاں کے شائع اور افکار لوگوں کی صحبت سے بیدار ہوئے اور بڑے جوش و خروش
 سے احکام دینے پر آمادہ ہوئے مگر شیخ ابوسعید چشتی نے اسے بہت سے اذیت دلائی اور وفات حاصل کی۔
 فتح پور سیکری کی ایک پابندی پر گزشتہ نہیں ہو کر طویل عرصہ تک عبادتِ اہل میں مصروف رہے جیڑہ
 اور مریدان کو بے اشت و بے ہوا کی تلقین فرماتے تھے۔ مراد سلاطین آپ سے بے حد عنایت رکھتے
 تھے۔ جس میں شہنشاہ اکبر اور شیر شاہ سوری کے نام خاص ملے قابلِ ذکر ہیں۔ بادشاہ اکبر کو آپ سے
 بے حد عقیدت تھی اس کو کوئی املا نہ تھی چنانچہ آپ سے دعا کی دیں کہ آپ کو کما جاتا ہے کہ آپ
 کی دعا سے اکبر کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا آپ نے اس لڑکے کا نام اپنے نام پر سلیم رکھا۔ یہی
 شہزادہ سلیم اکبر کے بعد جہانگیر کے لقب سے سرورِ آرائے سلطنت ہوا۔ آپ کا وصال فتح پور سیکری ہی
 میں ہوا۔ وفات سے پہلے آپ نے ایک خط کی بنیاد ڈالی تھی اسی میں مغل بنے۔ بادشاہ وقت
 نے اس خط کے اور اس سے ملنے مسند کی نایاب خوبصورت تمہیک۔

شیخ سلیم چشتی شافعی فاضل تھے۔ ان کے وصال کے بعد ان کے فرزند شیخ بدر الدین سہیل
 بنے شیخ بدر الدین کے وصال کے بعد ان کے معزز زادے شیخ تعصب الدین کا رہے ہوئے۔

حضرت میاں میر لاہوریؒ

(شجرہ نسب ص ۱)

ولادت ۱۲۳۸ مطابق ۱۸۲۳ء وصال ۱۲۸۵ مطابق ۱۸۶۹ء عہد کے قدیم شہر مہرون میں پیدا ہوئے۔ آپ تاجپور کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروقؓ تک پہنچتا ہے۔ آپ نے علوم ظاہری کی تکمیل دہلی کی چھ حضرت خضر سیرستانی کے مرید ہو گئے جو سیرت سے کہہ دو ایک پاڑی پر سکونت رکھتے تھے، آپ چوبیس برس کی عمر میں پیر لاہور تشریف لائے اور دیانت و عبادت ائمہ تینوں دہلیت شروح کی آپ کی پوری زندگی مسرت کے ساتھ میں داخل ہوئی تھی آپ سراپا غنی تھے۔ رسول اکرمؐ کے ارشادات و احکامات کے خلاف کسی کوئی کام نہ کرتے تھے۔ آپ کی زندگی ایک لمحہ بھی بڑیا گھر کا فرش تھا۔ عام لوگوں کے علاوہ دربار شاہی میں بھی بڑا احترام کیا جاتا تھا۔ پیر لاہور بادشاہ آپ کا بڑا عقیدت مند تھا۔ شاہجہاں بھی وہ بار خدمت آندی میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کرمی صفت کی کہ عادل بادشاہ رحمت و حکمت کی خبر گیری کرتے ہوئے دارا شکوہ نے اپنی کتاب سکینہ الا دیار میں آپ کے اور آپ کے خلفاء کے حالات درج کئے ہیں، آپ کا حوالہ لاہور میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

حضرت سلطان باھوؒ

ولادت ۱۲۳۸ مطابق ۱۸۲۳ء وصال ۱۲۸۵ مطابق ۱۸۶۹ء آپ شکر گٹ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ اس نسل میں بادشاہ مبارک شاہ بکران تھا۔ سلیم درویش والد ماجد شیخ بابہ گدہ ٹھکانی میں ہمدرد سلطان باھوؒ نے کس بھی قسم کا کتابی علم دیکھنے سے حاصل نہیں کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود ان کے پیچھے میں روحانی عمل کا ایک سمندر موجزن تھا۔ فقر و تصرفہ اور معرفت پر آپ کے مہر و ملاقات کا ذخیرہ ایک شیر قیمت خزانہ ہے وہی میں میر عبد الرحمن قادری سے بیعت ہوئے۔ مولیٰ سے شکر گٹ آئے اور یہاں مقیم ہوا شاداد کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ تقریباً تیس کتابوں کے مصنف ہیں شعور شاہی سے خاصا لگاؤ تھا۔ آپ کا مزار شکر گٹ میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

رشتہ نسب :-

ولادت ۹۵۸ھ مطابق ۱۵۵۲ء سال ۱۱۵۲ھ مطابق ۱۷۳۲ء شیخ عبدالحق محدث دہلوی
 کے دادا دادا بھڑا کے چچے دے تھے۔ آپ دہلی میں تریٹ و سدی کے عہد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
 والد ماجد نے آپ کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی۔ شیخ نے صرف تین ماہ میں کلام پاک حفظ کر لیا۔
 ایک ماہ میں لکنا پڑھا سیکھ لیا۔ والد ماجد سے عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۸ سال کی عمر میں
 آپ جگہ معلوم حنفیہ و اقلیہ حاصل کر چکے تھے۔ اس دوران آپ نے مادہ لہر کے علم سے کتب علم
 کیا۔ والد نے شیخ کے قلب میں ایسی روح پھونک دی تھی جو ساری عمر آپ کے قلب و فکر کو گرائی
 رہی۔ آپ علوم ظاہریں کے ساتھ ساتھ علوم باطنی بھی حاصل کرتے رہے۔ ۲۸ برس کی عمر میں آپ حجاز
 مقدس تشریف لے گئے واپس بخاری اور مسلم کا درس دیا پھر شیخ عبدالحق اب متقی کے حلقہ اہانت میں
 داخل ہوئے اور بیعت ہو کر اجازت حاصل کر مرشدی کے حکم پر ریویروہ پورے آئے اور شہنشاہ اکبر
 کے عہد میں لادینی اہلکاس کے تدارک کے لیے دہلی میں ایک مدرسہ علم کی بنیاد ڈالی اور کلام عمر قرآن و حدیث
 کے درس و تدریس میں گزار دی۔ آپ نے علم حدیث کی بڑی خدمت کی اور اسے فروغ دینے میں
 نمایاں کردار انجام دیا۔ اس کے علاوہ بیوت انبیاء پر بھی متعدد کتب تصنیف کیں۔ آپ
 نے مسائل فائدہ کے ایک بزرگ سے ۹۵۸ھ میں حاجتگی اختیار کر لی تھی۔ آپ کو خلافت
 سے نرا نا۔ آپ نے حضرت خواجہ راقی دار سے بھی بیعت کی۔ آپ کا مزار دہلی میں مرتضیٰ ملائق
 ہے۔ اخباراں خیابان آپ کی شہرہ معروف تعریف ہے جسے قبر بیعت عام حاصل ہوتا ہے۔



حضرت امام ربانی قطب ثانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

(شہرہ نسب و نسب)

امام ربانی مجدد ثانی شیخ احمد سرہندی کا شہرہ نسب ۲۸ دراصلوں سے تعلق مندرجہ ذیل ہے۔ ان کے والد شیخ عبداللہ اپنے چچا کے سب سے بڑے عالم دین تھے جن کا در حال بختیار میں ہر مسئلہ پیشہ میں عبداللہ کی نگہداشت اور نالہ میں شاہ کمال تخیل سے فیض یافتہ تھے آیا و اہلاد کا وطن کابل تھا۔ عبداللہ کے چچا علی شیخ شہاب الدین جیل القندہ امرارہ افضل رہیں تھے شیخ احمد سرہندی شیخ عبداللہ کے چچے فرزند تھے ولادت سے قبل والد نے خواب دیکھا اللہ شاہ کمال تخیل سے بیان کیا ان ہی کی تعبیر مجدد الف ثانی تھے۔ ولادت ۱۰۲۸ھ شوال ۱۰۲۸ھ بروز جمعہ سرہند میں نصف شب ہوئی آپ کی پیدائش پر شاہ کمال تشریف لائے اور اپنی انگشت مبارک حضرت کے منہ میں ڈالی اور فرمایا یہ بچہ محمد بن دین کہے گا۔ سو سال کی عمر میں جامع کائنات غیری و باطنی کی کربھی تدبیر میں مصروف ہوئے۔ والد سے بیعت کی اور طرہ شاہ سکندر فیرو شاہ کمال تخیل سے حاصل کی۔ یہ فرقہ امانت طرہ اشعظم سرکہ کا بنیاد شریف سے حکم کے مطابق عطا ہوا جس سے فیضیاب ہونے کے بعد حضرت باقی باللہ سے شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ کے چچو پر ملامت کے ساتھ صوبہ و دہ بڑے تھانہ پانڈر تھیں۔ جماعت سے بدعت لغت تھی۔ کثرت عبادت شعار تھا۔ امر بالمعروف نہی منکر کے جان پیکر تھے۔ ۱۰۸۸ھ صفر ۱۰۸۸ھ میں ۶۲ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ ناز جنازہ خانہ محمد میدان لائونٹنے پڑھائی اور سرہند میں طاعت ہوئی۔

شیخ احمد سرہندی کے چچو مرشد خواجہ باقی باللہ پڑی کے آباد اہلاد میں تھیں جو اسلام علی سرہندی کا ذکر کرتا ہے۔ کابل میں سکونت تھی۔ نسب میں کابل میں پیدا ہوئے۔ اصل نام رضی محمد بن شیخ عبداللہ تھا۔ تعبیر مولانا ساقی مولانی سے حاصل کی ان کے ساتھ دادا گبر علی ۱۰۹۹ھ میں کٹر میں ملے۔

ملہ ماہارہ لہ اسلام مجدد الف ثانی برہمہ آئل مشہور ۱۲۰۰ھ میں علی احمد شریقی۔

ملہ چہم علی ہونے سے ملے۔ مدعیانہ شامیٹ لیلیہ کے رسم غیر ملکہ ۱۰۴۰ھ۔

دارد ہر شے حضرت خواجہ انگلی سے بیت کی۔

سرکارِ قدس، چہرہ پر فرہ باد جاہت، رنگ گدلی، گل بر سفیدی، پریشانی کشادہ، ذائقہ صحت منجی، ادب چھین
بڑی بڑی صحت افروز دلائل سے تاجدار، حسن و عفت کے ساتھ آگاہ و صاحبِ لایاں جو کوئی آپ کی
نیابت کرنا ہے اختیار ہی کہا "فتیابک اللہ اسمن الخالقین"

نظام الانوارات | نسب شبِ احمد کے لیے بیان ہوتا ہے اور نازِ فخر تک توبہ و استغفار و مددِ شریف
اور مراقبہ کا سلسلہ جاری رہتا۔ فجر کی ناز باجماعت ادا کرنے کے بعد اُشراقِ نیک مراقبہ میں مشغول رہتے جو
چاشت تک جاری رہتا۔ چاشت کی ناز کے بعد ستر خان پر تمام فقرار اور حاضرین کے ساتھ کچھ غذا
تبادلہ فرماتے پھر قیلولہ فرماتے۔ نزال کے بعد غارِ ظہر تک توسلین حاضر ہوتے جو نازِ عصر تک سلسلہ
جاری رہتا۔ اور دوسرے دنوں کا سلسلہ نازِ مغرب کے بعد رک کی نماز تک رہتا۔ سفر میں بھی ان عبادت
پر عمل پیرا ہرے کی کوشش فرماتے۔ نظام الانوارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ رب العالمین کی ایک
ایک لہریہ الہی میں صرف کرتے ہیں اور حقوقِ العباد بھی ادا کرتے ہیں۔ انہیں اوقات میں بارگاہِ عالیہ
کی دیکھ بھال اور تمام دینی مساعلات میں شامل ہیں۔

آکھائیف | مکتوبات شریف، مسائلِ مذہب و مسائلِ شافعیہ، شرحِ راحیات خواجہ
بائی اللہ، رسالہ تہذیب، رسالہ فی اثبات التہذیب و مسائلِ مذہب۔

خلفاء | شیخ عبدالحمید بنگالی، شیخ فرید الدین بھاری، شیخ حامد بھاری، سید باقر سارنگ پوری، سید
محب اللہ انجم پوری، شیخ سلیم بھٹی، شیخ آدم بھٹی، مولانا عبدالحق سرحدی، باجماع اہلِ شیعہ
علی گڑھ، شامی کی، شیخ احمد استنبلی حنفی، فقیر عثمانی، عینی شافعی، سید بابا شاہ بھاری، سید عیسیٰ بھاری
شیخ طاہر بنگالی، لاہوری، مولانا امان اللہ لاہوری وغیرہ۔

اولاد

حضرت امام ربانی کے سات فرزند اور تین دختر تھیں۔

۱) خواجہ محمد صادق، ۲) خواجہ محمد سعید، ۳) خواجہ محمد مسلم، ۴) خواجہ محمد رفیع، ۵) خواجہ محمد

عیسیٰ، ۶) خواجہ محمد اشرف، ۷) خواجہ محمد یحییٰ۔

لے مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

کلام مجدد الف ثانی

هر روز باشی ما را هرگز ایشی تا نا
 در ذکر ایشی ما مشغول شود در ذکر هر
 گر پیش تو ای پادشاه عزت و قهر ای پادشاه
 ای ذکر هر پادشاه مشغول شود در ذکر هر
 سره ندانم خفتت تا چارای بر رفتت
 هرگز تا ماندنت مشغول شود در ذکر هر
 هر روز که در مسکنم خدا آواز کن
 قفل زبینه باز کن مشغول شود در ذکر هر
 علم عزائی باطل خواند باشی تا فحش
 هر پیش تا دم یزید مشغول شود در ذکر هر
 هر دم خدا یاد کن دل بهر شکر کن
 بلبل صفت فریاد کن مشغول شود در ذکر هر
 مسکین احمد مرشد تو عالم فساد تو
 در دوا حق چون گداز مشغول شود در ذکر هر



حضرت منعم پاک باری

(عزیز و محبوب مولا)

قائد منعم پاک باری بن شاہ مان بن شاہ جہاں گرام جہاں کے مشہور شیخ گرام سے ہیں ان کا اصل وطن قصبہ ٹوڑی، بہار ہے آپ شعبان ۸۰۲ھ مطابق ۱۶۷۱ء میں ہنگر کے موضع پیر پور آباد ہوئے۔ آپ کی پرورش آپ کے والدہ ماجدہ اور آپ کے دادا شاہ عبدالکریم نے کی۔ جہد جاگیر میں جب آپ کی عمر شریف چار سال کی تھی کہ آپ کے والدہ ماجدہ شاہ مان کا انتقال ہوا۔ آپ قصبہ بالہ، پٹنہ پہنچ کر محمد شاہ طہیل بن دیوان شاہ جعفر بن قطعی ٹوڑی کے دستِ حق پر بیعت کی۔ آپ نے چھ سال چنے پیر و فرشتہ کی خدمت اقدس میں گزرا۔ اور غزوہ غلامت و اجابت سے فائدہ اٹھائے گئے۔ ۱۱۱۴ھ میں ۳۰ سال کی عمر میں تحصیلِ علم کے واسطے والدہ پورے اور مدرسہ جامع مسجد دیہی سے تکمیلِ علم کی تحصیلِ علم کے بعد سامی مدرسہ میں مدرس کے فرائض انجام دیتے۔ اسی دوران آپ نے رسالے کا شعاع شمس مایا ماست بھی اور مشاہد شمسِ تعصیت لکھے۔ دیہی مدرسہ میں کامل کیا۔ وہ سالوں تک درس و تدریس میں مشغول رہے۔ ۱۱۲۴ھ میں شاہ فراز کے حضور حاضر ہوئے اور ان کے خلیفہ شاہ اسد اللہ سے معرفت حاصل کی۔ ۱۱۳۵ھ میں شاہ فراز کا وصال ہوا تو شاہ اسد اللہ ان کے خلیفہ جہاں عباس نے جب ۳۷ھ میں ان کا انتقال ہوا تو مرید بن و مشائخ نے حضرت منعم پاک کو خلافت پر مامور کیا۔ اسی طرح آپ خاندانہ و وطن کے امور و فرائض پر توجہ آپ کی عمر شریف ۵۵ سال کی تھی۔ ۳۵ سال تک دیہی میں بھی ماسرہ۔ آپ استاد فقہی پاکر ۱۱۶۲ھ میں علی آباد کا رخ کیا۔ مدرسہ ملاقاتی محلہ شمشہ میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن بہاری کے مزار پر حاکم کش ہوئے پھر واپس پٹنہ گئے۔ کچھ دنوں کے بعد واپس پٹنہ گئے کہ پٹنہ چھوڑنے کا قصد کیا۔ اور دعا کی تیاری مکمل تھی لیکن معتقدین نے اس کے پر امر کر دیا اور جب حوالہ صحت ہوئی گا یہ شرط چھڑا دیا۔

اسے تشریف فرما و مالدار بنے تو کتب پیر تشریف دی

و بہت مشغول رہے و فیہ میں مستقل قیام پذیر ہونا منظور فرمایا۔

۳۷ھ میں مدرسہ صوفیہ ۳۷۵ بہار میں ابوالاسان فیضان صوفیہ ۳۷۵

مغیر سلاسل طریقت میں ادریسہ، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ سلاسل طریقت شاہ فرما کے
قدیر حاصل ہو سکے تھے۔ ۳۰ سال کی عمر میں ۱۱۸۵ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ مسجد سید علی الدین
خانگیر میں محلہ بعلی ضلع پٹنہ میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء [شاہ حسن رضا آپ کے پہلے خلیفہ ہوئے۔ آپ کے مرنے کے بعد شاہ سیری بیاری، مرلی
شاہ دافہ شاہ علی حسن شاہ بھادون، شاہ اہل اللہ، محمد شاہ حسن علی، خواجہ رکن الدین مشتق
اور حسین علی خان پورنگا بہت زور رکھے۔ شاہ حسن بغداد کے رہا تھا وہ اپنے پورے قوت و فضل
برکتی جہاں شاہ سیری بھادون رہے۔ پوریاں چشتی پورہ سہارنویں کا فیض عام جاری رہا۔ مرلی
شاہ دافہ کو حاکم علیہ پورہ میں حکومت پذیر ہو کر مدفن ہوئے۔ شاہ بھادون اپنے وطن کدھلی پٹنہ
میں قیام فرمایا۔ شاہ اہل اللہ کا فیض ان کے اپنے وطن پیر گچھ تحصیل چاکہ ضلع جی، سہارنویں جاری
رہا۔ محمد شاہ حسن علی دافہ، محمد خواجہ بھادون گھاٹ، پٹنہ میں ہے۔ ان کے خلفاء میں محمد شاہ
یعنی یعنی پوری کی، ندوی اسلام پورہ پٹنہ کے، دیر شاہ ولایت علی معنی بیک ابراہیم خان فیضان پٹنہ
شاہ امین الدین بھادون شیشین شیشین جوئے۔ شاہ حسن علی کے خلفاء میں محمد الغنی اور عبد الغنی بہت
مشہور ہیں۔ شاہ حسن علی کے بھوپتیری خلیفہ شاہ فرقت اللہ (حسن دوست کریم بیک) چھپڑو تھے۔
شاہ سید سلطان احمد خان پورنگا بیک شاہ حسن علی کے خلیفہ تھے شاہ ملا حسین بن شاہ سلطان احمد
خان پوری بھی ان کے خلیفہ ہوئے۔ اس کے علاوہ شاہ محمد الدین حسین علی قرہ چک بہادر مظفر پورہ

بھی شاہ حسن کے خلیفہ بنائے تھے۔
حضرت خواجہ رکن الدین مشتق [خواجہ مشتق ساہنواد دہلی کے دوسرے خلیفہ بنے۔ شاہ
برہم الدین سلطان کے تشریف دہلیہ تھے مشتق کی ولادت ۱۱۳۵ھ میں ہوئی اور وفات ۱۱۸۲ھ
میں ہوئی۔ خواجہ مشتق نے حاکم شہر پاک سے خلافت حاصل کی ان کا مزار محلہ بعلی گھاٹ بیکر مشتق خان آباد
ہم ہے۔ ایک دیوان بنام یادگار مشتق شائع ہو چکا ہے۔

خلفاء [سید شاہ ایما بزرگات (وفات ۱۱۵۹ھ وفات ۱۲۵۵ھ) ان کے خلیفہ سید شاہ غلام
حسین (وفات ۱۲۰۳ھ وفات ۱۲۵۵ھ) سید شاہ غلام حسین معنی دانا چوری (وفات ۱۲۶۸ھ
وفات ۱۳۵۴ھ) سید شاہ غلام حسین معنی غازی آبادی پیر تھے شاہ شہر پاک سے خلافت حاصل کی۔

۶۹ رسالہ تک فیض و حام جاری رہا۔ آپ کو اپنے والد شاہ ولی اللہ سے فیض نہیں پہنچا جن کو اپنے
 نانا احمد دوم شاہ مبارک سرور آبادی چٹنہ سے ہیست حاصل تھی۔
 مختصراً اسید شاہ فرید الدین احمد تیر شاہ و عید الدین احمد حکیم تیر شاہ مراد علی مستید شاہ
 نڈا حسین۔ مستید شاہ کاظم حسین احمد تیر شاہ عطا حسین وغیرہ۔



غلیفہ سلاسل طریقت ابوالعلمائہ ومنعمیہ

شاہ مظاہر حسین آپ کی ولادت مغیرہ آباد میں ۲۴ رمضان ۱۲۲۲ء ہوئی۔ آپ کے انا کا اسم گرامی سید شاہ شمس الدین حسین مسیحی تھا اور دو واسعہ شاہ علام حسین مسیحی دانا پندی تھے اور ذوالفقار تھے۔ سید شاہ شمس الدین حسین کا عقد سید شاہ عبدالنار قادری کی دختر نیک اختر سے ہوا تھا شاہ عبدالنار قادری محدث پورہ، پڑھ کے رہے دلے تھے۔ سولہ سال کی عمر میں یہ دوا سید شاہ غلام حسین مسیحی سے چشتیہ حضرت معینہ سلسل طریقت میں بیعت کی اور حسب ہدایت دوا مرخوہ اپنے ماں سید شاہ قمر الدین الاحمد سے اور سلاطین سلسلہ عربیت کا فیض حاصل کیا۔ یہیں شاہ قمر الدین کو تہا ابراہیم برکات سے ملا تھا جو خواجہ رکن الدین عشق کے مرید تھے۔ خواجہ رکن الدین عشق شاہ برہان الدین خذرا کے مرید و خلیفہ تھے۔ اور مجدد سہم پاک کے صحبت یافتہ تھے۔ شاہ قمر کو یہ سلسلہ میں دوست کریم چک مرید شاہ حسن علی سے ملا۔ شاہ مظاہر حسین کی تعلیم ذریعہ شاہ قمر الدین حسین کی صحبت میں ہوئی اور احسانت و طاعات بھی ملی۔ شاہ مظاہر حسین کو ابتدائی تعلیم ماں سے اور طریقت قادریہ و اداسی ملی۔ درود کا سلسلہ طریقت انا پر رگوار کے توسط سے سید حسین کو ملتا دیکھی سے ملا۔ ۱۲۶۰ء میں پاپیادہ منگ کے لئے مراد آباد چلے گئے۔ وہاں میں مجدد سہم علیہ الدین لقب مزار کمن پوری، ابن مظاہر اکبر آبادی، حضرت نظام الدین، ولیار، مولانا فخر الدین فخر دہلوی، حضرت بہمنی واکا، خواجہ حسین الدین، شیخ امیر شی سے معین حاصل کیا، مدبر میں ماضی دہی اور عبدالرزاق کے لقب سے نوازے گئے، حضرت اویس قرنی نے سے مدد و طاعات ہوئی۔ ۱۲۶۵ء میں حیدر عرب لاڈکی آیا پر طلع گیا میں نیا مکان کیا، بہت ہی منگسٹرا راج، خوش طبع، خوش خلق، خدی کلہ اور لاؤنر شخصیت کے مالک تھے۔

قصیدہات [آپ کی قصیدات ۳۰ کے قریب ہیں۔ رسائل و رسائلِ فدا کی کئی اشعار۔
کیسٹ الہامیہ و سبب العاشقین۔ وحیۃ الہامیہ۔ انوار النبیہ بکلیات و صغیر
امر و قریہ، مہولہ شرف، حقیقۃ الصلوٰۃ و نکات لطافت

شاہ عبدالرحیم (دہلی)

۱۔ شہید شہید شاہ ولی اللہ محدث دہلی کے ہوتے تھے انہیں غازیہ محلہ کی حضرت عمر فاروقؓ کی یاد دہانے کا فرقہ حاصل تھا۔ شیخ شمس الدین مفتی میں	شہید شہید پوری
۲۔ غازیہ محلہ کے محدث اہل تھے۔ مدبر میں شخصیت تھے جو ہندوؤں کو چکائی کرکے	۳۰۔ شاہ اسماعیل شہید دہلی کا
۳۔ پزیر ہوئے۔ شیخ شمس الدین مفتی حضرت عمر فاروقؓ کی مائیں پٹن میں	۳۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلی
۴۔ قندہار سے تھے۔ ان کی ساتویں پشت میں شیخ محمد مرید ہوئے جن کی شاہ ولی اللہ	۳۲۔ شاہ عبدالرحیم مرید سید سید محمد
۵۔ قزوین سے کہنی جو سنی پرست کے۔ شرف سادات، بارہ سے تعلق رکھتے تھے	۳۳۔ شیخ و صیبر الدین
۶۔ جن کے وطن سے شیخ محمد مرید ہوئے جو شاہ ولی اللہ محدث دہلی کے دادا	۳۴۔ شیخ مسلم
۷۔ کے پردادا تھے۔ چودہ سے خاندان میں شاہ ولی اللہ کے دادا شیخ و صیبر الدین	۳۵۔ شیخ منصور
۸۔ سے لیواہ پر مغز، ملای، دماغ، حوزہ مند، بعد از اور غرض اخلاق و سرائے تھا	۳۶۔ شیخ احمد
۹۔ میرزا خان دہلی کے کہ باوجود حکمران الزلیج تھے۔ شاہ ولی اللہ کے والد	۳۷۔ شیخ محمد
۱۰۔ شاہ عبدالرحیم کی ولادت گنگوڑا میں ہوئی اس وقت ان کے والد عبدالرحیم	۳۸۔ قاضی قاضی
۱۱۔ میں ممتاز قومی حیدر پر فاضل تھے۔ شاہ عبدالرحیم علوم ظاہری کی تکمیل کے	۳۹۔ قاضی قاضی
۱۲۔ بعد علوم باطنی کے لیے خواجہ محمد راقی، اللہ کے فرزند علامہ غفرہ کی طرف تشریف	۴۰۔ قاضی بیجا
۱۳۔ لے گئے۔ ان کی ابا پر سادات، بارہ کے خاندان کے بہت بڑے بزرگ	۴۱۔ شیخ حیدر
۱۴۔ سید عبداللہ کے دست حق پرست پرست کر کے، ان کے حلقہ امانت میں	۴۲۔ شیخ قطب الدین
۱۵۔ داخل ہو گئے۔ بزرگ سیرادشاہ کے دود میں بھی ملا۔ سیرا اعلیٰ اختیار	۴۳۔ شیخ کمال الدین
۱۶۔ کی اعلیٰ فرزند شاہ ولی اللہ اور شاہ اہل اللہ محمد تھے۔	۴۴۔ شیخ شمس الدین مفتی
	حضرت عمر فاروقؓ کی مائیں پٹن
	جہاں پیدا ہوئے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

(محرر و ناسب مرقہ)

ولادت ۲۱ رمضان ۱۱۷۶ھ مطابق ۱۱۷۶ھ مطابق ۱۷۶۲ء آپ کا شمار دہلی کے مشہور و ممتاز علماء و صوفیاء میں ہوتا ہے۔ مقولات اور مقولات کی نگین کے طور پر دہلی کی عریض و تنگ گلی میں مشہور ہو گئے۔ اسی سال ولید باجد حضرت شاہ عبدالرحیم نے ان کو خلافت واجبہ عطا فرمائی۔ آپ کا پورا خاندان زمانہ قدیم ہی سے علم و فضل میں نہایت نامور شمار کیا جاتا ہے جس میں دینی خدمات دینے والی بھانجے و درگاہ شخصیتیں پیدا ہوئیں۔ اور گنگ ارب عالمگیر کی وفات سے چار سال قبل آپ دہلی میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۰۴ء میں آپ حج بیت اللہ اور زیارت حرمین و شریفہ سے شرف فرمے۔ ۱۲۰۵ء میں وہاں قیام فرمایا اور شیخ و فاضلہ ناگہ شیخ محمد الدین خاں اندلیش ابراہیم سے علمی و روحانی استفادہ کی اور مختلف مسئلوں سے طریقت میں اجازت لے۔ شاہ ولی اللہ نے دار کا مرہبہ و حنفیہ میں تفسیر قرآن، مذہب و حدیث کو اوسیت دی اور ان علوم کا اسرار کیا۔ انمولے علوم میں علمی جہاد کی پیدائش شاہ صاحب کی متعدد تصنیفات نہایت قدم و منزلت رکھتی ہیں شاہ ولی اللہ کا شمار ان شخصیت میں ہوتا ہے جن پر میں، اتنا ہی مبلغ پر تحقیقاتی کام ہوتا ہے آپ نے دہلی میں وفات پائی۔ آپ کا مزار بھی دہلی میں مرجع خلعت ہے۔



حضرت میاں محمد حافظ عبدالوہاب سچل سرست

(شہرہ نسب ۱۰۲۲ھ)

حضرت شیخ عبدالوہاب سچل سرست کے داد خواہ محمد حافظ زویا صاحب ہشاد اللطین
بشائی شے تقریباً ۴۰ برس چھوٹے تھے۔ شہادہ اللطین ۱۰۲۲ھ میں پیدا ہوئے اور میاں صاحب
۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوئے، جبکہ سچل سرست شہادہ اللطین کی وفات سے ۱۲ سال قبل ۱۱۵۶ھ میں پیدا
ہوئے تھے۔ ہم برس کی عمر میں اپنے چچا سے میاں عبداللہ حق سے فرقہ و خلافت پا پا کر لوٹے
برس کی عمر میں ۱۲۲۲ھ رمضان ۱۲۲۲ھ کو وفات پائی آپ نے سندھی، مراٹھی، فارسی اور اردو زبان
میں شاعری کی ہے اس لیے آپ کو شاعر و مفت زبان کہتے ہیں۔ آپ کا پورا کلام جناب دوستی، سنجیدگی
گلاز اور دودھ و الم کا مرکب ہے۔ سندھی میں آپ کا ثانی پیدا نہ ہو سکا۔

آپ کی تصنیفات حسب ذیل ہیں۔

سندھی: بیت، کافیاں، دودھ، سرخ نامہ، وحدت نامہ، ثلث نامہ، ارشی، چھوٹے اور بڑے زبان
فارسی: دریاں، آشکارہ، داز نامہ، وحدت نامہ، عشق نامہ، گھرازا نامہ، وحدت نامہ، تان نامہ
اردو نامہ، غزل، بحر طویل۔

اردو، غزلیات اور کافیاں

سچل سرست کا اردو کلام

جو تجھ ہی در پیہ کو کہتے تھے ہم

سواں حق کو بھی ہم ادا کر چکے

شاہ عبدالعزیزؒ

دستور نسب شریف

شاہ عبدالعزیز شاہ ولی اللہ کے ۵ فرزندوں میں سے ایک تھے۔ آپ ۱۱۵۹ھ میں پیدا ہوئے۔
 بعد سے وہیں قیام اور تعلیم الطبیع تھے۔ ۵ سال کی عمر میں قرآن مجید شروع کی پھر فارسی، منطق،
 کئی عربی کے دہندہ سنا یا تھا۔ تیرہ سال کی عمر میں آپ نے فقہ اصولی، منطق، نحو، صرفی، لغت، کلام، جملہ
 ہشت اندر داعی و خیر و میں ہدایت حاصل کر لی۔ اپنے وقت کے دربارت عالم تھے۔ علوم حدیث، در فقہ
 کی خدمت میں تھے ہند میں اللہ کے گھر سے ہو کر میں لپی ہوئی، تفسیر و حدیث و منطق و فلسفہ و صوفیہ و شعر،
 معانی و بیانی اور دیگر علوم میں کتب تہذیب حاصل تھی۔ آپ اپنے والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی طرح
 کثرت سے کتب تصنیف نہیں کیں، پھر بھی وہ ۱۹ کتابوں کے مصنف تھے۔ شاہ عبدالعزیزؒ، رحمت اللہ علیہ
 کردار پانچ سال کے حقیق بچہ شاہ عبدالغنیؒ، ۵ سال کی عمر میں ۱۲۰۰ھ بمطابق ۱۷۱۷ء میں
 ۱۱۶۰ھ کو ریاست رنجھت ہو گئے، آپ بھی کے نامزد فرزند شاہ اسماعیل شہید بالاکاٹ تھے۔



شاہ اسماعیل شہید بالاکوٹ

(شہر ولسب مشہور)

شاہ اسماعیل ۳۰ برس کی عمر میں ۱۰۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ جب دس سال کے ہوئے تو والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ پندرہ سال کی عمر میں علوم عربی سے فارغ ہو گئے۔ دستارِ خطیت خود شاہ عبدالعزیز صفت دہری لے اپنے دست مبارک سے لکھا۔ آپ کی قربانیت اور علم ہی دیکھ کر شاہ عبدالعزیز نے فرمایا تھا کہ خدا کا شکر ہے علم بھی ہمارے خاندان میں واقع ہے۔ شاہ اسماعیل کی شادی اس کے تایا شاہ عبدالقادر کی بیٹی کے گھر سے ہوئی تھی۔ مرنے کے بعد شاہ عبدالعزیز نے فرمایا کہ میرا بیٹا میرا جانشین ہے۔ وہ عابد، زاہد، تہجد گزار اور شب بیدار تھے۔ اسلامی زندگی کی تمام باتیں، اختلاف میں گزاردی، مفتی سے والدین کے بیان کے مطابق مولوی محمد کریم صاحب لکھتے ہیں کہ بہت بہت تھی۔

۱۰۸۱ھ میں شاہ اسماعیل نے سید احمد شہید بریلوی کی سمیت میں صبح کا قصد فرمایا۔ صبح کو اتفاقاً مختلف جگہوں پر ٹھہرتے ہوئے کل دس ماہ سفر کر کے بعد حرم شریف پہنچ گیا۔ جہاں کی مصلحت حاصل کرنے کے بعد مولانا اسماعیل اپنے رفیقین کے ساتھ ۱۲ اگست ۱۰۸۱ھ کو وطن واپس لوٹے۔ بعد ازاں وہ جہاں کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ پچھلے دو سال کی اشکِ محنت کے بعد مجاہدین کی ایک جماعت تیار ہو گئی۔ جہاں کو ساتھ لے کر اہل صوفیہ کو مرکز بنا کر سکھیں کے خلاف علمِ مجاہدہ کیا۔ مغل حکمران کے وقت میں ۱۰۸۵ھ میں سرفراز پور میں تھے۔ یہ قافلہ دس ماہ میں تین ہزار میں کا سفر طے کر کے واپس بریلی سے بدلی کٹر گزرا۔ ٹوبہ کا حیرت انگیز واقعہ ہوا۔ چاند آباد کا لہر، کوٹہ، قنبرا، حریف آباد کا لہر ہوا۔ گزرا۔ ۱۰۸۵ھ میں بدلی کٹر کے بعد ہی جنگ اکٹہ کا واقعہ پیش آیا جس میں مجاہد شہید ہوئے۔ اس کے بعد ہنگو شہ ہوئی جس میں چھ ہزار فوجی لے جا کر شہادت نوش کیا۔ اب شاہ اسماعیل کے ساتھ مونس آباد پہنچے۔ وہ گئے تھے جن کی مدد سے سوکر ڈوگلہ جہاں آج ایک جنگ لڑی گئی۔ جنگ میں انہیں جہاز و شہدائے ازار ہو کر جہاں پہنچا تو سکھوں کی فوج ان کے سبب وہ مجاہدین پر ہوا۔ وہ احمد آباد

چند فرض یہ کر کے شمار معرکے پیش آئے مثلاً تیس ہزار، چھ ہزار، زید، اسباب و مشورے کے معرکے جنگ
مروان جنگ، دیار و خیر و متقامی یا شعلہ کی ہجرت اہل غزالی سے مجاہد کر کے مدد برطانیہ کو لاکھٹ
کا سفر اختیار کرنا پڑا۔ میری وہ دشمنی کی شہرہ کا شمار ہو کر بعد کے سب شہید ہو گئے۔ یہ واقعہ بالکل
مختلف ہے ۲۲ فریقہ ۱۳۴۰ء مطابق ۱۹۲۱ء کی تاریخ ہے۔

شاہ اسماعیل کی تعینات

ملاو شہر کے قنصل الایران نے کیرا اور خراسان مستقیم و محبت و اصل فقرہ ایک طرح سے سامعین
منطقہ متعصب امامت، انصار الحق، تنقید الواب، تخریر العین، فی اثبات رتبہ الیدین، حقیقت تصوف،
مشنوی مسک، نور و ہمد، اشترے مسک، نور و کائنات، عقیدہ نور، روح سید محمد شہید، نعمت شریف، زوالہ
بلکہ قادیانی۔



حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

آپ نسب مذکور تھے۔ آپ کا نسب نسب اور سلسلہ تصوف اور اسم بن ابراہیم سے ملتا ہے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی خانہ سردار بن تھا۔ ملا ناٹن محمد کدوٹ تھائی آپ کے ہم جہت تھے۔ آپ کے اجداد اور عالمگیری سے ۱۸۵۰ء تک تھانہ بھون (مظفرنگر) میں قاضی القضاۃ رہے۔ آپ سب سے کئی آخری کڑی قاضی عانت مل خاں تھے۔ ۱۸۵۰ء کی جنگ شاہی میں شامل تھے۔ حاجی امداد اللہ ۱۸۵۰ء مطابق ۱۲۷۰ء میں تھانہ بھون میں ولید ہوئے۔ اہمدانی تعمیر کے بعد جہاز گئے جہاں انہوں نے حاجی پر سلسلہ کو عروج پر پہنچایا۔ آپ میں جزوقد محمد مصباحی و دتوی سلسلہ کے یکے خلیفہ تھے۔ آپ اس کے خلیفہ و سربراہ کے اہتمام و اصرار پر بندر کی تشکیل ہوئی۔ ملا ناریہ احمد گنگوہی، ملا ناٹن، ملا ناٹری اور ملا نایضوب آپ کے شہید صوف خلیفہ تھے۔ آپ کی ولایت شیخ علی محمد مدنی کی بیٹی تھیں۔ جو ملا ناٹن نامہ قاضی کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ شاہ محمد سلطنت حضرت دہوی نے آپ کا نام امداد حسین کے بجائے امداد اللہ رکھا۔ دہلی میں ملا ناٹن خیر الدین سے سلاسل نقشبندیہ مجددیہ میں حرمہ خلافت عطا ہوا۔ آپ بشارت فیضی پاکریاں جزوقد محمد سے میت پرئے۔ میاں جنو کے والد کا اسم گنگوہی میر جمال محمد میں ملوث تھائی۔ میاں جنو شید احمد شہید بڑی سے ملوث بیت تھے۔

۱۸۵۰ء میں بہار جنگ شامل میں شرکت کے سبب آپ کو نقل مکان کرنی پڑی۔ ۱۸۵۰ء میں ہندوستان کے حرم کبیر میں پناہ گزیں ہوئے۔ مرہٹوں نے علامۃ الباب محمد ایکہ مکان حرم کبیر میں کیا جہاں آپ متحکم ہوئے۔ آپ ۱۸۵۰ء مطابق ۱۲۷۰ء میں وفات پا گئے۔ آپ کے کتاب کے مصنف تھے۔ آپ کے خلیفہ میں شیخ ابند محمد اسماعیل، ملا ناسد حسین، احمد علی اور پیر بہر علی گٹل شریف، ملا ناٹن قاسم، قاضی اور ملا ناریہ احمد گنگوہی زیادہ مشہور تھے۔

شیخ الہند مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا

مولانا محمود الحسن ^{۱۲۸۵ھ} ۱۲۸۵ھ میں بریلی میں تولد ہوئے۔ مولانا کے جدِ بزرگ شیخ فتح علی تھیں۔ جن کی اولاد میں مولانا کا اجداد علی صاحب اقبال آئے۔ جو مولانا کے والدِ سرگرم تھے۔ محمد ناصر احمد ساں کی عمر میں پڑھنے لگے تھے۔ ابتدائی کتابیں مولوی عبداللطیف سے پڑھیں۔ عربی اپنے چچا مولانا صاحب علی سے سیکھی۔ جب مولانا کی عمر ۱۵ سال کی ہوئی تو ^{۱۳۰۵ھ} ۱۳۰۵ھ میں مولانا قاسم نانوتوی کی سرپرستی میں دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا۔ جہاں مولانا محمد پندرہ روپیہ ماہوار شہر پر پہلے مدرس مقبول ہوئے۔ دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے طالب علم بھی۔ یہی تھے ^{۱۳۱۸ھ} ۱۳۱۸ھ میں شکوہ دہلیہ کی کتاب پڑھیں۔ ^{۱۳۲۰ھ} ۱۳۲۰ھ میں صواعق مستہ صمدانہ قاسم سے پڑھی۔ ^{۱۳۲۵ھ} ۱۳۲۵ھ میں قاسم معلوم سے فارغ ہو کر دارالعلوم دیوبند میں اساتذہ پڑھنے لگے۔ ^{۱۳۹۵ھ} ۱۳۹۵ھ میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہیں حاجی احمد اللہ بہر کی ^{۱۳۹۵ھ} ۱۳۹۵ھ سے شرف بیعت حاصل کیا اور شاہ عبدالغنی سے حدیث کی اجازت لی۔ ^{۱۳۹۵ھ} ۱۳۹۵ھ میں دارالعلوم دیوبند کے مدرسہ حدیث کے مدرس اور ۲۲ سال اس مدرسہ پر ناظر رہے۔ آخر میں ۳۵ سال تک دارالعلوم کی خدمت کر کے وفات پائی۔ جنگ آزادی ہند کی طور پر بنگالیوں کی امداد و جہاد آزادی کے میدان جہاد میں گرفتار ہوئے۔ اور مالٹا بھیجے گئے۔ اسی جہاد اسیر مالٹا کہلاتے۔ رہائی پانے کے بعد دارالہند آئے۔ ۱۸ ربیع الاول ^{۱۳۳۶ھ} ۱۳۳۶ھ کو اس بطلانِ جلیل کا انتقال ہو گیا۔ دیوبند میں ان کے جنازہ کے نمازیں آٹھ ہزار بھی کھیں۔ یہیں دیکھا گیا تھا کہ دیوبند میں ان کے دفن ہوئے۔

تصانیف ترجمہ قرآن مجید، تراجم ابواب بخاری، تفریر ترمذی، حاشیہ ابدون و شریف حاشیہ بر مختصر اعلیٰ الایضاح الامامہ۔ شرح اذنی العربی فی تحقیق المعجزات القویٰ جہاد العقل فی تشریح القرآن العظیم۔

حدیث حجتی کی اجازت

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے سلسلہ طریقی کے موافق اگر علماء یا متقیین میں سے کوئی دانشور یا اولیاء
پہنچے کہ بیاکسی خاص حدیث کی اجازت چاہتے تو آپ بلا حیلہ و حیا فرمادیتے۔ ایک دفعہ حضرت مولانا
اشرف علی تھانویؒ نے حضرت رشید احمد دکنیؒ سے حدیث الحجتی کی اجازت چاہی تو آپ سے ان کو کتابیں
اور ان سب کو جو خواہش رکھتے تھے یا آئندہ رکھیں اجازت دے دی۔ ہم اس حدیث کی سند قاضی کے
لیے یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ جو کچھ چاہے اس سند کو اجازت سمجھ لے۔

• حدیث شیخی شاہ احمد سعید دہلویؒ قال حدیث ابی ابراہیم محمد بن یحییٰ تھانی حدیث شیخ ابی ابراہیم
اشاہ عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ تھانی قال حدیث ابی ابراہیم محمد بن یحییٰ تھانی حدیث شیخ ابی ابراہیم محمد بن یحییٰ تھانی

مَنْ حُجَّتْ فِي غَيْرِ زَيْتٍ فَلَهُ مَكَّةُ الخ

ترجمہ: جس نے سفر کی دُشوار راست مشنیدہ یا شہد و دیگر مسلات آنچہ منقولہ و مطبوعہ شدہ

مذکورہ یا دیگر نہ اندہ اجازت است و بالا بحال است۔ میری شہادت کہ انہما مذکورہ ہوں۔

ترجمہ: شاہ ابی اللہ دہلوی نے مدظلہ تلامذہ تفریق چھوڑا اس سناپ وار دیا۔ ایک آدمی آپ کو پہنچ
کر کہہ کر شاہ آپ کو بلائے ہیں کہ ایک زمین روز روزانہ سے انہما کے گیا۔ دیکھا تو شاہ جنات
کا رہا تھا۔ ایک چمن کے شاہ صاحب پر اپنے بچے کے تن کا دھری گیا۔ چھوڑا سناپ اس میں کا پیر تھا
اس پر تہہ کہ نامی نے منہ پر ہاتھ رکھی کہ میں نے یہ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنی ہے جس کا منہ ہم ہے کہ جو اپنی حیرت میں مانا جائے اس کا خون خائے گیا۔ اس پر شاہ صاحب
بڑی کریمہ گئے اور آپ نے اس میں محال سے مسافر کیا اور وہ اس آگئے۔

باب بیست و نهم از حضرت عثمان غنی رضی

[illegible]

حضرت ہندگی شیخ نظام الدین امیٹھویؒ

(شجرہ نسب منقطع)

آپ شیخ مسعودؒ کی چھٹا پشت میں عہدِ مسیح ۱۰۰۰ء یا قریب سرمدیہ، شہرِ امیٹھوی، شریفیہ میں
 ولد ہوئے۔ اصطفیٰ شریف منادات کھڑی میں ہے جب سلطان دہلی کو امیٹھی آہ کر کے کاخیل آیا
 تو اس نے شیخ مسعود کو سرکھتہ ہاکر نصب امیٹھی میں آباد کیا اور عہدہ نضاک کے ساتھ جاگیر بھی عطا
 کی۔ حضرت شیخ ہندگی نے ابتدائی تعلیم خندقم شیخ بہاء الحقؒ سے حاصل کی جب عمر چوبیس سال کی
 ہوئی تو تعمیلِ صوم کے لیے جوہر شریف لے گئے اور حضرت مسعودؒ جو امیٹھی آہ کر کے کاخیل آیا
 اور جوہر سے آکتابِ علم کی شیخ اور جوہرؒ آپ کو شفقت سے فرما کر آکر ماہِ ثانی نظام الدین عثمانیؒ
 کہتے تھے۔ علمِ قرأت و تہذیبِ اہلِ فکر، علمِ معانی و بیان، ہر ایک دامول، فقہ و تفسیر میں تہمت و دہانت
 حاصل کی۔ سب عہدہ و خزانہ میں تھے۔ علومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد آپ صاحبِ کس
 بن گئے شیخ مسعودؒ نے اپنے شاگردِ رشید سے فرمایا: "تو اپنے مونیہ شاکر نامہ شہ، اور شیخ ہندگی
 کے لیے دعا کی۔ دعا کی تہذیب کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ جو خود میں آپ کے گھر مونیہ کے کرام
 کا اندھام ہونے لگا جو ان سے دو کر کے آتے تھے شیخ خود مانچوری میں آپ کے ٹٹے آتے ہیں
 آپ نے مانچور میں حضرت رابع سے بیعت اور کلاہ حاصل کی۔ حضرت رابع سے شیخ ہندگی کی والدہ
 بھی مددِ صوم میں بیعت ہوئی تھیں۔ اب آپ کو ہندگی کہا جانے لگا۔ دیریں اثنا آپ کی ملاقات حضرت
 خضرؒ سے ہوئی آپ کو حضرت مسعودؒ سے خلافت و امانت بھی ملی غرض یہ کہ مسعودؒ کی عمر میں صاحب
 کمال پر کہ نسبتِ اولیٰ بن ایمان، حدیثِ قدسی پر عمل کرتے ہوئے دین لے رہے اور اپنے استاد حضرت

لے انوارِ ہندگی اور ملا نا شاہ محمد صوبہ عطاء سہری مشائخ ۱۲

خود نا، ارشد نے تیسویں مارچ صوبہ حضرت ہر یک صوبہ سے ملے ہے (مشائخ اراہندگی)

(۱) شیخ عبداللہ بن شیخ جوہر لائق نے فرمایا کہ فضائلِ صوم و مسعودی کے علاوہ شرافتِ حبیب و نسب

میں انظرین الشمس ہے (مشائخ اراہندگی)

خاموش کی دختر خندہ یہاں سے حقد کیا۔ آپ نے ایک کتاب "حرف" لکھی اور اپنے پروردگار پر مشرک ہونے کی نشانی میں شیر شاہ نے ہند کو صوبہ مند و ملک فتح کر لیا۔ اتفاق سے شیر شاہ کی آپ سے ملاقات ہوئی، شاہ پر ایک کیفیت ظاہری ہوئی جس سے وہ متاثر ہو کر مرنے کو شامی کی پہلے گھر پا کر سرکار تفریح میں چار سو بیگہ راجہ تھوڑے کے لیے پیش کی لیکن ۹۶۲ء میں قمر سلطان دہلی کے جھگڑے سے تنگ آکر ایشیہ منٹ آئے۔ گراٹر میں قیامت کے دوران آپ نے شیخ آوسہ و الشہد کی دختر سے نکاح کیا بولادہ بنت ہوئی۔ آپ بیٹھی میں مردانہ سکونت چھوڑ کر نئی جگہ ہد پر آئے اس لیے کہ اس کے لوگوں نے سلطان اشرف جہانگیر سے لڑنے سے ہلاوی کی صی۔ آپ آتوم تک حراف، احیاء العلوم آدب لکھنؤ اور تفسیر کا علمی دیتے رہے۔ غز اول وقت پر آنا کرتے اور حراف کی امامت عہد کرتے۔ رمضان میں تراویح کی نماز میں اپنے فرزند شیخ محمد سہارہ کی آکھا کرتے۔ آپ کا وصال ۱۰۹۹ء میں ہوا آپ کے خادم میں شیخ قاضی صوفی بہت شہور تھے۔ آپ کے چھ فرزند اور چار دختر خندہ یہاں کے بطن سے تولد ہوئیں۔



وَلَا يَخْشَوْنَ آلَ الْإِبْرَاهِيمَ

لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دو۔ اقرن



مخدوم شیخ فرید الدین فردوسی عرف شاہ بودھن

(شجرہ نسب ص ۵۹)

شیخ فرید الدین بودھن ثانی، شمس ہے۔ شاہ بودھن کا انتقال ۹۰۰ سال کی عمر میں ہوا۔ آپ کی وفات ۲۷۰ھ بمطابق ۸۸۴ء میں شیعہ سہرام صوبہ بہار میں ہوئی۔ آپ سہرام شہر کے محلہ بودھن لداری میں مدفون ہیں جہاں آپ کا مزار درجہ خلافت ہے۔ آپ کے خلفاء مدہا دگان کی کثیر تعداد ہے جن میں سے چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں :-

۱، طبری شاہ رحیم الدین بن شاہ اسحق (ترقی ۸۸۳ھ)

۲، شاہ محمد علی عیش شاہ محمد اسحق۔

۳، مخدوم صالح رومی مخدوم فرید گنج شکر سہرام ۳۲۰ھ

۴، شیخ محمد زین۔

۵، شاہ غلام علی الدین عرف الدھیان۔

۶، شاہ فیروز الد (ترقی ۸۹۰ھ)

۷، شاہ محمد اسحق (ترقی ۹۲۲ھ)

۸، مخدوم شاہ رحیم الدین سجاد الشیخ خانقاہ بودھن شامی۔

۹، شاہ عبدالرحمن سجاد مرتبہ ۸۸۳ھ و ۹۰۰ھ اسام شاہ اکبر و تاجپوری

مفتی سلطان حسن خاں احسن تلمیذ غالب

(شہرہ نسب ۱۵۵۰ء)

آپ کے جنم محل کا تعلق بدایوں کے مشہور خاں غاوریہ سے تھا۔ آپ کے مرشد اعلیٰ ماضی و خیال قطرہ ریح مدرسے ترکہ سکونت کر کے جیش اسلام کے ہمراہ ہند میں وارد ہو کر لاہور میں مقیم ہوئے پھر دیر ہند میں سکونت پذیر ہو کر شہرت کامل حاصل کی۔ سلطان احسن نے آپ کو حوت ذکریم کے ساتھ بدایوں طلب کیا اور مجدد تصانیف کی اس وقت سے آپ دائرہ حکومت کے تاحی القضاہ مشہور ہوئے۔ آپ مولوی احمد حسن خاں صدر المصنفین ۱۲۴۲ھ مطابق ۱۸۲۸ء کے فرزند ارشد تھے اور آپ کے دادا کا اسم گرامی مفتی ابوالحسن تھا۔ مفتی سلطان حسن خاں احسن بلی شہر کے منتجب حامد امراء کے طبقہ میں ممتاز تھے۔ مجدد مہم غزنویں میں کابل و سنگاہ رکھتے تھے۔ مولانا فضل حق خیر آبادی کے مشہور خانہ میں تھے۔ وہ جلیل القدر محدثین پر مامور تھے۔

آپ آگہ کے راج ہو کر سپکاوش ہو گئے۔ آپ کے پانچ فرزند بلی میں موجود تھے جن میں مفتی عمار احسن تھو اور قطب احسن مشہور ہوئے۔ ۵۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے سفر تراجم باقی بالمشائخ کے جرائر سکونت ابدی حاصل کی۔ موت سے پہلے نظام دکن نے آپ کو ایک ہزار مشاہیر پر طلب کیا تھا مگر موت نے ہمت نہ دی۔ مفتی سلطان حسن خاں احسن صاحب کے نظامتہ میں شامل تھے۔ ان کے کلام کے چند اشعار غزل کے طرز پر درج ہیں۔

سہبت ہی پتھر کا کیلی نہ ہو احسن ابھی صورت پہ پیار آتا ہے

وقت

تیار ہے نعل میں سب سے مزایہ حق ثابت ہے

ہیں امت میں بد کردار محمد یا رسول اللہ

موت کی گدائی ہو کہیں سلطان کو حاصل

میں ہر جن ڈال کو یہ حساب یا رسول اللہ

علامہ شبیر احمد عثمانی

(شجرہ نسب شاہ)

مولانا مرحوم دیوبند کے سید و سرور عثمانی خاندان کے ایک ممتاز روحانے دیوبند کے تمام عثمانی شیوخ و اولاد عثمانی کی اولاد ہیں۔ دیوبند مطلقاً دہشت و مسموم کی زریں پشت میں مولانا فضل الرحمن پید ہوئے جن کے نام و فخر مولانا شبیر احمد عثمانی تھے جنہوں نے ترکیب پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ جو کہ جی۔ ایم۔ ایچ کے احاطہ میں آسودہ خاک ہیں۔ ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۵ء میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں جج اور کیمسٹر ہوئے۔ ۱۹۴۳ء میں دای خمد و عیاذ کی وجہ سے ریٹائرمنٹ لے گئے۔ جہاں انہوں نے عربی میں تقریر کی۔ ۱۹۴۶ء میں دارالعلوم دیوبند کے صدر مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۹ء میں دارالعلوم دیوبند سے ریٹائر ہو گئے۔ ۱۹۴۶ء کو کراچی منتقل ہوئے۔ ۱۹۴۹ء کو وفات پائی۔

مولانا ظفر احمد عثمانی

(شجرہ نسب شاہ)

مولانا کے والد کا نام لطیف احمد عثمانی تھا۔ وہ بھی دیوبند کے مشہور عثمانی شیخ دیوبند مطلقاً اللہ کے خاندان میں سے تھے۔ انہوں نے نازی و انگریزی کی قیام حاصل کی۔ مرحوم و حلوۃ کے پابند تھے۔ دیوبند کے مشہور پیر پر نفوذت حضرت حاجی طاہر عین دیوبندی سے بیعت کی۔ مولانا ظفر احمد عثمانی کے دارالشیخ نہاں احمد بھی دیوبند کی عثمانی برادری کے ایک سرور و فرد اور بہت بڑے رئیس تھے۔ مولانا کے پرانا شیخ کرامت حسین کا شمار دیوبند کے فیاض زمینداروں میں جوتا تھا۔ شیخ کرامت حسین کی فاضلہ اہل اور سنی دت کا شہر تھا کہ دارالعلوم دیوبند کے قیام سے پہلے آپ نے یہ مکان پر اپنی تعلیم کے لیے مکتب قائم کیا تھا اسی مدرسہ میں شیخ ہند مولانا محمود الحسن کے چچا مولانا مہتاب علی مستاد تھے۔ مولانا قاسم نانائوی اسی مکتب کے میض یا مہتر تھے۔

حضرت ابراہیمؑ (پشت ۱۱۱)

حضرت اسماعیلؑ (پشت ۱۱۲) حضرت یسوعؑ (پشت ۱۱۳)

یساک

تیمار (پشت ۱۱۴)

حضرت علیؑ (پشت ۱۱۵) حضرت محمدؐ (پشت ۱۱۶) حضرت عیسیٰؑ (پشت ۱۱۷)

ساول (پشت ۱۱۸)

ساول کی ایسوی پشت میں اوس و خوزدک قرار دے ہوئے

اوس (پشت ۱۱۹)

خوزدک

(خوزدک کی آٹھویں پشت میں تھاراد عزیزی قرار دے ہوئے)

۸۲- تھاراد عزیزی

۸۳- ملک

۸۴- قسطنطین

۸۵- عبدالمطلب

۸۶- علیہ

۸۷- کعب

۸۸- زید الخضر

۸۹- حضرت ابراہیمؑ (پشت ۱۱۱)

اولاد حضرت ابوالیوب خالد انصاریؓ

ابو منصور

ابو جعفر

علی

محمد

محمد

علی ابن سنان

خواجه ابو منصور محمد بن علی بن

خواجه ابو اسماعیل عبدالله انصاری اهری

خواجه ابو القاسم اشم بزرگ

مجاذرتیوبی
و مضاف

مواجد مشایخ الدین

مواجد آج ندین

مواجد شرف ندین

مواجد رکن الدین

مواجد کبیر

مواجد حمید احمد

مواجد شرف الدین

مواجد محمد الدین

مواجد رکن ندین

و مضاف

علاء انصاری

عبد انصاری

عبد الواب

خواجہ شرف

عبد الملک

شخص انصاری

عبد الحمید

نجم الدین

خواجہ محمد

و مضاف



اولاد خواجہ سعد (مرتبہ) اولاد خواجہ رکن الدین (مرتبہ)

خواجہ غلام الدین	ہاشم انصاری
خواجہ ہاشم	فرید انصاری
خواجہ محمد رفیع	اکبر انصاری
خواجہ فرید الدین	عبدالغفار سکونت بہار
امین الدین قاضی	عبدالرحمن
غلام الدین	عبداللہ
محمد رشید	عبداللہ
مولانا عبدالرشید گنگوڑی	کریم اللہ
غلام محی الدین	حسین اللہ
شریف الدین	حرف
شاہ غلام محمد	ابوالفتح
	رفیع الدین
شاہ تغیب علی	غلام الدین خواجہ بہاؤ الدین چوہدری (دیرپا)
شاہ احمد علی	
عبداللہ علی	امیر علی (موقوف بہار)
مولانا فیاض الدین	عبدالرحیم
(دیرپا)	مولانا محمد حسین انصاری
(دیرپا)	(عبدی حکیمہ عالی گنگوڑی)
	ظہیر علی چوہدری بیاض
	(بہار شریف)
	حسن بیاض
	عبدالکریم سرور
	عبدالغفور
	عبدالشکور
	(بہار ایسی جاگیر و زمین کرچی)

حرفی النسل مولانا مسیح کلمات نعمت حاصل، تذکرۃ النہجہ مسئلہ ترویج باغی قیامت

اولاد جابر مقرب الباری

(شجره مشرق)

- | | |
|-----------------------------------|------------------------------|
| ۱۱- الیوب بن جابر | ۲۹- اولاد طائفہ الدین بہاؤی |
| ۱۲- خواجہ جرمی | ۳۰- شیخ شرف الدین (رحمہ) |
| ۱۳- خواجہ شہاب الدین محمد | ۳۱- شیخ غنی اللہ |
| ۱۴- خواجہ نظام الدین | ۳۲- مولانا محمد صالح |
| ۱۵- خواجہ سلطان محمد | ۳۳- شیخ الاسلام احمد |
| ۱۶- خواجہ طہیر الدین | ۳۴- مولانا عبدالحکیم |
| ۱۷- خواجہ جمال الدین | ۳۵- مولانا محمد المصطفیٰ |
| ۱۸- خواجہ شمس الدین | ۳۶- ملا علی الدین شہید بہاؤی |
| ۱۹- خواجہ پیر حبیب اللہ | |
| ۲۰- خواجہ پیر میر الدین | |
| ۲۱- خواجہ پیر غیاث الدین | |
| ۲۲- خواجہ محمد نعمت محمد | |
| ۲۳- خواجہ جمال الدین | |
| ۲۴- خواجہ عزیز الدین | |
| ۲۵- خواجہ داؤد | |
| ۲۶- خواجہ اسماعیل | |
| ۲۷- خواجہ مصطفیٰ | |
| ۲۸- مولانا علی الدین الہادی بہاؤی | |
| ۲۹- ملا نظام الدین بہاؤی | |

- | | | |
|--------------------|--------------------|-------------------|
| ۳۷- ملا محمد سعید | ۳۸- ملا نظام الدین | ۳۹- ملا محمد رضا |
| ۴۰- ملا احمد | ۴۱- ملا محمد حسین | ۴۲- ملا محمد حسین |
| ۴۳- ملا محمد حسین | ۴۴- ملا محمد حسین | ۴۵- ملا محمد حسین |
| ۴۶- ملا محمد حسین | ۴۷- ملا محمد حسین | ۴۸- ملا محمد حسین |
| ۴۹- ملا محمد حسین | ۵۰- ملا محمد حسین | ۵۱- ملا محمد حسین |
| ۵۲- ملا محمد حسین | ۵۳- ملا محمد حسین | ۵۴- ملا محمد حسین |
| ۵۵- ملا محمد حسین | ۵۶- ملا محمد حسین | ۵۷- ملا محمد حسین |
| ۵۸- ملا محمد حسین | ۵۹- ملا محمد حسین | ۶۰- ملا محمد حسین |
| ۶۱- ملا محمد حسین | ۶۲- ملا محمد حسین | ۶۳- ملا محمد حسین |
| ۶۴- ملا محمد حسین | ۶۵- ملا محمد حسین | ۶۶- ملا محمد حسین |
| ۶۷- ملا محمد حسین | ۶۸- ملا محمد حسین | ۶۹- ملا محمد حسین |
| ۷۰- ملا محمد حسین | ۷۱- ملا محمد حسین | ۷۲- ملا محمد حسین |
| ۷۳- ملا محمد حسین | ۷۴- ملا محمد حسین | ۷۵- ملا محمد حسین |
| ۷۶- ملا محمد حسین | ۷۷- ملا محمد حسین | ۷۸- ملا محمد حسین |
| ۷۹- ملا محمد حسین | ۸۰- ملا محمد حسین | ۸۱- ملا محمد حسین |
| ۸۲- ملا محمد حسین | ۸۳- ملا محمد حسین | ۸۴- ملا محمد حسین |
| ۸۵- ملا محمد حسین | ۸۶- ملا محمد حسین | ۸۷- ملا محمد حسین |
| ۸۸- ملا محمد حسین | ۸۹- ملا محمد حسین | ۹۰- ملا محمد حسین |
| ۹۱- ملا محمد حسین | ۹۲- ملا محمد حسین | ۹۳- ملا محمد حسین |
| ۹۴- ملا محمد حسین | ۹۵- ملا محمد حسین | ۹۶- ملا محمد حسین |
| ۹۷- ملا محمد حسین | ۹۸- ملا محمد حسین | ۹۹- ملا محمد حسین |
| ۱۰۰- ملا محمد حسین | | |

پرنسپل دارالعلوم تلمیذ
الحکیم محمد علی شہید بہاؤی
کراچی

اولاد ملا محمد اسعد پشت ۲۴ (شبره ۵۳)

۲۸ - ملا محمد فلام مصطفیٰ

۲۹ - ملا محمد دل	۲۸ - ملا محمد فلام مصطفیٰ
۳۰ - ملا محمد زکریا	۲۹ - ملا محمد دل
۳۱ - ملا محمد زکریا	۳۰ - ملا محمد زکریا
۳۲ - ملا محمد زکریا	۳۱ - ملا محمد زکریا
۳۳ - ملا محمد زکریا	۳۲ - ملا محمد زکریا
۳۴ - ملا محمد زکریا	۳۳ - ملا محمد زکریا
۳۵ - ملا محمد زکریا	۳۴ - ملا محمد زکریا
۳۶ - ملا محمد زکریا	۳۵ - ملا محمد زکریا

اولاد ملا محمد سعید پشت ۲۴ (شبره ۵۳)

ملا احمد عبدالحق
 ملا محمد عبدالحق
 ملا محمد عبدالحق
 ملا محمد عبدالحق
 ملا محمد عبدالحق
 ملا محمد عبدالحق
 ملا محمد عبدالحق
 ملا محمد عبدالحق

احمد عبدالحق	محمد عبدالحق	محمد عبدالحق	محمد عبدالحق
--------------	--------------	--------------	--------------

حضرت ابو ایوب خالد انصاریؓ

انصار مدنیہ کی قدیم تاریخؓ

انصار اصل میں یمن کے رہنے والے تھے اور قحطان کے خاندان سے تھے۔ یمن میں حبشہ اور
سیلاب آیا جس کو عرب میں عرم کہتے ہیں تو یہ لوگ یمن سے نکل کر مدینہ میں آباد ہو گئے۔ یہ دو بوائے
تھے اور ان کا خرد و جا تمام انصار انہیں دونوں بھائیوں کے خاندان سے ہیں۔

حضرت کا خوابؓ

ہجرت سے قبل حضرت نے خواب دیکھا کہ دار البجرت ایک پربا طرب دیوار مقام ہے خیال
تھا کہ وہ دیوار باجوہ کا شہر ہوگا لیکن وہ شہر مدینہ نکلا۔

حضرت ابو ایوبؓ کا نام خالد تھاؓ

”اس بابی نے اس کی اصل بیان کی ہے فائدہ لکھا ہے کہ اکثر سیر اور تاریخ کی کتاب میں لکھا
ہے کہ چونکہ ہر شخص ہجرت کے وقت منزل کو پہنچنے لگے اور اس کی مدد و امداد کرتا تھا آپؐ نے فرمایا
کہ ”میری نافر کو چھوڑ دو وہ مدد کی طرف سے نامزد ہے۔ چنانچہ نافر حضرت ابو ایوب خالد انصاریؓ
کے گھر کے سامنے بیٹھ گئی اس سے آپؐ نے انہیں کے گھر پر قیام فرمایا لیکن صبح مسلح اب البجرت
میں ہے کہ جب لوگوں میں آپؐ کی سیرانی کے متعلق جھگڑا ہو تو آپؐ نے کہا کہ ”میں جو بتا رہا
ہوں اس میں کچھ غلطی کے باوجود ہے۔“

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے عملاً ایسا کیا تھا امام بخاری نے تلمیذ ابو یوسفؒ میں تصریح
کی ہے کہ حضرت ابو ایوبؓ کے گھر ان نافر بخاری کی وجہ سے تھا۔

۱۔ سیرت النبیؐ جلد اول صفحہ ۱۳۴۳ میں بخاری باب ہجرت النبیؐ ہے سیرت النبیؐ جلد ۲، صفحہ ۲۴۳

۲۔ انصار کے نسب اور مدینہ میں آباد ہونے کی پوری تفصیل ”وہا ابوی“ (جوزا اول) میں ملے گی۔

اس وقت کے کہنے تک پہنچ رہا ہے۔ اس کی آمد اپنے ایک عزیز مستند ماسٹر کو دہلی کی بادشاہت کے
 کے ایک ایک خط پر ہر پشت در پشت لکھ کر کہتے ہوئے حضرت اہل سنت کی خدمت میں پیش کر کے کی ہدایت
 کی ہدایت کی چنانچہ ماسٹر کی جو تیسری پشت میں حضرت ابو الیاس خالد انصاریؒ کا لکھا ہوا اس خط کے
 امین تھے۔ یہی وہ صحابی ہیں جو ہمیں میرا بھائی و مول ہوئے کا شرف حاصل ہے۔ داعی نے لکھا ہے
 کہ حضرت ابو الیاس خالد انصاریؒ امیر و شیخ کے زمانہ میں اس لشکر میں شریک تھے جو قلعہ خیر کو فتح کرنے
 کے لیے روانہ ہوا تھا۔ آپ سے وصیت فرمائی کہ اگر میں شہید ہو جاؤں تو مجھے دشمن کے علاقہ میں جہاں
 تک آج پہنچ سکیں وہاں مجھے دفن کرنا چنانچہ وصیت کے مطابق قلعہ خیر کے قلعہ کی دیوار کے سامنے
 ہی دفن ہوئے۔ دس کھمبے کے دوران کی یہی تدبیر فتح کا پتہ خیر ثابت ہوئی۔ ان کا مزار آج تک
 مرجع خلافت ہے اور وہ مقام آج بھی "ابو الیاس" کے نام سے موسوم ہے۔

حضرت شہان خانؒ کے عہد میں خراسان فتح ہوا تو اس وقت حضرت ابو الیاس خالد انصاریؒ کے فرزند حضرت
 ابو منیر انصاریؒ ہرات میں تھے۔ ان کے گھر میں جو قابل تلامذہ تھے وہی ہرات ہی میں فوت ہوئے۔ ہرات سے
 فضل انصاریؒ کا سلسلہ مجھ سے پیوند میں۔ دودھ و دھن تک پہنچ گیا۔ چنانچہ ہرات میں ان کی ساتویں پشت میں
 ابو قحباںؒ تھے کہ بعد از عمر الدین بنی جلالہ انصاریؒ ہری کرلوہ نے جن کی ذات بہا کے ایک نام
 کو فیض بخشی آپ کی تصانیف میں ایک ضخیم کتاب طبقات مریدانیت شجرہ ہے۔ نامی محدث و مستر القیام
 تھے۔ حضرت جلالہ انصاریؒ کا ہرات ہی میں ۲۶ ذی الحجہ ۸۸۰ھ کو وفات پائی جہاں آپ کا حوالہ مرجع خلافت ہے
 حضرت علی ابو علیہ سلم کی درج ذیل حدیث ترمذی کے مطابق اس خاندان میں بڑے بڑے فضلاء و محدثین
 مفسرین، علماء و صوفیاء گزرے ہیں۔

”واشوقا بقاؤ (حوالی) و حدیث، ہجرت کرمان و میدان علی آباد بلوچی“

تو میرے بڑا اشتیاق ہے کہ ان اہل خانہ کے دلچسپ کاموں کو یاد رکھ کر بعد مجھ میں ہوں گے۔

(اتحاد انشاء بجزیرہ کی طرف تھا)

در خلافت قدیر الدین انصاریؒ داخل ہوا۔ رجب الاول ۸۸۰ھ میں شاہ محمود قادیانی سیلاب قیام، حیدر آباد کلاں گرام
 سے شریعت مکتبہ، دہلی، لاہور، امداد الیقوت، شریعت النہج، تحفۃ القلوب، شریعت مکتبہ ناظم۔

(بجود اخلاق صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲)

یادشافین کا خط حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

و ملاقات سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار سال قبل کے سنتی اور عاشقِ مجددِ مصل اللہ علیہ وسلم بادشاہِ مکیہ ابوجبر حیرتی ظلی کا احاطت و محبت سے جو ہر خط کا عکس میں نے اس وقت کے علماءِ کرامیت کی کہ یہ سیرِ اخلاص بدستِ لیل موعودہ مکھا جلتے اور غزل کے آخری رسول کو پیش کیا جلتے۔ پھر جب رما القہاب صلی اللہ علیہ وسلم کو سے ہجرتِ خرا کہ درہرِ سہو پہنچے تو ابرہہ کی ہستے نے خطِ بارگاہِ مصطفویٰ میں پیش کیا۔

[illegible]

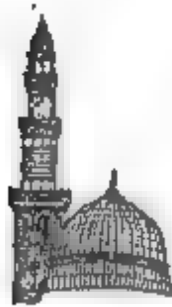
حضرت مومن عارف موصی مہتمیٰ مینہ شریف بہار

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مینہ مینہ میں مسلمان سب سے پہلے سکونت پذیر ہوئے اور یہاں کی مسلم آبادی بہار شریف کے مقابلہ میں زیادہ قدیم ہے مینہ شریف اسلام کی آمد سے قبل مذہب کا تھا، جہاں کا ہندو راجہ بڑا عالم و جابر تھا۔ یہی وہ مقام تھا جسے موصی مومن عارف نے فتح کر کے پھر بند کیا۔ حضرت مومن عارف ایک عربی اہل حق مومن بزرگ تھے۔ وہ مینہ کے تاجر تھے آپ کا آبائی پیشہ کپڑے کی تجارت تھا۔ آپ نے مینہ میں قرعہ ڈالا اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد خیالی کے ہندو راجہ نے آپ کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ بھگت ستم لاکھ جانی رہا۔ اسی دوران آپ راجہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے کئی عرصہ پہنچے پھر مدینہ منورہ میں مدعو ہوئے۔ وہاں اپنی بیعت سنائی۔ اسی اثنا راجہ کو تاج فقیر کے برسات ہوئی کہ ہندو مہار موصی عارف کی مدد کی جس سے انگریز آپ امام تاج فقیر اعداؤں کے صحابہ کو ساتھ لے کر عازم مینہ ہوئے۔ راجہ کی فرج سے اسلامی لشکر کا مقابلہ ہوا، راجہ مارا گیا، راجہ کا محل مسلمانوں کا مرکز بنا۔ یہ واقعہ سن ۱۲۴۰ء کا ہے۔ اسی طرح قدرت نے مومن عارف کی مدد کی۔ ایک دولت کے مطابق حضرت مومن عارف کے گیارہ فرزند تھے جنہوں نے کپڑے کی دکان کا پیشہ اختیار کیا اور پھر میں غلبہ پانچ پورا۔ یہ سردی بہار میں مومن عارف کی کہلاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ حضرت ابو ایوب خالصہ انصاریؓ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب انگریزوں کا دورانی اور جیلوس کی حکم نامہ مچانے کا منصوبہ بنا تو انصاریوں پر غم کے پھار توڑے گئے تاکہ اس پیشہ پر ان کا غلبہ ختم ہو اور بات تھ کہ بھولنے شیشی سے کپڑے تیار ہوں۔ چنانچہ انصاری کارگریوں کی ٹھیکیں کٹوائی گئیں اور بات تھ کاٹے گئے جس کی تفصیلات میر کی کتابوں میں درج ہیں۔ حالیہ موسم شوری کی

میں عارف اہل اسلام سن ۱۲۴۰ء

سن ۱۲۴۰ء کے پانچویں مہینے میں بہار، ٹیکسٹریس جنٹلمین کے ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۸۵، ۲۵۸۶، ۲۵۸۷، ۲۵۸۸، ۲۵۸۹، ۲۵۹۰، ۲۵۹۱، ۲۵۹۲، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۵۹۵، ۲۵۹۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۵، ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۱۵، ۲۶۱۶، ۲۶۱۷، ۲۶۱۸، ۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۱، ۲۶۲۲، ۲۶۲۳، ۲۶۲۴، ۲۶۲۵، ۲۶۲۶، ۲۶۲۷، ۲۶۲۸، ۲۶۲۹، ۲۶۳۰، ۲۶۳۱، ۲۶۳۲، ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، ۲۶۳۶، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۰۵، ۲۷۰۶، ۲۷۰۷، ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۱۷، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹، ۲۷۲۰، ۲۷۲۱، ۲۷۲۲، ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۷۲۶، ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷، ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۴۱، ۲۷۴۲، ۲۷۴۳، ۲۷۴۴، ۲۷۴۵، ۲۷۴۶، ۲۷۴۷، ۲۷۴۸، ۲۷۴۹، ۲۷۵۰، ۲۷۵۱، ۲۷۵۲، ۲۷۵۳، ۲۷۵۴، ۲۷۵۵، ۲۷۵۶، ۲۷۵۷، ۲۷۵۸، ۲۷۵۹، ۲۷۶۰، ۲۷۶۱، ۲۷۶۲، ۲۷۶۳، ۲۷۶۴، ۲۷۶۵، ۲۷۶۶، ۲۷۶۷، ۲۷۶۸، ۲۷۶۹، ۲۷۷۰، ۲۷۷۱، ۲۷۷۲، ۲۷۷۳، ۲۷۷۴، ۲۷۷۵، ۲۷۷۶، ۲۷۷۷، ۲۷۷۸، ۲۷۷۹، ۲۷۸۰، ۲۷۸۱، ۲۷۸۲، ۲۷۸۳، ۲۷۸۴، ۲۷۸۵، ۲۷۸۶، ۲۷۸۷، ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۰، ۲۷۹۱، ۲۷۹۲، ۲۷۹۳، ۲۷۹۴، ۲۷۹۵، ۲۷۹۶، ۲۷۹۷، ۲۷۹۸، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۰۱، ۲۸۰۲، ۲۸۰۳، ۲۸۰۴، ۲۸۰۵، ۲۸۰۶، ۲۸۰۷، ۲۸۰۸، ۲۸۰۹، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۱۲، ۲۸۱۳، ۲۸۱۴، ۲۸۱۵، ۲۸۱۶، ۲۸۱۷، ۲۸۱۸، ۲۸۱۹، ۲۸۲۰، ۲۸۲۱، ۲۸۲۲، ۲۸۲۳، ۲۸۲۴، ۲۸۲۵، ۲۸۲۶، ۲۸۲۷، ۲۸۲۸، ۲۸۲۹، ۲۸۳۰، ۲۸۳۱، ۲۸۳۲، ۲۸۳۳، ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۸۳۶، ۲۸۳۷، ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۲۸۴۰، ۲۸۴۱، ۲۸۴۲، ۲۸۴۳، ۲۸۴۴، ۲۸۴۵، ۲۸۴۶، ۲۸۴۷، ۲۸۴۸، ۲۸۴۹، ۲۸۵۰، ۲۸۵۱، ۲۸۵۲، ۲۸۵۳، ۲۸۵۴، ۲۸۵۵، ۲۸۵۶، ۲۸۵۷، ۲۸۵۸، ۲۸۵۹، ۲۸۶۰، ۲۸۶۱، ۲۸۶۲، ۲۸۶۳، ۲۸۶۴، ۲۸۶۵، ۲۸۶۶، ۲۸۶۷، ۲۸۶۸، ۲۸۶۹، ۲۸۷۰، ۲۸۷۱، ۲۸۷۲، ۲۸۷۳، ۲۸۷۴، ۲۸۷۵، ۲۸۷۶، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۷۹، ۲۸۸۰، ۲۸۸۱، ۲۸۸۲، ۲۸۸۳، ۲۸۸۴، ۲۸۸۵، ۲۸۸۶، ۲۸۸۷، ۲۸۸۸، ۲۸۸۹، ۲۸۹۰، ۲۸۹۱، ۲۸۹۲، ۲۸۹۳، ۲۸۹۴، ۲۸۹۵، ۲۸۹۶، ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، ۲۸۹۹، ۲۹۰۰، ۲۹۰۱، ۲۹۰۲، ۲۹۰۳، ۲۹۰۴، ۲۹۰۵، ۲۹۰۶، ۲۹۰۷، ۲۹۰۸، ۲۹۰۹، ۲۹۱۰، ۲۹۱۱، ۲۹۱۲، ۲۹۱۳، ۲۹۱۴، ۲۹۱۵، ۲۹۱۶، ۲۹۱۷، ۲۹۱۸، ۲۹۱۹، ۲۹۲۰، ۲۹۲۱، ۲۹۲۲، ۲۹۲۳، ۲۹۲۴، ۲۹۲۵، ۲۹۲۶، ۲۹۲۷، ۲۹۲۸، ۲۹۲۹، ۲۹۳۰، ۲۹۳۱، ۲۹۳۲، ۲۹۳۳، ۲۹۳۴، ۲۹۳۵، ۲۹۳۶، ۲۹۳۷، ۲۹۳۸، ۲۹۳۹، ۲۹۴۰، ۲۹۴۱، ۲۹۴۲، ۲۹۴۳، ۲۹۴۴، ۲۹۴۵، ۲۹۴۶، ۲۹۴۷، ۲۹۴۸، ۲۹۴۹، ۲۹۵۰، ۲۹۵۱، ۲۹۵۲، ۲۹۵۳، ۲۹۵۴، ۲۹۵۵، ۲۹۵۶، ۲۹۵۷، ۲۹۵۸، ۲۹۵۹، ۲۹۶۰، ۲۹۶۱، ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۲۹۶۴، ۲۹۶۵، ۲۹۶۶، ۲۹۶۷، ۲۹۶۸، ۲۹۶۹، ۲۹۷۰، ۲۹۷۱، ۲۹۷۲، ۲۹۷۳، ۲۹۷۴، ۲۹۷۵، ۲۹۷۶، ۲۹۷۷، ۲۹۷۸، ۲۹۷۹، ۲۹۸۰، ۲۹۸۱، ۲۹۸۲، ۲۹۸۳، ۲۹۸۴، ۲۹۸۵، ۲۹۸۶، ۲۹۸۷، ۲۹۸۸، ۲۹۸۹، ۲۹۹۰، ۲۹۹۱، ۲۹۹۲، ۲۹۹۳، ۲۹۹۴، ۲۹۹۵، ۲۹۹۶، ۲۹۹۷، ۲۹۹۸، ۲۹۹۹، ۳۰۰۰، ۳۰۰۱، ۳۰۰۲، ۳۰۰۳، ۳۰۰۴، ۳۰۰۵، ۳۰۰۶، ۳۰۰۷، ۳۰۰۸، ۳۰۰۹،

موسے ہمارے سلازوں میں سب سے زیادہ تسلط رکھتے ہیں انصار یوں کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انصار کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نیز ابراہیم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بتایا ہے کہ وہ ایک نبی ہیں۔ یہودیوں کی کتابوں کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تاجرتے اور عہدہ انسل تھے اس لیے یہ قریب تیس چھ گڑھوں کی غیر موجودگی میں یہ امر تحقیق طلب ہے۔



خاندانہ فرنگی محل لکھنؤ اور نظام الدین بہاولی

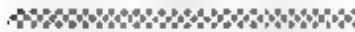
۱۔ تہذیب و نسب

فرخسیر میں عوام عربیہ میں موجود نصاب تعلیم کو نظام الدین محل کی نسبت سے مدرس نظامی کہلاتا ہے۔ نظام کا سلسلہ نسب صحابی رسول حضرت ابراہیم انصاری (شہاب ۵۱ھ) سے ہے۔ ان کے سلسلہ میں ایک بزرگ خواجہ ابو بکر بن محمد انصاری (سنی ۳۸۱ھ) گزرے ہیں جن کا درہرہ میں محمد خواجہ صاحب کی شاخہ میں پشت میں آج ابوالدین گیا۔ عربی مدنی بھری ہے، فارسی بہت ہے اور دہلی میں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ یہی علامہ ابوالدین نظام الدین بہاولی کے پردادا تھے۔ بعد میں ان کی اولاد نے دہلی سے نقل مکان کر کے قصبہ بہاول ضلع بارہ بنگی دہلی میں آج خیردرگاہی۔ نظام الدین کے والد علامہ صاحب الدین بن عبدالمطلب انصاری ایک جلیل القدر عالم دین تھے علامہ صاحب ۱۰۳۰ھ میں فوت ہوئے اور مرخص بہاولی میں اور جب سلسلہ کو زمین کے ایک تاجدار میں عثمانی بادشاہ کے لوگوں نے ان کو قتل کر دیا اور مکان تباہ کر دیا جس میں علامہ صاحب الدین کا محاشیہ شریف دہلی میں بھی چل کر رکھ ہو گیا۔ وہ کثیر القاصیف بزرگ تھے۔ ان کے چار فرزند تھے (۱) علامہ اسد اللہ (۲) محمد سعید (۳) علامہ نظام الدین محمد اسد (۴) علامہ عرفان۔ علامہ سعید نے اپنے والد کی شہادت پر نسل بادشاہ اندنگ لڑیا عالمگیر کے سامنے فریاد کی۔ جس نے انہیں سزا دے کے لیے لکھنؤ میں فرنگی محل کا علاقہ جاگیر میں عداکیہ جہاں یہ خاندان بہاولی سے مشغول ہو کر رہا۔

نظام الدین بہاولی میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے علم دین میں امان اللہ نادر بن علامہ قزوینی اور علامہ نقشبند سے استفادہ کیا۔ دماغ انہیں ہو کر وہ دس دہائیوں میں مصروف ہو گئے۔ انہیں شاہ عبدالرزاق انصاری سے فارسی سلسلہ طریقت میں حلافت حاصل تھی۔ علامہ صرف علم و فن کے مالک تھے۔ ان کو اپنے علم کا طرہ بالکل نہ تھا یہی وجہ ہے کہ درس نظامی اسکے نصاب میں انہوں نے اپنی کتاب شامل نہیں کی۔ وہ ۱۱۷۰ھ میں فوت ہوئے۔ اور لکھنؤ میں مدفون ہوئے۔ اپنے والد کی طرح

(تذکرہ معتمدین مدرسہ نظامی انہو نویسٹر علی رضا علی شاہ ۱۵۱۱/۱۵۱۲/۱۵۱۳)

یہ بھی کثیر التماغیر زندگی تھی۔ اپنی کاسیم سے بڑا علمی کارنامہ مدرس نظامی، ماسکی ترتیب ہے۔
 آپ کے فرزند ارشد مولانا عبدالحق کو بحر العلوم کے خطیب سے لڑا گیا۔ وہ اپنے نامور والد کے فائن و فائن
 فرزند تھے۔ آپ کی ولادت ۱۲۳۵ھ میں نکھتر میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم خاندان سے حاصل کی۔ ستر سال کی
 عمر میں بحر العلوم سے فارغ ہو گئے۔ کچھ عرصہ تک شاہ بہمان پور سرکاری مدرسہ میں مدرس رہے۔
 نواب داپور نے آپ کی بڑی پذیرائی کی۔ داپور میں ۵ سال گزار کر آپ نے نید جلال تبریزی کے نام پر
 قائم مشائخ مدرسہ جلالیہ بہار میں مدرس مقرر ہوئے۔ اس مدرسہ کے مصائب کے لیے بائیس ہزار روپے
 پرگزہ کی آمدنی وقف تھی۔ ۱۲۵۰ھ میں مولانا عبدالحق نواب محمد علی دلا جان کی رحمت پر مدد آگئے
 اندلس کے کلاں میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔ اسی نواب داپور نے آپ کو بحر العلوم کے خطاب
 سے لڑا تھا۔ ۱۲۶۰ھ کو آپ ۷۰ برس کی عمر کو گزر گئے۔ ۱۲۶۵ھ کو مدینہ میں وفات پائی۔ آپ کم از کم آٹھ ماہ
 کے مصنف تھے۔



وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ

اور یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ۔ لاقرن



مولانا عبدالباری فرنٹی محلی لکھنوی

شجرہ نسب ۱۴۱۴ھ

مولانا عبدالباری فرنٹی محلی لکھنؤ کے نامور علما میں تھے۔ آپ ۱۲۹۵ھ میں
 قندہار میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اچھے والد مولانا عبدالکاب سے علوم اسلامیہ میں مدد ملی اور شاہیر علما میں شمار
 کئے گئے۔ طریقت میں اہل حضرت سے ملنے کے بعد اہل خلافت حاصل کی۔ تحریک خلافت میں
 مولانا محمد علی جوہر کے سرپرست رہے۔ آپ نے سیاسی تحریکوں میں بھی حصہ لیا۔ لکھنؤ میں غلامی
 کی بنیاد ڈالی۔ مولانا محمد علی اور حضرت مولانا آپا ہی سے بیعت تھی۔ علم و عمل کے میدان میں آپ
 کی شہریت ہندوستان بھر میں نمایاں رہی۔ آپ نے ہر وجہ سے کلمہ حرکات پڑھا۔ آپ کی زندگی
 علماء سلف کا نمونہ تھی۔ آپ ۱۳۷۰ھ میں "ہندو مت" کے بانی رکن بھی رہے۔

تحقیقات

۱، آثار الہیہ، ۲، تفسیر القرآن

آپ کے فرقہ احمدیہ مولانا جمال سیہ زندگی محل بھی آپ کے تشریحی تفسیر پر میل کر ہندوستان
 کے چوٹی کے علماء میں شمار کئے جاتے تھے۔

مولانا امجد علی انصاری اعظمی

مولانا اعظم گڑھ کے بہنے والے تھے۔ اللہ نے کرم فرمایا اور آسانی پیش پانچواں چھڑ کر ہم دین بھی اودنا اور عالم دین ہے۔ خرمہ تک برائی میں اکثراً حکم کرتے رہے۔ مرشد کے حکم پر حدیث کی تکمیل کے لیے پہلی ہجرت میں محدث سورتی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صراحہ سے لڑخت ملے کی اہلی حضرت کے مدد سے شکارا مہم میں مددیں شہرہ کے کے سن شریعت میں ہوتی تھی قرآن حدیث اور فقہ پر جو حاصل تھا۔ اہلی حضرت سے خدمت خلافت حاصل کیا اور رشک کرچہ سے علوم اسلامیہ میں مکرر اوردکتھے تھے۔ اہلی حضرت کی وفات کے بعد جیسے شریف کے دارالعلوم میں مدرسہ ملی رہے مسائل اسلامیہ سے متعلق کتب کی تصنیف بہاؤ شریعت، بہت شہد ہوئی۔ اس تصنیف پر ملنا۔ اپنی مشقت کے آپ کو ”مدد لشریعہ“ کا خطاب مرحمت فرمایا۔ آپ نے قیام پاکستان کے کچھ پہلے وفات پائی۔ آپ اپنے گاؤں میر میں پرو خاک ہوئے۔ آپ کے فرزند اور مدد قادی و مدد لیسٹ اعظمی سمن مسجد کراچی کے پیش نام و شعیب ہیں۔ انہوں نے کمیشن کراچی میں ایک دارالعلوم قائم کیا ہے جس کی تعمیراتی میں شہب و مدد مصروف ہیں۔

آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا عبد المصطفیٰ ان لہری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ ۱۴، بریلوئی شاہ ۱۴/۱۵، کراچی ۱۹۸۹ء کو کراچی میں وفات پائے۔

آپ کے باقی تین فرزند برلا، شاد المصطفیٰ، ملا، امجد المصطفیٰ، امجدنا بہار المصطفیٰ اور مولانا فدا المصطفیٰ ہندوستان میں درک و تدبیر میں مصروف ہیں۔

حضرت شاہ ابوعلی قلندر رپانی پتی

اسم گرامی شیخ شرف الدین ابوعلی قلندر تھا۔ امام اعظم کی اولاد سے تھے والد ماجد
 شمس الدین عراقی سے ہندو شریف لائے وہ عید عام دیں تھے۔ سید نعمت اللہ ہمدانی کرانی کی
 بیٹیوں بل حائکہ جمال سے نکاح ہوا ابوعلی شاہ قلندر شمس الدین پتی میں پیدا ہوئے
 علوم ظاہری سے ۷۰ سال ہو کر ۲۰ سال تک درس و تدریس میں مصروف رہے۔ دہلی کے سامع
 اکابر علماء دہلی سے ان کی توجہ ملی اور فقہیت کے متروک تھے۔ شیخ ابوعلی قلندر حضرت غلام الدین
 دہلی کے علیحدہ تھے۔

خواجہ شمس الدین ترک حضرت خواجہ محمد میمنی کے فرزند اور سات ترکستان سے
 تعلق رکھتے تھے۔ اپنے تشریف دارالدین علی مبارک کے حکم سے پانی پت آکر سکونت پذیر ہو
 گئے۔ ۱۰۰۰ھ میں شیخ ابوعلی قلندر کا انتقال ہوا۔ کڑاں میں مدفون ہیں۔
 تصانیف حسب ذیل تصنیفات شیخ ابوعلی قلندر کے منسوب ہیں۔
 ۱۔ کتبہات بنام امتیاز الدین (۲)، حکم نامہ شرف الدین۔
 ۲۔ ہاشمی کنز الاسرار (۳)، رسالہ عشقہ۔

مدرسہ گرامی
 شاہ ابوعلی قلندر
 سالار قریب الدین
 سالار حسن
 سالار حویز
 ابوبکر خاوری
 لادرس
 عبدالرحمن
 عبدالرحیم

محمد
 سالار امام مسلم
 ثابت
 نوحان
 مردان
 ثابت
 قس
 یزدہمد
 شہرہار
 قس
 ہرمز
 زبیر الدین

شیخ برہان الدین غریبؒ

آپ کا اسم گرامی شیخ برہان الدین غریب ہے۔ آپ کا وطن انیس تھا۔	شہر و نسب
آپ ۵۵۳ھ میں انیس میں توہم ہوئے۔ بااثر ہو گئے شکر کے خلیفہ ابو حامد سلو	برہان الدین غریبؒ
طریقت کے مرشد اور خواجہ عالم الدین انیس آپ کے ماموں تھے۔ آپ بہرپ بھی	شیخ محمد محمد
کے خلیفہ مرانا تھیں الدین سند کے ماموں اور بھائی تھے۔ آپ نے اپنے بھائی سے	شیخ ناصر انیس
قدوری پڑھی۔ شیخ برہان الدین غریب نے فقہ تافہ حفظ کیا تھا۔ آپ قیام	سلطان مظفر
دین تھے۔ آپ نے تمام عمر قمر دین گزار دی۔ انیس سے نقل مکانی کوکے دلی میں منتقل	سلطان ابراہیم
سکونت اختیار کی۔ حضرت نصیر الدین چلارخ و بھائی حبیب بھی اندھ سے وہی تشریف	شیخ ابو بکر
لائے تھے تو انہیں کے ہاں قیام کرتے اور دلی بیٹے۔ آپ کو حبیب بھی اسی سے خلافت	شیخ عبداللہ
ملی تھی۔ آپ مرشد کے حکم پر دکن روانہ ہوئے اور دوت آباد میں ۶۸ یا ۶۹ سال	شیخ عبدالرشید
قیام فرمایا۔ ۷۳۵ھ میں وفات پائی۔ آپ کا مزار قلعہ آباد میں سرخ عمارت ہے۔	شیخ عبدالعبد
ملفوظات ۱) اصول الوصول (۲) ہدایت القلوب۔	شیخ محمد السلام
۳) لغائیں کا لغائیں (۴) شمائل اہل تقیہ۔	امام احمد ابراہیم
۵) رسالہ غریب (۶) امن الیقین (۷) اسرار الطریقت۔	(شہرہ ص ۷)

شیخ بدیع الدین شاہ مدار

شیخ بدیع الدین مدار مقام حضرت پیر محمد آپ کی ولادت بمقامت
 ۱۱۵۰ھ مطابق ۱۷۳۷ء میں ہوئی۔ احمد نے صریحاً فرمایا ہے کہ والد ماجد
 کا اسم گرامی شاہ ابوالحسن شامی تھا جو مکن پور میں مدینت تھی۔ آپ نے ہندوستان
 میں حجرات "ابو میر ترک احمد پور" کا سفر کیا پھر بنگال آئے۔ مدار یہ سلسلہ طریقت
 بنگال میں غریب پھیلا۔ اللہ کے فضل سے شیخ اعلائے حق کو الٹا بھی کہتے ہیں مدار یہ
 سلسلہ کر بنگال میں قائم رہا۔ شاہ الہا کا مزار گڑ (بنگال) میں ہے۔
 شاہ مدار نے اربع سال تک کھانا نہیں کھا یا بھر لیس ایک دفعہ
 پچاس اس کو دھوئے کی تربت میں آئی۔ چہرے پر حمدی لڑ تھا۔ ان کو دیکھتے
 ہی لوگ مسجد میں گر جیتے تھے اس لیے وہ قلعاب اڑھتے رہتے تھے۔
 مددگار اللہم! تم نے شاہ مدار کی وفات کا سال ۱۲۸۳ھ مطابق

۱۸۶۷ء بتایا ہے۔
 (دیکھو صریحاً بنگال میں ۱۲۸۳ تا ۱۲۸۷ء)

نمبر	اساتذہ مزی
۲۸	شیخ بدیع الدین شاہ مدار
۱۹	شیخ علی
۱۸	شیخ فیروز شاہی
۱۷	شاہ کافور
۱۶	قصب الدین ثانی
۱۵	شاہ اسماعیل
۱۴	محمد
۱۳	حسن
۱۲	علی
۱۱	فیروز اکبر
۱۰	پیر الدین
۹	محمد شاہی
۸	پیر الدین
۷	قصب الدین
۶	حماد الدین
۵	عبدالحق
۴	شاہ ابوالحسن شامی
۳	مطلب
۲	عبدالحق
۱	حضرت ابو بکر

خانواده نوشیروان عادل شاه ایران

اولاد شهریار			
فرید	۳۲ - پسر	۱ - حضرت کریم	۳۲ - پسر
تیسروان	۳۳ - همسر	۲ - ساس	۳۳ - همسر
تیسروان	۳۴ - اسفندیار	۳ - داد	۳۴ - اسفندیار
تیسروان	۳۵ - پسر	۴ - بهیم	۳۵ - پسر
تیسروان	۳۶ - راز الله	۵ - کیسروان	۳۶ - راز الله
تیسروان	۳۷ - اردشیر بابک	۶ - میک	۳۷ - اردشیر بابک
تیسروان	۳۸ - شاپور	۷ - اردشیر	۳۸ - شاپور
تیسروان	۳۹ - پسر	۸ - اردشیر	۳۹ - پسر
تیسروان	۴۰ - بهرام	۹ - بهشید	۴۰ - بهرام
تیسروان	۴۱ - پسر	۱۰ - ساسانیان	۴۱ - پسر
تیسروان	۴۲ - پسر	۱۱ - ملکان	۴۲ - پسر
تیسروان	۴۳ - شاه پور	۱۲ - انقیان	۴۳ - شاه پور
تیسروان	۴۴ - یزدگرد	۱۳ - انیس	۴۴ - یزدگرد
تیسروان	۴۵ - بهرام گور	۱۴ - فریدون	۴۵ - بهرام گور
تیسروان	۴۶ - بهرام	۱۵ - ایمن	۴۶ - بهرام
تیسروان	۴۷ - یزد	۱۶ - منوچهر	۴۷ - یزد
تیسروان	۴۸ - قباد	۱۷ - بهاسپ	۴۸ - قباد
تیسروان	۴۹ - نوشیروان عادل	۱۸ - راب	۴۹ - نوشیروان عادل
تیسروان	۵۰ - پسر	۱۹ - کیسروان	۵۰ - پسر
تیسروان	۵۱ - خسرو پور	۲۰ - کشش	۵۱ - خسرو پور
تیسروان	۵۲ - شهریار	۲۱ - کشش	۵۲ - شهریار



میر کی تعارف مہر حق ۱۶۵۹ء اس شہر کا سلطنت غزنو سے بدلہ راستہ تعلق تھا۔ شرق الایمان علی بنوری کی تحریر سے ظاہر ہے کہ قلعہ گرنہ شہر اور دیانے سندھ کے درمیان واقع تھا۔ غزنویوں نے شہر میں جب تیرہ لاکھ بختیار اور ایلیاب ہر کسٹھان اور بڑوں پہنچا کر ۱۱ ذی الحج ۵۸۵ھ قلعہ گرنہ کو فتح کیا پھر ماہ الحکم ۵۸۵ھ میں دیانے سندھ کے قلعہ والیں پہلے گیا و طغرا سرحد ۲۸۵ھ یہ قلعہ گرنہ تھا وہی ہے جس کے بارے میں العینی نے تاریخ یمنی میں ۱۲۲۳ پر لکھا ہے کہ ۵۸۵ھ میں ماہ ربيع الاخر میں بیکھڑ سلطان محمد غزنوی کے ہاتھوں فتح ہوا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ:

”بیم گرنہ کا صدر بہت بلند اور مضبوط تھا۔ وہاں ایک بہت بڑا تخت تھا چاروں طرف سے بے شمار نند و ہزار اور خزانہ جمع تھا۔ یہ کھڈ شاہی وہیم ۱۰۰ من سونا اور گرگھیں اشیاء سلطان محمد غزنوی کے ہاتھ لگے تھے اور جب وہ یہاں پہنچا تو گرنہ سے کرفرنی پہنچا تھا اور غزنوی شہر کے اطراف کی علاقہ تھانہ دیکھنے کے لیے ٹوٹ پڑی تھی“

خوش ۱۱۲۱ء واقع ہو کہ گرنہ کوٹ (موجودہ گرنہ) کو تاریخ میں بیم گرنہ کہا گیا ہے۔ ریڈی کے قول کے مطابق شہر بیم دیر اور بادشاہ گرنہ ہے جسے العینی اور فرشتہ و لاری نے بالیٰ گرنہ کوٹ کہا ہے۔

دیر اور شہنائے ہند ۲۵۵ برسیدہ ہو دیر اولہ ۲۵۵ھ، تاریخ افغانستان ص ۹۰،

(۲) اسروا کے مطابق یہ قلعہ ایک پہاڑی نقطہ ہے جس کا مساوی نقطہ سسٹریکٹ میں میاں پتی بھی سبب ملا ہے جو موجودہ سال ۱۱۵۵ھ اور چھٹنگ سیال، پنجاب سے ملتی بھی کہتے ہیں کہ آبار جہون تھے۔ و تاریخ افغانستان ص ۹۰،

(۳) عاشق ہیکر راقم الحروف نے دسمبر ۱۹۹۵ء میں ڈاکٹر فیروز کوہ و عشرہ اسلام آباد کی مشیت سے اپنے سرکاری فرائض منصبی سرانجام دینے کے لیے ننگر نکر کا سرکاری وفد کیا تھا۔ آج کل نگر کوٹ صرف ننگر کہلاتا ہے جہاں ۲۳ میل کے رقبہ میں پہاڑی سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ یہاں کے پتھر رقبے جیتی ہیں اور مختلف رنگوں میں دستیاب ہیں جس میں زیادہ تر چمکدار گنیشٹ، مانگے جاتے ہیں۔ یہاں کی زمینیں تانبے کی ہیں۔ یہاں کے پتھروں میں سونا پچا دی اور سنگ مرمر کی آئینہ شاہ ہے۔ یہاں کی زمینوں کے نیچے نظیر اسم کی

مفید چکدار چینی مشورہ و فہرست میں موجود ہے۔ کوکر کی کالی میں دستیاب ہوئی ہے۔ یہاں کا خالص
 شہر دھو دھو تک مشہور ہے۔ اگرچہ یہ شہر صدیوں پرانا ہے مگر اب وہ بیکار ہے۔ قدیم قلعہ
 اب کنڈلات کی شکل میں ہے۔ لیکن قدیم قدم پر میدان دھندلہ ہو گیا ہے۔ یہاں پر بھویشود کا
 مندر سب سے بڑا ہے جسے گوتم بدھ کے پیر کا محل نے تعمیر کیا تھا جہاں دافتر خیرینہ دفن تھا۔
 یہ علاقہ کچھ میں واقع ہے اور دونوں طرف ہندوستان کی سرحدوں سے گھرا ہے۔ اگرچہ یہ دورافتادہ
 ریگت فی علاقہ ہے لیکن کسی زمانہ میں یہ علاقہ جنت نظیر تھا اور دولت میں لائے تھے اساتذہ قریب
 میں یہ برصغیر میں جانوروں اور مویشیوں کی سب سے بڑی شہنشاہ تھا۔



تَوْكَلْ عَلَى اللَّهِ

۱۲۸۷ ع



سلطنت بہمن دکن

ہندوستان کی تاریخ میں دکن نے بڑی نمایاں کڑیاں ادا کیں۔ سلطان بہمن دکن کے تعلق سے سلام کے لیے آئے تھے۔ علاء الدین بہمنی پہلا حملہ آور تھا۔ جس نے ۱۲۹۴ء میں دکن کا رخ کیا اور دیوگری پر حملہ کر کے فتح کر لیا۔ پھر اس کے سپہ سالار ملک کاغذ نے ۱۳۰۰ء میں ماس کارہی ملک فتح کیا۔ محمد تغلق کے حملہ میں دکن وہی سے الگ ہو گیا۔ محمد تغلق کے حملہ میں ترک شاہ امیر بامدہ کو فتح حاصل ہوا۔ اسی کے حملہ میں بامدہ نے ترک دکن میں آج کے دہلی کے جن میں انھیں فتح محمد تغلق کے حلاوت برادری میں پیش پیش تھا۔ اسماعیل کے بڑے چاہے کے پیش نظر اس کا نائب فخر حسن خاں ۱۳۴۴ء میں علاء الدین حسن بہمن شہ کے لقب سے دکن کے تخت پر بیٹھا یہی زیادہ سب سے سلطنت بہمن کہلائی۔ محمد گرجن آباد کے نام سے اس سلطنت کا پایہ تخت بنا، تقریباً ۸۰ سال کے بعد پایہ تخت بیدہ منتقل ہوا۔ درج ذیل مسلمانین سلطنت بہمنیہ کے حکمران رہے جن کی حکومتیں دو صدیوں پر محیط رہیں۔

برخشاہ	اسلامی مسلمانین	تخت حکمرانی
۱۔	علاء الدین فخر حسن بہمن شاہ	۱۲۴۲ء تا ۱۲۵۸ء
۲۔	محمد شاہ اکل	۱۳۵۸ء تا ۱۳۷۵ء
۳۔	محمد شاہ ثانی	۱۳۷۵ء تا ۱۳۹۷ء
۴۔	فیروز شاہ	۱۳۹۷ء تا ۱۴۱۲ء
۵۔	احمد شاہ دلی	۱۴۱۲ء تا ۱۴۲۲ء
۶۔	سلطان علاء الدین شاہ بہمنی	۱۴۲۲ء
۷۔	ہمایون شاہ بہمنی	-
۸۔	محمد شاہ لشکر	-
۹۔	محمد شاہ	-

غفر حسن بہمنی شاہ کے تخت وال کے وقت بمطابق کی حدود شمال میں ناٹا جنوب میں اور بامدہ

تکھدار ملک مشرق میں جو گریگ ملک اور عرب میں ان کا ملک پھیل چکا تھا۔ ان سلطنتوں کے خلاف شاہ بہمن
ایک چند نیالی اور تالی ملکان تھا۔ اس میں بڑی مستعدی اور جوانی کا کردار تھا۔ وہ یالی انسل
تھا اور افغانستان کے واسطے ہندوستان وار دھڑا تھا۔ وہ پڑیا دیہی علی کا بھیجا تھا جو ترک کی طرح
پڑا تھا۔ اس وقت حسن تہا بہمن میرن چھ سال کا تھا۔ وہ قدیم شاہ اسمین بہمن گوری اسفندیار
کی اولاد تھی جس کے سبب پڑا تھا۔ اگرچہ سید سلطان ندوی نے حسن بہمن کو ہندوستان
میں کہنے کی کوشش کی ہے جس میں وہ الامر ہے۔ اسے عمار و صوفیہ سے بڑا تھا۔ صاحب اقتدار
ہونے سے قبل وہ حضرت نظام الدین اولیا کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ نعمت پر بیٹھے کے بعد اس نے
سب سے پہلے حکم یہ دیا تھا کہ میں سونا اور دوسری چاندی نظام الدین اور ان کی زوجہ کے ایصال
کے لیے شیخ برغانی عرب کے درویشہ فقراء و مساکین کے درمیان تقسیم کر دے گا جسے وہ نادری
بکول جانتا تھا۔ اس نے دو تالی صدی کو شہر ادوی کے صاحب میں شامل کیا۔ اس نے فرجی اور
سیاسی حکمت علی کے تحت ایں اور وسط ایشیا کے افراد کو زیادہ سے زیادہ تعلق اور سرکاری خدمت
میں ملگروں کی شفا سمیل کو کوریا ملو بنایا ملک سید الدین خودی کو دربار اعظم بنایا جسام الدین
سکندر طائی اور علی الدین شکر مستدینہ سید احمد علی سنی تھے۔ شیخ برغانی الدین فریٹ اپنے
سات سو مرتبوں کے ساتھ دولت آباد منتقل ہوئے تھے۔ بہمن شاہ نے شیخ برغانی الدین فریٹ کے
مردانہ طریقہ شیخ زین الدین کے اقتدار پر بیعت کر لی تھی۔ بر شیراز سے دکن آئے تھے۔ بہمن شاہ شیخ
سراج الدین بسیدی کا بھی منفقہ تھا۔ جس میں کو شیخ صیدی ہی کے سلطان قطب الدین کی کسی
میں حسب مشین کی تھا شیخ علی الدین شیخ احمد بھی اس دور میں دولت آباد میں مقیم تھے۔ وہ شیخ صیدی
کے باہر رہتے اور برہم پان میں تھے۔ وہ ساجد چاند چاندی کی اولاد سے تھے۔ ان کے آبا و اجداد
افغانستان میں فرزند سے آئے تھے۔ بہمن شاہ و سراج احمدی نے ایک مبسوط تاریخ نظم میں تروج المومنین
تانا مارا مردی کے طریقہ لکھی جو تاریخ محمد غزوی سے شروع ہو کر بہمن شاہ چتر پور کی کہ جس سے صاف
پڑتا ہے کہ محمد غزوی اور بہمن شاہ ہم نسب تھے۔

محمد شاہ ثانی محمد شاہ ثانی مسلم دولت بہمن تھا۔ عرب و ایران کے بہت سے شعراء و
علماء اس کے دربار میں ان کی کامیابی سے بہرہ مند ہوئے۔ وہ عربی و فارسی دونوں سے بولتا

جو معاملہ بالآخر بدست سے آدھرتھے اور اس زمانہ میں وہ خلیفہ بھی پڑھ لیتا تھا۔ فیروز شاہ سباز
 دہلوی شاعر بھی تھا اور عروجِ قتلص رکھتا تھا۔ وہ سید محمد جند نواز گیسو دراز کا بڑا عقیدہ مند تھا۔
 جبکہ وہ دکن چلے گئے تھے تو فیروز شاہ نے ملتان، پنجاب اور شکر پشاہی کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا تھا۔
 امیر تبرک و گورگان کے ہندوستان پر حملہ کر کے کی ٹبریل تو فیروز شاہ کے لطف و احسان
 مبارکداری کو تبرک کے پاس صبر مانا کر بھیجا تھا۔ سفارت یہاں ان کے ساتھ وزیر مالیات مولانا قلی الدین
 شیرازی بھی گئے تھے جس میں فیروز شاہ کو کامیابی ہوئی۔ تیور نے فیروز شاہ کو فیروز شاہ 'کپا'
 بلکہ گجرات نامہ اور دکن کی سلطنت بھی عطا کر دی۔ فیروز شاہ بھیننی فارسی کا بہر دست و نام اور شاعر
 تھا۔ اس نے حکیم حسن گیلانی اور سید محمد گاروونی کو دربار آداب کے ایک دربار کی جہتی پر مدد گاہ تعمیر
 کرنے پر متفق کیا تھا جو تکمیل میں گیلانی کی وفات کے سبب مکمل نہ ہو سکی۔

محمود گادوال

خواجہ محمود گادوال سلطان بہمنیہ کے دربار میں بہت سارے دہ علم و فضل کا بڑا دست
 تھا۔ مگر خود بھی دانشور عالم، شاعر اور ادب پروردگار کی جبلت سے نمایاں مقام رکھتا ہے۔ وہ گیلان
 کے قریب تادمان میں پیدا ہوا تھا اس لیے عرب عالم میں محمودان مشہور ہوا اس کے اجداد شان گیلان
 کے دربار میں شامل تھے ان میں سے ایک نے اپنی دانی کو ششتر سے درشت کی بادشاہت حاصل
 کر لی تھی اور یہ خود من و حکومت اس کے زمان میں شاہ پلاہ پٹھانوں کے زمانہ تک
 قائم رہی محمود گادوال ایک نامور کی جبلت میں شاہ صاحب اللہ بیوی شاہ صاحب اللہ دل کمال کی دربارت
 کے شوق میں بہت پیش قدمیاں کیں۔ سلطان ملار الدین بھی نے اس کی بڑی قدر کی۔ اس نے وطن ویران کا
 اور وہ ترک کر کے حکومت کے امور میں شرکت اختیار کر لی تھی پہلے یک ہزار کی منصب عطا ہوا پھر
 تیس گاہ کی بڑا امتداد کر کے پانچ سو ہوا جیسے جیسے سرائے ملتے رہے اس نے بہت سارے عسکری
 فتح کر لیے بلکہ اس نے سندھ میں کچھ کے علاقہ ٹنگر کوٹ (سوجوہ گنگر پارکر) کو فتح کر کے سلطنت بہمن
 میں شامل کیا جہاں اسے بیٹھیں بہا کی جبلت تھا لہذا کچھ عرصہ بعد وہ پچاس ہزار جہاں وہ دربار
 کل اور صدر جہاں میں گیا۔ اپنے تہ بہادری و عزت سے اس نے ہر کام کے دہ سلطنت بہمنیہ کے لیے
 یادگار رہی محمود گادوال کے دور میں سلطنت بہمن کے سفارتی تعلقات بہمن کے ملک مصر تک اور
 عراق کے بھی ہو گئے تھے۔ سلطان اور سید گورگام اور سلطان محمد بادلک سے محمود گادوال کی دست
 مراسلت تھی اور تمام پابند کر آتے ہاتھ رہتے تھے۔ مگر زیادہ بحیثیت وزیر عزت و مالک کے
 ملائیں گورنر ملے جیتا تھا۔ وہ اپنے فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ تجارت کے کام بھی سرانجام دیتا
 تھا اس کی بیاضی علم و فن اور تہذیب کی تمام برائیاں نے تہذیب کی وجہ اس کے اوصاف سے اسے
 اتھارنے عام میں مشہور کر دیا تھا۔ شہرت کی وجہ سے ان افراد اور بہمنی وراثت کا میل اللہ جہت بھی
 تھا اس نے تحصیل علم کے لیے مختلف اسلامی ممالک کا سفر کیا تھا اس لیے اپنے ہم عصر حضار سے دان
 طہ پر محبت و یگانگت پیدا کر لی تھی۔ اس کے دور میں وہ کیمیا اور تہذیب کی کئی کئی کثرت اختیار کر
 گئی اس کی کثرت میں وہ نسل کر دیا گیا اس کے بعد اپنی سلطنت کا شیردہ بھر کر دیا گیا اور سلطنت بہمنی

کے گمانے کو غصے ہو گئے۔ اس کے تدارک اور فراست کے سبب سلطنت کی استحکام اور وسعت حاصل ہوئی تھی لیکن وہ غار جنگیوں اور درباری سازشوں کا وجہ بنے اپنی پوری قابلیت دکھانے لگا اور آخر کار قس کی سازش کا شکار ہو گیا اسی کے قتل پر تھوڑے عرصے کے عرصے میں صفت اتم ہو گئی تھی۔

منظر الانشا وادریا فی الانشا و اس کی بدشہور تصانیف ہیں۔ وہ ہر سال حیران کن کے علاوہ کو حوالہ دیتے ہیں۔ تصانیف کے صدر میں انی مالک کے بادشاہ اسطغرار سے لڑتے دیکھتے تھے۔ عدا کے ساتھ محمد گداؤں کا سفر کر رہا تھا۔

جہاں سے پہلے کتابت میں اعتراض کیا ہے کہ جہاں سے ہند کو رشک ارم بنا دیا ہے۔ محمود گداؤں کی شاعری اور ادب کی بھی مبالغہ سے ایک قطعہ میں بڑی تعریف کی ہے۔ جہاں سے نعروں انگشت شرح نوجو محمد گداؤں کو رہتہ بھیجواں ملکہ جلال الدین دعائی نے پک تصنیف شراک ابو محمد گداؤں کے نام منسوب ہے۔

دعید الکفریم ہر اندازے محمد گداؤں کی سوانح لکھی جس کا خلاصہ محمود غم بدو شاہ فرشتہ نے اپنی تاریخ کے آخر میں درج کیا ہے۔ مورث حساسی محمد گداؤں کا صاحب خاص تھا۔ مد نظیری شہزادہ کو محمد گداؤں نے ہی لکھا تھا۔ کا خطاب دیا تھا۔ محمد گداؤں کو محمد گداؤں نے اپنے داماد کا اہلیق ستر کیا تھا۔

اس کے سہ صرف خاص سے پیدا میں ایک فطیم الشان مدرسہ تعمیر کرایا تھا اور درسی تدوین کے لیے حیران کن سے عدا کو مدد مل گیا تھا جس میں مدال الدین ودائی، ابو بکر بھڑا، شیخ مسد الدین درامتی شامل تھے۔ محمد گداؤں نے سلطان عبدالرحمن حاکم کو کوئی ترجمہ دینے کے لیے دعوت دی تھی۔ اسی مدرسے کے کتب خانے میں ۳۵ ہجری کتابیں تھیں جن سے طلاس مستفیض ہوئے تھے۔ محمد گداؤں کا یہ مدرسہ کوئی حیثیتوں سے مشہور ہے۔ یہ ۱۲۸۲ء میں مکمل ہوا تھا۔ اس کے تعمیر سرتیڈ کے قدیم ہمدار اس اور اسماعیل کا مسجد کے طور پر تھی اس کی دیواروں کی کاشی کاری اس کے حسن کو مزید دوہا کرتی ہے۔ پیشانی پر سرسرقال آیات ندین امی، خط ثقیف، میں سفید زین پر نیلے حروف میں مرقوم ہیں لایق سے دہانہ، کتبہ العبد علی العولی، لکھا ہے جسے محمد گداؤں نے خاص طور پر تیار کروا دیا تھا۔

شجره خاندان امیر تیمور گورکان

- | | |
|----------------------------------|-----------------|
| ۲۸- یوسف خان | ۱- حضرت زین |
| ۲۹- توبه خان | ۲- پانث |
| ۳۰- ابی محمد اسماعیل بن سواد | ۳- ترک |
| ۳۱- سرچرمن | ۴- امیر خان |
| ۳۲- قراخونان | ۵- یاقو خان |
| ۳۳- رحیم توبان | ۶- رجب خان |
| ۳۴- گلر باده | ۷- کبرک خان |
| ۳۵- امیر بک | ۸- امیر خان |
| ۳۶- امیر طغان | ۹- فضل شای |
| ۳۷- امیر تیمور گورکان | ۱۰- قورخ خان |
| ۳۸- میران شاه | ۱۱- شاهر خان |
| ۳۹- سلطان ابرهید | ۱۲- کن خان |
| ۴۰- حمزه مرزا | ۱۳- آبی خان |
| ۴۱- نصیر الدین بابر | ۱۴- ایلدیز خان |
| ۴۲- جلال الدین اکبر | ۱۵- سلطه خان |
| ۴۳- کریم الدین جلالیه | ۱۶- شکر خان |
| ۴۴- شهاب الدین شاه جهان | ۱۷- اعلی خان |
| ۴۵- اردنگ زب محمدالدین | ۱۸- تیمان خان |
| ۴۶- بهادر شاه | ۱۹- سید باش |
| ۴۷- شاه جهان ثانی | ۲۰- سلطه نواز |
| ۴۸- نصیر الدین پسران | ۲۱- یلده |
| ۴۹- محمد شاه و حسن اختر در گیلان | ۲۲- میرزا بهادر |
| ۵۰- احمد شاه | ۲۳- التقر نیت |
| ۵۱- شاه عالم | ۲۴- مرزا بختیار |
| ۵۲- اکبر شاه | ۲۵- پرتو آفتاب |
| ۵۳- بهادر شاه ظفر | ۲۶- دودن خان |
| ۵۴- پسران پادشاه دلی | ۲۷- تاجیه خان |

آخری نسل بادشاہ بہادر شاہ ظفر (دشہرہ نسب ۱۸۵۷ء)

شاہ عالم کی وفات کے بعد ۲۸ ستمبر ۱۸۵۷ء کو مرہٹوں نے مرہٹہ شاہی حکومت میں اکبر شاہ ثالث (سنہ ۱۸۵۷ء) کو تخت نشین کیا۔ اکبر شاہ کے گھر میں نہ تھے اور ظفر، مرزا جاگیر، مرزا امیر، مرزا سلیم، مرزا سید اختر، مرزا جبار خسو، مرزا قندو، مرزا شاہ جہاں، مرزا لاکھو شاہ، مرزا عاتق شاہ اور مرزا نظام شاہ۔ اب ظفر صوبہ کراچی اور سندھ کی راجدانی راولپنڈی کے صوبہ سے ۲۸ شعبان ۱۲۷۵ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ قرآن پڑھ کر تدریس کا فن حاصل کیا۔ لکھنؤ کے قیام کی پہلی ہی جگہ کے علامہ تاج محمد روہیلہ نے لکھنؤ پر قبضہ کر کے دہلی کے حکمرانوں کو شاہ عالم کو شاہی محل کے ساتھ ظفر کو قلم کا شکار کیا۔ لکھنؤ میں اکبر شاہ بن اکبر شاہ کو بیدار کر کے تخت سے اتر کر بادشاہ بنادیا۔ شاہ عالم کو جنگ و زبیل لودر رسوا کر دیا مگر تاجدار شاہ احمد شاہ دہلی اور مرہٹوں نے چھوڑ دیا تھا۔ مرہٹوں کا قیام روہیلہ کے احمد شاہ کے آخر اس نے شاہ عالم کو آج کل کے باغی شہر لودر کے ہوا قلعہ سے لکھنؤ کے قیام پر مجبور کر دیا۔ ان کے اطاعت میں ظفر بھی تھے یہ تمام چھوٹی لڑائی جیت کر شاہ عالم کو دوبارہ تخت نشین کیا اور اس وقت سے ظفر کے والد شاہ شاہ جہاں ہو گئے۔ شاہ عالم اپنی لڑائی جیت کر مرہٹوں کے ساتھ اور لکھنؤ اپنے بیٹے مرہٹوں کے گھر کو لے گیا۔ لکھنؤ کے قیام پر مرہٹوں نے شاہی کا حوالہ ظفر کو بنا دیا تھا۔ جب شاہ عالم مرہٹوں سے دلی لڑائی کر تخت پر بیٹھے تو ظفر دلی چھوڑ گئے۔ شاہ عالم کی وفات ۲۸ ستمبر ۱۸۵۷ء میں ہوئی۔ شاہ عالم ۱۸ نومبر ۱۸۵۷ء سے ۲۸ ستمبر ۱۸۵۷ء تک تاجدار ہند رہے۔ ظفر ۱۹ جمادی الثانی ۱۲۷۵ھ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو تخت نشین ہوئے۔ شاہی جامع مسجد کے امام میر احمد علی کے مدد پر تاج پوشی کا افتتاح کیا۔

عند بنامہ الجلیب پھلو دی شریفین ستمبر ۱۲۷۵ھ ۱۹ صفر ۱۲۷۵ھ

علیہ السلام حضرت جیسہ، بی چہرہ، بڑی بڑی دیکھیں، انکھوں کے نیچے لمبائی
 اجڑی ہوئی، ایسی گردن، تیل ستواں اور پکی ناک، بڑا دھڑکری ساری رنگت
 سر شاہ، چھدی داڑھی تھلا پیہت کم ٹھوڑی پر درادہ، ہین کڑی بونیں
 دل سید ہو گئے تھے چہرے پر خیرین نکاد میں کلاہ پہن۔

جب بہادر شاہ طغر تک نہیں ہوئے تو شاہی خزانہ ایک لاکھ دو ہزار روپے تھا، انکے
 علاوہ دربار پر گنت مملکت، بھرت، نازکی، کون، درکان، آگاہ، باغات، ضلع، دروں اور زون خاصہ
 و دیوانہ آدی تھی کل سوال کہ ماہ مار بھد لیکے بڑے تہنار سے دلا دھت کو دیا چھوٹا گیا۔ ۱۷۰۰
 شاہ طغر کے ایک نئی فادری رئیس میں سے کہ تھی جن سے شہزادہ جلالی بخت قتل ہوا تھا جس کی
 ولی چھوٹے کے لیے زینت عمل لے لیں کھلائے، اسی ولی چھوٹے کا فخر پران ہی چھوٹے رہا تھا کہ
 ولی چھوٹے دلا دھت کا ۱۷۰۱ء میں استکان، برگی، ان کے مرنے کے بعد فلام فخر الدین (شہزادہ
 فخر) ولی چھوٹے کا حقدار تھا۔ اپنے حق کی خاطر انہوں نے اگر شہزادوں کی انی شرط کو کرتے
 ولی چھوٹے و شاہ کے بیٹے صوبہ شہزادہ کہا جائے گا اور اسے والی تھو کے بجائے قلعہ شاہ کی
 حویلی میں رہنا ہوگا اور وہی نصف کا انتظام صوبہ بادشاہ کی اولاد کے لیے ہو کر رہے گا۔ مقررہ کو کے
 ولی چھوٹے بنا پسند کیا۔

مرزا فخر کی بیوی بیگم مرزا، اپنی بخش کی بجائے تھیں اور یہ نازیب کے سر تھے۔ محمدی
 بیگم کے وطن سے مرزا فخر شاہ جہاں تھے ۵ سال میں کہ فخر کا بیٹا گھر پر آیا اس سے دوا دار میوانی آسالاں
 قلعہ دہلی سے لے کر چل گئی اور تین سال تک انگریزوں سے چھپائے رکھا۔ یہ کسان کی قتل کاری
 ہے۔ مرزا فخر کی دختر خیراوی لڑ سہاں بہادر دھت و طغر کے صدر سالہ ۱۷۵۰ء میں حیات تھیں مرزا
 فخر کے ۱۷۵۰ء میں وفات پائی۔ مرزا حواں بخت کو بہادر شاہ فخر کی سلطنت سونپ دی گئی۔ مگر
 زینت محل و کیمیا حسن اللہ، اموا اپنی بخش کے انگریزوں سے مل جائے گی وجہ سے امید اللہ پر پانی
 پھر گیا۔ اس وقت جہاں بخت فخر نے بادشاہ کو اور چھوٹے کی زمین دی لیکن بادشاہ دھت و
 البتہ فخر کے منتقل ہو کر وہ قلعہ صاحب چلے گئے۔ وہاں سے مرزا اپنی بخش کے کہنے پر ہوا اور
 مقبرہ میں آ گئے۔ ۱۷۵۰ء کو کہ پیش قدمی اور انگریزوں کی سازش سے بادشاہ کو

باب ۱۲ شجرۃ نسب قائم خاں شہید مورث اعلیٰ قائم خانیان

۱۔ حضرت آدمؑ	۲۸۔ راجہ بھیکو
۲۔ شیثؑ	۲۹۔ راجہ محمد
۳۔ ابراہیمؑ	۳۰۔ راجہ کرن
۴۔ قیسان	۳۱۔ راجہ محمد ال
۵۔ مہاش	۳۲۔ راجہ کھنگ
۶۔ ہارودیاہ	۳۳۔ راجہ ام، دیا
۷۔ حضرت سادہؑ	۳۴۔ راجہ کھنڈ
۸۔ شتر علی	۳۵۔ راجہ اسرا
۹۔ ملک	۳۶۔ راجہ جیو
۱۰۔ حضرت نوحؑ	۳۷۔ راجہ جیو
۱۱۔ سام	۳۸۔ راجہ لکھ راج
۱۲۔ ام	۳۹۔ راجہ جیو
۱۳۔ موسیٰ	۴۰۔ راجہ کھنڈ
۱۴۔ نور	۴۱۔ راجہ جیو
۱۵۔ عاد	۴۲۔ راجہ جیو
۱۶۔ راجہ غدار (بجناہیت)	۴۳۔ راجہ جیو
۱۷۔ یثرب	۴۴۔ لانی چند
۱۸۔ ہمدان	۴۵۔ راجہ جیو
۱۹۔ مینسر	۴۶۔ گویاں
۲۰۔ سندھ	۴۷۔ جیو جیو
۲۱۔ کیناٹ	۴۸۔ جیو پال
۲۲۔ سندھ	۴۹۔ راجہ
۲۳۔ قیون	۵۰۔ راجہ
۲۴۔ چنگ	۵۱۔ جیو پال
۲۵۔ راجہ	۵۲۔ جیو راجہ
۲۶۔ راجہ	۵۳۔ گوند سنگھ
۲۷۔ راجہ دھندار	کوب قائم خانیان

نوٹ: یہ شجرہ ناموں کے ساتھ ہے۔ اس میں بہت سے نام درج ہوئے ہیں جن کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہے۔

تذکرہ نواب قائم خاں شہید

قطر احوال (۱۵۳۵ء)

نواب قائم خاں ریاست دوریدہ کے شہزادہ تھے یہ ریاست حصار فیروزہ اور
 راجپور کے قریب واقع تھی۔ ان کے والدہ کنولادینی ریاست جائل ناگور کی شہزادی تھیں۔ راجہ
 رائے رائے جائل کے چھوٹا بیٹا تھا جس سے تین مشروبہ اسلام ہوئے۔ جن کے نام ہیں
 نواب قائم خاں، دکنہ کریم بخش، زین الدین خاں اور علی خاں۔ ایک علی قائم خاں
 حصار فیروزہ کے ملازم میں نکاح کر لیا۔ اس کے بعد بادشاہ فیروز شاہ تغلق سے ملاقات ہوئی جو
 خود بھی بیرونکار کے لئے ملازم میں آیا۔ ملاقات ہوئی ملاقات میں شام نے کورسنگھ کی خداداد
 صلاحیت کو دیکھ لیا اور اس کے مرتبہ کے مطابق شاہی امراء میں شامل کر کے اپنا صاحب خاص بنایا
 دلائے کے بعد کورسنگھ اپنی امانت اور تجماعت سے عزت و منصب پاتے رہے۔ یہاں انہیں
 ملازمہ رکھ کر محبت نصیب ہوئی۔ ملازمہ نے صاحب کی تعلیمات اسلامی سے متاثر ہو کر قریب اسلام
 کیا۔ اس کے بعد بادشاہ فیروز شاہ تغلق غنڈہ کی مہم پر روانہ ہوا تو قائم خاں کو روٹی میں اپنا قائم
 مقام دیا۔ موقع فہستہ پاکر سڑوں میں روٹی کا حمار رو کر لیا۔ قائم خاں نے دلیارت مقابہ کیا۔
 غنڈہ کی کاٹ پر ملازمہ کی ایک درہم ملی۔ غنڈہ کو شکستہ فاش ہوئی۔ بر حواس ہو کر بھاگے
 لے انتہائی محبت قائم خاں کے ساتھ آیا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر خانی جہان خاں کا خطاب عطا کیا۔
 بادشاہ نے حصار فیروزہ نام کا ایک نیا صوبہ بنایا۔ شہزادہ ناگور کی اور قائم خاں کو اس نئے صوبہ کا
 صوبہ دار مقرر کیا۔ فیروز شاہ تغلق کے بعد سلطان ناصر الدین بادشاہ بنا۔ بادشاہ کے انتقال کے بعد
 آفتلہ کے لیڈر سرکش شہزادہ ہوا۔ امراء سلطنت نے قائم خاں کو تخت نشین کی دعوت دی جسے انہوں
 نے نہیں سنا۔ اس دوران سلطان محمود شاہ دہلی کا بادشاہ بنا لیکن مدبر بدہ ملو خاں ہی حکومت
 کرتا رہا۔ قائم خاں کو اپنا مد مقابل کچھ کر ایک لشکر برار لے کر قائم خاں کے مقابلہ پر آیا لیکن شکست کھا
 کر بھاگ کر ہوا۔ قائم خاں نے دہلی سے تعلق توڑ دیا اور خود مختار ہو کر اپنے صوبہ پر حکومت کرتے
 رہے۔ کچھ عرصے کے بعد امیر تیمور سے سفیر منگوا کر اس کی اور دہلی پر قبضہ کر لیا۔ امیر نے لاہور اور

خان کی حکومت میں پھر خاں کے حوالہ کیا اور خود محفوظ رہیں، بڑگی۔ ۳۲۵ء میں ملو خاں مارا گیا۔
 ملاوہ میں سلطان محمد شاہ نے لواب قائم خاں پر حملہ کیا تاکہ عساکر کو زیر کیا جائے لیکن جنگ میں
 ایک نہ چلی آخر کار بادشاہ لواب قائم خاں سے صلح کر لے پر مجبور ہوا صلح سے خفا ہو کر یہ پھر خاں نے
 معزالدین احوالی کی سرکردگی میں لواب قائم خاں کو ہر کر کے لے کے ایک لڑائی بھی، لیکن معزالدین احوالی
 لواب کے ساتھ دیر درجہ جنگ میں مارا گیا۔ بچے شمار مالوینیت لواب قائم خاں کے ہاتھ لڑا عساکر
 نے بھی مجبور ہو کر لواب سے صلح کر لی ۸۱۴ء حیدر علی کے درشاہ کا انتقال ہو۔ اور دولت خاں
 نور علی اور شاہ بنائے ملو خاں کی بادشاہی کا عہدہ تھا اس نے لواب قائم خاں سے عہدہ
 بجا لیا۔ دولتی لشکر دہلی کی طرف روانہ ہوتے۔ مگر میں راہنمائیوں سے جنگ ہوئی فیصلہ
 ہو کر راجہ آگے بڑھی اور دہلی کا محاصرہ کر لیا پھر ماہ کے محاصرہ کے بعد دولت خاں روٹی تھے
 ہتھیار ڈال دیئے۔ دہلی پر قبضہ ہوا لواب قائم خاں نے حضور خاں کو دہلی کے تخت پر بٹھا دیا
 وہ لڑنے والا دل شہساز ہو کر تخت نشین ہوا، حضور خاں لواب قائم خاں کی طاقت اور صلاحیت
 سے مرعوب تھا اور انہیں اپنا حریف سمجھتا تھا اس لئے اس نے انہیں اپنے محل میں بلا کر دھوکہ
 دے مراد آیا اور دلش دریا کے کنارے میں بہا دی۔ کہتے ہیں کہ لواب قائم خاں کی تنگی خاطر و دریا کے
 اہر نظر آتی تھی جسے وہ آخر وقت تک اپنے ہاتھ میں تھا۔ درمیان کچھ یہ بات بہر حال اس
 خاطر وہ کی حرکت و شجاعت کی علامت ہے۔ یہ واقعہ ۸ جمادی الاول ۸۱۲ء کو وقوع پزیر ہوا۔
 لواب قائم خاں کی سات بیویاں تھیں اور چھ فرزند لولد ہوئے (۱) محمد خاں (۲) تاج خاں (۳)
 ملک خاں (۴) مری خاں (۵) اختیار خاں (۶) احمد خاں۔ اس خاندان میں درج ذیل مشہور
 خاندان گذرے۔ (۱) فتح خاں (۲) حلال خاں (۳) دولت خاں (۴) بدین خاں (۵) تاج خاں
 (۶) الفت خاں (۷) ہرودار خاں (۸) دیلاو خاں (۹) رشید خاں (۱۰) لواب ہرودار خاں (۱۱) اور (۱۲)
 فرابکا سیاب خاں موجودہ دہلی میں اس خاندان کے چند مشہور قبائلی و کرمستیاں ہیں جن سے
 راجہ کی بدستار ملتا تھا۔

مگر میری

امام الدین صاحب مکرملو کے مشتاق ملو خاں بقصود ملو خاں و اس جیسے ملو۔ اللہ داد خاں ایڈیٹر

سینہ خضر خاں بادشاہ دہلی اور نواب قائم خاں

حکمران سرور دارمآن نے سلطان فیروز شاہ دہلی کے عہد میں سید علی الدین جہانیاں
 جہاں گشت نامی دولت کی حکمران کے ماتحت عازم سید جہاں آسمانہ یا تہدیں جہر حضرت کا اقد
 و علائے گئے۔ حضرت جہاں گشت نے دیا کر میں، ملاوچی سے خدمت کیسے لے سکتا ہوں یہ گناہ ہے۔ ملک
 مردان کے اعتقاد کے بعد اس کے بیٹے ملک شیخ کو غلات کی سربہ دامی پیش کی گئی، لیکن اس کے سربے
 کے بعد سلطان فیروز شاہ دہلی نے قتل و قہم دہشت کے سبب سید خضر خاں کو غلات کا سربہ دار یا جہا
 امیر حمید ملک عازم بہار و قندھار میں لپٹے نام کا سکھانٹا گیا۔ امیر حمید کی واپس کے بعد سید خضر
 خاں دہلی کا بارشہ بنا۔ وہ ایک دل دارشہ تھا اور مسند خیرات بہت کرتا تھا اس میں شانِ سلطنت
 موجود تھی لیکن اس نے اپنے شاہرہ اور قائم خاں جس کی مدد سے وہ دہلی کے تخت پر بیٹھا تھا دہلی ہذا کے
 محل میں دھرم کے شہ پر کر دیا اس لیے کہ وہ لوبہ قائم خاں کو اپنا حریف اور دہلی کے تخت کا دھرم دار
 سمجھتا تھا اس کا یہ فعل اس کے کہ اس کے منافی ہے۔ جو اس کی تمام غریبوں کو زائل کرتا ہے۔ لوبہ قائم
 خاں کا اصل نام کنڈر سنگھ تھا وہ پرتھوی راج کی لیس کے چرانہ پر چھتھے مشرف بہ اسلام ہوئے
 کے بعد اسلامی نام فرم علی و قائم خاں ہوا انہیں کی اور قائم خاں کہلاتی ہے۔ مشرف کے علاوہ میر پر
 خاص کے اطراف میں قائم خاں کی بیڑ تعداد موجود ہے۔ ہر لوگ شہر جہاں لوانہ تربیف لکھنؤ جہاں اور
 بہار و بہتہ حمید اس خاندان میں کثرت سے راجہ تانہ میں نامی قریب میں قورنگان گورے ہیں۔ یہ خانوادہ
 مدہل حضرت لورنگ کے بیٹے نام کو کہلاوے حضرت مہام کی اولاد میں امجد کے کام مہموت جہاں ہیں
 اس لیے اسلام کو ساری مذہب کہتے ہیں۔

۱۳۴۲ھ میں سید خضر خاں مرگے ماسک کے بعد اس کا بیٹا سید بہارک ابو الفتح مغلانی کے نام
 سے بادشاہ بنا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سید محمد شہنشاہ بن علی کا بیٹا سید علی الدین

تخت نہیں ہوا۔ جو آرام طلب اور بے عقل تھا۔ وہ تختِ شاہی پہنچا ہوا بھی ہے حوالے کر کے بلایا
چکا گیا۔ اس طرح ۹۳ سال سیدوں نے دہلی پر حکومت کی بعد ازاں سہفت اثنان نوید کے قبضہ
میں چلی گئی۔ غرض اس بات پر اس سے کسی تعلق نہ تھا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ
خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

إِنشَاءً كَافِرًا الَّذِي عَلَّمَ الْقُرْآنَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



باب ۲۹ مشاییر عالم

شجره نخت نصر شجره مسکرا عظم شجره رستم و سهراب مطابق شجره منده شجره رستم بطابق

در اسماء الانساب

سود لدا ؟	جصرت حسن	صلت روح	صلت روح
سام	صیری	سام	سام
ایم	منظر	رم	ارغند
حوی	الاسفر	حرم	کیمرش
سهاب	دعی	علیق	سیاک
کوش	لویلی	علوان	پرتنگ
سهاب	لوط	حام	دوینده حرم
یودان	مدین	فرمان	جمنده
نخت نصر	شرجه	سام	شید شهب
	لویته	دو	شاه شهب
	یادوت	رستم	فرمان
	پزان	سهراب	سام
	پطر		زلی
	دعی		رستم
	میلر		سهراب
	پندوی		
	قطر		
	نیفتوس		
	سکندر اعظم		

پٹھان یا فغان

نسل طاہوت حضرت طاہوت افغان قوم کے محدث اعلیٰ تھے جس کا تعلق قطعی نسل سے تھا۔ جو فرعون کے نسل ہے کہ بعد ازاں اسرائیل کے نسب پالے کے بعد تباہ ہوئے۔

(تاریخ فرشتہ از محمد قاسم ہمدانی شاہ فرشتہ صفحہ ۱۷۱)

بعد ازاں سامان کو کریم خان کے پاس مدد کے لئے روانہ کیا، اور وہ گئے۔ انھیں روایت کے مطابق یہ قوم جانورن عبد اللہ کی اولاد ہے جو خالد بن ولید کی اولاد تھے۔ لیکن زیادہ مستند یہ ہے کہ افغان طاہوت کی اولاد ہیں جو حضرت یعقوب (اسرائیل) کے بیٹے حضرت یوسف کے حقیقی بھائی یسایا بن کی اولاد میں تھے۔ طاہوت بنی اسرائیل کے ملک کا حکمران تھا، وہ جارت رئیس علاقہ تھے۔ یہی اس کی طرح کر شکست دی تھی۔ اس لیے کہ حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد قوم بنی اسرائیل مصر و فلسطین میں قوم حالت کے ناقص تباہ و برباد ہوئی تھی۔ طاہوت ہماری لشکر کے حالات پر حملہ آور ہوا تھا۔ اور کفار کو میرزا کر شکست دی۔ چنانچہ جارت حضرت داؤد کے ناقص و را گیا۔ جانور کے بعد طاہوت بنی اسرائیل ان کا بار شاہ ہوا جنگ میں سعادت کے سبب طاہوت نے اپنی بیٹی حضرت داؤد سے بیاہ دی۔

افغان کی وجہ تسمیہ طاہوت کے دو بیٹے تھے، ۱۱، ابراہیم، ۱۲، رضا۔ ابراہیم کے بیٹے کا نام افغان تھا۔ جو یہ بیان دے چکے کہ سردار متوہر ہوا تھا۔ جبکہ بریائے کافران کا مدیر تھا۔ طبری کے مطابق ابراہیم بنی اسرائیل میں غور کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت داؤد کے فرکان میں آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب یہ قوم نے ملک ختم پر قبضہ کیا تو ابراہیم کو لے کر ابراہیم بنی اسرائیل تھے۔ ابراہیم (عزرائیل) نے حضرت موسیٰ کو مدد کے

انبار ہمدانی جلد اول از محدث حکیم محمد علی صاحب دہلوی رشتہ ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴

شاہجہاں ہی مہر الدین الہگ پشور ہوئی ایک صبح قلعہ کے مطابق حصار کا شور مچا کر نکلی اور دھوا اور
دوسری رات کے مطابق وہ امام زین العابدینؑ کی اولاد میں تھا۔

(انہار السنہ ذی قعدہ اولیٰ صفر ۳۶۰ھ بمطابق ۱۶۴۱ء)

حزق اولاد میں یہ عجیلے پشور ہوئے۔

۱۱۔ مہر الدین ۱۲۔ مہر الدین ۱۳۔ مہر الدین ۱۴۔ ہرک۔ ہرک فلولی میں سے ہیں سپاہی اہل
اور مشہور ہرک کی شاخیں ہیں۔ بادشاہ شیر شاہ سیدی ہاشمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے فلولی کی حکومت
کابل، قندھار کے دیہات ہے۔ ہرکوں کے پہنے کی جگہ شہر مکہ ہے۔ شیر و یوں کی حکومت اہلانی
میں مشتمل ہے۔

مغر غنیمت کی اولاد | فرزند کا اصل نام جنیل تھا جو کبیلہ کے سبب حرکت کر کے پشور ہوا۔

(مہر الدین ۱۵۔ صفر ۳۶۰ھ)

ان کی اولاد میں درج ذیل قبائل ہیں۔ ۱۱۔ ہرک ۱۲۔ ہرک ۱۳۔ ہرک ۱۴۔ ہرک ۱۵۔ ہرک

افغان کے قبیل | امیر الدین کو نکار کے سلطان ایک میدان دارہ ملا میں کی پرورش کی جو ان پہلے
پہلے ہی قوم میں شاہی کدی اس کی اولاد کو لائی گئی تھی چنانچہ دلائی، آفریدی، خشک اور ملک پری
دیو کو لائی کی اولاد ہیں۔ اسی وجہ سے کہ وہی خود کو سامات کہتے ہیں۔ انہیں دھوئیں میں صواب کے
بائندہ صوابی میں جو اصل میں آئندہ ہیں۔ فرولی کا دادا دھنی تھا۔ جو کہ قلم کا تھا۔ لیکن فرولی کے
نام سے پشور ہوا۔ انہی دھوئیں میں کچھ سید بھی ہیں۔ روایت ہے کہ سید کوڑے جعفری قبائل میں کا کہ
شیرال کوڑے لائی سے ایک کچھ بیٹا کر لیا اس طرح کا کوڑے سے مزار، کوڑے والے سے دھانی
اور شیرانی والے سے استرانی پیدا ہوئے۔

(مہر الدین ۱۶۔ صفر ۳۶۰ھ)

جگش اور کاغزی | جگش حاصل ایک پہاڑ کا نام ہے جس کا دار پہلے والے کو مال
جگش کہتے ہیں اور دھانی میں رہنے والے کو پانی جگش کہتے ہیں۔

دھانی کہ کہ کوڑے کہتے ہیں کاغزی کی روایت کے مطابق شیخ نصرت دھانی اے اہل پٹی ہوں کا
نکاح شاہجہاں خدی سے کیا۔ یہی شرف کے نام سے بھی مشہور تھی۔ شیخ حسین کے بیٹے سروانی
کاغز کی پٹی کا شتی تھا اس لیے اسی کی اولاد کاغزی کہلائی۔ حافظہ رحمت خاں نے سروانی کو
شرف کا بیٹا کہا ہے شاہجہاں کی اولاد کو متینہ کہتے ہیں۔

شجرہ نسب شاہ حسین

شاہ حسین بن محمد بن جمال الدین حسن بن سلطان بہرام دادا سلطان بہرام الدین
خود بخارا سلطان بہرام شاہ کی اولاد میں تھا جو فریدیوں کے راجہ میں جڑ پکڑ گئے تھے۔

پروفیسر عبدالرؤف کا تبصرہ | سرحد کے اکبر وانشور پٹانوں کو سامی السمل یا غار سمل
کہتے ہیں لیکن بعض لوگ بعض سیاسی وابستگی کی بنا پر انہیں اکبر کہتے ہیں اس لیے کہ پشتو زبان آریائی

زبانوں میں سے ایک ہے حالانکہ پٹانوں کی تہذیب و تمدن و شکل و شبہات تاریخی و ثقافت
بنی اسرائیل سے زیادہ مناسب ہے حالانکہ اپنی کتاب سائنس آف ریلیجن میں رقم طراز ہے کہ
جسودیہ کا کہنا ہے کہ وہ مسیحی نام میں باختر (بلخ) اور ہرات کے علاقوں میں سکونت پذیر
تھے۔ بعد میں بعض وجوہ کی بنا پر انہوں نے یہاں سے نقل مکانی کی لیکن اسی سال عیسوی پھر بھی رہ گئے
وہ اصل بھی پٹانوں کے آباء و اجداد تھے بلکہ تاریخ مرثیہ انہیں مسوی علی السمل بتاتی ہے جو حضرت علیؓ
پر ایران زلزلے کے سبب ہجرت سے قبل کہ کوہی اور کرم علیان میں آکر کبوتر ہو گئے اور سلطان بہرام الدین
کہلائے تاروکی حنائی سے پوچھا ہے کہ سندھ پر محمد بن قاسم کے حملہ کے وقت پٹان مسلمان ہو چکے
تھے۔ یہ سن ۶۹۲ء میں کوہستانی علاقہ سے بھی کر کوہان اور پشاور کو تاراج کرتے ہوئے لاہور پہنچے

فاطمہ جو کہ ہندوستان میں شمال دروں کے راستے سے مسلمان ہوئی آمد و رفت
حضرت عثمان غنیؓ کے راستے میں شروع ہو چکی تھی۔ جبکہ مسلم حجاج نے اسیر سادات
کے زبانی میں شکی کے راستے سے آکر وہ سرحد کا علاقہ محمد بن قاسم کے حملہ سے
بہت پہلے فتح کیا تھا۔

خود پٹانوں کی اکثریت اپنے شاہ کو قیس عبدالرشید کی اولاد بتاتے ہیں جو کہ
نسبی سلسلہ اصفان بن ارمیا سے چریشوئی اہمیت میں ملتا ہے

خوشحال شاہ نے علیہ محمد میں اپنی امیری کے دوران ایک کتاب
نوستراہ تصنیف کی تھی جس میں وہ رقم طراز ہیں کہ میں نے اس مسئلے میں
بہت تحقیق و جستجو کی ہے۔ بہت سی تاریکیاں ہیں اور سب اسے دیکھے ہیں۔ بعض
میں پٹانوں کو یافث کی اولاد کہا گیا ہے۔ بعض نے آریائی کہا ہے۔ اور
بعض نے انہیں حضرت یعقوبؑ کے بیٹے جو کہ سمل سے بتایا ہے بلکہ بعض نے

کی نہیں کہ تو بھی لکھ رہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ چٹان میں جہل حضرت
 ابراہیم کے بھائی کا نام ہے اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔
 نوٹ: شجرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ چٹان حضرت ابراہیم کے پر پوتے حضرت
 یسعت کے بھائی بنیامین کی اولاد ہیں۔ جو خود بھی حضرت ابراہیم کے پر پوتے
 تھے اس لیے لفظ حضرت ابراہیم کا مجھ پر مسخر نہ ہو بلکہ ماما چلو جیہ
 ہمارے مسئلہ کا ازالہ کر سکے۔

(مخلص)



وَتَعَاوَنُوا بِالْبِرِّ وَالْتَّقْوَىٰ

نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (القرآن)



شجرۂ افتخاری پٹھان

حضرت ابراہیم پیشہ ۲۰ شمسب (منقذ)

(۱۷) حضرت آقن

(۴۳) حضرت یعقوب داسرائیل

(۱۴) بنیامین

محرم الحرام ۱۴۴۰ھ

(۱۴) ایچس

6-1 (10)

۱۹۹۷ء تک

معارف

۴۸۰ ایل

٤٩

(۳) طالبات

(۳) اروپا (عربی) بریا دھرم دھرم

مجلس

المحرف

وزیر معصوم سلیمان

۲۵۰

سالہ لکھریاں

(مرتباً علیٰ احوال)

پروفیسر کی پست میں خیس عبدالرشید پیرا ہوئے (مستوفی) ۱۶۶

محررات

244

٤

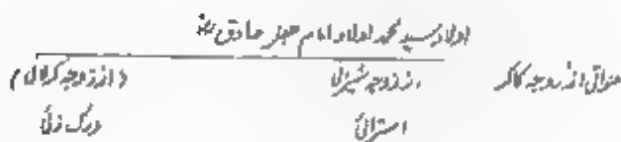
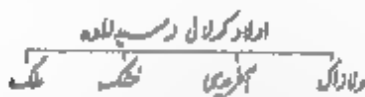
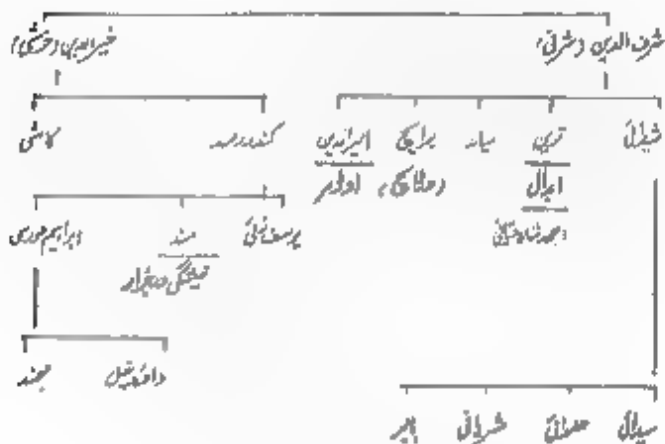
۱۰۰

05

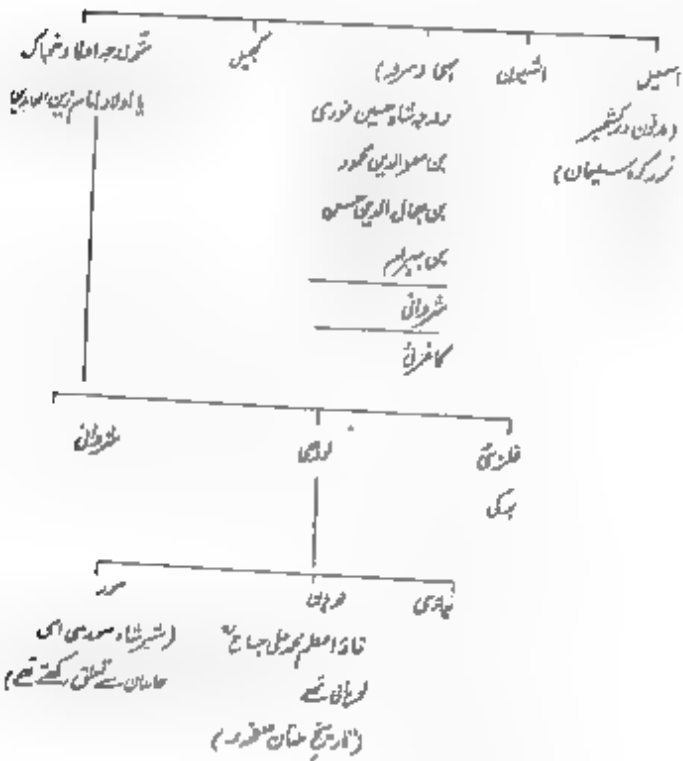
(44)

(بیاضالانساب صفحہ ۵۰، ۵۳)

اولادِ سرین



اولاد طین (شیخ بیست)



اولادِ مرغشت

ماہر
تختی
دوسری

(شجرہ شہناک)

سہولتِ نوح

سام

ایم

جادر

مرواس

شہناک

جمال الدین حسن

میرزا الدین محمود

شاہ حسین خوری

روح

پس (مرد) بہت

پس رشید حسینی

پہلوان

پہلوان

سلطان خجایہ الدین خوری

(پہلوان فریدک کے چہرہ)

خوری حکومت اختیار کی تھی



اقتباس از تاریخ افغانان

شیر محمد خان گنڈاپور مصنف تاریخ افغانان نے اپنا کتاب میں نویسے چٹان تبدیل کے نام
گزارتے ہیں جو صحیح النسب سید ہیں مگر چٹانوں کے نام سے پکارے جاتے ہیں :-
۱) بنیاد (۲) مشوان (۳) ستور یا قی (۴) اسینی (۵) وندگ (۶) غونڈی (۷) سیدھی
۸) عز شین (۹) کوٹی۔

نوں شہر کہ بستی شہان کے بشو صحیح النسب سید ہیں جو شیخ کہلاتے ہیں۔
مصنف میاں لالہ بگلستان دھرم میں رقم طراز ہیں :-
”سادات افغانان لائیک احمدی، جادوی شہزی می شہرہ بابا ایس بن امام بوزی کاظم“

تاریخ افغانستان ص ۱۲۱

دیکھ سادات و دہستہ محمد خیل از ملا محمد علی ملا

دیکھ سادات و دہستہ محمد خیل ص ۱۲۱

اقتباس از تاریخ افغانستان

اگر آج کل افغانستان کے کہہ سارے اہل اند مشرقی ممالک کی طرف نظر ڈٹائی جائے تو ان قبائل کے مابین ایک و بیک قوم پشتون، پختون، پٹن ہے جن کی تعداد ڈیڑھ کروڑ سے تجاوز ہے۔ افغان کی چونیتی سیر پشت میں تیس لاکھ ہوتے ہیں کا اسلامی نام عبدالرشید رکھا گیا جو ۱۳۳۵ میں فوت ہوئے تھے۔ ان کے تین مرند تھے۔

۱) غرغشت (۲) بیتی (۳) سروہن

یہ لوگ کہ میلمان کے اطراف میں سکونت رکھتے تھے۔ تیس عبدالرشید ہر وقت اپنی اولاد کے لیے طلب شیر کرتے تھے اولاد و مباحات میں مصروف رہتے تھے آخر کار اللہ نے ان کی اولاد کو لٹا۔ اللہ کا بڑا بیٹا غرغشت اقبال بن گیا۔ اس نے موہاچی میں نام پیدا کیا وہ صاحب زبان تھا اور بیان پر قدرت رکھتا تھا۔ علم و دین سے بالا تھا۔ آج ان کی اولاد میں اکثر سردار و ملائکہ ہیں جو بدعادت پر نالو تھے۔ جو خاص طور پر لاکر کہلاتے ہیں۔ جن کا مسکن حادی طلبہ و شین ہے جو میں پشاور شہر و لشکر اور صاحب دلا گورے ہیں۔

دوسرا فرزند تیس جہا شہزادہ شجاع تھا۔ ان کی اولاد فلعی یا فلعی کہلاتی ہے۔ جس کا منصب پشگوری ہے۔ ان میں پشے بڑے جنگجو سپہ سالار اور حکمران گز رہے ہیں۔

تیسرا فرزند سلوی، حسین سادہ کا بیٹا تھا۔ فاضل، حکم سادہ حضرت خالد بن ولید کی بیٹی تھیں اور عیس عبدالرشید کی زوجہ اس لیے تیسرے بیٹے اور کے نام پر سروہن کہلاتے۔ سروہن کی اولاد میں حکمران گورے ہیں مثلاً قبا، باطل و مغان، اند و قلی و جرو جو ذاتہ تدریس سے بے لاد اسلام افغانستان کے حکمران رہے ہیں۔ گویا عبدالرشید کا اولاد قین و قین میں منقسم ہو گئی۔

۱) غرغشت (دعائی، ۲) بیتی (جنگجو، ۳) سروہن (حکمران)

قدیم افغانستان

بظہر میں نے عراقیہ کے نقشے میں افغانستان کی ایرانی سرحد عراق میں کاسا قندہ مار کو آریانہ کا نام دیا تھا جس کے سبب لوگ غنائوں کو بھی آریاں سمجھنے لگی تھیں یہ صحیح نہیں ہے یہودیوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے ساکسی کی بھی حضرت ابراہیمؑ سے سبب نسبت پر نہایت ہی نہیں کر سکتے وہ صرف وہی لوگوں کو اولاد ابراہیمؑ سمجھنے پر جرح و جرح اور اذیت و ستم کے واسطے یہودیہ اللہ سے روپوش آئے تھے یہ یہودی کہہ کر وہاں کی اولاد نہ بنی عرب کی بھی حضرت ابراہیمؑ کے فرزند حضرت اسماعیلؑ کی اولاد بننے کے پیر تبار ہیں اور یہ یہودی اس بات پر سبب کا اتفاق ہے کہ وہی حضرت یعقوبؑ کے چھوٹے بیٹے بن باہن کی اولاد میں سے ہیں جن کا قبیلہ فلسطین سے بنی اسرائیل کی قیسری جد وطن کے وقت بنی سے چھوٹ کر کہیں لاہور پر گیا تھا اور یہی مشرق کی عرب بن گیا تھا۔ اس روایت کی تائید بنی اسرائیل کے اسرار سے بھی ہوتی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمارا ایک قبیلہ بیت کے دو حصہ کے میں راستہ بھول کر مشرق کی چوگئی تھا جو پھر کبھی نہ مل سکا۔

انسان پہ سلسلہ کہہ کر کہ وہ ملیوں کہتے ہیں اندر چٹا کر سخت مکواہ ہیں ان کے نام ہے اوسم
کرنے ہیں اس کے لیے بعض لوگ اپنے آپ کو سیٹوان بھی کہتے ہیں۔ ۳۰۰ قریب میں بڑے پاریانی بادشاہ کھنڈ
لے قبضہ کر دیا اور یہیں سے اس کے دو بیٹے کابل اور پھر ہنگ طرف تاجدار لیٹا کر دی۔ ۳۰۰ قریب میں
سکندر اعظم ہرات، قندھار، غرناڈہ کابل، پرتا، ہر ہندوستان میں داخل ہوا تھا۔ اس کی وفات کے بعد
مفتوحہ علاقے اس کے سرمدوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ پاکستان کے شمالی علاقہ صوبہ کے ساتھ کشتاف
کے ٹوٹے علاقے پرتغز، بادشہ و سولہ تک پراچین کی حکومت قائم رہی۔ پہلی صدی قبل مسیح میں یونین
یہ ملک کے ساتھ قبضہ کر اس میں کنگ بڑا اور دھوکا لگا دیا ہے۔ اس کے بعد سفید ہون کا
پرتغز صدی کے اواخر میں یہ قبضہ ایران کے سامان اور شاہ پرتغز کا۔ وادی کابل میں انگریزوں کی
پوری سے ساتویں صدی میں ایک مقامی سرمدوں کی تاج حکومتیں رہیں بعد ازاں انسانی کے آن

شیر شاہ سوری

شیر شاہ کا اصل نام فرید خان تھا۔ جسی سرد کا بیٹا تھا۔ بچپن میں اس نے جو چند کے ملار کے تعلیم حاصل کی اور گنتی، ہرستان، سکنی نکر، کافیہ، جہلی و حواشی اور دیگر علمی کتابوں کے سابق میں ختم کئے۔ نظم و نثر اور تائید میں وہ کافی دستاوردار تھا۔ بڑے ہر سقہ پر باپ نے جاگیر کا انتظام سونپا جس کا اس نے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا لیکن وہیں حسن سولہ کے جاگیر کا انتظام اپنے لڑکے ہارے سلیمان لودا احمد کو دے دیا تو فرید خان حاکم ہارے سلطان محمد کی ملازمت اختیار کی۔ ملازمت کے دوران اس نے تلوار سے ایک شیر کو ہلاک کیا۔ جس پر سلطان محمد نے اسے شیر خان کا خطاب دیا۔

محمد ہامری کے مطالبات ایک دفعہ شیر خان بابر کی شاہی دعوت میں شریک تھا اس موقع پر بابر نے شیر خان کا امداد اس کی شرمی ہوئی خود اعتمادی کو دیکھ کر اسے اپنی حکومت کے لیے خط لکھا۔ سبھی اور وزیر کو حکم دیا کہ شیر خان کو گزند نہ کریا جلتے لیکن شیر خان نے گرفتاری کے خطرے کوئی تصور نہ کیا۔ بھانپ کر کہ گھر سے پر سوار ہو کر نکل گیا۔

آخر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ وہ ہمایوں کو شکست دے کر شیر شاہ سوری کے نام سے دہلی کے تخت پر جلوہ افروز ہو۔ وہ ایک سپاہی سے شہنشاہ بنا اور پانچ سال تک بلا شرکت غیر سے ہندوستان کے طبع و عرف پر حکومت کرتا رہا۔ وہ مدد داری و سخاوت احمد بیدل میں بہت مشہور تھا۔ اس نے اپنے دربار میں عوام کی تعداد دیکھ کر کہ اس کے لیے ۱۵۱۲ میں بہت خالی تھا لہذا وہ بڑے کامیاب کاروبار بنایا تھا۔

کاروبار سے نمایاں | شیر شاہ سوری نے ممال سے پندرہ تک ایک ہزار تک بڑی بڑی تجارتی گزیریں ایک مدد کو لاتی ہے۔ حضرت بابر الدین نے کیا لکھی کہ شاہ دکن عالم اور شاہ یوسف گریزی کے مزارات پر بڑی خوبصورت مسجدیں تعمیر کیں۔ اس کے بیٹے اسلام شاہ نے شہر یوسف گریزی کے مزار کو دوا دار بنایا۔

شیر شاہ کے معمرات | شیر شاہ کا مومن تھا کہ ہر روز پچھلے مات کو بیدار ہوتا۔ آج تک ماز سے فارغ ہو کر

امور سلطنت میں مصروف رہا، حتیٰ کہ مصر کی نادر کا وقت پہنچا، فجر کی نماز وہ بالعموم اپنے اسرائیلی
دربار کی معیت میں باجماعت ادا کرتا پھر مختلف شعبوں کے افسران سے دن بھر کے تمام معاملات سے آگاہی
موصول کرتا۔ چار گھنٹے تک وہ مختلف علاقوں سے آنے والی رپورٹیں سنتا پھر اپنے احکامات جاری کرتا۔
خود ہمارے فریق کا معائنہ کرتا۔ بھرپور کی سوداگری کرتا۔ کھانا کھاتے سکھوں اور دیوانہ مند کر کے امور سلطنت
میں الجھام دیتا۔ ظہر کی نماز ادا کر کے تھوڑی دیر آرام کرتا مگر امور سلطنت کے سلسلے میں باہم کام نہ ہوتا
نوروز شام تک تلاوت قرآن پاک میں مصروف رہتا۔

کار بار تھے فلاح و بہبود اس نے نامدار اور بے شمار لوگوں کے لیے خیراتی اور مدداری ادارے قائم
کر رکھے تھے۔ یہ اپنے سرائشی دروازہ کے دروازے شاہی نگارستان میں سے ہزار ہا مستحقین کو چار سو روپے
اور سافروں کو کھانا میسر تھا۔ اس نے عمارتوں اور آثار مساجد کے لیے وظائف مقرر کیے
تھے۔ انصاف اس کا وہب سے بڑا فریضہ تھا۔

وہ موقع مشناسی، درماتدیشی، معاملہ خوار اور ذہانت میں علامہ الدین علی ریابراد چلنے

کا بہتر تھا۔

انتہاس از تذکرۃ القریش والافغان

حضرت نوحؑ کے تین بیٹے رعمہ، یافث، سام، ۲۱، ۲۲، ۲۳، یافث، عام کے چوتھے تھے ہمداد سندھ وغیرہ۔

سندھ نے قن اور شمش اپنے بیٹوں کے نام پر بنادیکہ تیسرا بیٹا موش اور چہاں فرنگ تھا۔ پانچویں بیٹے کا نام ہرر تھا اور چھٹا بیٹا یافث تھا۔

سام کے ۹۹ فرزند تھے

ارشد اور شمش کے کوفہ، بصرہ، ارم، قند، ولور اور قحطان وغیرہ۔

حضرت ہمد، حضرت صالحؑ اور حضرت ابراہیمؑ ارشد کی اولاد میں سے تھے۔ دوسرے بیٹا کیدر ش تھا جو شہنشاہ ملک کے محل میں تھے۔ کیدر ش کے چھ فرزند تھے : سیامک، غفار بن حرق، طہ، دفغان اور شام وغیرہ۔

یافث شہان اور شرق کی طرف روانہ ہوا۔ ان کے بیٹے کا نام ارشد تھا۔ تمام مشرق، ایک چغتائی، ایرانی اور مدی ارشد ہی کی اولاد ہیں۔ یافث کے دوسرے بیٹے کا نام مہین تھا جو مہینا قوم کا مورث اعلیٰ تھا۔ یہ مٹ کے تیسرے بیٹے کا نام اد میں تھا جس کی نسل سے تاجیک، بلور اور انقلاب ہیں۔

قیس بن عبدالمطلب سے سامہ بنف شاعر بن علیہ کا نکاح ہوا جس سے قیس بیٹے تلمہ ہوئے اور وہ مرز شہ کے پان کے مہین تھے؛

یہ لوگ قول پند ہیں آدھوئے اسی سبب سے اہل ہندوان کو چٹھان کہنے لگے (دستا)
شہنشاہ بن مدین حضرت علیؑ کے دور میں مسلمان ہوئے ان کی اولاد شہنشاہی کو مانی جو بعد میں ہندو
سورج چٹھان کہلاتے۔ یوسف مٹی، ترکم مٹی، بنیں مٹی اور مسین مٹی چٹھانوں کی شاخیں ہیں۔
(صفر مستط)

القریش والافغان

قریش مسلمان سلطان ہو، پہنچا کہ امداد کے لئے اس کے طرف میں کثیر قتل میں بہا دہیں یہ لوگ
نہایت فریبی حسب حسب ہیں۔ ان میں شہادت بہا دہی دہی، بیاضی لہجہاں فرازی پانی جلتی
ہے بکری کے پیوں کی وجہ سے بتاؤ ہے کہ۔ لوگ ہندوستان کے زمرہ ہائے سے ہیں، ان کے
آباد اہل و عرب سے آئے تھے۔ مسلمانوں کے ہندو ہونے کا مانہ لکھتے ہوئے قریش سے قطع ہے کہ
عرب و عجم کے کہ لوگ باہر آسم کے قدم گاہ کی نیابت کے لیے لکھی ہیں سہ ہر کہ مسلمانوں کی طرف
معانہ ہوئے اتفاق کے کئی طمان میں چھن کر ماہ ارب پچ گئی امداد یہ لوگ شہر کا کٹ پیچ گئے۔
وہ ان کا راجہ سامری ان کے کہ بہب اسلام سے واقف ہوا امداد توں باتوں میں حسب شق القریش کا
واقعہ سنایا گیا تو راجہ نے اس تاریخ کا مدنا پر نظر لایا میں سے شق القریش کی تصدیق ہوتی تھی یہ دیکھ کر
راجہ سامری مسلمان ہو گیا۔

سلطان یہ اصلاً آباد میں یہ افغان شہاب الدین محمد کی فریق کے ساتھ آئے اور مشورہ
ملاقات میں آباد ہو گئے۔ ان آباد میں شہر ہے کہ چھاسی سوار شاہراہ چاند سے آئے تھے۔ درجہ ایسی
گاہوں کی بنیاد پڑی تھی۔ سلطان پر سے یہ لوگ کئی شامیں میں آئے تھے جو پرتاب گڑھ میں
آباد ہو گئے جن کے تعلقات سلطان پر سے اب بھی باقی ہیں پرتاب گڑھ کی جینا سربہ جو قریش
قبائل، دہلیہ وہ ان کے طرف سے آئے تھے امدان کے تعلقات آج بھی ان کے آباد سے ہیں۔ سلطان
خیاث الدین بلبن کے عہد میں افغان و قریش پہنچا گئے۔ ان کے تھے بر شاہی راج میں مدد سے کہتے
تھے۔ یہ ہیں ان کی پھرل جھٹ جاگیر کو امداد میں قائم ہیں۔ سندھی، ہراتی، اعرانی، ملکان، ترک امداد
جنگ جہوہ و جہوہ و جہوہ کا تعلق انہیں افغان و قریش سے ہے۔

قائد مراد ترک سوانہ غلامی دیش سے ہیں، ان کے تعلقات ان کے اصل افغان شہان
حضرت غلام بن ولید کی دفتر حضرت ساج کی اولاد میں ایک نسبت سے ان کے تھے کہ شہا لودنے
اپنے آپ کو قریشی کہوا تاہند کیا اس لیے کہ ان کے نام حضرت غلام بن ولید قریشی حسب ہے۔

روہیل کھنڈ اور روہیلہ افغان (شجرہ نسب نامہ)

عبد بیک کھنڈ روہیلہ کے بڑے بھائی پاپیہ بھیت، سرائے آباد، سبھل دوم پورہ بدایین، خیمپ، آباد، شاہ
جہان پور، پشاور۔ انھوں نے ۱۷۰۱ء میں روہیلہ افغانوں نے اس علاقہ کو فتح کیا جس سے
یہ علاقہ بیک کھنڈ کہا جانے لگا۔

مختصر تاریخ درویشوں کے مطابق اس قبیلہ کے کچھ بزرگ محمد غزالیوں کے بھائیوں میں داد
پرست واپسی میں افغانی علاقہ ترمذہ کو کرکوت کے لیے پسند کیا اور مشتاق آباد ہو گئے اسی لیے سرسبز
افغان کہلائے۔ ساتویں صدی عیسوی کے نصف اول میں اس قبیلہ کے سردار علی قیس بن آدم
مذہب اسرائیلیت کو ترک کر کے مشرف بہ اسلام ہوئے اور قیس عبدالرشید کہلائے جس کی اولاد
علیہ وسلم کے شوق دیار میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے مگر حضرت محمد علیؐ نے ان کا ۶۲۲ء میں وصال
ہو چکا تھا۔ قیس عبدالرشید چند سال مدینہ منورہ میں مقیم رہے جہاں ان کی شادی حضرت خالد بن
ولیدؓ کی صاحبزادی حضرت سارہ سے ہوئی قیس عبدالرشید اپنے وطن افغانستان واپس آ گئے یہیں
۱۲۰۰ھ مطابق ۱۷۸۱ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

حضرت سارہ کے وطن سے ان کے ۱۱ تین فرزند متولد ہوئے۔

(۱) سترو بن (۲) طرور فرشت (۳) اودیتین

عبد بیک کھنڈ کے آٹھ تین نامور بزرگوں کا قطار سمت خاں سترو بن کی اولاد میں تھے۔

شجرہ نسب "حافظ رحمت خاں بن شاہ عام خاں بن محمود خاں بن شہاب الدین خاں بن رحمت
خاں بن بدیع خاں بن داؤد خاں بن پیراچہ خاں بن شرف الدین سرحد بن سترو بن
بن قیس عبدالرشید"

سلطان محمد غزالی اس قبیلہ کی شہادت کے باعث "تال" لقب دیا جس کا مفہوم ہے

"جہاز کا بشتیان" جو بعد میں "پشٹان" بن گیا۔

(سرخ سیات، اعلیٰ حضرت بریلی، از میرزا آقا میرزا پاشا قادری بلی، ص ۱۶۳ء)

حافظ رحمت خان

(شعبہ نسب نمبر ۴۹)

حافظ رحمت خاں اپنے آباؤی تہذیب و تمدن پروردگار میں شہادت میں زندہ ہوئے والد ماجد کی
نگہاں میں مقرب پاک حفظ کیا اس قدر علم دیں کی تکمیل کی بعد ازاں سچوگی کی تربیت پائی۔ چشتی
گھر لوہ کی جماعت کے سبب تاجر بن گئے۔ آپ کے پردہ شہاب الدین کوڑا والا، صاحب ستر اور صاحب
کشف و کرمت بزرگ تھے جن کا مل کا حدود قندھار میں شہر اکبر تھا اگر یہ سب نئی تہذیب سے
کشتہ داری کے سبب خلع اکبر کے مقام لنگر کوٹ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ہزاروں آپ کے
مستحقین کا سلسلہ دریں تھا اس لیے ان کا مزار ہزاروں میں مرجع حقائق ہے۔ حافظ رحمت خاں کے والد
مرزا شاہ عالم خاں کا مزار بدایوں اور آفریہ کے وسط میں واقع ہے۔ لوہ علی محمد خاں نے اپنے
شیراز کے مشہور سے حافظ رحمت خاں کو، مفاہیہ کی سرپرستی کے لیے دعا کی۔ سلسلہ نقابوں کے
بعد حافظ رحمت خاں اپنے تین دوستوں (شیخ کبیر دہلوی، شیراز اور رحمت خاں کے ساتھ
ہمدانہ ہو گئے۔ آگے میں کھان بنوں نے پہلی بیعت کو اپنا مستقر بنایا۔ حافظ رحمت خاں کے حسین
اخلاق اور سچے تدبیر سے اتفاق ہو گئے اور بہت جلد میں ۱۲۵۳ھ میں دہلی کی حکومت
قائم ہو گئی جسے محمد شاہ بادشاہ دہلی نے بھی ان کی حکومت کو تسلیم کرتے ہوئے ۱۲۵۴ھ میں
نواب علی محمد خاں کو اس علاقہ کا حاکم علیاً مقرر کیا۔ ۱۲۵۵ھ میں حافظ رحمت خاں نے کابل
اور امرتسر کو فتح کیا۔ بادشاہ دہلی نے انہیں شامی شہادت کے ساتھ حافظ ملک کے خطاب سے
نوازا۔ ۱۲۶۲ھ مطابق ۱۲۵۹ھ میں لوہ علی محمد خاں نے حافظ ملک کی تائید دیکھ کر حکومت
حافظ رحمت خاں کے سپرد کر دی۔ آپ برصغیر اور آفریہ کے شاہ دہلی سے تعلقات کو مستحکم کیا اور دہلی
کا پناہ مرکز بنایا۔ ۱۲۶۸ھ میں پانی پت کا محرمہ پیش کیا۔ حافظ رحمت خاں نے دہلی کے مرشد فرج
کے خلاف شاہ دہلی کی مدد کی اور مرشد کو شکست دلا دی۔ ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۲۸۵ھ میں اور

(سوانح حیات اعلیٰ حضرت برطانیہ ص ۵۸۸)

کا حکم اس شجاع الدولہ انگریزوں سے ساز باز کر کے ڈیڑھ لاکھ فوج لے کر شاہجہان پور میں داخل ہوا۔ کرشنچیمپین نے اپنی فوج کا رخ پبل بھیت کی طرف کیا۔ مین حانب جنگ میں حادثہ حسرت خان کے ایک فوجی سردار احمد خان نے قدارئی کی اور دشمن سے مل گیا جس سے میتی ہرنی اتنی ہر میں تبدیل ہو گیا۔ توپ کا ایک گروہ حلقہ الٹک کے سینہ میں ٹکا اور وہ گھوڑے سے مگ تھپی ٹھہر رہ گئے۔



وَلَا تَحْزَنْ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ ۚ



- (۴) شیخ سراج عبدالحق بنی (متوفی ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۸ء)
 (۵) شیخ حسین بن صالح (متوفی ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۹۰۸ء)
 (۶) شہداء ابوالحسن احمد اسدی (متوفی ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۹۰۸ء)
 (۷) مرزا قاسم قادری (متوفی ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۹۰۸ء)
 (۸) مرزا عبداللہ راہپوری (متوفی ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۹۰۸ء)
 مرزا ناری علی کا سلسلہ اسناد درج ذیل علماء سے ملتا ہے۔

- ۱- شہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۹۰۸ء)
 ۲- مولانا عبدالحق بکھری (متوفی ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۹۰۸ء)
 ۳- شیخ عابد سہیل (۱۳۱۵ھ مطابق ۱۹۰۸ء) میں مولانا راہپوری حج بیت اللہ کے بعد مافر
 برس ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں دوسری بار مہری دی مولانا نے ۵۵ ہجری
 کی تفصیل کی شہاد

- | | | | |
|-------------------------|-----------------|------------------------|-----------------|
| ۱۱. علم قرآن | ۱۲. علم حدیث | ۱۳. علم حدیث | ۱۴. لغت |
| ۱۵. کتب لغت | ۱۶. اصول فقہ | ۱۷. جہاد و حساب | ۱۸. علم تفسیر |
| ۱۹. علم اقتصاد و انکسار | ۲۰. علم نحو | ۲۱. علم صرف | ۲۲. علم معانی |
| ۲۳. علم بیان | ۲۴. علم بیہ | ۲۵. علم منطق | ۲۶. علم مناظرہ |
| ۲۷. علم فلسفہ | ۲۸. علم تعمیر | ۲۹. علم ہیئت | ۳۰. علم حساب |
| ۳۱. علم ہندسہ | ۳۲. قرأت | ۳۳. تجوید | ۳۴. تصوف |
| ۳۵. سونگ | ۳۶. حلق | ۳۷. اسما و الارجاء | ۳۸. سیر |
| ۳۹. گرامر و نحو | ۴۰. لغت | ۴۱. ادب و معارف و فنون | ۴۲. ارتقا و طبی |
| ۴۳. جبر و متالہ | ۴۴. حساب و می | ۴۵. لغات و لغات | ۴۶. علم اتقویت |
| ۴۷. مناظرہ و مزایا | ۴۸. علم الالک | ۴۹. زیکات | ۵۰. شکت کردی |
| ۵۱. شکت سطح | ۵۲. ہیئت و جہاد | ۵۳. مرہات | ۵۴. جفر |



حضرت مکیہ شہید کے شاگرد ہیں تھے۔ سنیائے میں دوا لہ جو۔ مزار سہاگ محلہ شہر کے قصبہ گجر سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے۔

شیخ محمد ابوالحسنیؒ

مذہب کے اہل سنی میں دیندار و پابہ بزرگ تھے جن سے بڑی بڑی بے بھائی نے بھی نہیں حاصل کیا۔ آپ کا شمار عالم اسلام کے اکابر و قیادہ علم میں ہوتا ہے۔

شیخ احمد بن محمد بن ابوالحسنیؒ

ابوالحسنی شیخ احمد بن محمد بن ابوالحسنی سید و پابہ بزرگ تھے۔ آپ نے علوم اسلام کی اشاعت میں ناچم کو ساما دیا ہے۔ اصولی علم کے پیروں کو سہاگ، ہندو، ہیرو، وشن، وشتا، کاسٹرا، ایتھیا، مختلف القبا، تہذیب کے ساتھ لافونے کڈتے تھے۔ ہندو، ہیرو، وشن، آپ کے شاگرد تھے۔ آپ کے مزاج پر فقر اس قدر غالب تھا کہ صرف کالوں پہنچتے۔ عاجزی اور انکساری کا پکیہ تھے۔ جونی میسر ہوتا تو کچھ پیر ہی پہنچتے۔ سنیائے میں بڑی بڑی آپ کا دوا لہ ہوا۔ آپ سید کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

شیخ بانیہ بے بھائیؒ

آپ کے داد کا نام محمد تھے۔ آپ سنیائے یا سنیائے میں اسلام میں فرقہ ہوتے۔ آپ کا نام شیخ محمد طیفور ہے۔ تعلیم و تربیت بے بھائی میں ہوئی۔ آپ نے تیس سال تمام میں گنہ گہ۔ آپ نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے مسائل اور بیسیہ میں بیسیہ پایا۔ تیس سال عبادت و ریاضت اور عبادت میں گزارے۔ کچھ کی۔ اور بزرگوں پر حاضری دی۔ آپ ۱۵ شعبان ۱۱۱۱ھ کو دوا لہ میں فوت ہوئے۔ آپ کا مزار بے بھائی میں بنیاد گاہ خاص و عام ہے۔

حضرت سرمد شہیدؒ

آپ ایک مجدد تھے۔ شاہجہاں بادشاہ کا بڑا بیٹا شہزادہ دارا شکرہ آپ کا بڑا مستعد تھا۔ آپ فخری زبان کے بڑے شاعر تھے۔ یہاں پر آپ کی روایات بہت مشہور ہیں۔ آپ کے سنیائے میں امام شہادت فرش فرمایا۔ آپ کا مزار پرا لہ دہلی میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

مذہب آیتاوار، دینی مسئلہ،

آپ پر یہ الزام تھا کہ آپ بہ بندہ ہوتے تھے اور پورا کلمہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے جو وہ اللہ سے نہیں کہتے تھے۔ وہ جبریلؑ کی کوئی نقل کا موجب قرار نہیں دیا گیا لیکن پورا کلمہ پڑھنے پر آپؐ کو میراثتِ موت کا حکم سنایا گیا۔ جب جہاد مکمل ہوا تو آپؐ کو آپؐ کے موجب قرار دے کر ہلا کیا تو یہ سب کلمہ کی آواز سنائی دی۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری

موجودہ ہے، مگر میرے شک محمد بن اسماعیل بخاری واقع ہے۔ ایک گاؤں کنگ کہلاتے ہیں یہاں امام بخاری نے ولادت فرمائی تھی۔ یہاں ان کا وطن ہے اور ایک چٹا کھمبہ ہے۔ وسط ایشیہ کے زائرین زبردست کویتے ہیں۔ یہ وہ مکتبی خانوں پر مشتمل ہے جو امیروں سے ہی پہلی ایک قوی الجہازوں کے عقبہ میں ایستادہ ہیں چنانچہ چھ سائیدار دولت نے اس کشادہ ایوان پر سایہ کر رکھا ہے جہاں مستحقین آرام کرتے ہیں۔ مقبرہ بیچے سے درپیک سنگ مسور سے بنایا گیا ہے۔ امام محمد بخاری کے والد اسماعیل بخاری کے ایک مخلص تھے۔ امام بخاری جب سولہ سال تک رہے تو انہوں نے حدیث پر وہ تمام کام کیے ہیں پڑھیں جو ہمارے مسلمانوں نے کبھی نہیں کیے ان کے مکتب میں کتابوں سے قلم نہیں پہنچا انہوں نے دیگر اسلامی ثقافت کے ہم مراکز کا مسطر کیا۔ بغداد، بصرہ، کربلا، دمشق، قاہرہ اور مصر نے تشریف لے گئے۔ انہوں نے طرہ کہا ہے کہ ہمارے ایک ہزار محدثوں سے حدیث کا دور لیا۔ ان کی عقل و دانش اور علم کا چرچا عالم اسلام میں پھیل گیا۔ انہوں نے کئی کتابیں لکھیں جن میں سب سے اہم اہم قابل فخر صحیح بخاری ہے۔ اس کتاب کو تمام اسلامی تعلیمی اداروں میں حدیث کی اہم نصابی کتاب قرار دیا گیا۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں وہ بخارا میں رہتے تھے اور حدیث کی تعلیم دیتے تھے۔ بعد میں مقامی لوگوں کے اعتکافات کی بنا پر امام بخاری مسرت چلے گئے لیکن دستہ میرہ بیمار ہو گئے۔ ۲۴ رمضان ۲۵۶ھ کو انہوں نے برنابک کے گاؤں میں وفات پائی۔ سوویت اوزبکستان کے مسلمان اس عظیم اسلامی محفل کے مقبرے کی بڑی محنت کے ساتھ دیکھ بھال کرتے ہیں۔ برنابک کا نام جن کے اسمیں بخاری رکھا گیا۔ اس مدفن کی مسجد میں ہمیشہ لوگوں کا انجمن کثیر نظر آتا ہے۔ اس حدیث کی کتابیں انہوں نے لکھ کر اپنے بیٹے کے زیرِ حفاظت ہیں۔ یہ کتابیں بخارا کے مدرسہ عربیہ میں اعلیٰ کتابیں کے طور پر بڑھائی جاتی ہیں جہاں اسلام کے متقیوں کے طلبہ مکرر تشریف دے جاتے ہیں۔

حسین بن منصور حلاج

حسین بن منصور حلاج ہر کسی تھے۔ ایران کے شہر مینا میں قلم اٹھائے۔ ماسد میں مشغول پڑے۔ بعد آئے سرخس کی جماعت میں داخل ہوئے شیخ ابو قاسم جنبہ ننداری ابو الحسن لنگاہی اور شیخ سروی مشائی کی صحبت میں رہیں پایا۔ اپنی مصیبت شیرازی نے یہ کہ عالمِ دہان کما ہے۔ ہر بنی ہمدانہ تفسیری عظیم حاصل کی۔ ہمدان کی عمر میں قسطنطنیہ پہنچے بعد آئے ہمدان کو آئے۔ گھڑی کوڑھے رہتے تھے۔ ثم حسین بنت ابی یوسف سے عقد کیا اس کے بعد نہایت ہی آئے ہمدان کو مکتب تشریف لے گئے ایک سال تک کوڑھے صوم میں عبادت کرتے رہے۔ شام کے وقت کوڑھے میں تھوڑا پانی دیکھ بھلی لائی مانتا۔ بعد کے چار ستھہ کی رات کوڑھے کوڑھے مولدہ گھر ٹھکانا بیچتے باقی کوڑھے پر کوڑھے دیتے۔ سال بھر یہی معمول رہا۔ منصور بن حلاج کا بیان ہے کہ ہر کچھ شہر کہتے سنا کر میں احمد حسین بن منصور حلاج ایک ہی میں فرق صرف یہ ہے کہ انہوں نے راز ظاہر کر دیا اور میں چھپائے رکھا۔ سہلی پر چڑھنے کے بعد شہل حلاج کی لاش پہ گئے اور فرمایا میں نے تمہیں ستھہ کوڑھے سے بھوکا تھا، حلاج بدعت اور غرضی کا دعویٰ غلط ثابت کیا گیا تھا۔ جنبہ مستند نے تاجیک کے پاس پیش کیا تو اس نے قتل کا فتویٰ کر دیا۔ ماقول رات حسین بن منصور حلاج کو ہمدان کے پناہ پر پہنچا دیا گیا اور قتل کا سارا کیا گیا۔ بعد شنبہ ۴۲۰ قیصر ہمدان کو پناہ کے قریب دیوچ میدان میں آئے تھے۔ جلاد ان کی پیٹھ لٹکی کر کے کوڑھے لگائے لگا جب ہزار کوڑھے چڑھے تو وحشیان طر پر ان کا ہاتھ لگایا گیا پھر ایک پاؤں اس کے بعد دوسرا ہاتھ پھر دوسرا پاؤں اس کے بعد ان کا سر تن سے جدا کیا گیا اور دوسرا آگ کے شعلوں کی لہر کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ منصور حلاج قاتل جنبہ وقت سے سیاسی اختلاف کی بنا پر ہوا تھا۔

(نجات القس علی لیسفر ص ۶۷)

حضرت شمس تبریزیؑ

امام شمس الدین علی بن ملک داد تبریزی تھا۔ وہ چالیس دنوں تک کھانا نہیں کھاتے تھے کچھ دیا جاتا تو منہ فرما دیتے آپ شیخ بوکر تبریزیؑ کے سر پر تھے بس کہتے ہیں کہ باکمال نجدیؑ کے سر پر تھے۔ فضل نے شیخ رکن الدین بہمانیؑ کا سر دیکھا ہے۔ وناقیہ الامنیار ص ۱۱۱

آپ نے حضرت نجم الدین گبرائیؑ سے بھی تہذیبِ خلافت حاصل کیا۔ آپ پہلے ہر وقت مجذوب طواری رہتا تھا آخر میں آپ حضرت جلال الدین رومیؑ کے دستِ حق پرستی کی تھی۔ اندلسیہ خلافت حاصل کی تھا۔ حضرت شمس تبریزیؑ کو مولانا جلال الدین رومیؑ سے بے پناہ عقیدت تھی۔ وہ مرشد کی حرکت میں تڑپتے مہکتے تھے۔ آپ کے بے شمار اشارے آپ کے دل کی طواری کرتے تھے۔

مولانا جلال الدین رومیؑ نے حضرت شمس تبریزیؑ سے ملاقات کے وقت یہ شعر کہا تھا
 مع نور کستار خورشیدِ آیم تا ابد جانِ چنیس می یایم
 ایک دن دشمن نے شمس تبریزیؑ کا کام تمام کر دیا اللہ آپ قتل ہو گئے۔ سن ۷۳۳ھ
 ہے۔ شیخ شمس بدین تبریزیؑ کو مولانا بابا مدنیؑ کے پیرو میں مقلد ہیں۔

نورۃ کلام شمس تبریزیؒ

نعت شریف

یا رسول اللہ صلیب فسان یحیاتونی

برگزیدہ نذالہمال پاک سببہ ہمتا توئی

تاریخ حضرت جی صدم بدر کائنات

زیر چشم انبیا پر چشم چراغ تا توئی

در شب سراج بردی جبرئیل اندر کلب

پانہدہ برس پر گنبد خضر تا توئی

یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجزانہ

عاجزان وار نہامہ شولہ سے تا توئی

شمس تبریزی چہ ماند نصرت توئی

مصلیٰ او مجتہد مستیر والا توئی



خواجہ یحییٰ کبیر غرغشتی بلوچی

خواجہ کبیر یحییٰ غرغشتی کی ولادت ۱۲۸۷ھ مطابق ۱۸۷۵ء میں ہوئی۔ سن کا دھماکا ۱۸۷۵ء مطابق

۱۲۸۷ھ میں ہوا۔

مردم باریستاں کی سرزمین میں اللہ کے نیک بندوں کا سکھ رہا ہے۔ ان بزرگوار لوگوں میں حضرت خواجہ یحییٰ کبیر غرغشتی بہت مشہور ہیں۔ باریستاں میں کوہ سیلوں کے مقامات میں ایک جگہ شیر علی کے نام سے مشہور ہے۔ خواجہ یحییٰ کبیر غرغشتی کی ولادت اس موضع شیر علی میں ہوئی۔ اس زمانہ میں پیر میں غیبی خاندان حکمران تھا۔ یہ روایت ہے کہ دینی علوم کی تعلیم کے بعد آپ مولانا کی تلاش میں تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں حضور جبرائیل جہاں گشت بزمی سے بیعت ہونے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ جب حضور سید جان الدین بنارس جہاں تیار جہاں گشت بزمی دہلیستان کے سفر سے واپس باریستاں پہنچے تو وہاں ۱۲۸۷ھ مطابق ۱۸۷۵ء میں خواجہ یحییٰ کبیر غرغشتی باریستاں سے مشرف ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے جہاں تیار جہاں گشت بزمی سے اجازت و خلافت قبول فرمائی۔ اس کی پہلی مجلس میں جس نے پیر مرشد کے ہمراہ افغانستان ایرج بادشاہ اور عرب کے مختلف شہزادوں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہے۔ آپ کے سرزمین اور غشتی کی تعداد کم از کم ایک لاکھ بتائی جاتی ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

تمہارے لیے رسول خدا کی قوت میں ایک مسدود قوت ہے،

خواجه باقی باللہ دہلویؒ

میر تقی کے ایک اہل نسل، نام باعلی قاضی عبد السلام تعلیمی کے فرائض ادا کرتے تھے۔ آپ کے والد ماجد میر تقی سے کاہن آئے۔ رشتہ مطابقت ۸۵۰ھ میں خواجہ باقی باللہ ولد ہوئے۔ نام سید تقی الدین رکھا گیا۔ نجیب الطریقین سید تھے۔ آپ ۸۵۰ھ میں بمبعلقہ ثانی شیعہ احمد خاندان سرمدی کے مرشد اعلیٰ تھے۔ خواجہ کابل سے لاہور پہنچے۔ ایک رنگ کے حکم پر کابل واپس گئے اور والدہ سے ملاقات کی اور خواجہ اسٹنگلی سے بیعت ہوئے۔ ہندوؤں کے تہذیبیہ مسلک قائم کیا۔ اور امام دہلوی نے اس مسلک کو ترقی دی۔ خواجہ باقی باللہ غنیمت لکھی کا پڑھتے تھے۔ آپ مشائخ میں لاہور و درہم پورے تھے اور دنیا تین سال سے شہرت پر فائز ہو چکے اس قلیل مدت میں ایک عظیم لفظ کی ماہر ہو کر گئے۔ ۸۵۵ھ بمادی، ثانی ۸۵۵ھ مطابق ۱۴۵۲ء بروز ہفتہ امد فار معراج آپ کا وصال ہوا۔ آپ کو شرف و شہادہ دہلی میں عطا ہوا۔

حضرت علی ترمذی (پیر بابا) (شہر لکھنؤ)

آپ کی ولادت ۸۹۰ھ مطابق ۱۴۸۵ء میں ہوئی اور وہاں ۹۹۹ھ مطابق ۱۵۹۴ء میں ہوا۔ آپ کی ولادت قدس میں چونکہ قریب بعد میں ترمذ میں حکومت پذیر ہو گئے تھے۔ پہلے آپ نے علوم ظاہری کی تعلیم فرمائی پھر علوم باطنی کی طرف توجہ ہوئی۔ پانی پت کے مشہور بزرگ شرف الدین برہنہ قادری کے مزار پر انوار پر وہاں مقادہ کیا۔ بعد میں آپ اجمیر شریف تشریف لائے اور حضرت صدیق اکبر دہلی سے بیعت ہوئے پھر وہ تشریف لائے آپ نے بغیر میں مستقل قیام فرمایا اور ان کے تالیفات علاوہ کو اپنی خانقاہ کے قیام کے لیے ملوث کیا۔ آپ کے مریدوں میں احمد و دیگر (مستوفی ۹۵۰ھ) جیسے تہذیب عالم بھی شامل تھے۔ آپ نے اپنے اخلاق کریمانہ سے لوگوں کے دلوں کو جیتا اور اسلام کو پھیلا نیز غلط قسم کے صوفیوں کے اثرات کو ختم کیا۔ آپ کا مزار پیر بابا میں مرجع خلایق ہے۔

شیخ عبداللہ قطاری صدیقی

آپ کا سلسلہ نسب پانچ واسطوں سے شیخ شہاب الدین سہروردی تک پہنچتا ہے۔ آپ سلاسل طریقت حقیقہ، بھٹائیہ، کھنڈی، پھیلانے کی کوشش کی، مانند درنگال، میں آپ نے سکونت اختیار کی۔ آپ کو خدمت اسماء، ازکا، دہلہ، اشغال میں دسترس حاصل تھی۔ آپ کی ایک مشہور تعریف ایک رسالہ مطاعن فیہ ہے جس میں آپ نے اسلام و سید حقان الہی کو شروع و وسط سے بیان فرمایا ہے۔ آپ نے سلسلہ میں وفات پائی، مانند کہ آپ کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ، بیان سے وارث ہند ہوئے۔ آپ سات واسطوں سے بانیہ بھٹائی کے مرید تھے۔ آپ نے کچھ دن جرجہ میں قیام کیا پھر الوداع ہو گئے۔

شاہ بلاولؒ

آپ کے والد کا نام سید عثمان ہے۔ آپ کی ولادت مشہور میں شیخوہ و شہاب میں ہوئی۔ آپ کا نام سید بلاولؒ ہے۔ آپ شیخ شمس الدین کے مرید تھے آپ نے فرقہ خلافت واجانت انہیں سے حاصل کی۔ آپ کو سلاں تک ایک مجروح میں تلوار ترکان پاک میں شمول ہے۔ آپ باہرینہ رتہ رکھتے تھے اور رات کو گانا آپ کا معمول تھا۔ آپ نے ۷۰۰ شہان شکرانہ کو دارا خیرت لکھا۔ کیا۔ آپ کا حزار لاہور کے قریب ایک گاؤں میں مریض خلافت ہے۔

شاہ ابوالبرکاتؒ

شاہ ابوالبرکاتؒ، مدقائد کے پیشداد حضرت مرنی میری کے ہوتے تھے آپ حضرت شاہ وکھامین مشرق کے مرید تھے اور انہیں سے آپ نے فرقہ خلافت پایا۔ اپنے ہر شریک و سات کے بعد آپ عظیم آداب و طہ پہلے آئے اور وہاں رشید ہدایت میں مشغول ہو گئے بعد ازاں پڑ سے سکونت ترک کر کے آپ گوالیار تشریف لے گئے کچھ دن گوالیار میں قیام فرمایا۔ گوالیار سے سکونت ترک

سے آج شہاد الیاء، مدقائد، شہاب، سلسلہ، آج شہاد الیاء، سلسلہ، ۲۱

سے آج شہاد الیاء، سلسلہ، ۲۲

کے لئے آباد پئے۔ آپ کا الر آباد ہی میں انتقال ہوا اور آپ کا مزار درجہ خان ہے۔ انتقال کے کچھ عرصہ بعد آپ کی لاش ان آباد سے پٹنہ دھیم آباد لے جائی گئی اور وہاں آپ کو سپنے پرورش حضرت شاہ رکن الدین عقیق کے پہرے میں دفن کیا گیا۔

سلطان سخی سرور رحمہ

آپ کا نام سیلا محمد ہے اور سلطان سخی سرور لقب، کرسی کوٹ دلتان میں تولد ہوئے۔ ۱۰ ہجری قمریہ پائی۔ محمد سخن نامہ دی آپ کے استاد تھے۔ غوث پاک اور شیخ شہاب الدین سرور دکن سے روحانی معنی حاصل کیا۔ خان کے حکم کی بچی سے آپ کی شادی ہوئی۔ منہول نے آپ کو مع اہل و عیال قتل کر دیا۔ آپ نے سزا سنائی، جام شہادت نوش فرمایا۔ مزار شاہ کوٹ بہار درجہ خان ہے۔

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ میں سیالکوٹ میں قید ہوئے۔ آپ کے والد ماجد امام گزشتہ الہیہ تھے۔ مولانا سیالکوٹیؒ نے مولانا کمال الدین کشمیری دستخطیہ مدرسے التذیب علم کیا جن کے درس میں تیس عظیم علمی شخصیتیں جمع تھیں مثلاً ذیاب، سعد اللہ خاں، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ اور علامہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ۔ چنانچہ ان کے لیے معقول جاگیر حشرات کی بھی اور ساجھان نے آپ کو حد تک سیکر آباد میں مدرسہ اعلیٰ مقرر کیا تھا۔ شاہجہان نے ان کو حکم العہد کے خطاب سے بھی نوازا تھا۔ انہیں کے مشورہ سے شاہجہان نے خیر ترمی رسوم کو ترک کیا تھا۔ ایک روایت کے مطابق شہزادہ میں آپ مجدد الف ثانی سے بیعت چھوٹے تھے۔ علامہ سیالکوٹیؒ نے حضرت امامؒ سے بیعت کی۔ آپ کا مزار سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا تھا جسے مکہ گدی کے زمانہ میں نقصان پہنچا تھا۔ علامہ سیالکوٹیؒ کے نام حضرت امام گزشتہ الہیہ عبد اللہؒ "البلیب" تھا۔ اور نگہ زیب و دلگیران کے علم و فضل کا بڑا قدر و جان تھا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے علامہ سیالکوٹیؒ کو "آفتاب پنجاب" کے خطاب سے نوازا تھا۔ علامہ سید قلام علی آزاد بگڑائی مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ کے متعلق رقم طراز ہیں:

"علامہ زمان انتہا پر زبانیان است، اہم و درجہ خیر و درسی شری اور از زمینی چند پرہ

خاصیت"

عراق، شام اور ترکی کی متعدد محاکمات میں علامہ سیالکوٹیؒ کی تصنیفات داخل و خارج تھیں حضرت حرث پاکؐ کی تصنیف "غنیۃ العالین" کا فارسی ترجمہ سب سے پہلے علامہ سیالکوٹیؒ نے کیا۔ دہشتہ میں علامہ سیالکوٹیؒ نے ایک حکیم لٹن علی شاہ مسجد عمری میر کی تھی۔ تصنیفات تعمیر قرآن، اصول فقہ، کلام، منطق، نحو اور معانی کے مضامین پر علامہ سیالکوٹیؒ نے کم و بیش ۲۲ کتابیں تصنیف کی تھیں۔

(مذکورہ تصنیفیں مدرسہ اسلامی اور پروفیسر اسرار علیؒ، ۱۳۶۰ھ، ۱۳۷۰ھ)

باب ۳۲ مشاہیر و صوفیاء بنگال و بہار

شیخ جلال الدین سیوطی | شیخ جلال الدین سیوطی، مشہور عالم دین، محدث، مؤرخ، شاعر، و خطاط تھے۔ آپ کا تعلق مصر سے تھا۔ آپ نے کئی ممالک میں سفر کیا اور کئی ممالک میں مقیم رہے۔ آپ نے کئی ممالک میں مقیم رہے۔ آپ نے کئی ممالک میں مقیم رہے۔ آپ نے کئی ممالک میں مقیم رہے۔

مولانا شرف الدین تواتر | مولانا شرف الدین تواتر، مشہور عالم دین، محدث، مؤرخ، شاعر، و خطاط تھے۔ آپ کا تعلق مصر سے تھا۔ آپ نے کئی ممالک میں سفر کیا اور کئی ممالک میں مقیم رہے۔ آپ نے کئی ممالک میں مقیم رہے۔ آپ نے کئی ممالک میں مقیم رہے۔

حضرت شاہ علی بغدادی | حضرت شاہ علی بغدادی، مشہور عالم دین، محدث، مؤرخ، شاعر، و خطاط تھے۔ آپ کا تعلق بغداد سے تھا۔ آپ نے کئی ممالک میں سفر کیا اور کئی ممالک میں مقیم رہے۔ آپ نے کئی ممالک میں مقیم رہے۔ آپ نے کئی ممالک میں مقیم رہے۔

ما ذکرہ صوفیائے بنگال صفحہ ۱۳۶

ما ذکرہ صوفیائے بنگال صفحہ ۲۶۱

شیخ علاء الدین علاء الحق بن اسعد لاموسیؒ | مسیح انشعب ہاشمی تھے۔ سلسلہ
نسب خاندان ولیدیہ سے ملتا ہے۔

اسی سراج کے فیہد تھے۔ آپ کی ولادت ۷۸۵ھ میں ہوئی۔ آپ کا مزار پٹنہ (بنگال) میں کجج خلایق
ہے۔ آپ کے دو فرزند تھے ۱۔ شیخ نور قطب عام (۲) شیخ نور مطلقا دین اشرف بہا گھر شہرہ تھے۔
حضرت شرف بہا گھر سالہ کے ناناکا نام خواہا سردی تھے۔ آپ کی ولادت ۷۸۵ھ میں ہوئی۔

مخدوم شیخ جلال الدین تبریزی

مخدوم شیخ جلال الدین تبریزی اہل آل النسل تھے۔ لقب ابواسام تھا۔ شیخ برسید
جبریزی سے بیعت کی۔ بعد ازاں شیخ شہاب الدین ہروردی سے بھی بیعت ہوئے۔ کہتے ہیں کہ شیخ
جلال نے اپنے اہل و عیال کے بڑی خدمت کی مرشد کے حسب ہر سنت شیخ ذکر و تلاوت کی اور جلال الدین
تبریزی ہندوستان ہوئے شیخ بہار الدین ذکر یا غمان آئے اور جلال تبریزی دہلی آکر حضرت
امام کاظم سے ملے۔ دہلی میں شیخ نجم الدین گری کے خاندان کا غار پر حوالہ اور دیوں چلے آئے۔
۱۲۴۴ھ میں وفات پائی بعض نے سن ۷۶۲ھ / ۱۲۵۹ھ لکھا ہے۔

عین احمد نقویؒ اور علما نے شیخ جلال تبریزی کے مزار پر حاضر دی تھی وہ انھوں نے
حال اس طرح بتاتے ہیں کہ وہ پہلے آثار پورہ جہانپور میں شہزاد جہانپور کے مزار پر حاضر ہوئے۔ ان
کے بارے میں ایک کتابت بہت مشہور ہے۔

چشمہ گھڑا آٹھائے باد چہر شہزاد کا شہزاد

کی شہادت اور پریچھے۔ اور یہ سہیل گاڑی پر پڑو کے لئے دروازہ ہوئے۔ پڑوہ۔ بدو کے
نہال مشرق میں، ریل کے عامل پر ایک ویراں شہر گد (کھنوقی) سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر
واقع ہے۔ حاجی ایسا شمس الدین تہا نے ۱۲۵۳ھ میں گد کے بھگت پڑوہ کو اپنے تحت لایا۔
۱۳۵۳ھ میں گور پھر جمال کاوانا حکومت بنا اس وقت وہاں صرف مسجد اور تہذیبی رہ گئی ہے۔
سکدر تہا نے ۱۳۵۳ھ میں اس کی بنیاد رکھی تھی۔ گد کی طرح آج پڑوہ بھی ویران ہے۔ کہا جاتا
ہے کہ کھنوقی شہر ہم آکوس میں آباد تھا۔ ۱۳۵۳ھ میں قطب الدین ایک کے ایک عرب بختیار علی
نے اسے فتح کیا اور کھنوقی کو صمد مقام لایا۔ یہ ۲۰۰ برس تک جمال کا صمد مقام رہا۔ مخدوم جلال
ما جگرہ صوفیائے بکلاں ص ۱۱۳ راجہ جلال الدین تبریزی از حسین الدین احمد نقوی

ابراہیم صفحہ ۲ تا ۳۴

ہمدردی کا چلہ بانس ہزاری درگاہ بکلاتا ہے جس میں تقریباً ایک لاکھ بیگمہ زمین وقف تھی۔ آپ کا
 مزار گواٹی آسام لہو بن کی سرحد کے ایک واس بھنگ پہاڑی پر واقع ہے جس کو کچھک یا دچک
 بھی کہتے ہیں۔ ایک غم کے انداز پر ہے۔ قبر کا نشان موجود ہے۔ چاروں طرف پتھر سے نشان لگا گیا ہے
 اب درگاہ ایک سادہ و سحرنا ہے۔ دناں پانچ قبریں بتی ہوئی ہیں۔ ان کے مرید حاجی ابراہیم کا مزار پہاڑ
 کے اوپر ہے جس کا نام سیکواری ہے یہ مقام گروائی سے ہاسیل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مزار چھتہ ہے۔
 درگاہ سے نوگ ریارت کو آتے ہیں سید محمد ستوی درگاہ کا شجرہ ہے سید محمد بن سید یونس بن
 سراج بن کریم احمد بن کنیر بن سید محمد بن اول درگاہ بانس ہزاری۔



ملک یونیس بار ایٹ لار

مرد بہار کو ملک یونیس بیرٹرنگ کا جامع و سرگرم شخصیت پر ہندوؤں کو یہ محاورہ ایک بڑے تامل
 دلا ہی نہیں بلکہ تازہ دنیا کی لید راہ وصال تھے آپ کی ولادت ۱۸۸۵ء میں موضع سلیم پور پٹنہ میں
 ہوئی جو شہر پٹنہ سے سترہ سو میل کی طرف ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے آپ کے والد اہل حق و
 تھے اور بھائی ملک یونیس بیرٹرنگ تھے آپ کی ابتدائی تعلیم سندھ میں ہوئی پٹنہ کالج، اسکول سے
 بیرٹرنگ پاس کی۔ سنا پور پول کے ملک عبدالحی کی دفتر سے ۱۹۱۷ء میں صدر بار ایٹ لار میں قانون کی
 علی گڑھی کے لیے عازم لندن ہوئے۔

بیرٹرنگ کی تعلیم مکمل کر کے ۱۹۱۷ء میں ہندوستان واپس آئے کلکتہ ڈائی کنٹ میں پچیس
 شروٹ کی۔ بعد ازاں پٹنہ ڈائی کنٹ میں وکالت کر کے نئی شہرت حاصل کی کہ ہندوستان کے عدالتوں
 کے قاضیوں میں شمار ہونے لگے۔ جب اس کی وکالت ہوتی تو سیاست میں بھی حصہ لیا شروٹ کی بہت
 بہار کی جگہ سے میونسپلٹی کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا جس کے سرکاری سرکاری امام تھے۔

بیرٹرنگ بی اے ایس سی فائن کے بارہ سال تک سیکریٹری رہے۔ آپ بہار اسٹوڈنٹ یونین
 کے صدر بھی منتخب ہوئے۔ مرد بہار کی میونسپلٹی سے جگہاں مسلم اکثریتی صوبہ بن کر ابھرا جو آخر کار آزاد
 بلکہ دیش پرست ہو گیا۔ بلاشبہ جگہاں مسلمانوں کو یہ رتبہ سرکاری نام اور بیرٹرنگ کی ملک کی کاوشوں کی ہمکناری
 منت ہے۔ آپ تین بار پٹنہ میونسپلٹی کے کونسلر منتخب ہوئے۔ ۱۹۳۵ء میں کانگریس کے سلاہ صدر پٹنہ
 میں بہار کی نمائندگی کی۔ بعد ازاں کانگریس سے گلائی کے عدم تعاون کی تحریک سے انصاف کرتے
 ہوئے جیل کی امتیاز کی ۱۹۴۰ء میں اپریل کوئل کے رکن منتخب ہوئے کئی بار بہار اور بیسہ کونسل کے
 رکن مقرر ہوئے ۱۹۴۰ء میں انہوں نے انڈیپنڈنٹ پارٹی بنائی اور ۱۹۵۱ء میں اس پارٹی کے صدر
 آپ مرد بہار کے پہلے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ واضح رہے کہ اس زمانہ میں مولوی ذریعہ علی کوڈیر اعظم

ہی کہتے تھے آپ نے اپنے جو حکومت میں چند غیر کارآمد دیے مثلاً دوا، مصوبہ بہار میں اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دیا جو آج تک قائم ہے جبکہ روپی میں اردو سرکاری زبان نہیں ہے (۲) آپ نے مسلمانوں کے لیے ایک مرکزی امانت شریعہ کا سرکاری ادارہ قائم کیا تاکہ مسلمانوں کے شرعی مسائل مثلاً نکاح، طلاق اور وراثت کے متعلق فیصلے کیے جاسکیں جس کا سرکردہ آج بھی پھولاری شریف میں ہے جن کے میمبروں کو حکومت تسلیم کرتی ہے۔ (۳) کاشمیر کے کسٹ عطا کیا گیا (۴) پٹنہ وافی کو ریٹہ اور بہار کو ٹیکل کی عرصہ صحت عمارت مزاری۔ آپ نے پٹنہ ٹیکس کے نام سے اپنا اثبات بھی لگا لاجو بہار کی مسلمانوں کا انگریزی زبان میں واحد اثبات تھا۔ ۱۹۲۷ء میں ریج کی معاونت حاصل کی اور ہریانہ مراٹھ کا دفعہ کیا۔ آپ نے بہار میں پرائیویٹ ریلوے کا نظام چلا جو ہند میں پہلی مثال تھی لیکن حکومت نے اس پر قبضہ کر لیا۔ متبرہ میں ہی رہا تھا کہ ملک پورس ۱۹۴۷ء میں ۲۰ مئی کو لندن میں ایک حکم دیا کہ وہ بمبئی سے قبرستان لندن میں مدفون ہیں۔



إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي مَكِّ لِنُبَيِّنَ

بِالْمُحْشَبِمْ نَزَلْنَا اس قرآن کو شبہ میں (قرآن)



حسین شہید بہروردی

حسین شہید بہروردی ۸ ستمبر ۱۸۹۴ء کو بنگالی کے قصبہ ناپور میں پیدا ہوئے حسین شہید کے پردادا کا بل میں تھے ادا ان کے دادا برصیر کے نامور تریں، افراد میں تھے۔ ان کے نانا عبید اللہ العبدی عربی، فارسی کے زبردست عالم تھے۔ بہار العلوم ان کا لقب تھا۔ حسین شہید بہروردی کے والد درگور کا اسم گرامی سرزادہ حسین بہروردی تھا جو اپنے زمانہ کے پایہ نادر بشر تھے۔ وہ سکھتہ بولی دری میں ایک نیکوئی کے ذہین بھی رہے۔ وہ سکھتہ بولی گورٹ کے جج بھی رہے۔ حسین شہید بہروردی کی والدہ محترمہ بیگم غمنا اختر بہروردی ارادہ اور فائزہ نیا بولی کی زبردست عالمہ تھیں۔ وہ پہلی سلسلہ جاتون تھیں جسوں نے سیرت کبریٰ کی کاسمائی پاس کیا تھا۔ سکھتہ بولی وریں ان میں ایم لے نازکی کا مستوفی مقرر کیا گیا۔

تصنیفات

(۱) آئینہ صحبت

(۲) کوکب ہندی

ان کی دونوں تصنیفات کا بڑی شہرت ہوئی اور برصیر ہندی دور دور تک دھم دھم مچی تھی اور ان کی دونوں کتابیں عوام میں بہت مقبول ہوئیں۔ حسین شہید بہروردی کے ماموں عبداللہ اسماعیل بہروردی بنگالی کے زبردست استاد تھے۔ اس لیے یہ بھی سیاست میں ابھرے اور اسماعیل بہروردی۔

خان بہادر حاجی چودھری محمد بخش ایم ایل سی رئیس کیٹھنار پوٹہ بہادر

آپ ان خوش قسمت لوگوں میں ہیں جنہیں قدرت نے دولت عزت و شہرت کے ساتھ ساتھ مذہبی نگاہ، قوی جہاد و دین داری کی نعمتوں سے بہرہ من کیا ہے۔ آپ حکومت کے وفادار و محکمہ کے ساتھ ساتھ ملک و قوم کے سچے بہادر تھے۔ حکومت نے ان کو خان بہادر کا خطاب دیا تھا۔ آپ نے جی کی سادگی بھی حاصل کی تھی۔ آپ نے اپنے صاحبزادوں کا تربیت میں طرح کی کمودان کے سچے مائشیں ثابت ہو سکیں۔ آپ کے پیچھے صاحبزادے مضر جمیل، رحمن، انگلیڈ سے میرٹھی کی تعلیم حاصل کر کے وطن واپس آئے۔ لہذا اپنے والد کی تمام خصوصیات سے متصف تھے۔ آپ کا اطلاق کرنا یہ تھا کہ ایک اور مل ستادہ آپ کا گریہ ہو جاتا۔ آپ نے سینکڑوں یتیموں، یراقوں اور امداد دار علیہ کی خدمت کی اور بیسیوں یتیم گاہیں قائم کیں۔ اس کے علاوہ لاکھوں بچہ کرپٹوں کو روک پکے کا آمدنی کا کاؤپر اور شیٹ آپ کے ہاتھ میں رہا۔ آپ ہر شہر و آبادی کے ساتھ اسی انکساری و بے غرضی سے ملتے تھے جو آپ کی امتیازی خصوصیت اور کاروباری خصوصیتوں کے ساتھ ساتھ طاقت اور ادا و رعایت آپ کے مہولہ میں داخل ہوتے تھے۔ آپ نے مسلم قری کی اصلاح کی اور شاہی بیاد کے رسم و رواج کے احراجات کو کم کرنے کی مقصد کی امداد پٹی و خیر کا نکاح بھی شری سادگی سے کیا۔ آپ نے جہیز میں صرف ایک جود قرآن، ایک جائے نماز اور چند پائیری لوٹ اور چند کھانا و نصاب کے کچھ کر اپنی خدمت نگار کے حوالہ کیا جس سے ان کی روکشن خیالی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری

پیر سید جماعت علی شاہ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی سید کریم شاہ تھا آپ کی ولادت ۱۲۵۵ھ
 ۱۲۵۸ھ میں علی پور میں منع میا کوٹ پنجاب میں ہوئی آپ سید احمد علی سید احمد علی سید احمد علی
 حضرت سید کریم علی (قطب شیرازی) کے والد ہیں تھے آپ کا نسب سب سے واسطی حضرت
 علی بن ابی طالب سے ہے آپ نے حافظ شباب الدین کشمیری کے قرنِ مصطفیٰ اور زمانہ اسلام آباد بھروی
 اور زمانہ اقصیٰ ہارس ہارس کے کسب علم کیا کا چند میں مولانا عبدالحق بنوگیری، المم مدظلہ العالی سے
 علمی سنت کیا مولانا احمد علی کا پوری سے بھی تعلیم کیا۔ مولانا عبدالحق بنوگیری سے بھی تعلیم کیا۔
 حدیث کی سند مولانا عبدالحق بنوگیری سے اور مولانا افضل الرحمن گجڑا دہلوی سے حاصل کی۔ سلاطین
 قیصریہ میں خواجہ عزیز محمد آبادی (چند مشرعت) کے مرید شیعہ اور مخالفین و جماعت حاصل کی۔ آپ نے
 ہندوستان میں تحریک کے خلاف تبلیغی مراکز قائم کئے سید شہید گنجی کے تحریک میں آپ کا امیر ملت کا
 خطاب ملا برصغیر میں آپ کے لاکھولہ مرید ہیں۔ آپ نے تحریک ملت میں بھی بھرپور حصہ لیا۔
 میں سلطان عبد الحمید شاہ کی اہلی پر مجاز طریقہ ملت میں چھ لاکھ روپے جمع کروائے۔ لیکن کالج
 ملت میں بھی آپ نے لاکھولہ روپے دلائے۔ ملک راقاں آپ کی بہت خدمت کئے تھے۔ پیر سید جماعت علی
 شاہ صاحب ایک دفعہ انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ مبارک صدارت کی جہت تھے کہ ان کے اقبال
 مولانا کشتعلی بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اقبال جس کے قدموں میں ہوا ہے اور کیا چاہیے۔ آپ نے کم رنگ
 ۱۵۰ روپے کی سعادت حاصل کی آپ نے لاہور میں مسئلہ میں انجمن اسلام اقصیٰ کی بنیاد رکھی۔ آٹھ ماہ
 شمس کا مدرس بنادیں یہاں آپ نے حیثیت سرپرست شریک ہوئے۔ برصغیر میں آپ کو "والد ملت" کے لقب
 سے یاد کرتے تھے۔ آپ کا وصال ۲۶ دسمبر ۱۳۵۷ھ (۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء) میں ہوا آپ کا سرور علی پور میں
 مریض صحت سے بہت زیادہ حسی پر ہزاروں مفید و شریک ہو کر شہادت دینی حاصل کرتے ہیں۔

تصنیفات ۱۱۱ غوثیہ شیعہ ۲۲، بیان طریقت ۲۲، احادیث مرسلہ ۲۲، اربعہ صادق، انکس مولود
 صلیب، تجزیہ ہائیکہ، ترجمہ دیا۔ ایک سال مسائل مدینہ منورہ پر لکھ آپ شاعری میں فراتے تھے۔

مولانا سید دیدار علی شاہ محدث الوریؒ

- مولانا سید دیدار علی شاہ محدث الوری برصغیر مسک متنازعہ محدث تھے مسک اہل سنت کے فردش کے لیے آپ نے پنجاب میں ڈراما کم کیا۔ آپ کے والد مدگلار کا اسم گرامی سید نجف علی تھا۔
- مولانا سید دیدار علی محدث ابجدہ ریاست وادی میں متنازعہ میں تولد ہوئے۔
- آپ کے اجداد شہد سے اودھ کے مظفر جگراں آئے پھر اردو منتقل ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے چچا مولانا سید تامل اور علی سے حاصل کی پھر وائی پی پی شاہ کرامت اللہ دہلوی سے درستی کی تحصیل کی۔ مولانا فقہ و معارف کی تعلیم مولانا سید ارشد حسین راہپوری سے حاصل کی آخر میں مولانا احمد علی محدث بہار پوری کی خدمت میں پہنچے جہاں مولانا موسیٰ احمد محدث سہلی اودھ پیر سید علی شاہ گڑھی قادمہ میں شائع تھے۔ مولانا احمد محدث سہلی اودھ مولانا دیدار علی شاہ کو حضرت شاہ فیصل، رحمن گنج مراد آبادی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ پنجاب میں شہید کی شاطرائی نیک کام سہرا سید دیدار علی محدث الوری کے سرپرست تھے۔ آپ نے علامہ ادریس دہلوی کے شاگردان کی میاد ڈالی اودھ نامہ آج کل کے مدرسہ میں موجود ہیں کی تصدیق و تائید کا مریضہ اسامہ بیتہ بہہ۔ آپ کے صاحبزادہ علامہ ابوالحسن لاہوری اور مولانا ابوالبرکات نے ۱۴۲۲ھ میں آپ کو آپ کے وصال کے بعد کی خدمت کا بیڑہ اٹھایا اور بھی یہ دارالعلوم علامہ سید محمود احمد رضوی کی سرپرستی میں مسک اہل سنت کے فردش میں مقیم روز جمعہ ہے۔



حضرت پیر سید مہر علی شاہ (گولڑا شریف)،

ہر صاحب کو ولادت یکم رمضان ۱۲۰۵ھ کو ہوئی۔

آپ کا شجرہ نسب ۲۵ واسطوں سے شیخ عبدالغفار جیلانی ٹٹیک اور ۳۶ واسطوں سے شیخ عبدالغفار جیلانی کے قدیم نسب تک پہنچا ہے۔ آپ علم و فتویٰ کی بنا پر ترمیمیر سیدی مجددی کے محلے میں، علم قرآن اور احادیث طریقت میں مشہور ہیں۔ ۱۲۹۹ھ میں جب محدث سورتی بہار چودھری صاحب علی شاہ سے ملے پچھلے پچھلے ترمیمیر سیدی سادہ کی ان کے دربارِ حدیث میں شامل تھے۔ دونوں اصحاب علم و فضل سے سبک اہل سنت کی زندگی و اشاعت اور تحفظ ختم نبوت کے لیے کوشاں رہے۔ آپ ۱۲ سال کی عمر میں ۲۹ صفر ۱۲۵۵ھ مطابق ۱۸۷۱ء کو کراچی میں فوت ہوئے وفات پائی۔

بقلمانیف



- ۱) تحقیق الحق فی کلمۃ الحق
- ۲) شمس الہدایۃ فی اثبات حیاتِ اسیح
- ۳) سببِ حشریاتی
- ۴) امدادِ کلمۃ اللہ فی بیانِ کلامِ حق بہ لغیر ائمہ
- ۵) انوارِ حیاتِ احمدیہ
- ۶) تصفیہ مابین شیعہ و سنی

۱۔ محدث سورتی صفحہ ۶۶۲

۲۔ محدث سورتی صفحہ ۳۲۱

پروفیسر سلیمان اشرف بہاریؒ

پروفیسر مولانا سلیمان اشرف بہاری محدث سورتی کے علاوہ میانہ میں تھے۔ علوم دینی و دنیوی پر شہری نگاہ کے سبب مل گزرتھم فیہ دینی کی سبب سے ہمیشہ بہار میں رہتے رہے۔ مولانا سلیمان اشرف بہاری ۱۸ برس میں بیرونی میر داہستان کی صورت بہار میں قلم اٹھائے۔ وہ بہار کے ممتاز سید گھڑے سے تعلق رکھتے تھے۔ تھانہ تقسیم اپنے والد شہید گھڑے سے معاملہ کی جرم بائیس صحت ہو گئی تھی۔ مولانا محمد اسحاق بہاری سے بھی مل گئے۔

مولانا بہار میں درجہ چوبی سے مشفق اور فلسفہ کا تکیہ کیا۔ بعد ازاں اپنی صحبت اگر محدث سورتی سے کسب علم کیا۔ ان کے پاس ایک سال ہی مکیا۔ اس دوران ہر حضرت کو اعلیٰ حضرت اور اصحاب کی صحبت میں لے جاتے رہے۔ حدیث کی تعلیم پر اعلیٰ حضرت نے اپنے ہاتھ سے آپ کے سر پر دستار طہیبت دے دی۔ اور بہار میں خطبات سے شروع ہو کر اعلیٰ حضرت سے بے پناہ مشفق تھے۔ اپنے استاد کے مدرسے سے جو پرومیں تدریس کا آغاز کیا مشفق الدین مینگلہ کا کالج کے شعبہ دینیات سے تعلیمیت استاد و اہل رہے۔ مل گزرتھم فیہ دینی میں ہر روز پندرہویں قرآن کا سلسلہ شروع کیا جس میں متعلمین اور اساتذہ سہا شریک رہتے۔ مولانا کی مل گزرتھم فیہ دینی سے وابستگی اس وقت گویا کمال بات تھی۔ مولانا نے اس دور کا تمام سفر بیکر میں طے کیا۔ ۱۳۲۲ء میں بمبئی کے مقام پر ابو الکلام آزاد سے حرکت مرالہت اور فریجہ گاہ پر ہمدردی کے متعلق ملاحظہ میں مولانا کو ان کی فکر سے متحرک کر کے۔ مولانا کثیر التصانیف عالم دین تھے۔ مشہور کتابیں یہ ہیں۔ امیں، النہد، امیر مسرور، شوقِ بہشت، بہشت پر طوطی، مقدمہ آپ کے علاوہ می ڈاکٹر حسن الرحمن اعجازی، پروفیسر رشید محمد بی بی و میر شہزاد، مولانا کا دعائے ۲۵، پہلی مشفقہ کو مکتوب آپ کی نگاہ میں مدد فلاح ہوئے۔

مولانا مظفر الدین بہاریؒ مولانا ظفر الدین بہاری ولد مولانا ذوقی ۱۳۱۱ھ میں سورتی کے موضع میریہ عظیم آباد بہار میں قلم اٹھائے۔ ۱۳۳۵ھ میں مدرسہ حنفیہ پٹنہ میں داخل ہو کر اور محدث سورتی کے علاوہ میں شامل ہوئے۔ ۱۳۳۵ھ میں مولانا شاہ احمد حسن سے مشفق پڑھے۔ مولانا عبد اللہ ساداتی، دودا، امیر الدین

کانپوری سے کسبِ علم کیا۔ اعلیٰ حضرت، مدرسہ صالحان برہمپور سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کو داخل برہمپور سے اعلیٰ حضرت و خلافت حاصل تھی۔ مولانا یحیٰ زکریا سے اور حضرت تیسے ۷۹ سال کی عمر میں ۱۹ عادی الآخر ۱۲۸۹ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۱۱ء کو وفات پائی۔ آپ کے تلامذہ کا علم بہت وسیع ہے۔ بیکہ مدد کے ممتاز ادیب و محقق اور مکی گزشتہ مسلم بیورو سٹی کے سابق صدر مرزا ممتاز الدین آزاد آپ کے خردمیز ارشد ہیں۔

تھما نیفت ۱۱۱۱ جاس امرتسر شہر میں بحاری چھ مہر

۲۰ حیات اعلیٰ حضرت ۲۰ مہر

۲۱ مہر حسان الخیرات

۲۲ اعلیٰ حضرت کی تصانیف کا مجموعہ

۲۳ مہر الراج فی ذکر المروج و طریقہ

۲۴ مہر اکیلی تصنیفات کی تفصیل و تفسیر ہے۔



صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

آپ ستائشہ مطابقت ۱۲۸۴ھ میں مراد آباد میں تودہ ہوئے آپ کے محدث اعلیٰ علامہ دہلوی میں شبہ سے ہندو رو بہ رہے تھے قرآن حفظ کرنے کے بعد آپ نے علم دین کی تمام سوچہ کتابیں پڑھیں اور عدد حدیث کی تکمیل فرمادہ محفل سے کن - فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے تبلیغ دین کا کام شروع کیا - مراد میں آپ کو بدولت حاصل تھا - آپ نے آریہ سماج کا ٹٹ کر مقابلہ کیا - آپ نے مراد آباد میں ماسٹر تعلیم قائم کی بلکہ ہندوستان میں مدرسہ کا جاس پھیلا دیا - آپ نے السواد اعظم نامہ بھی جاری کیا اور متعدد کتابیں بھی تصنیف فرما دیں جن میں تفسیر قرآن خاص طور پر قابل ذکر ہے - آپ نے سب سے پہلے ۱۲۹۲ھ میں سندھستان میں دہلوی نظریہ پیش کیا جس کے پیش نظر ۱۲۹۲ھ میں علامہ انساں نے صدر ترقی فطہ میں اس کا برملا اظہار کیا - ۱۲۹۳ھ میں پٹنہ کے اجلاس میں قاضی اعظم نے بھی اس حقیقت کا اذہان کاف القاضیوں ذکر کیا - تقسیم ہند کا یہ تصور مولانا نے ۱۲۹۳ھ میں اپنے مقالہ میں مدباہ پیش کیا آخر کار ۱۲۹۳ھ میں مسلم لیگ نے لاہور کے سالانہ اجلاس میں قرارداد پاکستان منظور کرن - آپ نے ۱۲۹۴ھ میں شارس میں اٹلیا مستی کا اعتراض منعقد کیا - جن میں یونیورسٹی کے تمام جیہ علامہ نے شرکت کی - آپ کے تلامذہ میں مندرجہ ذیل علامہ مشہور ہوئے ہیں - (۱) مفتی احمد غفران ۱۲۹۴ھ میں کرم شاہ لاہوری ۱۳۰۳ھ مولانا لد اللہ نعیمی ریدی ۱۳۰۴ھ مفتی محمد عمر نعیمی ۱۳۰۵ھ سید محمد ابو البرکات ۱۳۰۶ھ مولانا بکر نعیمی ۱۳۰۷ھ مولانا حبیب اللہ محدث ۱۳۰۸ھ مفتی محمد حسین نعیمی ۱۳۰۹ھ علامہ شاہ احمد لدائی -

آپ کے تلامذہ نے پاکستان میں بھی مدارس کا جال بچھا دیا جن میں جامعہ نعیمیہ لاہور اور دارالعلوم نعیمیہ کراچی خاص طور پر قابل ذکر ہیں -

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ میں اس دور کے عظیم ترین فاضل نے وفات پائی -

(مضامین سید علی از سلسلہ علامہ رسول سیدی ص ۶۶)

علامہ ابوالبرکات سید احمد شرعی

مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد شرعی بن سیدہ بیگم علی شاہ بن سیدہ محبت علی شاہ دہلوی
اور میں تولد ہوئے۔ آپ کا پس منظر سادات دہلوی سے ہے۔ آپ کے باپ ابو احمد شہید سے تعلق ہے۔
آپ کے استادوں میں علامہ عبد اللہ علی دہلوی ہیں۔ دیگر اسلامی علوم و فنون کی تعلیم آپ نے علامہ سید سلیمان الدین
مرزا آبادی سے حاصل کی۔ علامہ دہلوی نے آپ کو مدرسہ مرزا آبادی سے سند حاصل کی۔ علامہ دہلوی نے حضرت علی مرزا
احمد دہلوی بریلوی سے آپ کی خلافت و امامت لی۔ علامہ دہلوی والد صاحب کے انتقال کے بعد آپ نے
دارالعلوم حزیں الدین کا انتظام سنبھالا۔

تصنیفات | مناظرہ توحید، فتح المسیم، میار المقادیر، دیکرنا الخلیف، ملاحظہ قرآن تامل و تدبر
کی کہنا۔ آپ کا وصال ۱۰ جنوری ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہوا۔

تذکرہ علامہ سید احمد کاظمی | آپ کے خلیفہ درگاہ اکرم گزلی سید محمد زکریا کاشمی تھے۔ آپ اپنے
درس و کلام میں علامہ دہلوی سے تولد ہوئے۔ آپ کا نسب حضرت امام زکی کاظم سے منسوب ہے۔ اس
لئے آپ سادات اہل بیت میں سے ہیں۔ آپ نے مدرسہ بحر العلوم شام و جامعہ دینیہ تعلیم حاصل کی اور اپنے
بھائی سید محمد عظیم کاشمی سے بھی درس لیا۔ دستار بندی کے وقت حضرت شاہ حسین شرعی کچھوچھو صاحب
مراد سید سلیمان الدین مراد آبادی اور علامہ دہلوی سے رشتہ خویشیاں بنائی۔ آپ نے قیام
پاکستان کے بعد مدائن میں مستقل قیام پذیر ہوئے اور مدرسہ قرآن و احکام پر تامل و محنت سے درس دیا جس سے آپ
شہید مجروح سمجھے گئے تھے۔ آپ نے مدائن شہر میں مدرسہ عربیہ اور دارالعلوم کی تباہ کاریوں کو دیکھ کر عظیم متان
مدرسہ میں تبدیلی کر دی۔ آپ نے اپنے بھائی کے دسبہ حق پر بیعت کی۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ سے
زیادہ ہیں۔

مولانا مفتی سید محمد فضل حسین آزاد بہار

علامہ مفتی سید محمد فضل کا نسب نامہ

”مفتی محمد افضل حسین بن میر سید علی بن میر سید محمد علی بن میر سید حسین علی بن میر سید محمود علی
سید محمد افضل بنسب پندرہویں صدی کے موصوفہ بریلوی علیہ صوبہ بہار میں ۱۲۴۰ھ بمطابق ۱۸۲۳ء میں
ولادت ہوئے۔ آپ علمی مہارت کے چشمہ و چراغ ہیں۔

علوم اسلامیہ کی تحصیل

آپ کے علمی سہارا مولانا محمد صبر الرحمن آزاد صوبہ بہار، اشرفیہ مدرسہ بریلوی، اور جامعہ مدرسہ
مطرح اسلام بریلی میں ملایا۔

اساتذہ اکرام

مولانا محمد امین ککری، مولانا محمد ابراہیم ککری، مفتی محمد ابراہیم مستی پوری، مولانا مفتی ابراہیم
محمد علی ککری، مولانا اصغر علی مظہر ککری، شیخ محمد شمس الدین آزاد مفتی محمد الحسین رامپوری، مولانا
شمس الدین، علامہ محمد حسین رامپوری وغیرہ

شعبان ۱۲۵۵ھ بمطابق ستمبر ۱۸۳۹ء میں جامعہ مطرح اسلام بریلی سے سندِ تعلیمت حاصل کیا اور
بریلو آباد، گڑھ سے مدرسہ کا انتظام و سرپرستی میں پناہ لیا۔

تدریس

جامعہ مطرح اسلام بریلی میں مصنف افغان، پیر، بزرگ، شیخ محمد رفیع، مولانا اور مفتی محمد
عبداللہ بریلوی، مولانا محمد رفیع فیض آباد سے شیخ محمد رفیع اور مفتی محمد رفیع سے مسلک رہے۔

بیعت و خلافت

۱۲۵۷ھ بمطابق ۱۸۴۱ء میں مولانا محمد رفیع رضا آباد کے دست پر سلاسلِ قادریہ میں بیعت
ہوئے۔ ۱۲۵۹ھ میں بیعت سلاسلِ طریقت کی اجازت و علامت ملی۔

۱۲۶۰ھ میں سید صاحبزادہ مسلم بیگ بن شہریت اختیار کیا تھی۔ آپ ۳۰ برس تک کے مصنف ہیں۔

چند مشہور تلامذہ

نبیرہ علی حضرت مولانا دیوان رضا خاں بریلی و مہر علی حضرت مولانا اختر رضا خان بریلی
 مبلغ اسلام مولانا محمد ابراہیم خواجہ بریلی مولانا مفتی محمد حسین ساقی ایم اے سکھر و سدھ مولانا
 مولانا لدین لدی و چند مشرعیہ مولانا محمد احمد خٹوی مدرس دارالعلوم احسن انکسارات حیدرآباد

اولاد

آپ کے تین صاحبزادے ہیں: بچہ کبلی رضا، سید تمجید رضا اور سید محمد احمد اور دو صاحبزادیاں۔



حضرت سید شاہ نعمت اللہ ولیؒ کی پشین گوئیاں

سید نعمت اللہ شہر دہلی اور دہلی میں تھے وہ بڑا بزرگ تھے۔ ان کے تبار و نسب
سلطان محمد غوری کے دور میں ہندوستان وارد ہوئے اور ایسی میں سکونت پذیر ہوئے۔ ان کے دادا سید
شرف علی شہنشاہ پھیل کے عہد میں منصب تہہ بڑل کر کے سے اٹھا کر دیا تھا۔ ان کے والد سید علاؤ الدین
ان کے عہد طفلی ہی میں فوت کر گئے اس لیے ان کے دوست راجہ خاں نے شاہ صاحب کی پرورش
کی۔ تبرہ بیک کی عمر میں تمام غلامی سپردگی میں طاق ہو گئے۔ شاہ صاحب اللہ عفو شاہ صاحب راجہ خاں وفات
پا گئے۔ خان خاں شاہ اچھا اور مری اور بہت جان کو آپ سے شریعت حقیت تھی۔

ایک زمانہ تھا کہ شاہ نعمت اللہ ولیؒ کراڑا کے کشف و کلمات کا بڑا شہرہ تھا۔ احمد شاہ سپہ نے
شہرہ میں ان کی خدمت میں ان کے مرید شیخ حبیب اللہ جنیدی کو میرٹھس الدین علی کے ہمراہ دیکھلی سا کر
دھار کیا اور ان کے ذریعے ان کے ہاتھ پر سیت لکھی۔ شاہ صاحب نے اپنے مرید ملا قطب الدین کرانی کو
اپنے مکتوب کے ساتھ احمد شاہ کے پاس بھیجا جس میں احمد شاہ کو احکم الشاہاں شاہاب الدین احمد شاہ
دلہا خطاب کیا۔ اس وقت سے احمد شاہ نے اپنے نام کے ساتھ ولی کا اضافہ کیا پھر خواجہ مال الدین
سہانی اور مولانا سیف الدین سہانی کو شاہ صاحب کے پاس بھیج کر درخواست کی کہ اپنی اولاد
میں سے کسی کو وہاں روانہ فرماتیں اور عوام کو حافی فیض بخشیں لیکن شاہ صاحب نے اپنے اکلوتے
فرزند شاہ خلیل اللہ کی جدی گوارہ کی بجائے اپنے بڑے شاہ دراندہ کو روانہ کر دیا۔ پناہ پر جب وہ
احمد آباد وید کے قریب پہنچے تو احمد شاہ نے ان کا دھانڈا استعمال کیا اور جس جگہ ملاقات ہوئی تھی
وہاں مسجد تعمیر کر کے اس جگہ کا نام نعمت آباد رکھا جو اب بھی قائم ہے۔ شاہ دراندہ کو کہہ کر کہ اسٹانچ
کا خطاب دے کر اپنی لڑکی ان سے بیاہ دی اور انہیں حضرت بشہ نواز گیسو حارث اہان کی اولاد پر
قرینت دی۔ حبیب شاہ نعمت اللہ کا وصال ہو گیا تو ان کے بیٹے شاہ خلیل اللہ بھی اپنے دو فرزندوں
شاہ حبیب اللہ اور شاہ حبیب اللہ کے ساتھ بیدر بیچے۔ شاہ حبیب اللہ اور شاہ حبیب بھی احمد شاہ

دل انداز کے بیٹے شہزادہ علاء الدین بھی کی لڑکیوں سے بیاہے گئے۔ شاہ غیل کے بارے میں وہ بدعیش
 بھی یکساں کر رہا ہے وطن واپس پہنچے گئے وہ سری پیکر وہ دکن ہی میں فوت ہو گئے۔ آخری بدعشت
 دروغ ہے ان کا انتقال ستر سالہ عمر میں ہوا ان کے متروکہ پر محیط شیرازی نے خطاطی کی تعلیم اس کے
 قریب لکھا تھا کہ ان کا "اس کا ایک ہفت صحت تعمیر ہوا۔ علاء الدین بہمنی کے بعد میں جب شاہ
 حبیب کا انتقال ہوا تو اس کے بعد ان کے چھٹے بھائی شاہ حبیب اللہ سہارہ ہوئے جنہیں سلطان ابراہیم
 بھی کے بیٹے سلطان بہاؤ الدین نے مخالفت کی تاہم قید میں ڈال دیا لیکن وہ قید سے فرار ہو گئے۔ بدعشت
 قتل ہوئے احمد شاہ دہلی نے نزدیک صوبہ کر کے شاہ نعمت اللہ کی کاٹھار مقبرہ تیار کر باقیہ
 شاہ نعمت اللہ نے پیشین گوئی کے طور پر فارسی میں دو ہزار اشعار لکھے جو عربی بھرت
 چور سے ہوئے۔ عہدِ سلطان کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ ساری کی حکومت سرور سے
 تہذیب رکھ کر گئے۔ جس سے گھبرا کر لڑکوں نے ان کے قیدی کی اشاعت پر پابندی لگا دی تھی بلکہ
 حقیقہ کے آثار پر پھر اس کی اشاعت منع ہوئی لیکن اس کے باوجود شاہ صاحب کے اہلای اشعار
 مسلمانوں کے دل میں محفوظ رہے۔ وہی میں ان کے چند شعر ترجمہ کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔

۱۔ پارینہ قصہ شوم ز تار و ہند گیم است و قتل بدیم افتاد اندامہ
 پرانے قصے کو چھوڑ کر ہندوستان کے پیش آنے والے واقعات بیان کرتا ہوں۔

۲۔ صاحب قرآن ثانی میر آلی گورکھی شاہی کشن داس شاہید ہوں ظالم نہ
 صاحب قرآن ثانی احمد شاہان گورکھی کی بلا شہادت ظالم نہ ہوگی۔

۳۔ پیش دشا کو اکثر گسہ و جگہ بننا طر گم می کشد یکسر آن طر ترکیاہ
 وہ پیش دشا کو محض ہوا کر رہ گئے در ترکیاہ طر عمل چھڑ دیں گے

۴۔ رمز حکومت ایشیائی آید بغیر ہوں حیدر سکر رندر و منور حاکمانہ
 ان سے حکومت مل جانے لگی اور انگریزوں کے ہاتھوں میں آجائے گی۔

۵ بعد اسٹورڈ پر چنے بارہا میں چاہیں جاپان تیو یا بدر جنگ دوسری
 اس کے بعد دس دہائیوں کے درمیان جنگ ہوگی جس میں جاپان فتحیاب ہوگا۔
 ۶۱ سرحدیں مابین جنگ باز آئیں۔ صلح کنڈرانا مسلحیت نقصان
 دونوں لڑائی حتم کر کے سائنسہ صلح کر لیں گے۔

خودکشی کو بپا پرسلطانی تم کر کے کے یہ جاپان نے دس کے خلاف ملان جنگ کی اور دسوں
 کو بھل کر ان سے صلح ہو گیا۔ جنگ میں دوسری سوری پڑے کو گرفتار کر لیا گیا۔
 دس نے شلہ میں جاپان سے صلح کر کے اپنی سرحدیں جو کر لیں

۷۱ طاہرین و قحط بکھا کر دوسرے پیدار پس کوشاں بدر ہر جا لڑائی جانت
 ہر میدان طاہرین پڑے کلا اور قحط سے سلطان مقرر امیں بن جائیں گے۔

۸۱ ایک تدریک کر پور دلا لڑائی مت جاپان تباہ کر دیک نصف نالانہ
 ایک قیامت کا لڑائی آئے جس سے جاپان کا چھٹا صدر تباہ ہو جائے گا۔

خودکشی میں جاپان کے دشمنوں کو لڑائی اور لڑائی میں تمامت جبر زور پڑا۔

۹۱ تا چار سال جنگ، قدرہ غری فاتیح الف بھر دوسرے خاصانہ

اس کے بعد روپ میں چار سال تک جنگ عظیم ہوگی جس میں نکتان دھوکے سے جنگ پڑ جائے گا۔

۱۰۱ جنگ عظیم، شدتیں عظیم ساند ایک صدی ایک تک باشندہ جابہ

اس جنگ عظیم میں جس عظیم ہو گا اور ایک کے لڑائی دیکھ جائیں تلف ہو جائے گی۔

خودکشی پہل جنگ عظیم ۱۱۱ ایک جنگ کو شروع ہوئی اور لا قریب جنگ کر لڑائی کر کہ منت پڑی

چار سال بعد ہوئی۔ ہر نی کی تحتی تی رپوش کے مطابق اس جنگ میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ

سے زیادہ جانی نقصان ہوا۔

۱۲۱ انکھار صلح، شدتیں صلح پیش مندی، مستقر نہ، شدتیں صلح دوسرے

نظاہر میں ہوگی مگر صلح پانڈارہ کوئی حکم دوسری جنگ عظیم ہوگی (جو ہوگی)

۱۳۱ نیا ہر کرش لیکن تباہ کنڈرانا جیم صک کر دوسرے لڑائی

دونوں ہلے ہر خاموش ہو گئے مگر دوسری جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اور انگلستان

اور جرمنی کے درمیان لڑائیاں ہوں گی۔

۱۳. دکن کے جنگ جاپان جاپان میں آغاز ہوا۔
 جب چین جاپان سے لڑا تو اس وقت ایرانی بھی آپس میں لڑ رہے تھے۔
 ۱۴. پندرہ سالہ جنگ دکن آغاز ہوئی۔
 پہلی جنگ عظیم کے اسی سال دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی جو پہلے سے زیادہ بڑی تھی۔

۱۵. دوسری جنگ عظیم ۱۹۳۹ء سے شروع ہوئی اور ۱۹۴۵ء تک ختم ہوئی۔

۱۶. اعداد ہندیاں ہم ادھتہ وارہ باشندہ۔
 ہندو جنگ میں انگلستان کی مدد کے لئے لاکھوں فوج بھیجے گئے۔
 ۱۷. آکٹوبر ۱۹۱۷ء میں اسلام آباد میں ایک سازش ہوئی جس میں

۱۸. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔
 ۱۹. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔

۲۰. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔
 ۲۱. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔

۲۲. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔
 ۲۳. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔

۲۴. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔
 ۲۵. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔

۲۶. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔
 ۲۷. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔

۲۸. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔
 ۲۹. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔

۳۰. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔
 ۳۱. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔

۳۲. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔
 ۳۳. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔

۳۴. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔
 ۳۵. اسی زمانہ کے مشہور اہل حقہ مشہور رہا۔

- (۱۳) بے تاج بادشاہ اس شاہی کنگدہ والی امرکنڈہ لڑائی الجھ پھسلانے
بے تاج بادشاہ محکمان کی گئے اور اصل احکام جاری کر دیے گئے۔
- (۱۴) از رشوت و تباہی و فساد و فتنائے تاریکیاں باشند (احکام مقررہ
رشوت و تباہی اور فساد و فتنائے تاریکیاں سے شاہی احکام سرحد تاخیر میں پڑ جائیں گے۔
- (۱۵) عام قلم نالوں و نا رہبر گزالی خداوں بر سر خرابی و عیوب و الہانہ
عام قلم سے بیزار رہ جائیں گے اور نا پوی عقل کو ماتم کریں گے۔ تاوان مریاں و غیر مریاں
- (۱۶) از انصاف و عدالت و شریعت و حد و انہی مجرا و اصول و مسایات
امت مسلمہ سے و احباب قیام سرزد ہوں گے۔
- (۱۷) شفقت پر سرور ہی تعلیم و روئیری تبدیلی گشتہ و شد و فتنہ و زمانہ
شفقت پر سرور ہی اور تعلیم زمانہ کے فتنہ کے سبب بے لونی میں ہیں جائے گی۔
- (۱۸) ملت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
محبت و رحمت و شفقت پر جہتے گی۔
- (۱۹) بے پردگی و بے پردگی و بے پردگی و بے پردگی و بے پردگی و بے پردگی
بے پردگی اور بے پردگی کا دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۲۰) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۲۱) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۲۲) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۲۳) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۲۴) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۲۵) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۲۶) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۲۷) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۲۸) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۲۹) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار
- (۳۰) از خیر فروش باشند و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات و صفات
مستطیبت و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار و دود و اسرار

(۳۲) مسلم شہر گشتہ قاتل شود و حیران از دست یرو ہندوں یک قوم ہندوانہ ہندوں کی ایک نیزہ ہندو قوم کے ہاتھوں مسلم مارے جائیں گے۔

(۳۵) اور ان شود برابہ جاندو جان مسلم خوشی شود دانہ چوں عمر میکانہ

مسلمانوں کی جان و مال اذیل ہوگا اور ان کا خون مدی کی طرح بہے گا
۳۶ برکس ای برآید در شہر مسلمانان قہر کند مسلم بر ملک نصیبانہ
اس کے برکس مسلمانوں کے شہر پر بھی ہندو قتل کا قہر ہو جائے گا۔

۳۷ از قلب ہنگ آبی فوج شہر نداری قہر کند ہند بر شہر جابرانہ
پنجاب سے ناری خارج ہو جائیں گے اور ان کی جائز پر مسلمان قاتل ہو جائیں گے۔

۳۸ شہر عظیم باشد عظم ترین حقش حد کو چاکری باشد نہادند
سب سے بڑا اس کی شہر حق ہے گا اور ہر گھر میں کر پا ہے گا۔

(۳۹) رہبر مسلمانان در پردہ یا رانیال اعدا داند باشد از جہر قاجرانہ
مسلمانوں کے رہبر و پندہ دشمنوں کے دوست ہوں گے اور چپ کر کاروں کی مدد کریں گے۔
(۴۰) این قصہ بین الیہ بن افش و زن شریفین سار و ہندو ہندو مقتوب فی زندہ
یہ قصہ دینیوں کے درمیان ہوگا اور ساری دنیا ہندوؤں کی مذمت کرے گی۔

(۴۱) ماہ محرم آید یا تیغ با سکلون سہ مند مسلم اس دم اند ہم جاہانہ
محرم میں مسلمانوں کے پاس طاقت آجائے گی اور مسلمان جاہل و احمق کریں گے۔

(۴۲) بعد اس شود چو شوش و یک ہند پیدا عثمان نہایت دم یک عزم فارینہ
اس کے بعد ہندوستان میں شوش برپا ہوگا اس وقت عثمان نہایت عزم و ارادہ کرے گا۔

(۴۳) ہر جمعیب اللہ صاحب قرآن بن ملکہ گنبد ہر ہف اللہ شمشیر ارمیانہ
اللہ کی طرف سے جمعیب اللہ صاحب قرآن اپنی تلواریں سے نکال کر جہاد کرے گا۔

۴۴ از مازان ہر محلہ در دیک چوں مرقد ہر محلہ ہندو شہر و الہانہ
سہ جہ کے بہادر فیروں کے خوف سے مرقد ہندو سے گھٹنے جھکاؤں گے۔

- ۴۵) لعلبکند، پھر محمد رفیع شمشاد متحرک قوم نکالنا باشتند تاحمد
 یہ چیز شمشاد اور کلونڈ کی طرح وقلدات فکر کریں گے اور حق تو یہ ہے کہ مصلحت تو یہ قیام ہوگی۔
- ۴۶) بیکاشترند فقال ہم کیا ہوں ویری فتح کنند انہماں کل ہند علاقہ
 افغانی، کوئی اور ایرانی علی کو قوم ہندوستان کو فتح کریں گے۔
- ۴۷) اکشتہ شدند اعلیٰ جزاء رینا وایاں خان نماید اکرم از مطغیر خالقام
 دشمنان دین باد سے جایش گئے اور دین، سلام کا علیہ پرچھا۔
- ۴۸) رگ ششش مولے قیام کیسہ پور سسٹم شد ہنادر لعلبک آس بگاد
 ٹھانڈی کینہ پور بیا سلمان ہر جانے گا جس کا ہم گ سے شروع ہوگا اور پھر فوجی ہشت ہر گس
- ۴۹) خوش می شد مسواں زلف وکل یڈاں کل ہند پاک باشند از رسم ہندوز
 خدا کے فضل سے مسلمان قوم خوش ہو جائے گی اور ہندوستان ہندو رسم و رواج سے پاک ہو جائیگا۔
- ۵۰) بچوں ہند ہم بہ عزیز نسبت خوب کردو جمہور، بے گرد و جنگ بے توبانہ
 ہند کی طرح بے سب کی قسمت و سب ہوگی اور شری علی جنگ چھڑ جائے گی۔
- ۵۱) آک دو لعلب کہو کہو تم ایک خلیفہ کردو ماحظ مانا باید برالغ مفسرہ
 امریکہ بے لگام ٹھہرے کی طرح ہوگا اور دوس انکستان پر حاکم رہے گا۔
- ۵۲) ہم شکست خوردہ مانا بزرگ سید کوتہ نادر، اور ہم ملک جہانان
 برتری دس کے ساتھ مل کر تیش اسلحہ تیار کرے گا۔
- ۵۳) کاہانت جہاں کو نقطہ مد نماید والا کہ نام ویاہ شش باشد مرغان
 انگلستان حضرت اسی سے مل جائے گا۔
- ۵۴) اقور بر حبیب باید ہر دم خطاب اکند دیگر نہ سرفرد شد برطرہ و ہیانہ
 اسے حبیب سے سزا دے گی نہ ہر دم قرار پائے گا بلکہ سزا اٹھائے گا۔
- ۵۵) دیا غراب کردہ باشند بے ماناں گینہ منزل آخرتی انار و زناد
 بے ایمان صادی دنیا کو تباہ کر دیں گے اور خود بھی جہنم کے نذر ہو جائیں گے۔

نوٹ: ایسی شہاد کی بنیاد پر لاڈ کر دینے کی مباحث ممنوع قرار دی گئی۔

منظوم شجرہ

اب

شجرہ زری الواسطی از حضرت علیؑ آئید ابو الفریح واسطی
 عدد الواسطی جگرہ کا سونچ شجرہ جگرہ میں طرح سیرا شاہ کے سداری پیش کیا گیا
 نام غل سبز دین بھیری داد بہار مار سب سب ستری
 طہیکر اصل ثابت از شجرہ انبیاست فرشتہ گزشتہ از ستریں چرب چھری
 آن جسم انبار کہ قتل است در شمش زینت از سترہ حلقہ پاکیزہ گھوڑی
 آن دھڑی کہ بر بدلی او مکی دم ہر دوا و رسول سالی میاں کڑی
 فرزند ابوست ماس الوہا حسین فرود وہ حیدر شہادت شادری
 تبارک آن کہ کرم آن حسین بود ابو نعیمہ و شہرہ کرم ستری
 تیرہ شہید صحت اسرار الی بیت پیداست از سترہ شانی حیدری
 خیر کہ شد بر سترہ الی شالی شہر کرم شکر شہرہ دوسے دلائی
 سترہ محمد اکبر جہاں را طوق کرد فکریہ وہ دایہ نسیم صوری
 صحت علی کہ ہمد عالم پناہ داد کمرل شاد است منافی تیری
 سترہ حسین شہرہ الی الی کرم سترہ روح القدس کندہ از سترہ کرم تری
 سترہ علی مرآئی کا دلین شمش خاک برلقی یافتہ از سترہ شمش برتری
 سترہ حسن کہ از سترہ سید است کسب سادہ از سترہ کرم شتریں
 سترہ علی کہ شجرہ شمع جمع داد سارو کباب شجرہ شمع شتری
 طارما الی بہار سترہ الی خلق تھیکر وہ تحفظ دلبا صوری
 سترہ قمر کہ سرور عالی مست ہمد وہ بزم ہمیشہ کرم گھری
 تیرہ سترہ کہ سرور انیم شترہ کرم نہ دھکے آئینہ دل بکری
 چھپے کہ وہ بہانہ حجاز کالی او یک شجرہ چشم حیرانی کرم چھری
 سترہ حسین شمع وہ وہ شریف ہند پرانہ ابھی از سترہ شتری
 فادو آن کہ شجرہ فرود جسم ط چوں موسم صدم صامت لہرہ لہری
 دلا جگر الی سترہ واسطی کرم شترہ اکاب ورا انعقاد بے نقش کرمی

شجرہ زہری واسطی از حضرت علیؑ تا سید الوہاب فرج واسطی

نسب نامہ عظیم بطور قصیدہ از سید سرفراز علی خاں شاہ

میں ہوں بنیاد بنزویاں پیغمبری
 مری ہمارے قرب یہ گسری
 وہ غلہ جس کی اصل میں ہوں کبریا
 شائیں خدہ کی ہیں ناچرنا پیبری
 دفتر میں ان کی خاطر ہر بار برتے زہری
 روق فرستے محمد پاکیزہ گوسری
 شوہری ان کے چہرے صد فرزد خان
 لعلی رسول مافی پہلے کو زہری
 ولہ نای کے عباس کمال ماحسینؑ
 مدلیئے خلیاں کی چتر پہلے شادری
 تہجد میں کے شمول کچھ حد میں اجری
 جن شامیں صاف میاں شتاب حیدری
 عیسٰی شیریں نام الاستال و صری
 شیریں کو مارتے تھے نہ نئے ولادری
 تھاجن کے غول پاک میں خولی پیگری
 کہتے تھے کہ گد یہ بدشاہ عسبری
 سید صبیح شمس لوان مکر منت
 مروتی ہی کے کہتے ہیں قدی کاوری
 سید علی قرآن جو مشہور عام تھے
 ہوتے تھے ان کے ائمہ کا پیغمبری
 سید شمس جواد بی بیات کے بہرے
 کہتے تھے جن سے سیارہ و شتری
 سید علی کہ دشمن خود یہ بہت کو
 دیکھتے تھے دغا میں اپنی ہادی
 شاد و بن ہار شمس خلق زہری
 دہیتے تھے وادشاہ و گد اور چہری
 سید مکر کہ سرورہ کا دستم تھے
 دابہ قدس نامی گاہن تھی زہری
 قدیم ہوم چڑا تھے اسم فرسے
 کہتے تھے جن کد رہے کاکے باگری
 مالی جناب شیدائی وہ ذکی ششم
 کسی کا ملک ان سے کہے لاف پیگری
 سید حسن مستب دد گاد تھے
 جو توڑ دیں اردوں سے سند گدای
 دودوہ کہ دشمنی فرما چہرہ می
 بڑا باقاہم دیکھ کے ان کی دلاوری
 سید ابوالعزیز کہ جو ہندوستان میں آئے
 کچھنے ہوئے علی کی طرح تیغ حیدری

منظوم شجرہ طریقت اشرفیہ

بآحمد علی و حسن یک کیش	نہایت و صفات با سائے خورشید
خدیجہ نسیرہ و خاندانہ	یو آند غنیل اند محمد محمد
پیر سرف بود و در حاجی شریف	باستان و احمد محمد طیف
نظام و سراج و علاء و وقید	بستان، مبین، قطب و فرید
محمد بنده بہا جی و محمد زین	با شرف و راق و شاہ حسین
بشاو بہا یک گوہر زاد	برادر با احمد بن مستح و مراد
بلقد سناء بشاہ نیاد	بشاو کرک علی پوراد
کہ اسمش پر شاہ اشرف حسین	الہی جان لودی خاضعین
بتا قی فیض شمس الحسن	با احمد بر شاہ نعیم یک ظن
طوبہ چشم بہشت	خدایا بکن
بر پیران بہشت	درم یا کہ حکیم

نوٹ:

جناب شمشاد علی اشرفی صاحب	شجرہ طریقت
دقہم کے استاد ہیں۔ پیر رحمت اللہ مائل	شمشاد علی
ان کے اسکول کو جا کر میں نے دیکھا کہ ان کے	سید شاد علی
کو صاحب نے پایا کرتے تھے۔ یہاں سے	برادر شاہ
میں گئے ہیں لہذا سائل اشرفیہ کے مرید	شاہ حرمین
ہیں اور بارگاہ بنگلہ میں اس وقت	
ابن کا فیض عام جاری ہے۔	

را کتب اشرفی صفحہ ۴۰۹

برادر محمد مصطفیٰ

مد خطہ ہوشیہ صفحہ ۲۶۷، ۲۶۸

منظوم نسب نامہ ار سید نجم الحسن نجم (مصنف)

بطرز قصیدہ علامہ سید عبد الحلیل زیدی الداعی بلگرامی

سید ابراہیم الحسن کہ چکا سار دار
سید علی سمود سے دیا میں بے نیکر
سید محمد زین سے اولاد باگہ تھا لقب
سید محمد سارو کر حضرتوں کی جانی تھے
سید محمد زین سے ستمشیر آباد
ابو الفتح ابراہیم تھے دیبا میں مامور
تھے خزانہ سید سیادت میں مامور
سکھوں میں جو خواب میں سید الدین پانچ
سید محمد ماجری اگر بہت ادریں
سامک کے بیٹوں کے برائے نام تھے
سید شاہ جلال تختہ دس مآب تھے
سید عباس الدین تھے دائرہ الفتاد
بدر نامہ دم میں تھے پلے شاہ کی طرح
یہودوں اسم تھا دھنی جیل تھے
سید گار شاہ تھے دنیا میں مالکان
سید ترکی صوبے عام تھا صوفیوں
سید احمد کوہ کی مصروف جہل گئی
سید کریم تھے سکسیر بالکل یار تھے
سید میر سائخ کے سارہ قاندہ

ابنہام دیا کرتے تھے سارے فطری
ہر جنگ میں عیاں تھی ایک شان عیدی
ہر جہاد میں دکھا گئے ہیں دلاوری
رہیں تھی جن کو سیادت تہ ویدی
تھی تھی جن کے نام سے کون کو فخر تھی
فتح کا شان تھے گویا مظہر سی
ہند سے شادیا تھا ہر شہر کا فخری
موتہ پر جن کے کہتے ہیں ماکس ہادی
تسمیر کی بہار کی مستی فطری
مشہور تھے دیار میں اولاد عیدی
دوب معلال میں تھے وہ شہر صدری
سوپرست سے تھا پشہر آساہنگری
جب کے تھے تھی تھک دیکھی تو نگری
غیر سے کہہ سکتے تھے کہ ہر جہادی
ابن علی تھے آخر تھے ولاد حیدری
جسکی مینا سے کسب کیا ماہ شہری
جال کی نہیں لکھ تھی بروی کی تری
تھی موم سی زری میں بھی شان برتری
تھے ام اسمیٰ تقدس ساسانی

منظوم فارسی نسبتنامه محمد جمیل انصاری ایوبی حنفی مجذبی سیدانی مدرس مدرسه عالیہ کلکتہ

محمد جمیل بن محمد احمد	زین العابدین بن محمد
میرزا محمد جبار دینا چهری	میرزا محمد جبار دینا چهری
رحیم و کریم اللہ شیخ دانی	رفیع و الہ الفتح و مہم غوث دانی
و پرورش عید بن محمد حسن	بر محمد اللہ ابن محمد اللہ
ہم آئی ہاشم و خواجہ محمد سعید	پس آئی محمد قادری اکبر فرید
بر محمد الہی بن محمد	بر محمد اللہ بن محمد
و ابی محمد و ماہ با شریف	عبد الملک ابن خواجہ شریف
جسم او ابن شیخ اسماعیل دانی	ابو الفضل ہاشم بن محمد است دانی
محمد رشید مفسر و صریح امام	پس آئی محمد خواجہ محمد اللہ نام
زاوہد الیوب انصاری است	آن محمد اللہ کہ شیخ اسلامی است
بد مذکرہ شیخ ذبیحی بکال	نسب، را در شہر است دانی
علی و محمد و احمد و محمد	آن محمد اللہ بن محمد مشہور
ہست ابن الیوب آخر سخاں	علی جعفر و شیخ منصور دانی

فنا یا آباء الصادقین

در سج و من آئینہ داریم را محمد انصاری مدرس

۱۹۱ تا ۱۹۲

تذکرۃ الہیاء بطورہ، و اہل بیت رسالتی تذکرۃ النبی

محمد، شیخ امیر علی شونی سال ۱۳۲۵ھ

۴۰ حکم عدالت انصاری ایوبی حنفی ہروی (مترقی ۱۳۳۵ھ)

مصنفہ منازل السائرین و الکلام

باب ۳۲ "شعرا و تربیت"

شعرا و کھینچو

بیتل کھینچو

یہ انصاف اور حسن امت تھا اور مستقل تعلیم کا وہ محمد عثمان کے فرزند تھے۔ مولد مسکن موضع (سلاطینہ) کھینچہ تھا۔ ۱۲۴۲ھ/۱۸۲۶ء میں ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ پندرہ سال کی عمر میں ضلع اسکول مرگبر سے میٹرک پاس کیا۔ ۱۲۵۵ھ میں مولوی کے کالج مرگبر سے آئے۔ ۱۲۵۶ھ میں پٹنہ کالج سے بی اے کی ڈگری لی۔ ۱۲۶۰ھ میں مدرسہ ضلعیہ اور قانون کے طالب علم تھے مگر کس نہ کر کے اسی سال رشتہ ازدواج سے منسلک ہو گئے۔ ۱۲۶۳ھ میں ڈی اسکول فار بیکس گئی میں تین سال تک مدرس رہے۔ پروفیسر کیم، لارن ان کے عزیز تھے وہ اسی کو نکلتے دے گئے جہاں وہ سینی کا لیٹ اسکول میں مدرس ہو گئے۔ ۱۲۶۸ھ میں واپس مرگبر آئے۔ اور جس کے بعد آپ جہڑی آئی، اسکول میں مدرس رہے اور چھ سال تک وہاں درس و تدریس میں بہک رہے تھے۔ بعد ازاں ایس اے ایس ڈی اسکول چھوٹی بیا میں تاحیات درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۲۸۶ھ/۱۸۷۰ء میں آپ کا انتقال ہوا جس وقت مسلسل شام کی حیثیت سے روشناس ہو رہے تھے اس وقت اسٹریٹوٹ کی شہرت ہام عروج پر تھی۔ بیتل ان سے متاثر ہوئے میرزا و کے بیتل کی پلیر و قیہ خاتون موضع امرتہ کی رہنے والی تھیں وہ بھی ایک اچھی شاعرہ تھیں اور تھیں ان کا تخلص تھا نور کے طور پر چندا شمار ملاحظہ ہوں

مدا لکتی بنامیا و قریبہ کولہ دم ہفتا بھر گلش میں گل کے سونے لے دل و پر کرنا
تاشا کاوہ نام میں چلے تراکتے بر مسل تاشا کاوہ نام میں تاشا مختصر کرنا !

کھینچو

بدو لاسلام نام تھا اور بد تخلص۔ مولوی عبد الغنیب کے صاحبزادے تھے مولد مسکن موضع کھینچہ۔ دیگر مراٹے مرگبر تھا۔ ۱۲۶۳ھ/۱۸۴۷ء میں ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم مولد جرم شمال صفحہ ۲۳۹ برہم شمال صفحہ ۲۴۰

گھر پر برقی سائڈ میں بڑی کچی عکاسی میں آئی اے کر کے ظہر پور کالج سے فائیس میں پڑے
آئریک۔ بعد ازاں قسطنطنیہ اداروں سے مسلک ہو گئے۔ شاعری میں عینیں بیکر مرنے سے اصلاح کی اور
دنیا کے ادیبوں کی یادیں جو گئے۔ شاعری میں نیم ترنم سے غزلیں سارے انداز و تحسین حاصل کرتے تھے۔
۱۲ درمضان ۱۳۱۲ھ ۲۲ مارچ ۱۹۹۵ء کو انتقال ہوا۔ مدفن دو بجوئے شاہ مظفر پور اور
صبح اٹھ بجے یادگار چھوڑ دی۔

فرد کا ایک شعر

دے غریب دور سے کچھ فکر جنت ارے ڈال دادہ کر ہم کی بھی جانی

مضطر لکھینیوی

محمد سعید بیگم گرامی تھیں۔ در مصر تھیں۔ دولت آباد کا نام پیدا ہوئی۔ مرنے تک لکھینیوی
مؤرخ پروردگار تھا۔ ولادت ۱۳۱۲ھ ۲۲ مارچ ۱۹۹۵ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی مکمل ہوئی۔ مکمل ہو کر
فتح سکن کے میٹرک کمرٹ اوپن سے کیا۔ مکمل ہو کر ۱۳۱۲ھ ۲۲ مارچ ۱۹۹۵ء میں مکمل ہو گئے۔
۱۳۱۲ھ میں بی بی جے کالج کالج پور سے آئی اے پاس کیا۔ کچھ دنوں محکمہ میں سرکاری ملازمت
کی۔ مکمل ہو کر کالج سے فارغ ہو کر کالج کی ڈگری کی حد تک سرائے، اور پھر دہلی میں مؤرخ پروردگار
سپہل کے ملازمت میں وکالت کرتے رہے۔ ۱۳ سال کی عمر پر ۱۳۱۲ھ ۲۲ مارچ ۱۹۹۵ء میں انتقال ہوا
مصر کے شاعری کا شرق وراثت میں پایا تھا۔ عین بیکر مرنے، حافظہ شکنی پوری ہمدی شہر پوری اور
سید حسن کی صحبتوں سے مصر کے شاعر گرامی ہو کر باہر چلے گئے۔

ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو

اہل دیار کو کسی اس دن مضطر ہے پوچھ دوست کو مدت حساس دہریہ میں دیکھ

نشاؤ لکھینیوی

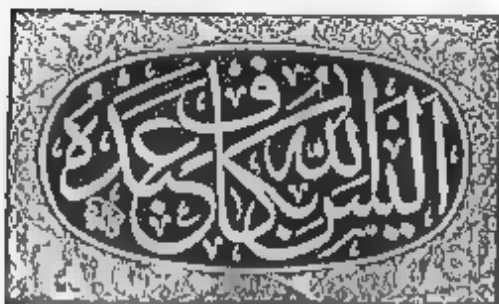
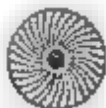
میداد حسن ام تھا اور نشاؤ جمشید حکیم سعید محمد اسماعیل کے چھوٹے فرزند تھے۔ ان کے
بڑے بھائی حکیم رحمانی مانا پر پٹنہ میں پھر دو واقعہ کے لئے حکیم ہیں۔ آپ کا مولد و مسکن لکھینیوی تھا

۱۲ بزم شمال ۱۳۱۲ھ ۲۲ مارچ ۱۹۹۵ء

ولادت ۱۲۵۵ھ/۱۸۳۸ء میں ہوئی ابتدائی تعلیم گھر پر ہونے لگئی اپنی سکول صبرتی اسکول کے
 طالب علم تھے۔ ۱۲۸۵ھ میں انتقال کر گئے۔ آپ اپنی لکھی ہوئی کتب کے ساتھ ساتھ
 خود کے اشعار ملاحظہ ہوں

قوم پاکس عالم میں جو سکھ دے سکا
 وہ اس لئے سکھوں میں سکھوں کا سکا

اگر ہے کچھ خدائی میری وہی دیکھنا افسانہ کائنات
 یہی تو ہے ہمارے کبریاں بنا کے تجھ کو دکھانا ہے



سید محمد نجم الحسن نجم نو نگیری

(شعرو نسب ص ۲۵۳)

امام سید محمد نجم الحسن ہے اور تھکس کلم والد ماجد کا باہم گرامی سید محمد مد الحسن تھا آپ
چندکے اندر اندر دو دنوں میں سے عجب نظر میں رہا و بہت جیسی واسطی صاحبی ہیں نجم نو نگیری کی ولایت
مہروردی سے لے کر کوٹلی تک ساری طرح کے دیہات میں گھومے ہوئے تھے۔ جب ہر چار سال کی ہوئی تو ان کی ولایت
ماجدہ پہنچے۔ وہیں سنی ہرگز منفردیت میں تھا کہ گنیمت اس وقت ان کے چہرے میں تھا کہ شمس الحسن
جیسی کی عمر صرف نو سال کی تھی۔ والدہ کی وفات کے بعد نانی عزیزہ سیدہ سائرہ عاتقہ نے دونوں
حمود و سال ماسوں کی پرورش و پرورش کی ابتدائی تعلیم گانف کے پڑھائی اسکول میں ہوئی جہاں
ان کے ساتھ میں موری سید و سیم الدین اور سیدہ لال گردی شامل و گریں۔

بعد ازاں اپنے انا اعلیٰ سیدہ علیہ الرحمہ نو نگیری کی زیر کفالت پورہ مسلح اسکول میں تعلیم حاصل
کی جو اس زمانہ میں صوبہ بہار کے بہترین اسکولوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ ان امان کے انتقال کے بعد
۱۳۱۰ء میں مشرقی پاکستان ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ ۱۳۱۰ء میں رحمت آباد ڈال ان اسکول
ڈھاکہ سے پیش کیا کہ ڈیوٹی میں پاس کی جاں ان کے استاد اکرم محمد سید صاحب الہدیٰ دیر
سید حفیظ الرحمن و مہر کسری علیہ السلام مہروردی اور ششما صاحبہ امیں س علیگ اور سید حسن و صاحبہ
مفسر محمد ماسوں سے آخری کلاس تک لائے گئے تھے جہاں پروفیسر مسیح اقبال (سید شاعر
اند پروفیسر سید سید کے اندر کے استاد تھے جو کوئٹہ کا گورنر پلاننگ طور پر کنگ کیا ۱۳۱۰ء
میں سرکاری ملازمت پر بحال ہوئے۔ ۱۳۱۰ء میں خطوط ڈھاکہ کے بعد کوئی مستقل ہوئے ۱۳۱۰ء
میں شاہ کا حکمرانی امتحان امیں لے امیں پاس کیا۔ ۱۳۱۰ء میں دہلی سے آڈٹس اکیڈمی

تاریخ میں صفحہ ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱

کڑی ہے اعلیٰ درجہ حاصل کی۔ وہ عرصہ میں دہلائی حکومت میں آرٹس آفیسر کے عہدہ پر مقرر
ہوئے۔ آج کل بنگلہ آرٹس، زکوٰۃ و عشر، اسلام آباد سے منسلک ہیں۔

انہوں نے چار رہائشی عمارتیں بنائی ہیں اور شاہری میں عذیب خاں سے استفادہ
حاصل کیا ہے۔ ان کا ایک کتاب انگریزی نطریں کا مجموعہ جو ممتاز آباد پاکستان ۱۹۶۰ء میں دیکھ بھال
کے کام سے ہو کر مطبعہ عام پبلیشنگ ہے۔ بقیہ تین کتابیں زیر طبع ہیں۔

(۱) خلاصہ عرب (۲) گل و گلستاں (۳) اسے گھوڑی آف سیرٹی (گلدستہ انساب)

نمونہ کلام

(محترم سید عباسی علیہ السلام: آبرنگ پر مضمون تصدیق)

”آبرنگ“

آبرنگ جلتی رنگ ہے لعل کا ایک کتاب	رد وادو لعل کا ہے مضمون انساب
ہر شعر ہر حرف کا دل پہ لگا ہے نقش	ہر ایک حرف مرصع گویا کھن کتاب
ہیام آشتی ہے اتحاد عہد تو بھی	راوی کی داستان ہے کہ قصہ جناب
موت پر دھنسنے ہیں روئے گئے ہیں اٹک	مکس حیات انوں ہے داخل نصاب

انوار صبح کا ہی تخم سحر نصیب

شب کو سحر میں دیکھو اور صبح ہوئے نصاب

(سید نجم احمدی سحر و جہیز)



وَاللّٰهُ يَبْعَثُ رُسُلًا فِي كُلِّ اُمَّةٍ

دماغ د بڑی کا شعر ہے

کوئی ناموشاں پرچھے لا، سے قاصد تاویلا
تخلص دماغ ہے وہ عاشق ہی کے دل میں رہتے ہیں
تخلصیں۔

تخلص میرا سحر ہے مجھے ہیں برکت دہر کے

بیس دہ دماغ حرم شوق کے من میں رہتے ہیں

محمد رازی حافظہ بر سحر میر ۱۹۹۹



قرنیکھروئی

شید قرنی لڑی نام قرنکس تھا۔ سید شارا احمد بنار گھروئی کے صاحبزادے تھے۔
مولدہ مسکی گھروئی (دو گھیر) تھا۔ اردو فارسی اور عربی میں مہارت تھی۔ جو بیوی تھوڑا کرتے تھے ایک سچ
میں طلب کرتے تھے۔ ہر میروالی شفا داد کون رکھا تھا۔ چنانچہ لڑکیوں کا ازدحام ہوتا تھا۔ ۱۲۹۹ء
۱۲۹۹ء میں انتقال فرمایا۔ صاحب فکر و شہسوار سن سے بھی دلچسپی تھی۔ ایک طبیبہ رسالہ مشکوٰۃ القرآن
درستیاں ہولہ ہے۔ علامہ اقبال کی نظم لنگہ جلاب لنگہ کے طور پر نظم کی تھی۔
لہرہ کے دعا شمار حاضر چلا ہے

ایک بھر بات نہیں آئی ہے ابان کی ب کشمکش میں ہے پڑی جان مسلمان کی اب
علم و ایال ہی تہ نصرت دیا مگر نہ خود لاکھ کھانے پہ بھی اللہ کے نہ دے کچھ ملو

حافظ مشکئی لہریؒ

ابو نعیم حافظ احمد عبداللہ ام تھا۔ حافظ تخلص۔ آپ کا مولد مسکن موضع
شکلی پور ضلع گجرات ہے۔ ان کے باا اہل وادہ آباد کے تھے جو مسلمان تھے۔ متوالی تخلص
گھروئی لڑی اردو اور فارسی دونوں زبانوں پر مہر رکھتے تھے۔ شعر و سخن سے دلچسپی تھی اور عربی
بھی کہہ دیتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد کوئی ہجرت کی جب ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۵ء میں انتقال فرمایا اللہ کے
عز و کرامت لای حامی محمد عباس ہے جو شرف آباد کو کراچی میں قیام فرماتے تھے۔ دوسرے صاحبزادے پریشی
دہارہ میں سکونت پذیر ہیں جو کے عہد تہذیب ان لکھنؤ میں اردو دوسرے لکھنؤ میں علی گڑھ میں علی گڑھ میں
ایم ایس ای ایچ ڈی عہد شہزادہ اردو فارسی گھر یوں اور سیٹی پڑھتے ہیں۔

حافظ مشکئی لہری کے چند اشعار خود کے طور پر ملاحظہ ہوں

شوق اللہ سے اپنا خود آرزو کا آئینہ رکھتے ہیں وہ چشم تماشا ل کا
دست ناکار گدول ہے رہے حافظ کبھی میں بھی جی لطف ہے جہاں کا
جناناں اسس دنیا کر جنت خواجہ سلسلے سے سوئے زمینا ام

۱۔ بیہ شمال صفحہ ۲۴ ۲۔ بیہ شمال صفحہ ۲۵ ۳۔ سلم شعور بہار طبع اعلیٰ صفحہ ۲۳۸

۴۔ بیہ بیہ گلیاں بہار نثر حوری صفحہ ۱۹۳ ۵۔ صفحہ ۲۹۸

حسرت نثمائیؒ

سید عبدالغفور صوفی نام تھا اور تحصیل حسرت مرحوم سید عبدالغفور کے فرزند تھے۔ موضع چروہر
مجاہد پور موضع مظفر آباد آپ کا وطن تھا۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۲۲۵ھ بمطابق ۱۸۱۰ء میں ہوئی۔ سنہ ۱۲۸۵ھ
مجاہد پور ہوائی اسکول سے میٹرک پاس کیا۔ سنہ ۱۳۰۵ھ میں ہندوئی مدرسہ ٹی سے آئی کے کیا۔ سنہ ۱۳۲۵ھ
میں کلکتہ مولی وریٹی سے اردو میں بی۔ اے سرکاری مدرسہ سنہ ۱۳۲۵ھ میں مدرسہ میں اسم کیا اور وہ پھر
میں اہل آئے۔ سنہ ۱۳۲۵ھ میں داری میں ایم اے کیا کچھ عرصہ جامعہ کلکتہ میں ٹیچر رہے۔
پھر کلکتہ سنٹرل کالج میں مدرسہ تک دینی و دنیاوی کچھ عرصہ رہے۔ سنہ ۱۳۲۵ھ میں مشرقی پاکستان ہجرت کی
اور ڈھاکہ لہذا مولی وریٹی کے شعبہ اسلامیات کچھ عرصہ رہے۔ آپ کے اکثر صحابہ رسائل و جرائد میں چھپتے تھے
حیات کے دفاع کی وجہ سے آپ ڈھاکہ میں سنہ ۱۳۲۵ھ میں ۲۴ سال کی عمر میں قصاص کر گئے۔ آپ کو
شہر و سن سے گہری دلچسپی تھی۔ انہد میں محمد حسین دسر حاجی پور سے اصلاح و سہاراں علیہ رحمت
ملکوتی سے مشورہ سخن سنیے لگے اور یہ سلسلہ تا دم حیات قائم رہا۔

خود کلام

ادب پر ہے ستارہ قتال
لے کر جھنڈا نزار آسمان کا دیکھ
دیکھتے نفس میں چہرہ کفارِ گستاخان
نفس کس اسی نے اپنے دماغ پر نظر کا دوق

حس سے حسرت ہے دہلی کی
یہ صدمہ بیاں تیار رنگاں نہ ہو
حب آنکھوں کی میرا کہیت گستاخان
مطلب یہ تھا کہ کوئی اور دماغ نہ ہو

مظہر کاظمی

تبدیل نظر سے نام اور خبر تھیں تھا آپ کے والد کا نام سید رحیم الرحمن تھا اور بڑے کا لال کا نام سید رحیم الرحمن تھا آپ کے خالہ اس کے کوٹہ غازی پور میں مہر چاہہ اور رنگ پور

۱۔ برصغیر ۱۹۵۲ء تا ۱۹۵۴ء کے دوران میں پاکستان میں ایک نیا اور منفرد معاشرہ پیدا ہوا۔ یہ معاشرہ جس کا آغاز ۱۹۴۷ء کی آزادی پر ہندوؤں کی ترقی کے منصوبے، دستور، تعلیم کے شعبہ کے وجود، بلور شدہ اذیت خنماؤں کی فکرمیں مریں کے زمین کو کار سے دور رکھ کر کھنڈے کے درختوں کی تعلقات تھے ان کے ایک ایک ماحول سے لگا کر تھے۔

دہلی میں آباد تھے۔ فارسی چھ صدی سالہ مسعود غازی کے نام پر آباد ہوا تھا۔ آپ کے مہذب الاملا غازی پر در قاسم لڑکے سے بعض مکانی کہ کے مغلزار باغ شہر میں آئے۔ امام بادی جگہ سے اپنی تعمیر کردہ مسجد کی امامت تقرر ہوئی کہ۔

امام دہلوی جگہ کی شادی انی احسن پیدہ (سارن) ہمسید شاہ حسن دہسید کے عاوان کے ایک بزرگ میرزا غلام کے معزز و عیش سالوہ میں مولیٰ تھی۔ میرا لڑکے یہ مشہور و عام بادشاہ مگر سادہ و عادی ہمسید میں مل شان احمد سید عبداللہ کے صاحبزادے تھے۔



عاجزہ صدیقی دا شیخ حسین محی نام اور عاجزہ تخلص تھا۔ آپ شیخ محمد حسین صدیقی کے بڑے
 فرزند تھے۔ اور فاضل کٹریم وغیرہ آقا مولود الدین، انور موسائی، کراچی کے دارالاسلام وحید الحق صدیقی
 کے حقیقی برادر تھے۔ شیخ حسین صدیقی کے دادا افتخار الدین حسین نے حال مجھے میں کے دادا دارود
 نسیم اللہ خاں دہیشی شعل پور ہستی پور روہنگہ، اس خانوادہ کے محدثین اعلیٰ تھے۔ آپ کا سلسلہ
 نسب حضرت ابوکر صدیقؓ سے جا ملتا ہے۔ "عاجزہ" کا خاندانی خطاب اب سرحدکے ہر جگہ پر مشہور
 ششہن پور (سمن پور) روہنگہ آپ کا مولود نسیم تھا۔ حاکم شادی ملا شعل حق پور زاد ملیم آبادی
 کی دفتر سے ہوئی تھی مولود وقت ہوئی۔ عاجزہ کا انتقال ۱۳۸۵ھ میں ہوا۔ پورہ عاجزہ کو خود
 سہل سے خاص نگاہ تھی۔

فرز کلام۔ جب سلام پہلے سکر کے لئے	دل شمع حریف مدعا کے لئے
آسان سے بھی ترک رکھا ہے	ہم فریب ہی کو دہا کے لئے
دروہی دوا کرے گا آپ	کون منت کرے شعا کے لئے
عجب ہی بحر کے علم کو طبام	و قلع ہوں میں تیری جفا کے لئے
اور عی کر ہی جب ہننے دلتے	میری تخصیص کیا جفا کے لئے

عاجزہ صدیقی شاہ محبوب عالم نام تھا۔ وہ عاصمی تخلص شیخ پیر نظر محمد رحیم بن عبد العزیز
 مولانا زبیر الدین کے فرزند تھے شیخ پیر نظر محمد کی شادی شاہ افضل بن شاہ عبداللہ شہید بن محمد رحیم
 شاہ دہلیک رحیم بن محمد رحیم کی صاحبزادی سے ہوئی تھی عاصمی ماوریا پالی نسبت سے آقا، قاضی
 کی مولادین باندہ پالی نسبت سے فاروقی ہیں اس لیے کہ عاصمی کریم جگہ کا سلسلہ نسب حضرت مولود
 سے ملتا ہے۔ ملاطین وقت لے تہہ شاعری کے طرز پر جاگیر میں جو کافیاں لکھی تھیں۔ اس میں موضع چند پر
 دہلی ساری اکا کافیاں بھی تھیں۔ دور روزہ نامہ کے سبب یہ خاندان جبر سے شعل پور کے پیران پور میں آسا
 چند شاہ خجہ جگہ پیران پور میں دفن ہیں۔ عاصمی کی ولادت کا سال ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء تھا۔
 آپ کے مولود حکیم شاہ نصیر اللہ، سید اللہ اور عزت اللہ لے آپ کی تربیت کی۔ آپ ایک اچھے
 شاعر تھے۔

ماہِ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء قریب صفحہ ۶۲ ماہِ جمادی الثانی ۱۲۹۵ھ

سید محمد حسن بخاری بلیاوی

(فقیر و نسب صفحہ ۲۴)

سید محمد حسن بخاری کے سر پر شاہی سید شاہ مسیح الدین بخاری کی ولادت طالع جرم میں پہلی
مئی اور وفات طالع اللہ میں پہلی۔ بڑی دینا ضلع موگنگیر میں ان کا سربراہ مرجع خلافت ہے۔ وہ اردو
فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔ ان کا تخلص حسن بخاری تھا۔ یہ سید علاء الدین شطری
کی ساقی پشت میں تولد ہوئے تھے اور سید محمد حسن بخاری ان کی چھٹی پشت میں پیدا ہوئے۔ سید
شاہ مسیح الدین بخاری کی فارسی مثنوی کا ایک مجموعہ اور اردو اشعار کا ایک مجموعہ حاتقاہ میراب
بھی موجود ہے۔

سید محمد حسن بخاری کو شاعری کا فی دوست میں عدل ہو ہے۔ وہ مولفہ کے ہم معنی ہے
یہ اور ان سے درجہ تعلقات رہے ہیں۔
فرد کلام صفحہ ۲۴ پر دیکھیں۔

اول دست سید محمد حسن بخاری بلیاوی

۱۔ سید محمد محمود حسن

۲۔ سید پروان حسن

۳۔ سید یاسین حسن

۴۔ سید لبریز حسن

۵۔ سید محمد مراد حسن

۶۔ سید شریف حسن

نوٹ ۱۔ سید شاہ مسیح الدین حسن بخاری کا نوٹ کلیم، شجرہ و حوالہ ص ۱۶۹ پر ملاحظہ ہو۔
(مترجم)

ط ۱۲۴ شم ۱۳۴۲ تا ۱۳۴۳

قدیم افغانستان

افغانستان کا قدیم و مشہور پہاڑ تھا جو اصل کابل کے صوبہ، ام صاحب، و گوتہ کے کائنات تھا گیا تھا۔ جب مریخیوں کا حکومت تھا تو اس علاقے کا نام مریخیوں کے لئے تھا کہ لفظ "ریا" سے ہے۔ یہاں پہاڑ ہے جس کا نام مریخیوں کے لئے تھا کہ لفظ "ریا" سے ہے۔ یہاں پہاڑ ہے جس کا نام مریخیوں کے لئے تھا کہ لفظ "ریا" سے ہے۔ یہاں پہاڑ ہے جس کا نام مریخیوں کے لئے تھا کہ لفظ "ریا" سے ہے۔

معدود عالم میں وقت بہت دور ہے کہ وہ۔
 بنیاد ایک مقام ہے جہاں کے لوگ بہت پرست ہے اور میں شہر توں کی پرست کرتے
 اور وہاں کا بادشاہ ہے جو ہمیں یہ شہر عظیمی کہتا تھا۔
 سفیر العلوم ملک پر خزانہ کی لکھا کہ۔

وہ بادشاہ صبا و صبا صبا

تو پتو اسام میں صبا شہر کا نام بدلتا ہے (البلدان صبا) یہ نام کہ ہندو کش
 کے اطراف میں مریخیوں کے شہر کے نام سے ہے۔ وہاں پہاڑ "شیر" ہے۔ مشرقی افغانستان میں
 "شیر" کہ لفظ کہتے ہیں اس طرح یہ شہر "شیر" اور "شیر" کہ لفظ کہتے ہیں اس طرح یہ شہر
 "شیر" سے "شیر" کہ لفظ کہتے ہیں اس طرح یہ شہر "شیر" اور "شیر" کہ لفظ کہتے ہیں اس طرح یہ شہر
 موجود تھا جہاں آوازوں کا قدیم قومی شہر "شیر" کہ لفظ کہتے ہیں اس طرح یہ شہر "شیر" اور "شیر" کہ لفظ کہتے ہیں اس طرح یہ شہر
 ہیں ہر باد پہلے اور کوشام سے مریخیوں کے چلتا رہا تھا۔

اس کے بعد نام اند بھی ہیں اور "شیر" کہ لفظ کہتے ہیں اس طرح یہ شہر "شیر" اور "شیر" کہ لفظ کہتے ہیں اس طرح یہ شہر
 صوبہ کے لوگ اور کوشام سے مریخیوں کے چلتا رہا تھا۔
 جسے "شیر" کہ لفظ کہتے ہیں اس طرح یہ شہر "شیر" اور "شیر" کہ لفظ کہتے ہیں اس طرح یہ شہر
 مریخیوں کے چلتا رہا تھا۔

فاصلیان | وہ بد مذہب کاپیتھی وادی تھے وہ مشنریز میں جا لگائے گئے تھے۔ وہ ۱۴ سال کی مسافرت کے بعد ۱۳۳۵ء میں ٹانکن سے واپس آئے اور ۱۸ سال کی عمر میں مر گئے۔ فاصلیان شہر سے دریائے سندھ کے ساحل تک پہنچا اور گنجا را، پشاور، جنوں اور حلاں آباد کے ساحلوں پر لکھا۔ اس نے حلال آباد میں عجمی کو قلم بند بھی دیکھا جہاں کو قلم بند کی قبر واقع تھی۔

جوانے سنگ | وہ ایک چینی مذہب تھا اور بعد مذہب کاپیتھی کا تھا۔ وہ تاجاری حکمران تھے۔ ان کی طرف سے شہر یا مشنریز میں مساحت کے لیے مقررہ علاقہ شرقی، افغانستان پہنچا۔ اس وقت شاہان ہمالیہ میں گولاس یا سہارا مقرر تھا۔ اس کے قمر کی وسعت کا یہ عالم تھا کہ ہندوستان میں تربیت یعنی عربیہ پہاڑ کے شمالی ساحل لنگا سے قندھار اور ایران تک پھیل رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک محمد رسا کے قمر میں شامل تھے جس کا نظم و نسق وہ چلانا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ محمد رسا کا نام دشاہ ہست نام، محمد یون جہاں کو قلم بند کا صاحب (۱۳۰۱) اور کو قلم بند کا حصار (۱۸۰۸) تھا۔ محمد تھا۔ اسی شہر میں کو قلم بند کا مقدس دانت اور جسے سہارک بھی محفوظ تھا۔

فتوحات اسلامی

مرد بن جریہ البکری کے مطابق حضرت عمرؓ کے مار میں سیستان شہر میں فتح ہوا تھا۔

اس سال قندھار بھی فتح ہوا تھا۔ ۲۳ھ میں کنہدہ ایران تک عربوں نے فتح کر لیا تھا۔

۲۴ھ میں حضرت عمرؓ نے شان بن ابی العاص غسانی کو حرمین کا حکمران مقرر کیا جس

نے اپنے نیچے جہان مکہ کو عربی سے کشتی کے ذریعہ ہند کے ساحل پر بھیجا جس نے چند گاہ تھا۔ در بیان

گجرات و کوئی سنی، پھر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں کے دوسرے بھی بنی مغیرہ میں، اسامہؓ، عمری رشتہ کے

ذریعہ دیبل (مدک) بھی پہنچے۔ فتح نے بدھ بنی بیہود (گجرات) پر بھی حملہ کیا، اس وقت ملک

رائے سندھ بن سیلا پانچ کے ۲۵ سال حکومت کرتے گذرے تھے۔ جب حضرت معمرؓ شہر دیبل کا

محاصرہ کیا تو ریدہ بنت جحک، پھر بنی مغیرہ اس جنگ میں شہید ہو گئے۔ جب حضرت عمرؓ کو اطلاع

میں تو جنگ سے منع فرمایا۔ حضرت عثمانؓ کی حلاوت میں شہر میں حضرت عبداللہ بن عامر بن کثیر

سیستان میں اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کرمان میں اور حضرت بشار بن مسعود کرمان اور خیال تھیں

بہن کے ساتھ کچھ میں لہر پکڑا رہے تھے۔ حضرت علیؓ کے مدد میں حضرت ثامر بن جابرؓ اور حضرت

عاصم بن مرہ عبدی پہنچے۔ کچھ دنوں کے رہنے کے بعد ان میں کہہ دیا کہ تار بچ گیا۔ اور لشکر میں بکری کا

مردوں کو گرفتار کیا پھر کرمان واپس آ گئے۔ ۲۶ھ میں حضرت معاویہؓ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن

سوار عبدی ۳۰ ہزار سوار کے ساتھ کیا کرمان پر حملہ آور ہوئے لیکن وہ جنگ میں شہید ہو گئے اور

اس لشکر کو شکست ہوئی بعد ازاں یہ لشکر کرمان واپس آ گیا۔ اسی ہی وقت کے بعد خضاع عرب

اس علاقہ کی بہم میں اختیار کرتے گئے۔ اس کے بعد حضرت راشد بن عمرو مدینہ کے لیگان سے

مذہب، مدینہ کی مدینہ کے راستے واپس آئے جس کے کرانے میں ۵۰ ہزار کی فوج تھی۔ پھر

کوٹھیر بن پناہ پر آپ شہید ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت شان بن مسلم شہر میں ایک ہمد راہیں

کے باوجود شہید ہوئے۔ ۲۷ھ میں حضرت ابو الاشعث مدینہ کا مدد دینا کے جنگ کے بعد

حضرت پر قہر کر لیکن طرانی میں رہی چکر شہید ہو گئے مامی کے بعد ان کا بیٹا حضرت حکم بن محمد بن
کے دان سے لیکن چھ ماہ بعد واپس ہو گئے۔ ان کی جگہ پر اپنی عری، اپنی عیادت میں تباہ کی طرف سے
سندھ کے والی حضرت ہشتہ میں سندھ کا ایک صاحبانوں در جہد ہوتے باجی چو گیا اور راجہ
داجر کے خلاف برسرِ بیکار ہو گیا تھا۔

فتح قندھار و بنہارا | بلا ذری قزاق البدان میں رقم طراز ہے کہ حضرت ویرج بن زید حضرت معاویہؓ کے
عہد میں راجستان در قندھار پر فتح کر لیا۔ سترہ میں یزید بن معاویہؓ کی وفات کے بعد عربوں نے
کے دربان، قندھار کے لیے رستہ کشی شروع ہوئی، حضرت عبداللہ بن زیدؓ کے عہد خلافت ۲۳ھ تا
۳۳ھ میں سرور بن حبیب دفع آئے اور تنگ و عدلی کے بعد مدحی واپس لیا۔ عبدالملک بن مروان
کے عہد میں عربوں نے مدح کر لی تھی۔

عہد مدحی زیادہ ۵۴ھ میں ۲۴ ہجری لشکر عرب کے ساتھ آسمندی کے جنوب میں ہند
پر حملہ کر رہے لیکن بائیں خاتون ملک بن گئے، اٹاکھ درم سالارہ خراج دینے پر بعد اسد ہر کر
مدح کر لیا۔ سترہ میں حضرت سعید بن حضرت عثمانؓ عہدہ موم خراسان کے دان مقرر ہوئے۔ انہوں
نے دہانے ترکو پاد کیا اور بنامہ کو فتح کیا۔ اس جنگ میں حضرت قیس بن حضرت عباسؓ بھی شریک
تھے جو بعد میں قندھار میں شہید ہو کر مدفن ہوئے۔

راجہ رائے سہاسی سیستان کا، و شاہ نیروز سندھ پر حملہ قذرا قذرا و راجہ رائے سہاسی
دشمنی ہر شہدہ اس کا مقابلہ کیا اور وہ کی جنگ میں کام آیا۔ اس کے بعد اس کا قتل رائے سہاسی
تخت پر بیٹھ اس کا بیڑا مہا راہی من تھا اس کے بعد پشت پٹی بن۔ یہاں پہ وزیر مہاراجہ
محمد قمار و جہر بن گیا۔ اس کے دور میں سندھ کی سرحد لغمان اور شیرینک تھی۔ اس کے سترہ میں قتل کو
سندھ میں مل گیا تھا۔ وہ ۱۰۰ سال حکومت کر کے ۶۶ھ میں ۶۶ھ میں ویتا سے وطن ہوا۔
اس کے بعد اس کا بھائی یعنی رچ کا بھائی راجہ چند ۶۶ سال تک حکومت کر کے ۶۶ھ میں فوت ہوا۔
وہ بدوہ درم کا پیر تھا۔ راجہ براسی چچ کا چھوٹا بیٹا تھا جو بعد ہر کے نام سے مشہور ہوا۔

(الملك والملك بن معاویہ ۵۴ھ)

(تاریخ الخلفاء ۱۶۹، ۲۳۹ھ)

ملتان

ملتان دنیا کا قدیم ترین شہر ہے یہ جتنا قدیم ہے اتنا ہی عظیم ہے۔

ہبوط آدم حضرت آدم کا ہیوط انسانی مہضین جزیرہ سراندیب (ملتان) پر ہوا جہاں پیار کی پرل پہ قدم لگاؤ آدم تمام مذاہب کے پیر کا دل کے لیے مقدس ہے جہاں ہر شمار نامورین زیارت کے لیے ہر سال ہجرت ہوا ہے اس کی توثیق حضرت علیؑ امام، قرآن، امام جعفر صادقؑ کی روایات سے ہوتی ہے یہی ہے پیر اہم العقیدہ اہل بیت (ع) ۱۲۷۹ھ کے نقل کیا ہے:

وفي الحديث ان ادم اُهبط بالهند على جبل سراندیب واهبطت حواء بجدة وابليس اللعين عيسان والحيتة باصبيان

یہ حدیث میں ہے کہ آدم ہند میں سراندیب دنگا کے پیار پر اتارے گئے اور حوا جتہ میں اور ابلیس عیسان میں اور سانپ اصغیان میں:

تیسرا دلیل ملتان کا قدیم نام تھا جس کی تصدیق جہانگیر کے ایک امیر خان جہان نور لکھائی کتاب "مراۃ الافاضل" سے پرانے الفاظ میں کرتے ہیں:

یعنی جنت ہند جس نے کے بعد حضرت آدم "ہریو سراندیب" دنگا، میں حضرت حوا جتہ میں شیطان ملتان میں، سانپ برلن یعنی اصغیان میں اور ہندوستان میں اترا اور ملتان کو سب سے پہلے اعلان آدم نے ہی آباد کیا۔

ملتان میں تیسرا دہائی میں آباد ہونے میں اکثریت سفیدیوں کی تھی۔ دوسرا جتہ راکت کی اطلاع سے تھا جو بعد میں راکت "یا جٹ" کہلایا۔ مہضین کے مطابق دس ہزار قبل مسیح آریائی لوگوں سندھ میں آباد ہوئے تو انہوں نے ملتان کو آباد کیا۔

تیسرا دلیل ملتان کی طبعی صفت تاریخ پنجاب، رشتہ ۱۸۳۳ء کے مطابق حضرت لوطؑ کے ملتان کے وقت ملتان آباد تھا۔

ملک وید جتہ راکت نمبر ۱۲ کی مدد سے ملتان کے مشرق و مغرب دونوں طرف مستند تھا۔

پہلے صدی ہجری کے دوسرے عشرے میں غیر لغزوں کے جاہلین نے ملتان میں اسلام
کا پیشہ سہا اتھا۔ ملتان میں گردیزی سیدوں کا ایک خاندان آباد ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد کہڑ
میں قریشیوں کا ایک خاندان قرازم سے آکر آباد ہوا تھا جس میں حضرت بہا الدین زکریا سال
توڑے ہوئے کئی مرتبہ شیخ جلال الدین تبریزیؒ ملتان میں حضرت زکریا ملتانیؒ کے یہاں رہے۔
شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے دادا شیخ حسن طاہر ملتان میں تحصیل علم کے لیے آئے اور ابتدائی
تعلیم مکمل کرنے کے بعد شریفیہ گئے جہاں سادہ میں مشرق کا دارالعلوم دیوبند تھا۔ اسی لیے
شاہجہان بادشاہ نے مالگہ کا عظیم و حرمت کے لیے عربیہ جہاں کے عالم دین طاہرین کو بلوایا تھا
اور حضرت شاہ سلطان کشمیریؒ کو اپنے شہزادہ شہان کا آئینہ مقوی کیا تھا۔ ملتان کے سلسلے میں ایک
شہر مارچی حیثیت رکھتا ہے۔

چہار میسر است متحد ملتان
مگر دو مگر ما، مگر دو گورستان

ملتان

خطہ پاکستان ملتان دسند	ہست تصویر عرب در ملک ہند
سہتہ ریختان و مختلف نگر	جلوہ خاکر مجاز آید نظر
یاد کند ملکان ہر نقل و ہند	ایں زمین اذ فیض شرب بہر ہند
از خواہم اشتریں آیم بہر حید	یاد می آید مرا سوارے نعمت
ہیں کہ مدنی بیان حق پرست	دورج و صاف جہانقا حضرت است
اہل ملکان در حلقہ بے نیاز	سارہ دل شری زبان ہماں راز
نایہ نامہ است بہر ایں زمین	نقشہ پستہ ایں قاسم بر جہیں
در ممالک فتنہ و ہندوستان	لوہیں گہرا و ہر اسلامیان
ماہہ است دیں سوزین اولیاء	قبیلہ مقصود ارباب سفا

ایں مقدر سرنگ عالمیہ کو گوار

ادبر اسے مفسر لی معجزہ داور

(استادان)

سید شاہ یوسف گردیزی

سید یوسف جمال الدین محمد یوسف گردیزی شمسہ میں گوردیزی محلہ ہمسہ جو غزنوی کے قریب واقع ہے۔ آپ کے والد عابدی، لڑاچہ اور عمار سیدو تھیں۔ آپ نے پچیس ہی میں والد کے دوسرے مقامات سے لڑنے کیے۔ آپ نے تعلیم حق کے لیے تلخ، بھلا، سرتنہ اور تاشقند کا سفر اختیار کیا۔ والد کے انتقال کے بعد آپ جو لڑیں، ہر گئے۔ آپ نے مغرب اللہ عزت تھے۔ آپ نے اپنے والد کے حکم پر ۱۲۸۱ھ میں ۱۴ سال کی عمر میں قتل و دہد ہوئے۔ آپ صاحب کشف و کرامت، بزرگ تھے، اہل حقان کر آپ کی کرامت کا اس وقت ادا نہ ہوا جب آپ ایک شیر پر سوار ہو کر پانچویں، دیر اور ایسے قتلان میں داخل ہوئے جس کی شہادت آپ کے مزار پر کتبہ یہ شعرو سے رہا ہے۔

مدد والی سوار شیر کے خدمت ملکہ مدد شاہ یوسف ایلی جان کر کرد
یہ شاہ مورج دنیا بنامی گناہ تھا۔ آپ ان کے دست و دست ہی گئے۔ ان کے دستان پر
آپ کو بہت رنج پہنچا۔ آپ نے یہ توفیق عہدت میں گزشتے یار شد و ہشت میں۔ ہر حق و جرق
و گے آپ کے ہاتھ پر شرف باسلام ہوتے۔ یہ سلسلہ سال تک جاری رہا آپ کا لقب عثمان میں
بر بڑوانہ کے قریب واقع ہے جو بن تعمیر کا نام لڑ رہا ہے۔ مزار کے اندر گوردیزی خاندان آ رہا ہے۔

وادعی بالالان

ہجرات ۱۱۰۰ھ کے زمانے میں وادی میں رہتے ہیں چھ سو سال قبل مسیح میں یہاں چین و محرم کے ہائی مدعا میں چین اور ہجرت کے بانی گوتم بدھ نے ہندو محرم کے سر پر نقشہ ادا کیا وادعی بالان ہجرت چھات کی تھیں کے خلاف کائنات میں تھی۔

چین میں مت کا بانی مدعا میں چین تھا جسے ہمارے یسوی ہمارے ہی کہتے تھے چھ سو سال قبل مسیح سر ہمارے علاقہ وادی میں اس کی وادعی بالان تھی وادی کی کو آج کل منظر پر کھڑے ہیں اور جسے وادعی بالان کہتے ہیں سر ہمارے ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چھ سو سال قبل مسیح یہاں مجھ پر دین کی قائم تھا جب کہ شہری ریاست دوم میں ۵۰۰ ق م اور ۱۰۰ ق م میں ق م وجود میں آئی اس سے پہلے چھ سو سال سے ایک صدی قبل ہمارے میں ہجرت وادی تھی جسے قدیم ترین کہہ سکتے ہیں۔

گوتم بدھ ۵۶۳ تا ۴۸۳ ق م تھا۔ گوتم بدھ کیل دستوں میں پر بارہ جود ہنگ کے سلطنت سولہ کی علاقہ میں شامل تھا جو آج کل مسقط فیماں کی حدود میں شامل ہے۔ یہ گاؤں سر ہ ہمارے منظر پر ہیں شہر سے چھ سو سال قبل میں وادی میں کے مغربی کنارہ پر واقع ہے جو دنیا کے مسکن کے قدیم ترین مقامات میں شمار ہوتا ہے۔ اسی مقام پر پہلے کے وقت کے یہ گوتم بدھ کو دفن حاصل ہو تھا۔

ملا نا سیدنا طرہ میں گیارہ اور ملا نا ملا کلام سزا کے میں کپن کا صربا کھ ہے اسی یہ گوتم بدھ کو تو زوال کھن کا کوئی ہے جن کا مطلب ہے کہ کپن کے

چھ سو سال قبل مسیح میں ہجرت میں سندان چائیکس کے راجہ فیماں اور اتھ شامتر جی مشہور زراعت میں کھیں وہ پانی پتر کا دھنہ والا تھا اور شونگی کے اعلیٰ ترین شطاب سے رازا گیا بلکہ اسے دنا مت عظمیٰ کا منصب بھی پیش کیا گیا جبکہ اس کے میں رد و سکو ہوتا میں ہجرت شہر ۱۰ فوٹ : اور تھ شامتر کا رد و شامتر ان امن حق لکھ گیا ہے۔

آفاق میں بہ سیاریات، گھٹنے پر بٹھسے سے فرار ہو کر گر پڑا۔ میں پناہ دینی چڑی۔
مسلم بہار محمد بن شہید خدی نے باگ مشہور میں فتح کی۔ اٹھارہویں صدی عیسوی کے وسط
تک اس صوبہ پر مسلمانوں کا اقتدار اصل قائم رہا۔ جنگ پلاسی ۱۷۵۷ء اور جنگ بکسر ۱۷۵۷ء سے
پہلے کے مسلمانوں کا حال شرمناک ہو گیا
پہلے میں تقسیم برصغیر کے وقت مسلمانوں کی آبادی نصف کے قریب تھی۔ برصغیر کی مجموعی آبادی ۱۷۵۷ء

پہلے فیصد تھی۔

مونیگیر اہل کے جنس موٹیر کا قدیم نام "مگ گیری" تھا جو نویں صدی کے قریب یہ کہہ تھا۔ مسلم حکمرانوں
کے دور میں یہ شہر جنگی سمیت کا حامل تھا اور مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ اکثر شمالی گروہوں کا پناہ گاہ
رہا ہے۔ شاہ شہار نے موٹیر میں ایک محل تعمیر کیا تھا۔ ۱۷۵۷ء میں وہاں میر جت سنگھ نے برصغیر کو پناہ
دار بنادیا اور اس وقت بہار و بنگال پر اس کی حکمرانی تھی۔ مونیگیر کا قدیم مشہور نام سے پہلے کا تہذیب کردہ
تھا۔ مونیگیر اسلٹرمادی کے لیے بہت مشہور تھا۔ ہاں مگنٹ سرائی کی سمیت بھی عروج پر تھی۔
متھلا (درجہ ۲۵) متھلا قدیم ہندوستان کی ایک سلطنت تھا۔ ساتویں صدی عیسوی تک یہ
کا دور اس کے عروج کا دور تھا۔ متھلا سلطنت "وید پراک" کا پایتخت تھا یہ سلطنت شمالی ہند
اور شمالی ہند پر محیط تھی۔ جیسے از گنگ تانگ کہتے ہیں۔ رام کی بیوی سیتا متھلا کے مہاراجہ کی
بیٹی تھیں جس کی زبان متھلی زبان میں ظہور پذیر ہوئی۔ اسی کی شہرت "نکلت" متھلی
اور غناجی کے اعتبار سے متھلی زبان فرانسیسی زبان سے زیادہ مشابہ ہے۔ اس زبان کی تحقیق
ادب محرم ہے اس کا قدیم ترین ادب دیا پتی تھا کہ تھا جو ہندوؤں کی صدی میں تہذیب اور جنگ
میں واقع سنگا متھلا کے مہاراجہ اس کا رہا۔ اس کی وجہ شہرت اس کے حسین صحت تھے
جس میں مادھا اور کدھن کی فائز محبت کو شروع بنایا گیا ہے۔ یہ زبان میں متھلی زبان پرانے
والوں کی تہذیب تقریباً ۱۷۵۷ء کے قریب جمہوریت اور کدھن کی آبادی سے نیا ہے۔
ابو الفضل نے آئین اکبری میں درج کیا کہ "دیر گاہ بن گاہ" لکھا ہے جس کا مطلب ہے
مرکبہ مالش ہند (آئین اکبری جلد دوم ص ۶۷) یعنی "لے" دیر گاہ بن گاہ" بھی لکھا ہے۔

مختص مولانا احمد رضا خان بریلوی نے بھی اپنے مخطوطات میں مخدوم بہاری کے تعریفات اور کراہات کا ذکر کیا ہے۔ (تہذیب و ثقافت ص ۹۷)

واحدی بالان | بالان درجہ کے تیس دریاؤں میں دھویا بالان اور پھول بالان ہیں جن کی وادیوں پر درجہ کا ایک بڑا علاقہ مشتمل ہے۔ (دہلی ٹیکسٹائل برٹانیکا جلد ۷ ص ۱۷۱) اسی سے درجہ کے وہ خطہ پروردی بالان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

دریا کے گندک | اسی دریا کے کنارے سستی پر شہر آباد ہے۔ لفظ گندک دراصل لفظ گندہ کی بھٹی ہوئی شکل ہے اس دریا کو غندہ بھی کہا گیا ہے۔ اس لیے کہ یہ کسی خشک نہیں ہوتا اور سال بھر یہاں طوری آب و گدگاہ کا کام دیتا ہے۔

دریا کے باگسی | دریائے باگسی پر درجہ کے شہر آباد ہے۔ لفظ باگ سے دریا لفظ باغ کی بھٹی ہوئی شکل ہے۔ یہ دریا کسی زمانہ میں آسم کے ایک بہت بڑے باغ کے وسط سے گزرتا تھا۔ جس کے بارے میں انسائیکلو پیڈیا میں درج ہے کہ مغل بادشاہ اکبر اعظم کے حکم سے درجہ میں آسم کا ایک عظیم نشان باغ بنایا گیا تھا جس میں ایک لاکھ آسم کے تخت تھے۔ اس باغ کو گندہ باغ کہا جاتا تھا۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۱۲ ص ۱۷۱)۔ (ایڈیشن ۱۹۶۸ء)

دریا سے کوہی | درجہ کے بہت سے دریاؤں میں سے ایک کا نام کوہی ہے۔ درجہ کا درجہ کا علاقہ ساہا سال سے ان بہاؤں کو سیلابوں کا لاشہ دیتا رہتا ہے جو دریائے کوہی کے مستقل بہاؤ بہاؤ ملنے کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۷ ص ۱۷۱)

وَلَسَوْفَ نَعْتَبُكَ وَتَرَىٰ
وَلَسَوْفَ نَعْتَبُكَ وَتَرَىٰ

علی وردی خاں

علی وردی علی کا اصل نام سر محمد علی تھا۔ اس کے والد کا نام مرزا محمد تھا اس کا دادا لریچا نسب تھا اور شہنشاہ اورنگ زیب کا خاں محمد علی بی بی تھا امداد کے بعد یہی علی صاحب دار کے جد پر فائز تھا۔ اس کی والدہ خواہاں کے قریبی تہذیبی اہل حقہ تھے۔ اس نسبت سے شہاب الدین کی رشتہ دار تھیں۔ شہاب الدین مرشد علی صاحب دار کا دادا تھا اور اچیسہ کو نائب ناظم تھا۔

مرزا محمد علی امداد اور مرزا محمد علی سے محبت کر کے شہاب الدین خاں کے دیار کنگ کی طرف گئے ہیں وہ اعلیٰ شان عیش و عشرت کے محترف ہیں اور اچیسہ کے رجسٹرار ہیں مرزا محمد علی کی والدہ شہنشاہ عالم محمد شاہ بادشاہ مرہٹوں سے ۱۷۶۲ء میں بہار کو صوبہ بنگال سے حاکم کر دیا جو مرزا محمد علی کا دادا اس طرح صوبہ بہار کو نائب شہاب الدین کے زیر نگیں آگیا جو اس وقت صوبہ بنگال کا صوبہ دار تھا۔ بہار کی طاقت کے لیے اس کی نظر انتخاب علی وردی خاں پر پڑی اسے بہار کا نائب صوبہ دار مقرر کیا۔ اس نے منصب کے چند ہی عرصہ پہلے اس کی چھوٹی دختر آمنہ بیگم کے بطن سے ایک فرزند تولد ہوا جس کا نام سر محمد رکھا جسے جگہ چن کر نواب مرزا علی وردی کہلاتے۔

چکرا امداد سے جنگ تھ

علی وردی خاں نے ۱۷۸۰ء میں کسب سے پہلے بمبئی کی سرکاری راجہ مہلوں کی بنیاد رکھی۔ بہار میں امداد محمد چاکھی تھی اور لوٹ، راجہ کا پیشہ بھی چاکھا جس سے شہر کی جنگ تھ اس سے درجہ جنگ کے، مقامات کو ہم پہنچ کر بنیادوں کی سرکاری کی امداد سے حساب دیا لیکن پھر اس نے مرزا محمد علی کا تین تین کیا گیا شیخ کارا بہت، مرید اور کامگار خاں سرکار کے حکم مولیٰ ہوا بلکہ اس نے امداد تھ دہلی میں

علی وردی امداد کا جد مرزا محمد علی - ۱۷۸۵ء

تھ علی وردی اور اس کا جد مرزا محمد علی ۱۷۸۵ء اور کوئی نکلے تا

لوٹ، علی وردی خاں کے دارا زیدی انصاف کے درخشاں، (شہرہ دار تھ امداد)

کی جائداد ہر پیر کی ملحق رہی۔ ملحق خاں نے قریب بیچھ کر اس کو ملیں بنایا دوسری طرف چکروں کو ملیں کرنے پر اپنی قریب ہندو کی۔ یہ ایک جنگجو اور طاقتور ہندو طاقت تھی جس کا مرکز موضع سانپور واقع سانپور تحصیل بگیرہ کے علاقے موضع موئیر میں واقع تھا۔ چکرواؤں کے ظلم و ستم سے سادات سانپور تنگ آچکے تھے اور انہوں نے خود شہر سادات کی جاگیر پر شہر کرلی تھیں۔ اسی موضع کے میر اکبر علی چکرواؤں کے ظلم و ستم کے خلاف بدھ ریسر پیکار رہے بلکہ جڑوں و قس کے زیر میں بھاگ چکے۔ ملحق خاں نے اس پر سب سے آگاہ کیا۔ چکرواؤں کا حکم آنا پڑا گیا تھا کہ وہ خود کو نیم خود مختار سمجھنے لگے تھے۔ تقریباً دو تین عرصے سے ان کی مرضی جاری تھی بلکہ جو سامعہاں وہ اپنے گناہ کے ذریعہ روٹھ کر تھے۔ تاہم اس پر قبضہ کر لینے تھے۔ یہ وہی باشندہ تھے کہ پنا سادات شہر متعلق شہروں تک لے جانے کے لیے عری ساداتوں پر بھاری سالانہ اخراجات برداشت کرنے پڑتے تھے۔ ان کا پڑھنا اور بدھ راجہ راجہ کے زیر میں رہنا اس کا ذکر لڑا جہاں سال کا تھا اس کا جائزہ لیا وہاں کے دوسرے رہنے والوں کا مشورہ کیا کہ ایسا غرض نہ ہو کہ اس نے مختصر عرصہ کے بعد ملحق خاں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور ملحق کے شہنشاہ اور بدھ کے مریدوں کی اطاعت قبول کرلی۔ سالانہ خراج ملحق ہر ماہ بوقت صلوات کے ساتھ ادا کیا جاتا رہا۔

ملحق خاں کی ترقی و ترقی

ملحق خاں نے اپنے شاہی ادب و فن کا استعمال ہو گیا۔ اس کے سرے کے بعد اس کا بیٹا سرکار خاں جنگل کے تخت پر بیٹھا۔ شاہی جنگ برپا ہوئی جس میں سرکار خاں، ملحق، میلان خاں، ہوتے ہی ملحق و ملحق ہار و جنگ کا غرور و غرور ہو گیا۔

ملحق میر اکبر علی سانپور کے جاگیردار کے ساتھ ملحق کے چنے ملحق تھے۔

ملحق، شاہ حاتم علی ملحق کی موتی تھی اور میر محمد امین خاں اس کا متعلقا جانی امین خاں کے بیٹے کا نام صادق علی تھا جس کی حتر وادہ بگیرہ کی شہری نواب میر قاسم قندار و بگیرہ سے ہوئی تھی۔ میر قاسم نے انگریزوں سے چٹکارہ حاصل کرنے کے لیے جنگ کی۔ آخر کار بگیرہ کی جنگ میں ہار گئی۔ یہ جنگ سنگھ پور کے بعد آخری جنگ ثابت ہوئی اس کے بعد ہندوستان کی سرکرت خیر سے انگریزوں کی مدداری ہو گیا۔

پہلواری کی جنگ

۱۸۳۷ء میں رستم جنگ نے اڑیسہ میں بغاوت کی اس کو نوکرانے کے پہلے علی مددی خاں اپنے
 حبیب سید احمد، بہام اور دروہنات جنگ کے ساتھ دس ۱۰ ہزار سواروں کی قیادت میں مرشد آباد سے روانہ
 ہوا اور رستم جنگ کی پیش قدمی کا متبادل گولی چلا کر اس کی مزاحمت پر تالوہ پایا اور پھر زبردست قیام
 ہوا۔ رستم جنگ کا داد مرزا فرج پوری میں برسرِ دست ہوا کہ اپنے فوجی دستوں کے ساتھ جو اس وقت باہر
 پریشان تھے اپنے ملک کے نکل کر حبش پر سے اور علی مددی کی فوج پر حملہ آور ہونے اور پھر جنگ چھڑ گئی۔
 پہلے ہی حملہ میں علی مددی نے رستم جنگ کے بارے کو پھانے پر قبضہ کر لیا لیکن اس کے باوجود رستم
 جنگ ان کی فوج سے روایت ہوا اسی جان توڑ کر لڑائی کی کہ جنگ کے پہلے ہی میدان چھوڑ کر جنگ
 کھڑے ہوئے اور علی مددی کے ہاتھوں کا قاتلہ دو میل تک کیا گیا۔ علی مددی زبردست غلغلہ میں مغموم
 گیا کہ چانک برودان کا ناچار مالک چند جو ایک اسلوی لڑنے کے چلا تھا پہنچ گیا جس سے علی مددی
 کو خاص فائدہ لگنے لگا۔

رستم جنگ کی فوج میں کچھ دھاباز لوگ بھی شامل تھے مثلاً غلغلہ علی خاں، داب علی خاں، غلغلہ
 علی اور دیگر اخصان سوار بھی موجود تھے۔ دھاب سے کہ دشمن کی صف میں پہنچ گئے۔ جس سے جنگ کا
 پلہ بھی بڑھ گیا۔ محتبی علی، میر اکبر علی اور میر عبدالعزیز جیسے دیر اور دھاب سالاروں کو فتح اس کے
 تین سرسید سپاہیوں کے علی مددی کے سپہ سالار فوجی دستوں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس طرح علی
 مددی یہ جنگ حیدر آباد میں جلیسی کی جنگ میں بھی ۳۰ ساترات مارے گئے تھے۔

نوٹ: میر اکبر علی موضع لکھنوی سے تعلق رکھتے تھے جو ساترات، دھاب علی جہزی شاعر ہے یہ سردار احمد
 جاجیری صاحب علی ساترات جاجیزی، دھاباگان، گھنگری کی گیارہویں پشت میں تھے۔ میر اکبر علی حضرت علیؑ کے
 اڑیسویں پشت میں تھے۔ یہ قدر جانکاہ ۱۸۳۷ء میں مدراجہ ہمارا گرام ۲۰۰ سے تھوڑے کر دیں تو ۱۱۰ پٹے ہیں
 اس میں پیر علی اور جہزی کے فوجی کے سبب ۱۰۰ جگہ کر دیں تو ۶۰ + ۱۱۰ = ۱۷۰ پٹے تھے۔ اس طرح
 ثابت ہوا کہ اسی جنگ میں کام آئے دھاب میر اکبر علی علی گھنگری کے تھے جو رقم کے ہڈ علی تھے۔ ساترات
 ۱۰۰ میں ہیں۔ ایسے پندرہ نام درج تھے جن میں شہنا میر علی گھنگری اور سر لکھنوی کے مدد میں فوج کے سردار تھے
 جوں کے پہنچے گر چکے۔ کچھ سپہ سالار تھے جن سے ان روایات کی تصدیق ہوتی ہے۔ بھڑال یا میر تحقیق طلب
 ہے ماحول ہر مشہور مصنف ۱۸۳۷ء (سورنگ)

علی وردی کی سراج، اندازہ کی فصاحت

۱۹۵۳ء میں سب علی وردی کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے واپس سراج، اندازہ کو طلب کیا اور اس طرح مخاطب ہوا :-

”میرے بھائی کی طاقت بڑھانے کے ضعف میں تبدیل ہو چکی ہے اب بدلے میں میری طاقت قریب آگئی ہے۔ خدا کے فضل سے ہمیشہ تک ہدایت شاخہ دیا مسافرتی چلی جاتی ہے میرے ہمارے لیے یہاں کی کمی ہے۔ اب تمہارے لیے میرے آگے ہی حفاظت میں کہ تم کو میرے دشمنوں کی دیکھ کر سے اندر دے متوں کو مرنا نہ کہنے کی کوشش کرتی چاہیے۔ میرے کہ برائیوں اور بدعتوں میں دیکھ کے تم کو اپنی دنیا کے فلاح و بہبود میں ہمدردت صرف نہ ہونا چاہیے۔ اتفاق کا نتیجہ خوش حالی اور نا اتفاق کا نتیجہ بد حالی ہے۔ اگر تم سے حرام کی چیز، ہی پاس کی چیز دیکھ کر تمہاری حکومت مستحکم رہے گی۔ میرے عقول قدم پر ہیں تاکہ تمہارے دشمن تم کو مددگی میری قسم کا نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اگر تم سے کینہ پوری اور حسرت کا راستہ اختیار کیا تو خوش حالی کا باغ سزاں رسیدہ ہو جائے گا“

یہ بھی اس شخص کی کہانی جو نہایت مسکون دور سے تعلق کر کے تین سو برس سٹاں، ہالہ اور اڑیسہ کا طاقتور خیر سے سوجھ بوجھ کر سٹاں ہو گیا۔

لو اب علی وردی خاں کے روزانہ کے صحفیات

علی وردی خاں مدد کی سنگی میں بڑی ناقابل کامی دی تھا اور وہ اپنے اوتار کا رکھ اس طرح تفصیل کرتا تھا کہ اپنے ہر کاروبار میں کو پوری تجربے انعام دے سکے۔ وہ خود سحر سے درگھڑ پہلے پہل سے پہنچتا تھا اور ضرورت سے ناریں ہو کر تھوڑا اور دو عاتق میں مشغول ہو جاتا تھا۔ وہ فریج، کھانے کے بعد وہ چند پسندیدہ حساب کی صحبت میں کافی، اپنی تھلہ وہ اپنے دیار میں ہو کر موت کی انجام دیکھ کر سے۔ یہ کہہ جاتا تھا۔ چھوڑا پسندیدہ چیزیں میری اور کافران کواری کی کامروریت دیتا تھا۔ ان کی حرص و ناشوں کو بہ قتل سنا تھا اور جب کو مٹا سب جرات دیتا تھا۔ دو گھنٹہ کے بعد وہ موت کا مہر پہنچا جاتا تھا۔ جہاں اس کے محسوس پسندیدہ اور حقہ شریک صحبت ہوتے تھے۔ پر سے ایک گھنٹہ وہاں اٹھا اور وہ کہہ میں کہ اپنا دل پہلاتا تھا وہ نہیں دیکھتا

کھالے کا شوق تھا۔ کہیں کہیں وہ بے نفس نفیس درد میں تیار کرنے کی نگران کرتا تھا اور اپنے غامض
 کو کھانا پکانے کی نئی نئی ترکیبیں سمجھاتا تھا۔ ہانوں کی کثیر تعداد میں موجودگی کے فنیہ کہیں کھانا نہیں
 کھاتا تھا کھانے کے بعد وہ دانتان گر حشرات کی خدمت سے صلف انداز برتا تھا اس کے مغلظان
 کی مامز بائیں میں ایک مختصر ٹکڑی سی چپکلی لیتا تھا وہ دوپہر چھ ایک بجے اٹھ بیٹھتا تھا اور بعد از ظہر
 آد زلہ قرن میں ایک ایک پارہ نکالت کرتا تھا۔ پانی کا ایک کٹرو جوں کو موسم کے مطابق شوی یا برف
 یہ ٹھنڈا کیا جاتا تھا اس کی پیاس بجھانے کو کالی ہوتا تھا۔ پھر متعدد دینار اور عمار بار بہا کٹے
 جاتے تھے۔ وہ ان میں سے ہر ایک کا حسب مرتبہ تر مقدم کرتا تھا۔ ان لعلار کے وصفت ہر حالے
 کے بعد وہ پورے دو گھنٹے سانس ملکوت پر حرم نہ کرتا تھا۔ رات کی آمد پر وہ نماز شب میں محبت
 کرتا تھا جس کے بعد اس کی بیگم، سراج الدولہ کی بیگم اور اس کے غافلان کی دیگر بیگمات اس کے
 حضور چوتھی تھیں۔ رات کے وقت وہ سونہ کچھ چل اور شہنشاہان بیگمات کے ساتھ کھاتا تھا۔ اس کے
 حشائے کے اختتام پر وہ سونے چلا جاتا تھا۔ قصہ گر اس کو سکری بخش طریقے سے سلا دیتا تھا اور مانت
 کرنے والے سادی رات بیدار اور مستعد رہتے تھے۔

علی دودی کے دور میں اجناس کی قیمتیں

قیمت	نام اشیاء
ارد پیر میں اسن دس سیر	۱۔ بابک باسقی چاول
ارد پیر میں ۲۰ من ۱۵ سیر	۲۔ مڑا دسی چاول
ارد پیر میں ۲ من	۳۔ گیہوں (دھوا)
۱۱ دہ پیر میں ۸ من	۴۔ جو
۱۱ دہ پیر میں ۱۱ سیر	۵۔ تیل سرسوں عمدہ
۱۱ دہ پیر میں ساڑھے دس سیر	۶۔ مٹی عمدہ قالص

علی دودی کے دور میں صنعتی ترقی

علی دودی کے عہد میں ہندو سازی کے لیے مزید ایک مشہور مرکز تھا۔ یہیں کی ہی ہونٹ
 لک۔ ہندو نواب علی دودی کے استعمال میں تھی۔ کچھ عرصہ بعد نواب میر قاسم نے دہلی کی رہنمائی

مالی بندوبست ممکن ہو سکیں بلکہ ہر قسم کے وزارت کے جنگل کے لیے نوگیر سے حاصل کی تھیں۔
 فوٹ۔ حاجی مصطفیٰ الترمذی میر تقی میر کے اہلکار رہائے کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
 ممکن ہے کہ یہ بین تاریخیں اس کو تعجب سے سہیں کہ پھر کلا بند تھیں جو نوگیر
 کی بنی ہوئی تھیں ان بہترین حصار محافظہ بند قوں سے کہیں بہتر ثابت ہوئی
 جو کمپنی کے استعمار کے لیے ہندوستان میں تھی جس انداز میں اس وقت انگریز
 افسروں کی رہتے تھے جب انہوں نے کلاکھ کونسل کے زیر حکم ان کا باہم مقابلہ
 کیا۔ ان کے حقیقی سب کے سب مانع حمل کے رنگ ملوان کے تھے وہ ان
 کی دعوات دیا وہ پختہ تھے۔

۱۸۸۶ء میں ایک فرانسیسی کرنل مارٹن جس نے پچھلے پچیس سال انگریز
 کی عازمت میں بڑا نام پیدا کیا تھا اس نے ایک کاہنہ کھولا تھا جہاں وہ
 پستوں اور ملکی کرٹے دار بند تھیں تیار کرتا تھا جو کھوٹے اور ان دونوں
 اعتبار سے ان بہترین اسلحہ سے جو یہ پسے آتے تھے بہتر ہوتی تھیں ان
 کا مقابلہ متعدد بار ہو چکا ہے در سب کی یہی رائے ہے۔

مسادات بارہ کے بارے میں تو اب میر محمد قاسم قلندر نوگیر کا تبصرہ

نواب میر محمد قاسم جو مسادات بارہ اور شاہ جہاں کا ایک ہمسفر رہا ہے
 تھا اذنیع طور پر دعویٰ کرتا ہے کہ اگر مسادات نے حالات کو نہ بھاپ لیا ہوتا تو ان کی جا میں اور
 عورت محفوظ رہتی۔

مرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی کے اشعار اور ان کے جواب

مرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی آصف جاہ اول کے استاد تھے۔ انہوں نے مسادات
 بارہ و ماہرہ کے بارے میں ایک قصہ کہا ہے۔ اس کے جواب میں یہ حلفت اللہ ہے خبر نگاری نے

سلہ میدان اور شاہ گروہ سے سلہ میدان اور شاہ گروہ

حوث۔ نواب میر قاسم قلندر نوگیر اسی نسب نامہ کی رو سے نوری الاسلمی تھا وہ میر تقی میر کے
 حکومت پوربھار میں یہ شاہ کمال الدین قریبی تھیں ان کی دختر کی اولاد تھی (مسادات بارہ و ماہرہ)

ہی ایک قلم نگار ہے حمد و ستغ ذیل ہے۔

میدل عظیم آبادی۔

دیدنی کہ چہ بادشہ و گری کردند
تاریخ چہ از خود بستم فسرود
ساعت بستے نگارای کردند
میتجرب نگارای :-

بادشہ و جنری انجمن شہر کردند
بقرای خود و ستم تاریخ داشت
از دست حکیم انجمن آید کردند
ساعت و نامش انجمن باید کردند
اور زبان کے ایک شاعر نے بھی کہا ہے :-

فسرغ میراک گریز حسن گشت
ساعات سے کنگارای اس نے



راہِ حق کی جستجو کا خوف اللہ

و انائی کی بنیاد اللہ کا خوف ہمیشہ رہی،



علاء منظر آسن گیلانی اور ڈاکٹر سید صفدر حسین بلگرامی (شجرہ نسب صفحہ ۲۸)

ڈاکٹر سید صفدر حسین بلگرامی میدان: و شاہ نگر صفحہ ۹۲ پر مرقوم ہے۔

"علاء منظر آسن گیلانی کی اول یہ حسانت کہ وہ تمام عمر خود کو ساداتِ بابر کی چھتری شاخ سے منسوب کہنے کی ناکام کوشش میں مصروف رہے اور پھر عوام کی کراچی تک اور کولہ کے خیال سے نرنج یا عمل دیکھ کر پھر اپنے مخصوصہ طائفہ انداز میں اس طرح کی پوچھا چلائے میں مصروف رہے کہ ترکہ شاہ ولی اللہ میں جہاں اس بات کا کوئی عمل نہ تھا ساداتِ بابر سے اس طرح تبرع فرماتے ہیں۔"

"مسل کوست بھی جبہ داگیری کے مدفتوں کے جس طوفان میں گھر گئی تھی جانے دوے جانتے ہیں کہ ہر سے تھے سید اب گیلانی کا سرچشمہ بھی ذریعہ تھا جس کا افسانہ طوین ہے۔" دوام طور سے درج کی کتاب میں اس طرح ہے: "یہاں اشارہ اس اندوہ کی تھی کہ طرف ہے جس کی تعمیر و مکتب میں ساداتِ بابر کے نیت سے کی جاتی ہے۔"

"ذکرہ فہامہ ولی اللہ صفحہ ۲۸"

جواب: ۱۔ قطع نظر اس امر کے کہ ساداتِ بابر کے سیاسی حقائق کے بارے میں میں درنظر آسن گیلانی کے خیالات کچھ بھی ہوں حقیقت یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ علاء منظر آسن گیلانی ساداتِ بابر کی شاخ ساداتِ چھتری سے تعلق رکھتے تھے اور سید ابوالاعزاس کی اولاد ہونے کے مدعی ڈاکٹر سید صفدر حسین بلگرامی کے ہم عہد تھے علاء منظر آسن گیلانی کا مکمل شجرہ نسب صفحہ

میرے خیال میں خدایا مشکب یا حقیقت یہاں کسی نظریات سے ضمیمہ تبدیل نہیں ہوتا ساداتِ چھتری سادہ راہہ ترسی مشکب رکھتے ہیں ڈاکٹر سید صفدر حسین بلگرامی کے ہم عہد ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے سید ابوالاعزاس طائی کے برادر سید علی مسعود کو اس کا پرچہ بنانا یا جو تاریخی حقائق کے خلاف ہے۔ شجرہ علاء منظر آسن گیلانی

راجہ رام رائے موزون (متوفی ۱۷۷۷ء)

راجہ رام رائے موزون دیہی تھے۔ ان کا بانی وطن کشن پور ضلع
سہسراں تھا۔ ان کی بڑی شہرت ہے مختلف جہدوں پر قائم رہنے کے برصغیر
کے نائب، ظم، جیسے جیسے لوگوں کا اور بہادر پیرانہ لڑائی کرتے تھے۔ ان کی صوبہ دار کی ملازمت
۱۷۵۷ء سے ۱۷۶۱ء تک رہی۔ راجہ لال کوٹ علیحدگی خاں بہت جنگ کے عکاس
۱۷۶۱ء سے ۱۷۶۴ء تک موزون میں تھے۔ رام رائے لال کوٹ بہت جنگ کے پھر وہ تھے
وہ اپنے والد کی جگہ موزون بھی رہے۔ پھر تھے۔ لالہ باگی، ہم، ان کے صوبہ دار بہادر، عظیم آباد کے سر کے
بعد یہ صوبہ دار موزون بنے۔

لالہ کے بیٹے جی سادہ نام کے صوبہ دار کی بی بی کوئی حرمینہ طالع نہیں ہوا۔ لالہ مرگے کے
کے بعد ان کا نور علی الدار سکریٹری بن گیا۔ وہ بہادر و اثر مند ہوا۔ عاب مرزا الدار کا جہد ۱۷۶۰-۱۷۶۱ء
۱۷۶۱-۱۷۶۲ء تھا۔ اس مختصر عرصہ میں وہ بارہ دفعہ کی حالت، مانگتے بہت تھے۔ ہر طرف تھیش، فزا
پھر داری اور سارنڈ کا بازار سرگرم تھا۔ جب مرزا الدار نے دلی پر یہ شرکت جنگ کے خلاف
چڑھائی کی تو راجہ رام رائے نے دلی کے عظیم آباد کی فوج کے ساتھ نواب کی مدد کی۔ نور علی الدار
کامیاب نہ ہوئے۔ لالہ کی جنگ میں میر جعفر کی سارنڈ کے سبب شکست کھا گئی۔ ان دنوں پکا کر میر کا
دور ہوئے۔ راستہ میں گرفتار ہو کر میر جعفر کے بیٹے میرن کے پاس پہنچا۔ باگی جس سے پیدا ہوئی
تسل کر دیا۔ لالہ کو نواب کی ماں، خاں، بھائی اور مصمم بھائی کو بھی قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ۱۷۶۵ء
کو ہوا۔ رام رائے مرزا کی اہل مدد کے اور جلد ہی انگریزی فوج مصمم، دلی میں پہنچی۔
علا ساقبال نے اسی موقع کے لیے کہا ہے۔

حضرت بہنگال صاف لڑو کی جنگ ملت جنگ دی، جنگ دی

خبر دہالی گہرائی کے بادشاہ عالم کے لقب سے بادشاہ ہند تھے۔ جب بادشاہ
مصمم آباد پہنچے تو راجہ رام رائے اور میرن انگریزوں سے مل گئے۔ جنگ ہوئی، انگریز جیت گیا۔
۱۷۶۵ء میں اسد آباد کا سال ۱۷۶۵ء تا ۱۷۶۶ء عہد سرائی میں جہد ۱۷۶۵ء

اگر یہ فعل نے ماجر آکر میر سحر کر معرول کر دیا اور میر قاسم کو سز قناعت ہمارا، بنگال اور
اڑیسہ کی اسی کر مذاکی۔ میر قاسم کا جہد ۷۸ - ۱۷۴۳ھ مطابق ۱۷۲۳ - ۱۷۶۱ء ہے اس زمانہ میں
بادشاہ شاہ عالم اول انگریزوں میں صلح ہو گئی۔ وہ عظیم آقا و مر فیض تشریف لائے۔ انگریزی
کوٹھی میں تخت نشینی کا اہتمام ہوا۔ میر قاسم عالم بنگال نے بھی آکر غزنی گزار دی۔ راجہ رام رائے بھی
شرف زب جہدے، دشاہ کے حاکم کے بعد نوب میر قاسم نے راجہ رام رائے سے پہلے معاملہ کی
حساب طلبی کی۔ یہاں کا پتہ چلا۔ راجہ صاحب قید ہو گئے۔ اسی اثناء میں میر قاسم علی ماں کی
انگریزوں سے مل گئی۔ اسوں نے مونگیر کو اپنا مرکز بنایا لیکن جنگ میں شکست کھا گئے۔ راجہ میر قاسم
مال جاہ مونگیر کوئے عظیم آباد کی طرف فرار کرتے ہوئے آ رہے تھے کہ انہوں نے انہوں کے قریب نزد
مکادگی ٹھہرے ہیں کہ وہ بستہ گئی میں مرق کر دیا۔ راجہ رام رائے کے گلے میں دیت سے چلے گئے
باندھ کر انہیں دربار برد کر دیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۷۷۱ھ مطابق ۱۷۵۰ء کا ہے۔

راجہ رام رائے نادر شاہ میں بھی اشرار کہتے تھے اور شیخ سہری کے شاگرد تھے۔ شیخ سہری
مکتلہ میں، اصفہان میں پیدا ہوئے اور مکتلہ میں دی آئے۔ مکتلہ میں نادر شاہ میں ان کا
انتقال ہوا۔

راجہ سراج الدولہ کی شہادت پر راجہ رام رائے نے ایک شعر کہا ہے جو بہت مشہور ہوا۔
میرا ان تم قواقع ہو کہو بھڑوں کے سرے کی
دوانہ مرگیا آکر کر دیر لے پہ کسب گوری
کہا ماما ہے کہ میں وقت رام رائے سردار کو دریا کے گونگا میں غرق کرنے کے لیے کشتی پر
بھاگے کہ جانے لگے تو انہوں نے مدد دے دی وہ دکان اشرار سردار کیے۔

مزدبیل کے قتل پر ہرگز دیکھئے اعتبار
چاند تخت پر کیا برکت دروہا نہیں
مذہب بے حد و مکلف کیا پڑا ہے
صل میں مرا جائے یہ وہ بحر میں جیتی ہے

فہرست اولیائے کرام، بہار و مواضعات سادات حاجتیری

مرزا محمد میرزا شہزاد عظیم الشان کا خدمت میں ایک عرصہ داشت یہ ۵۰ بشانج بہار کے متبارک گھر میں کی گئی۔

نمبر	اسماء گزاش	مقام	نمبر	اسماء گزاش	مقام
۱	شیخ فرید الدین سیر	بہار شریف	۱۸	سید فضل اللہ گزاش	بہار شریف
۲	شیخ شعیب جلال	بالہ شریف	۱۹	سید عرب علی بدخش	"
۳	سید محمد	مطیم	۲۰	سید احمد سعید	"
۴	شیخ میل شیخ حاج	"	۲۱	شیخ سعادت	"
۵	سید سلیم	مالی پٹنہ	۲۲	سید عطاء	"
۶	دودیش ارکان	جڑا پٹنہ	۲۳	سید ابوبکر ملک بیا	"
۷	شیخ محمد محمود	لودی کٹر	۲۴	خواجہ اسماعیل سہری	پہلی پٹنہ
۸	مین الدین حسینی مدار	"	۲۵	شیخ یحییٰ میری	میرزا پٹنہ
۹	سید شہاب الدین مجبور	دو حویلی پٹنہ	۲۶	شیخ جلال	میرزا
۱۰	شیخ آدم مولیٰ	میرزا پٹنہ	۲۷	حاجی صلی الدین	شاہ پٹنہ
۱۱	سید محمد	قصبہ بہار	۲۸	حاجی نظام الدین	"
۱۲	سید محمد مہوش	بہار شریف	۲۹	شیخ احمد	"
۱۳	شیخ مد فال	سورہ بہار شریف	۳۰	شیخ دوست	"
۱۴	حسین نوشہ قوجید	"	۳۱	شاہنشاہ خواجہ ملک کے بندہ جود	کھنڈ سیر آباد
۱۵	شیخ حمید الدین آدم سہری	"	۳۲	شیخ متو بر بیا	"
۱۶	سید حسین دانشمند	"	۳۳	سید محمد الدین	دو کھدی
۱۷	مرزا نظام الدین	"	۳۴	سید صلی	سہری پٹنہ

بہار میں ان کے اوتار

شماره	اسماء گرامی	مدفن	شماره	اسماء گرامی	مدفن
۲۵	شیخ داؤد شطاری	محب پور	۵۶	شیخ سیدان حسینی	درجنگ
۲۶	سید محمد نجفی	بلوچ	۵۷	شیخ شمس الدین شمس	"
۲۷	سید منہاج راسمی	چلوڑی	۵۸	شیخ حمزہ (رقن سونے)	سارن
۲۸	منیر الدین مہرودوی	چلوڑی	۵۹	ولاور شیر سوار دودوی	"
۲۹	شیخ شمس الدین چاندا	بلوچ	۶۰	سید عبداللہ کھٹہ (لالہ)	"
۳۰	شیخ کمال الدین	شانیان	۶۱	شیخ یوسف (تندر تاس کلاں)	"
۳۱	سید گوڑ	کیر مارن	۶۲	چندن شینہ (سپرسم)	"
۳۲	سید احمد غازی	امرتھہ	۶۳	شیخ عثمان (جیسی پور پٹن)	"
۳۳	سید رفیع	لوچ پور	۶۴	شیخ عبدالعزیز (پنڈی پور)	"
۳۴	سید سعید	ابو صبر پور	۶۵	سید عسکریہ (اکو شاہ آباد)	"
۳۵	ابو یونس نافع	سورنگیر	۶۶	سید ملا الدین کھانی (مظفر آباد)	"
۳۶	سید چاروی بنیادی	"	۶۷	سید کن ادین	"
۳۷	شیخ مسطی	"	۶۸	سید مجزؤ	"
۳۸	سید ابوالعزیز	سورنگیر	۶۹	سید جہانگیر	"
۳۹	سید مبارک	جہانگیر	۷۰	شیخ ہدیہ	"
۴۰	سید اولیاء	"	۷۱	بی بی سکندر	"
۴۱	شیخ عبدالحق	حاجی پور	۷۲	سید موسیٰ	"
۴۲	شیخ قاضی شطاری	حاجی پور	۷۳	قاسمی شمس الدین	"
۴۳	ابو اسحاق تنگ	"	۷۴	سید عالم شہید	"
۴۴	مولانا خواجه علی	"	۷۵	سید محمد شہید	"
۴۵	شیخ برکت اللہ تھانی	درجنگ			

فہرست مواضعات جہاں ساوات جاجنیری (بارہ گیان) آباد ہیں۔

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۱	حسین آباد	۲۰	بہار	۳۹	نارنگہ	۵۸	کھارٹ
۲	مانہ	۲۱	چربہ باری	۴۰	پیرنگہ	۵۹	بارہ پور
۳	بادام پور	۲۲	پٹیل	۴۱	سیان	۶۰	امرتھ
۴	مہرا پور	۲۳	بھیل پور	۴۲	لکھنواں	۶۱	خضر پور
۵	مستلہ	۲۴	چک سکس	۴۳	جیر	۶۲	بارہ
۶	محمد پور اکساری	۲۵	چک مغلٹ	۴۴	قائم پور مدانا	۶۳	بہار
۷	چمبر پور	۲۶	شیمپورہ	۴۵	پچپن	۶۴	لکھنوی چک
۸	نڈیاواں	۲۷	اوکھدی	۴۶	مافواں	۶۵	بڑی بلہا
۹	سیانی	۲۸	سولانگر	۴۷	ریاؤ	۶۶	لکھنویان
۱۰	بروتی	۲۹	سورہ پور	۴۸	اوکھواں	۶۷	جنگھوہ
۱۱	ستید پور	۳۰	امدی	۴۹	ہرگالواں	۶۸	جوالاں
۱۲	کٹلہ	۳۱	عرب آباد	۵۰	کونڈہ	۶۹	سرخدا
۱۳	پتھر پٹہ	۳۲	بھتوا	۵۱	لور پور	۷۰	بارہ پور
۱۴	جوارہ	۳۳	مضی پور موگیر	۵۲	ان پور	۷۱	کونک
۱۵	رسول پور	۳۴	بڈہ	۵۳	سیسہ	۷۲	بالوہ
۱۶	کنتی کول	۳۵	پہڑیا	۵۴	بھلاری	۷۳	سری بھتیار پور
۱۷	سانہاں	۳۶	گیلاں	۵۵	سیدی پور سرائے		اشرب چک
۱۸	چمارہ	۳۷	رینہ	۵۶	دھادان	۷۴	بالوہ
۱۹	امام نگر	۳۸	استخوان	۵۷	سیرنگ پور		



فائز الی سمار اشاریہ

۲۳۰-۲۳۴	ابوالحال دہری	۲۹۱	مشرقیہ
۲۳۴	ابو یوسف ہمدانی	۲۰۰	آدم ہمدانی
۲۰۲	ابوالفضل شہیدی	۴۴۴	آدم نقشبندی
۳۳۵	ابوالقاسم سید	۴۰۰	آدم نقشبندی
۲۳۴-۲۳۹	ابو علی محمدی سید	۴۰۰	آدم نقشبندی
۲۳۸-۲۴۲	ابو الحسن محمدی میان بکاتی	۴۰۰	آدم نقشبندی
۱۵۴	ابو البرکات سید شاہ	۲۳	آدم نقشبندی
۱۴۲	ابو تراب شاہ گند	۲۵	آدم نقشبندی
۱۵۲۸	ابو الفضل دشم	۱۹	آدم نقشبندی
۵۳۰	ابو القاسم انصاری	۲۱۸	آدم نقشبندی
۶۲۳	ابو البرکات احمد شرفی	(۱)	
۱۸۴	ابو القاسم سید	۹۴/۸۱	ابو یوسف ہمدانی
۲۳۳	ابو القاسم محمد السلام	۸۸	ابو یوسف ہمدانی
۱۹	ابو الخیر محمد سیر	۲۳۱	ابو یوسف ہمدانی
۱۴۰۵-۱۴۰۳	ابو البرکات	۲۲۳	ابو یوسف ہمدانی
۱۲۵۱۹-۱۲۵۹	ابو الحسن ندوی علامہ	۲۰۰	ابو یوسف ہمدانی
۱۳۱۸۲	احمد علی سید	۴۹۴	ابو یوسف ہمدانی
۸۹	احمد شہید سید	۵۹۵	ابو یوسف ہمدانی
۱۳۰۲۳	احمد سید احمدی	۵۹۹	ابو یوسف ہمدانی
۱۵۴۱۸۳۶	احمد شہید ندوی	۲۹۱-۱۳۳۱۳۲	ابو الفرج واسطی سید
۱۲۳۶۲۹	احمد سید	۲۹۹۴-۲۹۵۲۹۳	ابو الفرج واسطی سید
۴۰۳۱	احمد شہید شاہ سید لاہوری	۱۴۱	ابو الفرج واسطی سید

الگو حسین شاہ میر

۱۵۴ احمد حسین شاہ سید مونس

۱۴۴۰/۱۴۴۱

احمد حسین رفیقانی قاضی ۱۴۰

احمد علی شاہ سید ۱۹۴۱ء

احمد خاں سرسید ۱۲۳۲۲۲۲۶

احمد حسین حسین پیرا و دیگران، ۱۵۴

احمد علی خان عسکری، ۲۶۲

۱. احمد سرخابی ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳

عبد شمس مرشدی، مامور ریائی ۱۳۹۵

(عمر بن عبد المنذر)

احمد الامجدی، نقیضہ می ۱۳۴۱ء

اعتراف و توبہ ۲۳۷

احمد رضا خاں بریلوی اعلیٰ تعلیمت ۱۵۹، ۱۵۹

الحمد لله رب العالمين

۱۹۲۳

۱۳۹۲

سفرہ

احمد نورانی شاہ علامہ ۴۸۶

۲۸۹

1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 26

روز: پنجشنبه ۱۳۳۳

01/02/2012

المختار - الميم - ١٥٤٦

ارشاد علیؑ ص ۳۳۱،

روزنامہ شمع ۱۷ مارچ ۱۹۷۷ء

رقعتی حسین قدوسی ۱۲۳۷ھ

اسلامی شیعہ

اسمعیل شیخ ۴۳۳، ۴۳۹

استعمل شود ۱۵۰۴

(سطق بندگان میاں ۱۵۴ء)

اشرف عالمگیر ستانی ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۵ء

اشرف حسین شہناز

اشرف عالم مولانا سید اکبرؒ ۱۷۷

الطوف على قاضي علاء ١٣٥١ هـ

شرف علی بیگ حکمرانی ۲۹۰، ۲۹۱

شرف الدین عیسیٰ علیہ السلام

شرف علی ۱۳۹۲ء

اسمیت

اقتصادی شعبہ

التبريد في المحرك

اعمال الفتن قدوس ۱۱۱

انصاف الدین سے ایمان بہرہ گیری ۱۵۵

۱۲۰ | افضل حسین قزوینی

انجلس الدين احمد ۲۳،

آتشا ما عورولا تا پھسوا دی ۳۴

برعلی شاه قندهاری پتی ۵۴۴	جغتار الدین سید ۲۴۳، ۲۴۵، ۲۴۴
برادر الدین سید خواجہ نقشبندی ۲۴۰، ۲۴۱	بدر الدین بدر عالم زاپدی ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵
بهار زکریا طاقی ۴۵۵	بدیع الدین شاه مدار ۴۴۶
بهار دشت غفر ۵۵۰، ۵۵۱	بدیع علی سید ۴۴۳
بهری نان فطرت ۹	بدرالحسن سید ۴۸۱
بهر علی سید ۳۸۹	بدرالحسن ملک ۴۴۴
بیدل سزا عظیم آبادی ۴۵۵، ۴۵۶	بدر نکستینی ۴۴۹
بجلیز حیدر ۴۸۹	برهان الدین سید شاه ۴۴۱، ۴۴۲
(بپ)	برهان الدین سید فخری ۱۵۱
بیرنگار ۱۴۳	برهان الدین بنانقاسی ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵
(بت)	برهان الدین شیخ فریب ۴۴۵
تاج تعمیر امام زیری ۴۴۰	برنیا ۵۴۳
تاج الدین امیرا ناچدی ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳	بکات الله شاه ۱۴۳
قاپی مای ۵۴۲	بکات علی سید ۴۴۱
تناسلی ۴۵۳	برکت الله شاه سید ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵
توپ شرف سید ۸۴	برکت احمد سید زکی میرنگی ۴۴۹، ۴۵۰
خیر الله شاه سید سید ۲۸، ۲۹، ۱۵۰	بعل نکستینی ۴۳۹
تیرور گرجان ۵۹۵	بشیر الدین سید ۴۸۶
(تث)	بقاسید محمد ۱۸۹
فنی سکر بجاری ۴۵۹	جلال شاه ۶۰۵
(تج)	بنده نواز گسردار ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷
جلال الله شیخ ۵۱۸	بنیاد علی سید دیار ۴۹۸
جان محمد سید ۴۴۸	بنیاد علی دکازی ۴۶۶

جعفر شاه پهلوانی ۳۵۰

جلال الدین حیدر سید جهانگیر جلالت ۲۴۱، ۲۳۸

جلال سید ۲۲۲

جلال الدین خلک دوی سیر ۲۴۴، ۲۴۵

جلال شیخ میری ۳۵۸

جلال الدین علی شیخ ۳۶۸

جلال شیخ سلطی ۶۰۹

جلال الدین بربری ۶۱۱

جلال دلشده ۳۲۳

جلال الدین سید اکر ۳۴۰

جعفر اختر سید ۲۱

جمال قتال محمد ۸۰

جمال الدین سید افغانی ۲۰، ۲۴۳

جماعت علی شاه گل پوری ۶۱۴

جماعت علی شاه ۳۴۰

جمال الدین میان زنگی گل ۵۸

جمال الدین سید کافلی خلاصه ۳۸، ۱۴۵، ۱۴۶

جمال الدین سید شاه جاجیری ۳۴۲

جبین محمد سلطان انصاری ۱۲۰، ۵۲۹

جلیل سید محمد زیدی ۲۸۹

جلیل سید محمد ۲۲۲

جواد حسین سید گیدی ۳۲، ۳۳، ۳۴

جبر سید ۱۵۵

جنگیسر سید میرزا ۲۶۱

(ج)

جورجش میرزایی ۲۹۱

(ج)

جانا شکی پوری ۵۱۸، ۶۴۴

حامد علی سید ۳۲، ۲۹۲

حاجیه الله ۴۵

حاجیه الله ۸۳

حاجیه الله سید اکثر ۳۰، ۳۱، ۳۲

حاجیه الدین شیخ ۳۸۹، ۳۹۲

حاجیه الدین ۳۳۹

حاجیه لونی ۶۴۶

حسن بدالدین سید ۱۲۱

حسن خرقی سید ۲۲۱

حسن حکری ۲۰۲

حسن محمد سید ۲۸۹

حسن نام سید ۳۴۳

حسن عبداللہ خان رباد شاه گری ۳۹۱

حسن بخاری ۶۵۱

حسن حکری ۱۹

حسن رضا سید ۲۵

حسن رضا سید دیلادی ۲۵، ۱۰۸، ۲۳۹

حسن شاه باطنی ۲۴۲

حضرتان سید ۵۶۴	حسن سید محمد ۳۴۲
غنیل سید شهبازی ۲۲۸۰۲۲۲	حسین زمره توحید ۱۲۸
خلیل احمد سلطان انصاری ۵۶۹	حسین احمد سید دینی ۱۴۴۰۱۳۲
حلیل سیکرانی ۴۳۷	حسین احمد شاه سید ۳۹
خلیل امان بنگالی ۱۹	حسین سید شهید فنگسار ۲۲۸
خارندقی ۲۸	حسین علی خان سید ادرناک ۲۹۱
خواجه علی سید ۳۸۱	حسین علی شاه ۵۱۷
خیال مظفر لوی ۶۴۷	حسین بن منصور صا ۵۹۱
د. د.	حسین م. سید ملک ۲۸۵
دارا شکو ۲۶	حسین احمد منیر ابوالسلطان ۵۲۱
دارش علی سید ۳۸۸	حسین علی شاه سید ۲۲۳
دیار احمد سید ملوی ۱۱۷	حسین شهید سهروردی ۶۱۵
دوریش شاه مقدم ۱۰۳	حسین یمنی ۵۱۷
دعائی مددی سید ۳۳۷	حسین علی سید ۲۵
دوست سیری ۴۲۱	حضره امیر غازی ۶۵۷
دیوید علی شاه سید مددی ۶۱۸	حیدر الدین ر. شیری نوسم ۱۲۸
د. د.	سید صفائی منیر پ. ش. ۲۲۶
داجو تال سید اشرفی ۸۳	سیرت امدی ۶۴۴
دالین سید رفیع ۳۳۷	د. خ.
داجو دایم زمان عزیزی ۶۷۷	غانی فازی سید ۳۲۹، ۳۲۸
دانشور دقتی پیر بیگم ۱۹۰	غلامیوسف ۳۱
د. رحمت خانی حافظه سید ۵۹۱، ۵۸۸	خسرو رحمت مرزا ۵۶۰
د. رحمت الله شاه مرزا ۱۳۰	قصصات حسین صابری ۱۹

سفر باغی ۶۴۴	وقت علی سید ۳۹۵
سبکدین ۵۴۷	رمح علی قالی ۴۱۱
سجادیه ۲۸۹	رحیم الدین سید ۲۰۳ ۲۱۱
سجی سید ۶۰۶	رشید احمد گنجی ۵۴۱ ۵۲۹
سراج الدین سید ۳۳۶	رسنم ۵۶۶
سراج سلطان شاه ۱۹	رشید الرحمن سید قادیان ۲۳۲ ۲۶۷
سراج نجم ۵۱۸	رضا کریم سید ۱۵۳
سرخ ۵۴۲ ۵۴۳	رفیق الدین دارمیان ۱۷۱
سوز راحه سید ۳۳۷	رفی سید خوج ۲۳
سید سید پیر ۲۵	رفیع الدین شاه ۱۴۸
سید خاکی ۲۷	رکن الدین مکن عالم شیخ ۴۵۷
سید فتح ۳۱	رکن الدین ۲۳۹
سکنه اعظم ۵۶۶	ردش علی خان ۲۹۱
سلطان احمد سید ۳۲۵ ۳۶۶	ردش علی ۶۳
سلطان شاه شیخ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲	ریحان الحق سید ۲۹۲
سلطان باجر ۲۹۴	دک
سلطان باجی ۴۰۵	نادر حسین زیدی ۲۹۰
سلطان سید ۱۳ ۲۳۷ ۲۴۱	عزیزه سیدی ۵۳۶
سلیمان شاه پیراوی ۴۵۰	زکریا ملا ۴۵۹
سلیمان آشوب ۶۳۰	نهار حسین شاه ۲۳
سلیمان علی خان ۲۲	لینا سیر ۲۹۱
سید خشی شیخ ۴۹۳	دک
سید محمد ملا نازکی ۳۲۰	ساز محمد قادی ۴۱۳ ۴۱۴

شهاب	۵۷۶
شهاب بن اصف	۲۵
سینی مرگنا سید	۱۶
شهاب	(ش)
شاهان قادی	۱۹
شاهین سید	۲۰۱
شاهین اشرف	۱۰۴
شاه قادی	۲۸۱، ۲۱۲
شاهین	۵۱۶
شاه محمد شانی	۵۲۴
شاهلی نعمانی	۲۲
شاهین سید	۱۷۲
شرافت علی سید	۱۳۲
شرف الدین قاسم	۲۰۹
شریف مرادانی	۱۲۷
شرف الدین یحیی شیرازی	۲۲۵، ۲۲۶
شعیب سید محمد اودی	۱۹
شعیب خن	۲۷۱، ۲۱۳
شعیب شیر مرگنا سید	۷۷
شعیب رضوی محمد پوری	۲۱۰
شعیب الدین قلندر	۱۵۲
شمس بابا کاشمی سید	۱۰۴
شمس الدین شهباز	۱۸۴
شمس الرحمن سید حسینی	۲۸۱، ۲۲۲
شمس العلی پوری	۲۷۹، ۲۲۲
شمس تبریزی	۵۹۹
شمس احمد اشرف	۲۱
شمس محمد سید نوری	۲۵
شمس حسین سید	۱۸
شرکت علی	۲۸۹
شهباز محمد سید مراد	۲۳۴
شهاب ندیم سید سید پیر محمد	۱۷۵، ۱۵۳، ۱۵۲
شهاب الدین محمد سید	۲۳۵
شهاب الدین رحمت الله	۲۷۰، ۱۶
شهاب الدین سید سید	۲۷۱، ۲۵۹، ۲۵۸
شهاب الدین حق نگر	۷۲
شهباز عالم سید	۲۳۱
شیر قانع	۲۰
شیرابری	۵۱۹
شیر شاه سیدی	۵۸۲
شیر	(ش)
سابق محمد شاه سید اشرف	۱۸۷، ۱۸۶
سابق الرحمن سیدی	۲۰
سید حسن سید سیدی	۲۷۱
سید الدین سید شاه	۸۰
سید الدین خطیب سید	۲۳۷

ممدالدین سید داوود قلی ۲۵۰

ممدالدین قلی شیخ ۳۵۴

مدیرت حسن ۲۲

مسعودی بگری ۳۱۳/۱۲۸۴

مسعودی بی بی ۲۳۴/۱۲۰۵

مسعود علی شاه ۸۲

مسعود حسین سید ۳۲۱

مسعود حسین سید بگری ۴۴۶

مسیر بگری ۲۹۳

مسعود الدین سید ۳۴۰

(خط)

ضیاء الدین علی ۲۳

ضیاء الرحمن سید ۳۳۴

(خط)

طالب علی نظاری سید ۱۴۹

طاهر سید محمد ۲۲۲

طاهر گیلانی ۴۰۵

طاهر لعلی سید ۱۴۶

طاهر شین ۴۶۰

طاهر کمال ۲۱۶

طارت ۵۶۴

لیل احمد محمدی ۲۲

طیب مرثی ۴۱۹

طیب گیلانی ۳۳۵

(خط)

ظفر احمد عثمانی مرزا ۵۲۱/۵۱۴

ظفر الدین مرزا ۲۳۰

ظفر اوگائی پدشیر ۳۲

ظفر باب حسین سید قلی ۱۹

ظفر اشرف سید ۸۴

ظفر حسن ۲۳

ظفر الحسن شاهب داکتر ۱۹

(خط)

ماجر سیدی ۶۵۰

ماری مرزا ۱۱۳

ماشوق حسین خانلی ۳۳۴

ماشم تبریز ۳۳

عاصی چپروی ۶۵۱

عباس صفری ۱۴۳

عباس دهکی پری ۵۱۸

عبدیاری فرنگی محل ۵۲۲/۵۲۱

عبد الجلیل بگری ۲۹۳

عبد الجلیل حکیم ۸۲

عبد الجلیل سید محمدی ۲۲۲/۲۲۱/۲۲

عبد الجلیل ۲۰

عبد الحمید ۲۵

عبدالعزیز شاد دہلوی ۵۰۸
 عبدالعزیز خان بریلوی ۲۰
 عبدالعزیز حیدر بریلوی ۲۱۷۷۳۳
 عبدالعزیز شاہ ۴۳۵۱۲۳۳
 عبدالعلیم صاحب قلی ملتان ۴۸۵
 عبدالقادر علیانی ۵۲۰۹۴۱۸۱
 عبدالقادر بیلانی ۱۲۳۱۸۸
 عبدالقادر جیلانی ۲۲۷
 عبدالقدوس انصاری ۱۹
 عبدالقدوس ناشی ۴۳۸
 عبدالقدیم چچا دی ۳۴۲۱۳۲
 عبدالکریم سیوادی ۱۵۷
 عبدالکریم لہری دالہ ۱۸۵
 عبداللہ سیال ۱۰۱۷۸۳
 عبداللہ الاشر ۹۴۱۹۱۰۸۱
 عبداللہ شاہ اسماعیل ۹۷۱۸۲
 عبداللہ شکاری ۷۰۵
 عبداللہ شاہ بخاری ۱۱۸۱۱۲۴
 عبداللطیف بھٹائی ساہی ۱۸۷۱۱۷۹
 عبدالناتان ۸۱
 عبدالنور تگابی ۸۸
 عبدالواحد بادی ۲۳
 عبدالواحد بکر لہری ۲۳

عبدالرحمن قندش دہلوی ۴۹۷۱۴۹۵
 عبدالرحمن عودی بانسہ آند ۳۴
 عبدالرحیم فخر سیالکوٹ ۶۰۰
 عبدالرحیم شرف قوری ۲۱
 عبدالرحیم ڈاکٹر ۴۴۸۱۳۵۷
 عبدالرحمن بخش سید ۳۸۱
 عبدالرحمن ناشی قریشی ۵۹۵
 عبدالرحمن جامی ۲۳
 عبدالرحمن خان قن ۲۲
 عبدالرحمن فاکٹر بھٹانی ۲۳۰
 عبدالرحمن سید سجادہ ڈاکٹر ۳۳۱
 عبدالرحمن سید ۲۷۴
 عبدالرحمن شاہ ۴۷۷
 عبدالرحیم ۴۱۷۱۷۷۱۷۱
 عبدالرحیم شاہ دہلوی ۵۰۵
 عبدالرحمن قاسمی ۸۴
 عبدالرشید ۱۲۹
 عبدالرشید سیدی روف ۲۸۹۱۲۲
 عبدالرشید سید بادی ۲۹۹۱۳۹۸
 عبدالرؤف قاضی پھنسیسر ۲۵
 عبدالسلام نیازی ۲۷۷
 عبدالشکور افسدی ۵۲۹
 عبدالشکور مری ۴۳۳

محمد بن محمد ۲۳۱	علی آرنزی ۶۰۴۲۷۰۱۱
محمد بن محمد عثمانی ۲۳۳	علی سلطان شاه ۱۱۹۷۸۴
محمد بن ابی بکر علی ۵۳۱	محمد بن ابی بکر بن محمد ۱۵۹۷۱۵۲
محمد بن ابی بکر بن سرت ۵۰۷۱۴۸۹	علی بن محمد بن محمد ۲۲۵
محمد بن ابی بکر بن محمد ۳۴۴	علی بن محمد بن محمد ۲۹۶۷۲۹
محمد بن ابی بکر بن محمد ۶۴۴	علی بن ابی بکر بن محمد ۳۴۲۱۲۴۳
محمد بن ابی بکر بن محمد ۲۳۶	علی بن ابی بکر بن محمد ۳۲۸
محمد بن ابی بکر بن محمد ۴۷۵	علی بن ابی بکر بن محمد ۶۶۹
محمد بن ابی بکر بن محمد ۵۰۳	علی بن ابی بکر بن محمد ۴۶۶
محمد بن ابی بکر بن محمد ۱۵۰۲۲۳	محمد بن ابی بکر بن محمد ۴۴۷
محمد بن ابی بکر بن محمد ۱۲۰۷۸۱	محمد بن ابی بکر بن محمد ۴۰۹۷۴۸
محمد بن ابی بکر بن محمد ۴۴۱۷۳۹	محمد بن ابی بکر بن محمد ۸۷
محمد بن ابی بکر بن محمد ۴۷۷	محمد بن ابی بکر بن محمد ۴۱۷۷۷۷
محمد بن ابی بکر بن محمد ۲۷۷۷۷۷	محمد بن ابی بکر بن محمد ۲۵
محمد بن ابی بکر بن محمد ۶۵	محمد بن ابی بکر بن محمد ۲۸۱
محمد بن ابی بکر بن محمد ۶۱۰	محمد بن ابی بکر بن محمد ۳۳۸
محمد بن ابی بکر بن محمد ۱۵۹۷۱۵۳۷۱۵۱	محمد بن ابی بکر بن محمد ۷۷۷
محمد بن ابی بکر بن محمد ۲۵۷	محمد بن ابی بکر بن محمد ۵۷۷۷۷۷
محمد بن ابی بکر بن محمد ۴۴۱	محمد بن ابی بکر بن محمد ۳۵۰۷۳۲۸
محمد بن ابی بکر بن محمد ۱۰۹	محمد بن ابی بکر بن محمد ۱۲۹
محمد بن ابی بکر بن محمد ۶۰۹	محمد بن ابی بکر بن محمد ۱۲۹
محمد بن ابی بکر بن محمد ۱۱۰۷۸۲	محمد بن ابی بکر بن محمد ۲۲۵
محمد بن ابی بکر بن محمد ۸۲	محمد بن ابی بکر بن محمد ۲۴۳

نظام علی واسطی آتار قزاقی ۳۱۴	نقل علی شاه قریشی ۴۱۰، ۴۱۹
نظام رسول جسر ۲۰	نقل از حسن گنج مراد آبادی ۴۴۹، ۴۶۲
نظام رسول سعیدی و قاسم ۲۳، ۴۱	نعلن حسین ۲۱
نظام مراد شاه سید ۳۴۶	نیرالدین سید شاه جانیبری ۳۴۱، ۳۴۹
نظامان الحق سید ۲۹۲، ۱۳۰	نیر سید حسین ضحی ۲۰
خوش شطاری ناندری ۲۳	نیرد شاه بیه ۵۵۳
(ق)	فیض بخش ماکردی ۲۲
قادر سید شاه حافظ ۱۷۶	(رق)
قادر سید محمد ۳۸۵	قاسم آقایی ۴۸۱، ۴۶۴
فرمان نظامید ۲۹۲	قاسم شطاری ۳۳۱
فرزند علی مولی شایبیری ۱۷۸، ۱۵۶	قاسم خان قراب ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴
فرزند علی مولی سید ش ۲۲	قرابان علی سید ۳۹۶
فرزند علی سید گزنی ۲۹۳	قرابین سید ۲۸۹
فریدالدین حطاب سید ۱۷۱	قطب الدین قاسم بای ۵۳۰
فرید علی بخش غفتم ۳۳۷	قطب الدین احمد بای سید ۱۲۷
فریدالدین گنج شکر ۵۵، ۴۸۸، ۴۸۷، ۴۸۶	قطب علی سید ۲۲۱
فریدالدین فریدی بزم ۵۳۲	قرابین چارادی ۳۵۳
فریدالدین کریم ۱۹۱	قریچکروی ۶۴۶
فریدالدین سید ۱۷۶	قریچان خان ۲۰
فرید سید محمد ۴۰۰	قراهدلی ۳۲۰
فرید احمد ۳۴	قشک قادی ۱۰۶، ۱۸۳
نقل از کرماتین سید ۱۰۷، ۱۸۳	قیام الدین سید ۲۲۴، ۲۲۹
نقل علی سید رمی ۲۱۵، ۲۰۳	قیام الدین شاه ۳۴۰

محمد سید ۲۳۵	دک
محمد شاه کاکای ۲۲۲	کامل و نگ آید ۲۲
محمد پرویدی ۲۹۰	کریم الدین احمد میرزای ۲۲
محمد شاه کاکای ۵۵۲	کریم بخش نظامانی ۲۸۵
محمد سید ۲۰۲	کلیه ۲۵
محمد بن علی ۲۸۲	کریم الدین کیمتعلی قرندی سید ۲۸۸، ۲۳۱، ۱۲۵
محمد بخش ۶۱۶	دک
محمد الویر کاکای ۲۲۲	گدا شاه سید ۸۲
محمد میر سید ۲۰۵	گل حسن (داری شریف) ۴۶۴
محمد سید شهبازی ۲۲۷	دل
محمد جانیری سید ۲۲۷، ۲۸۷، ۲۲۷	لان شهباز قلند ۱۵۸، ۱۵۳
محمد احمد کاکای ۲۲۹، ۲۳۱	لطافت حسین ۲۲۲
محمد سید محمد کاکای ۲۰۶	لفظ صدیقی ۵۲۵، ۵۱۹، ۵۱۷
محمد الحسن ۵۱۲	م
محمد خروزی سلطان ۵۲۸، ۵۲۷	میدک شاه ازلانی ۳۱۷
محمد کاکای ۵۵۵	مجتبی بنوی ذاکتر ۲۱۸، ۳۴
محمد الحق سید ۲۷۴	محبیه الله شاه چلوندی ۴۲۸
محمد الدین شری ۸۳	محبیب الرحمن پروتیر ۲۰
محمد گشته باز ۱۷۲	محمی عثمان ۲۰
محمد الرحمن سید ۳۳۰	محب الله ملک کاشی ۹۹
محمد احمد کاکای ۲۲۹	محمد خروزی ۲۲۱، ۲۲۷
محمد احمد ذاکتر ۲۲	محب الحق حق ۴۶۴
محمد الدین بخاری ۲۵۸	محمد سید جوشی ۱۸۴، ۱۷۱

شکور عالم میرد ۳۳۱	میر گھڑی ۳۳۳
مصباح الهدی دینوی ۲۲۱، ۳۶۰، ۳۲۰، ۲۵	منابع مروج ۲۲۰، ۲۰
مصباح الفصح ۲۸۹	مروج صلی ۱۲۱
مقتدر عباسی نقوی ۲۲۱	موزنی پیکه ۱۰۵
مدخل کعبه پیروی ۶۳۰	نورین صفا صحن ۵۳۷
مطهر شمس ثانی ۱۲۸	نور علی شاه میر گزلی ۴۱۸، ۸۳
مظاہر الکلی ۶۴۸	برای سیرالهمدی ۴۹۴
مظفر علی قراشاکر ۲۰	میر تقی گیلانی ۳۳۴
مظفر گیلانی ۲۳	(۵۰)
مظفر سیرالهدی ۳۴۲	۵۰ در شاه ۴۴۸
معصوم میر جکی ۱۴۹	ناشاد گنجینه ۴۲۰
معصوم ربی ۳۵۱	نثار علی حاجی ۳۸۹
مبین و درانی تلک ۲۳	نهایت غار سید ۴۴۸
معین الدین سید شاه ۳۸۲	نجم الهدی میردینستی ۳۲۰، ۲۲۴
معین الدین چشتی حراجا میری ۱۷۷، ۱۷۱، ۱۷۵، ۱۷۷	نجم الدین فردوسی ۲۱
معین شریقی ۳۴	نجم الدین مبدع اب ۱۹۸
مقصود علی نقوی ۲۲	نجم الدین سید ۱۲۷
ملک فیروز خان کولی ۳۴	نجم الحسن شاه پندشیر ۲۵
منافرا حسن گیلانی ۲۲۷، ۳۲۷، ۲۵۳، ۲۷۷	نجم الحسن سید ۲۵
مشمع پاکیز ۵۰۰، ۴۸۹	نجم فردوسی ۴۲۴
مشهد الحسن مصلح ۳۸۳	نذر علی شاه ۲۰۲
منابع راستی سید ۲۰۹	نورین ابی ۳۹۵
میز الدین شاه ۱۵۷	نذیر حسین دهلوی ۳۲۷، ۳۲۷، ۳۵۹

نصیر الدین نصیر ۳۳۷	آل العین حیدر ۲۸۹
نصیر الدین سید ۳۹۰۴۳۸۶	آل نوال احمد ۲۸۹
نصیر الدین چرخ دہری ۱۰۰	نہال الدین سید ۳۴۰
نظام الدین شاه بنگ ۲۳۴۶	نیا زاد احمد شاه طوی بربری ۴۱۶
نظام الدین اولیاء ۲۳۷، ۲۳۵	نیرہ لال گوی ۲۵
نظام الدین شیخ بنگ ۵۲۰، ۵۱۵	(د)
نظام الدین ملا سہادی ۵۳۹، ۵۳۰	دورث شاه سید درویش باری ۳۳، ۳۴
نظام الدین محمدی ۲۳	دارث علی شاه دیوہ شریف ۲۵۹
نظام الدین شاه ۲۷۰	دارث کمال ۲۱
نظیر حسین شاه سید ۲۴۱	دورث علی سید ۳۸۶
نعمت اللہ شاه ۱۳۸	رامیہ محمد قاضی ۲۰۱
نعمت اللہ لودی ۲۳۷	رحیم اشرف ۲۲۱
نعمت اللہ صدیقی ۴۸۲، ۴۳	رحیم الدین چکر کش ۲۲۹
نعمت اللہ شاه علی ۶۲۶	دورث حسین سید بختار ۴۱، ۴۳۲، ۴۳۱
نصیر الدین سید صدیق لافا خیل ۶۲۲	نذیر حسن سید لیدی ۳۲، ۳۲
نصیر کتب و دستاویزی ۱۰۳	ولیم الدین سید ۲۵
نور الانی ۴۷۱، ۴۵۸	ولایت علی سید ۱۳۲
نور شیروان عادل ۵۴۷	ولایت علی مولانا ۴۲۸، ۴۱۷، ۴۱۷
نواز سید ۲۹۳	ول اللہ شاه دورث دہری ۵۰۶
نور حسین عبد الناق ۸۵	ولیم علی بی ۴۷۷
نور الحسن قاضی ۱۴۹	ولیم سید ۱۹
نور الدین سید ۱۵۲	(د)
نور الدین خواجہ ۱۷۰	دشتم سلطان ۲۱

۴۲۳ بی بی میری	۱۴۰۰/۲۳۹ اشم میری مخلص شمس
۳۸۵۰۳۸۳۴۱۴ بی بی سید محمد علی مراد	۴۳۱ دیت اللہ مرست
۲۰۰۰۱۴۰ یوسف بی بی علامہ	۱۹ برتجدہ برلیند گزشتہ
۲۴۳ یوسف شاہ سید گزشتہ	(دی)
۳۴۰ یوسف علی شاہ	۲۴۳ یار محمد شاہ خلیفہ
۵۱۹ یوسف قاضی	۲۸۱ بی بی سید علی سید شہید
۴۱۳ یوسف ملک	۶۰۳ بی بی کبریا غزشتہ
۲۵۲/۲۳۰ یوسف شاہ سید علی	۲۵ بی بی ارمی پرنس

مِلَّةُ الْخَوَاتِنِ

بیشک سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، استغفر اللہ



[illegible]

۴۴۲	۲۴۳
۴۵۳	۳۷۳۳۵۷۷۷
۴۶۳	۴۴۳
۴۷۳	۴۷۳۳۵۷۷۷
۴۸۳	۴۸۳۳۵۷۷۷
۴۹۳	۴۹۳۳۵۷۷۷
۵۰۳	۵۰۳۳۵۷۷۷
۵۱۳	۵۱۳۳۵۷۷۷
۵۲۳	۵۲۳۳۵۷۷۷
۵۳۳	۵۳۳۳۵۷۷۷
۵۴۳	۵۴۳۳۵۷۷۷
۵۵۳	۵۵۳۳۵۷۷۷
۵۶۳	۵۶۳۳۵۷۷۷
۵۷۳	۵۷۳۳۵۷۷۷
۵۸۳	۵۸۳۳۵۷۷۷
۵۹۳	۵۹۳۳۵۷۷۷
۶۰۳	۶۰۳۳۵۷۷۷
۶۱۳	۶۱۳۳۵۷۷۷
۶۲۳	۶۲۳۳۵۷۷۷
۶۳۳	۶۳۳۳۵۷۷۷
۶۴۳	۶۴۳۳۵۷۷۷
۶۵۳	۶۵۳۳۵۷۷۷
۶۶۳	۶۶۳۳۵۷۷۷
۶۷۳	۶۷۳۳۵۷۷۷
۶۸۳	۶۸۳۳۵۷۷۷
۶۹۳	۶۹۳۳۵۷۷۷
۷۰۳	۷۰۳۳۵۷۷۷
۷۱۳	۷۱۳۳۵۷۷۷
۷۲۳	۷۲۳۳۵۷۷۷
۷۳۳	۷۳۳۳۵۷۷۷
۷۴۳	۷۴۳۳۵۷۷۷
۷۵۳	۷۵۳۳۵۷۷۷
۷۶۳	۷۶۳۳۵۷۷۷
۷۷۳	۷۷۳۳۵۷۷۷
۷۸۳	۷۸۳۳۵۷۷۷
۷۹۳	۷۹۳۳۵۷۷۷
۸۰۳	۸۰۳۳۵۷۷۷
۸۱۳	۸۱۳۳۵۷۷۷
۸۲۳	۸۲۳۳۵۷۷۷
۸۳۳	۸۳۳۳۵۷۷۷
۸۴۳	۸۴۳۳۵۷۷۷
۸۵۳	۸۵۳۳۵۷۷۷
۸۶۳	۸۶۳۳۵۷۷۷
۸۷۳	۸۷۳۳۵۷۷۷
۸۸۳	۸۸۳۳۵۷۷۷
۸۹۳	۸۹۳۳۵۷۷۷
۹۰۳	۹۰۳۳۵۷۷۷
۹۱۳	۹۱۳۳۵۷۷۷
۹۲۳	۹۲۳۳۵۷۷۷
۹۳۳	۹۳۳۳۵۷۷۷
۹۴۳	۹۴۳۳۵۷۷۷
۹۵۳	۹۵۳۳۵۷۷۷
۹۶۳	۹۶۳۳۵۷۷۷
۹۷۳	۹۷۳۳۵۷۷۷
۹۸۳	۹۸۳۳۵۷۷۷
۹۹۳	۹۹۳۳۵۷۷۷
۱۰۰۳	۱۰۰۳۳۵۷۷۷

چراغیان ۴۸	۵۶۰
چربی ۳۴۵۱۳۳۵	۴۳۳۱۲۵۵۳۳۱۱۸۳۱۱۴۲۰۲۲
چشمی ۵۰۱	۵۸۲۱۵۴۶۲۵۲-۴۴۵۱۴۶۲۱۲۴۵
چک ۱۹۵	۱۹۱
چک ۴۶۶	۲۵۰
چک ۵۰	چک ۲۸۱۲۴۱۲۴۱۱۱۸۱۲۵۲
چک ۴۶۶	۵۷۹۱۲۸۵۱۲۴۲۱۲۳۵۰۲۹۲
چک ۴۸۲	۲۹۹
چک ۵۶۸	۵۱
چک ۴۵۰	۱۹۵
چک ۳۳۲	۴۳۵۱۱۴۲۱۱۰
چک ۱۹۵	۶۸۵
چک ۱۹۹	۳۵
چک ۴۱۸	۲۵۹
چک ۶۱۵	۴۱۰
چک ۲۵	۵۹۵
چک ۳۶۰	۴۹۴
چک ۲۵۵	۱۹۱
چک ۴۶۵	۲۹
چک ۵۵۴۱۲۴۶	۴۵۱۲۹۸۱۲۳۳۱۲۳۷۱۲۸
چک ۴۳	۲۹۱۲۲۸۵۱۲۴
چک ۳۵۳۱۲۴۵۳۳۰	۲۴۵۱۹۹
چک	۶۵۳

[illegible]

[illegible]

۵۶۰۲۸۳ رنگی	۳۶۱۰۲۲۵۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲	شکر
۱۲۳ آباد	۶۰۹۱۵۰۰۱۳۵۳۱۳۵۳	
۱۳۰ مٹی مٹی		
۶۰۳ مٹی	۶۶۰۲۵۶۳۱۵۵۳۳۵۵۳۵۵۳۵۵۳	راہ پختانہ
۶۶۶ مٹی	۵۶۲	مٹی گڑھ
۵۸۷ مٹی	۳۳۵۱۳۴۹۱۵۸	مٹی گڑھ
۲۳۶۹۸۹ مٹی	۶۶۴	مٹی محل
۱۷۹ مٹی	۳۶۵	مٹی محل
۵۸۷۱۴۱۶۰۲۹۴۱۳۲۲ مٹی	۶۶۴	مٹی محل
۵۰۵ مٹی	۵۵۱	مٹی محل
۱۲۲ مٹی	۵۸۷۰۵۳۰۱۳۶۲	مٹی محل
۳۶۰۲۱۵ مٹی	۳۵۹	مٹی محل
	۳۳۵۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲	مٹی محل
۶۵۱ مٹی	۶۰۱	مٹی محل
۶۵۶ مٹی	۵۰۱	مٹی محل
۵۸۱ مٹی	۱۸۴	مٹی محل
۶۵۸ مٹی	۳۵۵۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲۱۳۲۲	مٹی محل
۲۳۱۰۲۲۵ مٹی	۱۶۴	مٹی محل
۵۰۱ مٹی	۶۶۴	مٹی محل
	۱۸۹	مٹی محل
۵۷۵ مٹی	۵۵۵	مٹی محل
۵۰۱ مٹی	۶۶۴	مٹی محل
۱۶۵ مٹی	۶۶۴	مٹی محل

[illegible]

۵۹۸/۱۲۳	تایید	۷۷	تایید
۳۲۰	تایید	۵۸۱/۵۸۰-۵۹۹/۵۹۸	تایید
۵۲	تایید	۷	تایید
۴۷	تایید	۲۹۸	تایید
۵۳۳/۲۴۲	تایید	۲۹۴/۲۸۴/۲۹۱/۲۰۵/۲۹۰/۵۵۱/۲۸۰	تایید
۳۹۳/۲۴۲	تایید	۲۹۳/۱۱۲/۱۰۸	تایید
۵۸۱	تایید	۵۰۰	تایید
۵۲۳	تایید	۲۸۳	تایید
۵۷۰/۵۹۹/۵۹۸/۵۹۰/۵۱۱/۱۸۲	تایید	۱۸۲	تایید
۴۵۴/۴۵۵/۴۵۴/۴۵۳/۵۷۹	تایید	۲۰۷	تایید
۵۲۱/۴۵۵/۴۵۳	تایید	۵۳۹/۵۳۱/۴۸۰	تایید
۷	تایید	۵۷۹/۵۷۷	تایید
۴۹۷/۴۹۱/۴۸۷/۴۵۵/۴۱۷/۲۰۰/۸۷	تایید	۵۲۶	تایید
۵۷۰/۵۹۹/۵۹۸/۵۸۱/۵۲۱/۵۰۹	تایید	۶۸۱	تایید
۴۵۴/۵۹۸/۱۶۲/۱۳۰	تایید	۶۲۴	تایید
۳۷۳/۲۲۳/۲۸۸/۲۰۹	تایید	۱۶۳/۱۱۲/۱۰۳/۴۸۷/۱۸۲	تایید
۴۱۹	تایید	۷	تایید
کالی	تایید	۵۵۵	تایید
۵۸۵۰/۹۲	تایید	۵۸۱/۴۹۵/۲۸۹/۲۳۲/۲۳۲	تایید
۲۷۳	تایید	۴۰۵/۴۰۴/۴۳۲	تایید
۴۶۴	تایید	۴۶۴	تایید
۶۱۷/۳۶۶/۳۶۱/۲۳۰/۱۱۲/۱۱۰/۱۱۰	تایید	۴۶۴	تایید
کالی	تایید	۱۹۴	تایید

کله ۱۳۵	کله ۴۷۱۲۵۵
کله ۲۹۸	کله ۶۰۲
کله ۴۰۴۱۹۶	کله ۶۱۲
کله ۲۷۰	کله ۵۹۵
کله ۲۴۷	کله ۳۹۶
کله ۲۹۸	کله ۵۰۱
کله ۶۶۳	کله ۱۰۷
کله ۳۹۲	کله ۵۹۸۰۲۷۹۰۲۳۷۰۷۹۰۵۹
کله ۲۷۸	کله ۶۵۵
کله ۲۰۰	کله ۵۷۰۱۳۰
کله ۴۵۵۰۵۵۲۵۵۳۰۵۴۰	کله ۵۵۳
کله ۵۹۵	کله ۲۸۸۰۱۲۷
کله ۵۵۱۲۸۸۰۸۴۰۱۳۹	کله ۲۵۴
کله ۶۵۳	کله ۲۸۵
کله ۶۴۹	کله ۲۵۴
کله ۵۳۰۱۱۲۷۰۸۸	کله ۲۱۶۰۱۲۹
کله ۲۳۴	کله ۹۰
کله ۴۷۹	کله ۱۱۰
کله ۲۸۶	کله ۱۸۲
کله ۵۶۱	کله ۲۹۸
کله ۶۱۱۰۵۵۲	کله ۲۸۸
کله ۶۰۵۰۵۰۹	کله ۶۲۶

۲۹۸	۲۹۸
۲۹۹	۲۹۹
۳۰۰	۳۰۰
۳۰۱	۳۰۱
۳۰۲	۳۰۲
۳۰۳	۳۰۳
۳۰۴	۳۰۴
۳۰۵	۳۰۵
۳۰۶	۳۰۶
۳۰۷	۳۰۷
۳۰۸	۳۰۸
۳۰۹	۳۰۹
۳۱۰	۳۱۰
۳۱۱	۳۱۱
۳۱۲	۳۱۲
۳۱۳	۳۱۳
۳۱۴	۳۱۴
۳۱۵	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۶
۳۱۷	۳۱۷
۳۱۸	۳۱۸
۳۱۹	۳۱۹
۳۲۰	۳۲۰
۳۲۱	۳۲۱
۳۲۲	۳۲۲
۳۲۳	۳۲۳
۳۲۴	۳۲۴
۳۲۵	۳۲۵
۳۲۶	۳۲۶
۳۲۷	۳۲۷
۳۲۸	۳۲۸
۳۲۹	۳۲۹
۳۳۰	۳۳۰
۳۳۱	۳۳۱
۳۳۲	۳۳۲
۳۳۳	۳۳۳
۳۳۴	۳۳۴
۳۳۵	۳۳۵
۳۳۶	۳۳۶
۳۳۷	۳۳۷
۳۳۸	۳۳۸
۳۳۹	۳۳۹
۳۴۰	۳۴۰
۳۴۱	۳۴۱
۳۴۲	۳۴۲
۳۴۳	۳۴۳
۳۴۴	۳۴۴
۳۴۵	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۶
۳۴۷	۳۴۷
۳۴۸	۳۴۸
۳۴۹	۳۴۹
۳۵۰	۳۵۰
۳۵۱	۳۵۱
۳۵۲	۳۵۲
۳۵۳	۳۵۳
۳۵۴	۳۵۴
۳۵۵	۳۵۵
۳۵۶	۳۵۶
۳۵۷	۳۵۷
۳۵۸	۳۵۸
۳۵۹	۳۵۹
۳۶۰	۳۶۰
۳۶۱	۳۶۱
۳۶۲	۳۶۲
۳۶۳	۳۶۳
۳۶۴	۳۶۴
۳۶۵	۳۶۵
۳۶۶	۳۶۶
۳۶۷	۳۶۷
۳۶۸	۳۶۸
۳۶۹	۳۶۹
۳۷۰	۳۷۰
۳۷۱	۳۷۱
۳۷۲	۳۷۲
۳۷۳	۳۷۳
۳۷۴	۳۷۴
۳۷۵	۳۷۵
۳۷۶	۳۷۶
۳۷۷	۳۷۷
۳۷۸	۳۷۸
۳۷۹	۳۷۹
۳۸۰	۳۸۰
۳۸۱	۳۸۱
۳۸۲	۳۸۲
۳۸۳	۳۸۳
۳۸۴	۳۸۴
۳۸۵	۳۸۵
۳۸۶	۳۸۶
۳۸۷	۳۸۷
۳۸۸	۳۸۸
۳۸۹	۳۸۹
۳۹۰	۳۹۰
۳۹۱	۳۹۱
۳۹۲	۳۹۲
۳۹۳	۳۹۳
۳۹۴	۳۹۴
۳۹۵	۳۹۵
۳۹۶	۳۹۶
۳۹۷	۳۹۷
۳۹۸	۳۹۸
۳۹۹	۳۹۹
۴۰۰	۴۰۰

۲۶۴۰۲۶۴۰۲۶۴۰	میرزاان ۲۶۵
۳۲۱	میرزا ۳۵۰
۳۸	میرزا ۴۲۲
۶۵۴	میرزا چک ۳۳۲
۴۸۵	میرزا دل ۲۱۹
۵۲۴	میرزا ۶۳۰
۲۵۳۰۲۶۴۰۲۶۴۰	میرزا ۶۰۹
۵۸۴	میرزا ۶۳۶۰۲۶۴۰۲۶۴۰
۳۶۰۰۲۶۴۰۲۶۴۰	میرزا ۶۵۹
۱۵۲	میرزا ۲۵۵
۲۹۶	میرزا ۲۶۵۰۲۶۴۰۲۶۴۰۲۶۴۰
۲۹۶	میرزا ۲۶۵۰۲۶۴۰
۱۴۱	میرزا ۲۵۵
۲۶۴۰۲۶۴۰	میرزا ۲۶۴۰
۰۹	میرزا ۲۶۴۰۲۶۴۰
۲۶۴۰۲۶۴۰	میرزا ۲۶۴۰
۶۳۶	میرزا ۲۶۴۰
۵۴۸	میرزا ۲۶۴۰
۵۵۵۰۵۴۰۲۶۴۰	میرزا ۵۸۱
۶۱۸	میرزا ۵۸۱
۱۹۱	میرزا ۵۸۱
۲۶۴۰۲۶۴۰۲۶۴۰	میرزا ۵۸۱
۲۶۴۰۲۶۴۰۲۶۴۰	میرزا ۵۸۱

اعلاط نامہ

سورہ	سورہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۵	فہرست	۴۹	۵	اساتذہ	اساتذہ	صحیح
۶	یونین لے	۸۱	۱۳	صغیرہ صغیرہ	صغیرہ صغیرہ	۸۱، ۸۲
۱۵	سناطہ گیلائی	۱۹	۱	(شجرہ صغیرہ)	(شجرہ صغیرہ)	(شجرہ صغیرہ)
۱۹	اعجاز خسران	۹۰	۱	غازی دلاشتر	غازی دلاشتر	
۱۹	منظر گیلائی	۹۵	۲	لے جاں لے	لے جاں لے	۱۵۱
۲۲	روا حین	۹۹	۲	امشوی	امشوی	۱۵۱
۲۳	سینہ پداشتر	"	۲	سینہ پداشتر	سینہ پداشتر	۱۵۱
۴۱	آری	۱۰۸	۱	(شجرہ صغیرہ)	(شجرہ صغیرہ)	(شجرہ صغیرہ)
۴۲	پہل	۱۱۱	۸	کانپور کا	کانپور کا	
۴۶	صغیرہ	۱۱۶	۵	پاس رکھ	پاس رکھ	
۵۰	مانگا	۱۲۶	۱۶	اسپا	اسپا	
۵۳	شمال بیہ	۱۲۸	۴	سید محمد سے	سید محمد سے	
"	سندھ	۱۱۹	۳	وضاحت	وضاحت	
"	کروچر شد	۱۲۳	۱۵	ماطی	ماطی	
۵۵	کفیت	۱۲۳	۱۳	۱۸۰ سال	۱۸۰ سال	
"	تاروق	۱۲۴	۵	مسکور	مسکور	
۵۶	کفانہ	۱۲۴	۳	(شجرہ صغیرہ)	(شجرہ صغیرہ)	(شجرہ صغیرہ)
"	عنا	۱۲۵	۱	(شجرہ صغیرہ)	(شجرہ صغیرہ)	(شجرہ صغیرہ)
۵۷	کے	۱۲۶	۱	۱۵۲	۱۵۲	
۵۸	کفانہ	۱۲۶	۹	شفقت	شفقت	
۶۰	صواب	۱۲۷	۱	(۱۵۱)	(۱۵۱)	
۶۱	تو	۱۲۸	۵	عطاری	عطاری	
"	زید	۱۲۹	۴	مطابق	مطابق	
۶۳	نگارہ	"	۴	برفون	برفون	

صفحہ	غلط	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
پرگنہ نوادر	پرگنہ نوادر	۱۶	۲۱۳	مرحہ ہوتے	مرحہ ہوتے	۱۶	۱۶۳
حکیم سید رفیع	حکیم سید مختار احمد	۱۲	۲۲۹	(۵۱۵)	(۵۱۵)	آخری	۱۶۵
نشاط	سید محمد نشاط	۵	۲۴۲	کو ہوتی	کو ولادت ہوتی	۱	۱۶۸
عبدالرشید	عبدالرشید غفر گفر	۵	۲۴۵	۱۲۹۱	۱۲۹۱	۱۲	۱۶۹
یوشا	پوشا	۵	۲۴۶	شاعر بھی ہیں	شاعر بھی تھے	۱۱	۱۶۹
جہانگیر سنانی	جہانگیر سنانی	۱۱	۲۵۰	نشان کھینچا ہے	سید رشید ریاضی	۶	۱۶۹
اخرات	اخرات	۲	۲۶۵	عبدالعزیز	عبدالعزیز	مناظر	۲۱۱
خلیفہ	خلیفہ	۳	۲۶۱	سید طالب علی	سید طالب علی	۱۲	۲۱۳
ملکیت حسین	ملکیت حسین	۱۸	۲۶۵	گجروں کے	گجروں کی	۹	۲۱۳
(صفحہ ۲۸۹)	(صفحہ ۲۸۹)	۲	۲۸۱	کا انتقال	کا	۸	۲۳۳
(صفحہ ۲۸۰)	(صفحہ ۲۸۰)	۵	۲۸۱	تہاڑ پر سی	تہاڑ پر سی	۲	۲۴۶
غلام مرتضیٰ بن	غلام مرتضیٰ بن	۳	۲۹۶	فشدو پاگو	فشدو پاگو	۲	۲۶۰
غلام مرتضیٰ	غلام مرتضیٰ	۲	۲۹۵	پتہ چلتا ہے	پتہ چلتا ہے	آخری	۲۶۶
سید تقی بن سید	سید تقی بن سید	۱۶	۲۶۹	محمود شاہ	محمود شاہ	۱۶	۲۶۹
پیران بھوتا	پیران بھوتا	۸	۲۶۹	پیر بابا بونیر	پیر بابا بونیر	نوٹ	۲۷۳
ہر کام پر	ہر کام پر	۹	۲۰۲	صاحب نے	صاحب نے	۲۰	۲۷۹
مرنا	مرنا	۱۰	۲۰۶	نقش	نقش	۱۳	۲۸۰
البرکات	البرکات	۱۲	۲۱۰	ذیل ہے	ذیل ہے	۵	۲۸۳
واحد علی بن نما	واحد علی بن نما	۳	۲۱۱	ثقف	ثقف	۱۰	۲۸۳
علی تھانوی	علی تھانوی	۸	۲۲۵	حاتم رسولی	حاتم رسولی	۵	۲۹۷
بیت المقدس	بیت المقدس	۱۸	۳۰۰	نشتیں	نشتیں	۱۸	۳۰۰
بیاریں آباد ہیں	بیاریں آباد ہیں	۱۸	۳۰۱	سید عبداللہ	سید عبداللہ	۱۸	۳۰۱
قیاض	قیاض	۴	۴۲۵	طاہر علی	طاہر علی	آخری	۳۰۱
پٹھانا	پٹھانا	۳	۴۲۷	سبب ہو	سبب ہو	۱۶	۳۰۷
لکھنویاں	لکھنویاں	۳	۴۲۷	سبب ہو	سبب ہو	آخری	۳۰۷

مؤثر	فصل	صحیح	مؤثر	فصل	صحیح
۱۳	۵۰۹	رواچی کے وقت	۱۳	۵۰۹	رواچی کے وقت
۹	۵۰۹	موجود	۹	۵۰۹	موجود
۳	۵۱۰	میرنگری	۳	۵۱۰	میرنگری
۱۶	۵۱۱	تفہد اللغات	۱۶	۵۱۱	تفہد اللغات
۱۶	۵۱۲	عیاز	۱۶	۵۱۲	عیاز
۱۳	۵۱۳	سالوں	۱۳	۵۱۳	سالوں
۱	۵۱۴	آہ زمان	۱	۵۱۴	آہ زمان
۳	۵۱۵	سندس	۳	۵۱۵	سندس
۲	۵۱۶	بلیا	۲	۵۱۶	بلیا
۱	۵۱۷	چھبرہ	۱	۵۱۷	چھبرہ
۹	۵۱۸	۹	۵۱۸
۵	۵۱۹	۵	۵۱۹
۸	۵۲۰	بروشلم	۸	۵۲۰	بروشلم
۵	۵۲۱	سانے	۵	۵۲۱	سانے
۱	۵۲۲	(ص)	۱	۵۲۲	(ص)
۹	۵۲۳	حاصل کیا	۹	۵۲۳	حاصل کیا
۱۳	۵۲۴	فریادکن	۱۳	۵۲۴	فریادکن
۷	۵۲۵	علم کے لیے	۷	۵۲۵	علم کے لیے
۱۲	۵۲۶	شتفیض	۱۲	۵۲۶	شتفیض
۱۳	۵۲۷	زقت اسم	۱۳	۵۲۷	زقت اسم
۱۸	۵۲۸	خدائا	۱۸	۵۲۸	خدائا
۶	۵۲۹	۱۱ حسین	۶	۵۲۹	۱۱ حسین
۴	۵۳۰	ہست	۴	۵۳۰	ہست
۵	۵۳۱	فلسفہ	۵	۵۳۱	فلسفہ
۱۰۰۹	۵۳۲	مج	۱۰۰۹	۵۳۲	مج
۱۷	۵۳۳	بروٹ	۱۷	۵۳۳	بروٹ
۱۵	۵۳۴	فصل	۱۵	۵۳۴	فصل
۲	۵۳۵	آفتانہ	۲	۵۳۵	آفتانہ
۸	۵۳۶	مقام	۸	۵۳۶	مقام
۵۶۷	۵۳۷	آریا عزیز	۵۶۷	۵۳۷	آریا عزیز
۶	۵۳۸	ازالہ	۶	۵۳۸	ازالہ
۱۷	۵۳۹	کشک	۱۷	۵۳۹	کشک

صفحہ	نقطہ	صفحہ	نقطہ	صفحہ	نقطہ
۵۸۰	۳	بچپن	بچپن	۶۳۶	۳
"	۱۳	طورد	طورد	۶۳۷	آخری
۵۸۱	۱	یافت	یافت	"	"
"	۱۷	شست بن صلی	شست بن صلی	۶۳۸	۱
۵۸۷	۱۸	عمود غزنوی	عمود غزنوی	۶۳۹	آخری
۵۸۸	۴	اصل حکا	اصل حکا	۶۴۰	۴
۵۸۹	۴	تبدیل ہو گیا	تبدیل ہو گیا	۶۴۱	۸
۶۰۰	۵	آپ جلال الدین سی	آپ جلال الدین سی	۶۴۲	۱۳
"	۶	شس تبریز کے	شس تبریز کے	۶۴۳	۷
"	۷	روی سے	روی سے	۶۴۴	۱۳
۶۰۷	۲	الکتاب	الکتاب	۶۴۵	۱۰
"	۳	سہی شاہجوان	سہی شاہجوان	۶۴۶	۶
"	۹	سیالکوٹی	سیالکوٹی	۶۴۷	۱۰
"	۱۸	تفسیر	تفسیر	۶۴۸	۶
۶۰۸	۷	صرف و نحو	صرف و نحو	۶۴۹	آخری
۶۱۳	۵	گولائی	گولائی	۶۵۰	۳
۶۱۴	۹	لندن	لندن	۶۵۱	۱
۶۱۶	آخری	خست جگر	خست جگر	۶۵۲	۸
۶۱۸	۱	محدث	محدث	۶۵۳	۱۰
۶۳۳	۵	خانقارہ	خانقارہ	۶۵۴	۱۲
۶۳۴	۴	پاکیزہ	پاکیزہ	۶۵۵	۹
"	۸	جوشنا	جوشنا	۶۵۶	۱۹
"	۱۰	سیات	سیات	۶۵۷	۱۲
۶۳۵	۱۳	صفوہ ۶۴۷ تا ۶۵۸	صفوہ ۶۴۷ تا ۶۵۸	۶۵۸	۱۰
عیان تھی جن کی	عیان تھی اک	۶۳۶	۳	عیان تھی جن کی	عیان تھی اک
مینا پشاور	مینا پشاور	۶۳۷	آخری	مینا پشاور	مینا پشاور
پیشان	پیشان	"	"	پیشان	پیشان
چوٹی بیا	چوٹی بیا	۶۳۸	۱	چوٹی بیا	چوٹی بیا
۱۹۸۱ء	۱۹۸۱ء	۶۳۹	آخری	۱۹۸۱ء	۱۹۸۱ء
استفادہ کیا ہے	استفادہ حاصل کیا ہے	۶۴۰	۴	استفادہ کیا ہے	استفادہ حاصل کیا ہے
دل بند	دل بند	۶۴۱	۸	دل بند	دل بند
پورہ	پورہ	۶۴۲	۱۳	پورہ	پورہ
چھپتے	چھپتے	۶۴۳	۷	چھپتے	چھپتے
مزاج	مزاج	۶۴۴	۱۳	مزاج	مزاج
صفوہ ۶۵۸	صفوہ ۱۶۹	۶۴۵	۱۰	صفوہ ۶۵۸	صفوہ ۱۶۹
بہار	بہار	۶۴۶	۶	بہار	بہار
فتح پور اہتا	فتح پور اہتا	۶۴۷	۱۰	فتح پور اہتا	فتح پور اہتا
زرخ	زرخ	۶۴۸	۶	زرخ	زرخ
۱۵۸۱ء	۱۵۸۱ء	۶۴۹	آخری	۱۵۸۱ء	۱۵۸۱ء
عند اللغات	عند اللغات	۶۵۰	۳	عند اللغات	عند اللغات
خان شہزادہ حکم	خان شہزادہ حکم	۶۵۱	۱	خان شہزادہ حکم	خان شہزادہ حکم
مدد کی	مدد کی	۶۵۲	۸	مدد کی	مدد کی
خان سامان	خان سامان	۶۵۳	۱۰	خان سامان	خان سامان
۳۲۷	۳۲۷	۶۵۴	۱۲	۳۲۷	۳۲۷
نواسہ	نواسہ	۶۵۵	۹	نواسہ	نواسہ
سامان	سامان	۶۵۶	۱۹	سامان	سامان

